تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت کے موضوع پر یادگار مباحث

دفاعِ ختمِ نبوت

سفیرِ ختمِ نبوت، فاتح ربوہ، مناظرِ اسلام

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ

مرتب

مولانا محبوب احمد

مدرس جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا

المیزان

دفاعِ ختمِ نبوت

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ

المیزان

تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت کے موضوع پر یادگار مباحث

دفاعِ ختمِ نبوت

سفیرِ ختمِ نبوت، فاتحِ ربوہ، مناظرِ اسلام

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ

مرتب

مولانا محبوب احمد

مدرس جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا

المیزان ناشران و تاجرانِ کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۰۴۲-۷۱۲۲۹۸۱، ۷۲۱۲۷۶۳

المیزان

عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

باہتمام: محمد ادریس اعوان

سلسلہ مطبوعات - ۲۵۴
محمد شاہد عادل نے
زاہد بشیر پرنٹرز سے چھپوا کر
المیزان اردو بازار لاہور سے شائع کی۔

عنوانات

☆☆☆

تقدیم

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی دامت برکاتہم

(مکہ مکرمہ)

الحمد لله وحده و الصلوة والسلام علي من لا نبي بعده وعلي آله واصحابه و ازواجه و اتباعه اجمعين

امابعد! ''انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ'' کی طرف سے سالانہ ''انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس'' ۷ ستمبر ۲۰۰۴ء چناب نگر میں منعقد ہوئی تو یہ سیاہ کار راقم حسب معمول اس میں شریک ہوا۔ وہاں عزیز مکرم مولانا ثناء اللہ چنیوٹی نے جناب برادرم بلال احمد'' استاذ ادارہ دعوت وارشاد چنیوٹ'' اور جناب برادرم محبوب احمد کی مرتب کردہ کتب ''دفاع ختم نبوت'' اور ''صراط مستقیم' عقائد و اعمال'' کے مسودات دکھائے اور مجھے فرمایا کہ اس پر مقدمہ لکھوں۔ ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اس پر حضرت اقدس مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر ثانی ہو چکی ہے۔

لیکن چونکہ اس وقت یہ سیاہ کار بالکل آگے سفر کے لیے تیار کھڑا تھا اور سابقہ پروگرام کے مطابق لگاتار کئی شہروں کا سفر طے تھا۔ اس لیے ان حضرات سے اسی وقت لکھنے کی معذرت کر کے چند ملاحظات ان سے متعلق لے لئے کہ مکہ مکرمہ پہنچ کر ان شاء اللہ لکھ کر بھجوادوں گا۔

یہاں مکہ مکرمہ پہنچ کر بھی مختلف اہم کاموں میں مشغول ہو گیا۔ اور آج بحمد اللہ وقت نکال کر یہ سطور لکھنے بیٹھا۔

فاتح قادیانیت سفیر ختم نبوت حضرت اقدس مولانا منظور احمد چنیوٹی قدس اللہ سرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے علم راسخ سے نوازا ہوا تھا۔ عموماً لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت چنیوٹی کو صرف رد قادیانیت اور مسائل ختم نبوت پر ہی عبور تھا۔ حالانکہ حضرت چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کو تمام ہی شرعی علوم پر کمال کا عبور حاصل تھا۔ اسی طرح فتن مختلفہ کو علمی اور تحقیقی انداز سے رد کرنے کا اللہ تعالیٰ نے

عجیب ملکہ دیا تھا۔

اس سلسلہ میں مکرمان جناب بلال احمد اور محبوب احمد صاحبان نے جو یہ مختلف مواضیع و مضامین پر مشتمل کتاب مرتب فرمائی ہے۔ اس سے خوب ظاہر ہو جائے گا کہ حضرت چنیوٹی کو دین وعلم کے مختلف شعبوں پر کتنا عبور تھا۔ البتہ چونکہ فتنہ قادیانیت ان کے نزدیک تمام فتنوں سے انتہائی طور پر زیادہ خطرناک فتنہ تھا۔ اس لیے ان کی ساری صلاحیتیں اور کوششیں اسی کی سرکوبی کے لیے استعمال ہوتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں مرتبین کرام کو جزا خیر عطا فرمائیں کہ انہوں نے بہت اہم مجموعہ تیار کر دیا۔

دفاع ختم نبوت

اس میں جیسے کہ معلوم ہوا ہے کہ دفاع ختم نبوت میں مسئلہ توحید باری تعالیٰ، شان رسالت، ختم نبوت، حیات مسیح، مرزا کا کردار وغیرہ کا محققانہ انداز سے تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور مرتبان کرام نے بھی خوب محنت کر کے ان کے اصل حوالہ جات کا اندراج فرمایا ہے جو علمی لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ جلد ردمرزائیت کے مختلف مسائل پر مشتمل ہے۔

صراط مستقیم:

یہ جلد فی الحقیقت (دلائل اہل سنت یعنی رد رافضیت پر مشتمل ہے) اس میں نہایت اہم مسائل کو محققانہ انداز سے ذکر کیا گیا ہے۔ خاص طور پر مسئلہ تحریف قرآن مجید، مسئلہ امامت، پاک مذہب کے پاک مسائل، مسئلہ متعہ وتقیہ، عظمت صحابہ واہل بیت کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، شان فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، شان امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، واقعہ کربلا، وغیرہ کو نہایت محنت کے ساتھ باحوالہ قلم کیا گیا ہے۔ اور حضرت چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے ان محررہ پر نظر ثانی فرمائی جو ان کے قابل اعتماد ہونے کی دلیل ہے۔

عقائد واعمال:

اس جلد میں خالص علمی وتبلیغی انداز میں مختلف عبادات پر خصوصاً روزہ، زکوٰۃ وحج وغیرہ امور پر تقاریر کا مبارک مجموعہ ہے۔ اس کے علاوہ حضرت چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کے مختلف مطبوعہ اور غیر مطبوعہ ''مضامین ومقالات'' ہیں جنہیں مرتبین کرام نے باقاعدہ حوالہ جات سے مزین فرمادیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان مرتبان کرام کو اپنی شایان شان جزاء خیر عطا فرمائیں کہ انہوں نے نہایت اہم علمی وتحقیقی کام کر کے ہم سب پر خصوصاً احسان فرمایا اور امت اسلامیہ کے لیے ایک نہایت اہم اور قیمتی مواد مرتب فرمادیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان حضرات کی اس مبارک محنت کو قبولیت سے سرفراز فرما کر اپنی مخلوق اور خصوصاً حضرت چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کے محبین ومعتقدین کے لئے نافع بنائیں۔

حضرت چنیوٹی قدس سرہ العزیز کے رفع درجات کا ذریعہ بنا کر عام مسلمان قارئین کو ان کے علوم ومعارف اور فیوض سے مستفیض فرما کر اپنی رضاو محبت وقرب سے نوازیں۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین، صلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ وسید رسلہ و خاتم الانبیائہ سیدنا و حبیبنا و مولانا محمد النبی الامی الکریم و علی آلہ واصحابہ وازواجہ واتباعہ اجمعین و بارک وسلم تسلیما کثیرا۔

کتبہ الفقیر الی رحمۃ رب الکریم

عبدالحفیظ المکی

مکہ مکرمہ

بروز ہفتہ ۱۸ شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ

بمطابق ۱۲ اکتوبر ۲۰۰۴ء

رائے گرامی

یادگار اسلاف محقق العصر

حضرت مولانا محمد نافع مدظلہ العالی

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ ختم نبوت کے کامل استاد تھے۔ آپ کے خطبات، مقالات اور دروس و اسباق کو آپ کے شاگرد مولانا محبوب احمد نے زیر قرطاس کیا ہے۔ یہ بہت اہم کام تھا۔ اس مجموعہ کی بڑی خوبی یہ ہے کہ جدید حوالہ جات سے بھی مزین ہے اور یہ نہایت مفید علمی کاوش ہے۔ اس سے استفادہ کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور ان مجموعہ جات کو علماء، خطباء اور مدرسین حضرات کے لیے نافع اور مفید بنائے۔ آمین

ناچیز محمد نافع عفا اللہ عنہ
محمدی شریف
۹ جولائی ۲۰۰۴ء

تقریظ

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ العالی

(شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

نحمدہٗ تبارک و تعالیٰ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی تحریک ختم نبوت کے عظیم جرنیل تھے۔ جنہوں نے ساری زندگی قادیانیت کے تعاقب میں گذار دی اور ایسا کامیاب تعاقب کیا کہ چنیوٹ کے پڑوس میں ڈیرہ لگانے والی قادیانی خلافت کو بالآخر اپنے آقاؤں کے پاس لندن میں پناہ لینا پڑی۔ مولانا چنیوٹی کا عنفوان شباب تھا اور پاکستان کو قادیانی ریاست بنانے کا خواب دیکھنے والا قادیانی سربراہ مرزا بشیر الدین محمود ایک کایاں اور جہاں دیدہ شخص تھا۔ جو اس ارادے سے دریائے چناب کے کنارے آ بیٹھا تھا کہ ''ربوہ'' کے نام سے مرکز بنا کر پاکستان کے اقتدار میں کمین گاہیں قائم کرے گا۔ اس کو فوج اور سول میں اعلیٰ عہدوں پر فائز بہت سے افسروں کے علاوہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان آنجہانی کی مکمل حمایت و تائید حاصل تھی۔ مگر اسی دریائے چناب کی دوسری جانب چنیوٹ کا یہ نوجوان عالم دین پنجابی محاورہ کے مطابق اس کی ''ناک پڑ گیا'' مولانا چنیوٹی نے مرزا بشیر الدین محمود کے مدمقابل مورچہ قائم کیا اور اس جانفشانی اور جنون کے ساتھ جنگ لڑی کہ قادیانیوں کو اپنا مورچہ چھوڑنا پڑا اور انہوں نے سات سمندر پار لندن میں نیا مورچہ قائم کر لیا۔ مگر مولانا منظور احمد چنیوٹی نے وہاں بھی تعاقب جاری رکھا اور نام نہاد قادیانی خلافت ان کے ہاتھوں مسلسل زچ ہوتی رہی۔

مولانا چنیوٹی نے عقیدہ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، مرزا غلام احمد قادیانی کے صدق و کذب اور دیگر متعلقہ موضوعات پر ملک کے طول و عرض بلکہ امریکہ، یورپ، افریقہ، خلیج عرب

اور ایشیاء کے سینکڑوں شہروں میں ہزاروں خطابات کیے ہیں۔ اور ان کا ہر خطاب گھنٹوں پر محیط ہوتا تھا۔ ان کی خطابت میں گھن گرج کے ساتھ ساتھ دلائل کا بھی انبار ہوتا تھا اور وہ قادیانیوں کی کتابوں کے حوالوں کے ذریعہ پورے اعتماد اور جرأت کے ساتھ قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کرتے چلے جاتے تھے۔ مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کے جو خطبات وافادات محفوظ ہیں انہیں حضرت کے شاگرد مولانا محبوب احمد نے مرتب کر کے شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے اور اس کی پہلی جلد اس وقت آپ کے سامنے ہے۔

یہ خطبات وافادات عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے تعاقب کے میدان میں کام کرنے والوں کے لیے بیش بہا ذخیرہ ہیں اور حضرت چنیوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ کا صدقہ جاریہ ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا محبوب احمد کو اس پروگرام کی تکمیل کی توفیق اور اسباب مہیا فرمائیں، قبولیت سے نوازیں اور رہتی دنیا تک لوگوں کے ایمان وعقیدہ کے تحفظ کا ذریعہ بنائیں۔ آمین یا رب العالمین۔

ابوعمار زاہد الراشدی

خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

۲۱ ستمبر ۲۰۰۴ء

تقریظ

برادر شہید ملت اسلامیہ حضرت مولانا محمد اعظم طارق رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد عالم طارق مدظلہ العالی

الحمد للہ وحدہ والسلام علی من لا نبی بعدہ و علیٰ الہ واصحابہ اجمعین

آج حضرت مولانا ثناء اللہ چنیوٹی نے عزیزان مولوی محمد بلال اور مولانا محبوب احمد صاحبان کا مرتب کردہ مسودہ دکھایا جو حضرت استاذ المکرم سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کے افادات پر مشتمل ہے جس میں مرزائیت پر حضرت کی طرف سے مخصوص انداز میں رد ہے۔ جو یقیناً اہل علم کیلئے بالخصوص اور عوام الناس کیلئے بالعموم افادات ہی ثابت ہونگے۔ حضرت استاذ مکرم رحمۃ اللہ علیہ ان چند گنے چنے علماء میں سے تھے جنہیں اللہ پاک نے کم لفظوں میں مضبوط بات کہنے کا سلیقہ عطا فرمایا تھا۔ وہ میدان مناظرہ کے شاہسوار تھے۔ میں پورے وثوق سے یہ بات کہتا ہوں کہ ان افادات سے اہل علم کو وہ نکات حاصل ہونگے جو کئی سالوں کے مطالعہ سے شاید حاصل نہ ہوسکیں۔ لہٰذا ان افادات کا رسمی خطبات سے ہٹ کر پوری توجہ اور گہرائی سے مطالعہ کیا جائے تو یقیناً قارئین کو اسلاف کی جدوجہد اور علمی میدان میں کاوشوں کا اندازہ ہوگا۔ بندہ کو حضرت استاذ محترم کا شاگرد ہوکر زانوئے تلمذ طے کرنے کا موقع ملا ہے وہ بندہ کیلئے سرمایہ افتخار ہے۔

مسودہ کو دیکھ کر بے ساختہ عزیزان کیلئے دل سے دعائیں نکل رہی ہیں۔ اللہ انہیں برکت عطا فرمائیں اور حضرت استاذ کیلئے صدقہ جاریہ بنائیں۔

محمد عالم طارق

۱۷-۰۵-۰۵

عرض مرتب

اسلام ایک مکمل و آخری دین ہے یہ ماننا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔ اسلام کو آخری دین ماننے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کے بعد کوئی نیا نبی اور امت مسلمہ کے بعد کوئی نئی امت نہیں آئی گی یہ اسلام کا اساسی عقیدہ ہے اسکے تحفظ ہی میں اسلام کے باقی عقائد و اعمال کی بقاء ہے۔

یہی وجہ ہے کہ خلیفہ رسول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنگین ترین حالات میں بھی منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد و لشکر کشی کا حکم کیا۔ جھوٹے مدعیان نبوت کے قلع قمع تک آپ نے سکھ کا سانس نہیں لیا۔ مصلحت بینی کے تمام مشوروں کو نظر انداز کر کے حق تعالیٰ کی جانب سے ودیعت شدہ وسیع تر قوت قلبیہ سے تحفظ ختم نبوت کا حق ادا کر دیا۔ جسکی شہادت حضرت ابو ہریرہؓ نے یوں دی۔

انه قام يو م الر دة مقا م الا نبيا ء

فتنہ ارتداد کے دوران حضرت صدیق اکبرؓ کی استقامت کی شان انبیاء علیہم السلام کی طرح تھی۔

ہر دور میں آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی (سيكو ن في امتي ثلاثو ن كذا بو ن و في روايته دجا لو ن كلهم يز عم انه نبي الله و انا خا تم النبيين لا نبي بعدي۔

کہ عنقریب میری امت میں تیس بڑے بڑے جھوٹے اور ایک روایت میں ہے کہ تیس بڑے بڑے دجال ہونگے۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ میں اللہ کا نبی ہوں حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا) کے مطابق نبوت کے جھوٹے دعویدار پیدا ہوتے رہے۔ لیکن ہر زمانہ میں وراثت نبوت کے حاملین نے صاحب نبوت کے ذاتی تشخص کے تحفظ میں کبھی تساہل اور غفلت نہیں برتی۔

برصغیر میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ادعائے نبوت کا شجر تلخ برطانوی استعمار کے سایہ میں

پروان چڑھا جس کا مقصود انگریزی حکومت کو مستحکم کرنے کے ذرائع مہیا کرنے تھے۔ مرزا صاحب نے یہ مقصد پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا جس پر انکی یہ تحریر شاہد ہے۔

”سو اس نے مجھے بھیجا اور میں اس کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک ایسی گورنمنٹ کے سایہ رحمت کے نیچے جگہ دی: جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام نصیحت اور وعظ کا ادا کر رہا ہوں۔ اگرچہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایا میں سے شکر واجب ہے مگر میں خیال کرتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے کیوں کہ یہ میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصر ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔ ❶

انگریزی اقتدار نے برصغیر کے مسلمانوں کو شدید مشکلات سے دوچار کیا۔ انگریزی اقتدار کی چھتری نے مرزا قادیانی کے تحفظ میں عظیم کردار ادا کیا۔ لیکن بے چینی اور بے کلی کے اس عالم میں حق کیلئے مٹنے والے اہل جنوں امید کی کرن بن کر آئے۔ علمائے لدھیانہ نے سب سے پہلے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ لگا کر اس دجالی فتنہ کے خدوخال کو دنیا پر واضح کیا۔ قطب وقت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی' حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری' حضرت مولانا مفتی محمد شفیع' محدث کبیر مولانا بدر عالم مہاجر مدنی' حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور ان جیسے دیگر جید علماء کرام نے فتنہ قادیانیت کے استیصال و تعاقب میں شاندار خدمات انجام دیں۔ تحریک ختم نبوت میں اگرچہ قائدانہ کردار علماء دیوبند کا رہا ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ قادیانیت کی تردید میں تمام مکاتب فکر نے مجاہدانہ اور سرفروشانہ خدمات انجام دیں۔

❶ تحفہ قیصریہ ص ۲۷ خزائن ص ۲۸۳' ۲۸۴' ج ۱۲

قیام پاکستان کے بعد مرزائی امت کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود انتہائی ہزیمت سے دارالامان (قادیان) کو چھوڑ آیا۔ پاکستان میں اپنی رہائش کیلئے پنجاب کے پسماندہ ضلع جھنگ میں چنیوٹ کے قریب دریائے چناب کے مغربی کنارے ''بستی ڈھکیاں'' کا انتخاب کیا۔ جس کا بعد میں انتہائی دجل کیساتھ ''ربوہ'' نام رکھ دیا گیا۔

(جو الحمدللہ اب تبدیل ہو کر چناب نگر کے نام سے موسوم ہے)

مرزا بشیر الدین کے بالمقابل اسی دریائے چناب کے مشرقی کنارے چنیوٹ شہر سے حق تعالیٰ نے ایک مردِ مجاہد کو بھی تکوینی طور پر ختم نبوت کے تحفظ کیلئے منتخب فرمالیا۔ اس عظیم المرتبت شخصیت نے پوری دنیا میں اس فتنہ کا تعاقب کیا۔ قریہ قریہ بستی بستی عظمت ختم نبوت کی صدا لگائی اور بت کدہ قادیاں میں ختم نبوت کے ترانے گائے۔

اس مقدس مشن کیلئے بارہا قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ حکومتی پابندیوں کی پرواہ کئے بغیر حصول منزل کی دھن میں سرگرداں رہے۔ اپنی زندگی میں مرزا بشیر الدین سے لیکر موجودہ قادیانی سربراہ مرزا مسرور تک ہر قادیانی سربراہ کو دعوت مباہلہ دی لیکن میدان میں آنے کی کسی کو بھی ہمت نہ ہوئی۔ آپ ایک کامیاب ترین مناظر تھے۔ متعدد مرتبہ مرزائی مناظرین سے آمنا سامنا ہوا۔ لیکن آپ کے سامنے الحمدللہ کوئی بھی نہ ٹھہر سکا۔ حتیٰ کہ مرزائیوں کے رئیس المناظرین قاضی نذیر احمد کو کئی مرتبہ ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا۔ مذہبی خدمات کے ساتھ ساتھ آپ کی سیاسی خدمات بھی سنہری حروف میں لکھی جائینگی۔

آخری مرتبہ صوبائی اسمبلی کی رکنیت کے دوران مرزائیت کے گڑھ ''ربوہ'' کا نام تبدیل کروایا۔ آنے والی نسلوں کو مرزائی امت کی تلبیس سے محفوظ رکھنے والا یہ عظیم کارنامہ صدیوں یاد رکھا جائے گا۔

☆☆☆

جامعہ عربیہ چنیوٹ کے زمانہ طالب علمی کے پہلے سال ہی اس عظیم القدر شخصیت کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت کا انداز تدریس انتہائی پرکشش تھا۔ گھنٹہ

ہائے گھنٹہ کے درس میں بھی اکتاہٹ نام کی کوئی چیز قریب نہیں پھٹکتی تھی۔ آپ مشکل سے مشکل بات سہل انداز میں ذہن نشین کرانے کا ملکہ تامہ رکھتے تھے۔ دوسرے سال شعبان کے پندرہ روزہ ''رد قادیانیت کورس'' کے دوران خیالات نے انگڑائی لی کہ اس نابغۂ روزگار شخصیت کے افادات و خطبات کو اگر یکجا کر کے طبع کرا دیا جائے تو مشن ختم نبوت کے کارکنوں کیلئے عظیم دستاویز ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کام کا ریکارڈ تلاش کرنا نہایت پرکٹھن کام تھا۔ حق تعالیٰ نے دستگیری فرمائی کہ مختصر سی مدت میں حضرت کے نایاب خطابات و افادات میسر آ گئے۔ (اسی تلاش میں حضرت مولانا بدر عالم مہاجر مدنی، حضرت مولانا یوسف کاندھلوی اور حضرت مولانا مفتی محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہم کے افادات بھی ہاتھ لگ گئے۔ جو حضرت استاذیم چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کیے تھے۔ جو انشاء اللہ عنقریب زیورِ طبع سے آراستہ ہو جائینگے)

حضرت کا انداز خطاب انتہائی علمی اور سادہ ہوتا تھا۔ جس موضوع پر خطاب کرتے اس کے اہم پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کرتے۔ زمانہ شباب کی ردمرزائیت پر مبنی تقاریر میں ہر حوالہ مرزائی کتب سے دکھلاتے۔ غیر مستند گفتگو یا حوالہ کی شدت سے تردید کرتے تھے۔

حضرت کے بیانات و افادات میں اگرچہ مخصوص مروجہ مقررانہ اور خطیبانہ انداز کے متلاشی تو تشنگی محسوس کریں گے۔ لیکن ردمرزائیت پر حقائق اور دل سوزی کے طلبگار انشاء اللہ اپنے دامن کو خالی نہیں پائینگے۔

☆☆☆

یہ کام جیسے عرض کیا ہے حضرت کی زندگی ہی میں شروع کیا تھا۔ حضرت کی طرف سے حوالوں کی اصل کتب کے جدید ایڈیشنز سے مراجعت کا حکم انتہائی تاکیدی تھا۔ اپنی کم مائیگی اور بے بضاعتی کی وجہ سے مراجعت میں حد درجہ تاخیر ہوئی۔ لیکن اس تاخیر کے باوجود حضرت نے کمال شفقت کرتے ہوئے دفاع ختم نبوت اور صراط مستقیم پر اکثر غیر ملکی اسفار کے دوران نظر ثانی فرمائی اور مفید اضافوں کیساتھ عمدہ مشوروں سے بھی نوازا۔

حضرت کی نظر ثانی مستند ہونے کیلئے کافی سمجھتا ہوں۔

دفاع ختم نبوت اور صراط مستقیم اور مقالات کی ایک جلد حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں ہی تیار ہو چکی تھیں۔ مگر کمپوزنگ اور تصحیح کے مراحل باقی ہونے کی وجہ سے شائع نہ ہو سکیں۔ حضرت علیہ الرحمۃ کی جلد طباعت کیلئے بڑی خواہش تھی اور وفات سے دو ماہ قبل خصوصی طور پر مسودات کی پروف ریڈنگ خود دیکھی اور ڈھیروں دعائیں دیں۔ آج یہ افادات ایسے موقع پر شائع ہو رہے ہیں جب حضرت کے سایہ عاطفت سے ہم محروم ہو چکے ہیں۔ حق تعالیٰ اس حقیری کوشش کو ان کی روح کیلئے طمانیت اور علیین میں اعلیٰ مقام سے سرفرازی کا باعث بنائیں۔

☆☆☆

حضرت استاذ یم رحمۃ اللہ علیہ کو میں جب بھی پیش لفظ یا مقدمہ کیلئے کہتا تو حضرت گہرا سکوت اختیار فرماتے۔ کچھ دیر بعد مسکراتے اور کہتے "اچھا" لکھ لینگے۔ آخری ملاقاتوں میں جب گستاخانہ اصرار حد سے بڑھا تو فرمایا خود ہی لکھ لینا اور یہ بھی تحریر کرنا کہ یہ باقاعدہ تصنیف نہیں ہے لہٰذا اسکا اسلوب تحریری نہیں بلکہ تقریری ہے۔ آج حضرت کی اسی جامع اور مبنی بر حقیقت نصیحت ہی کو پیش لفظ کے طور پر رقم کر رکھا ہوں۔

☆☆☆

افادات کی پہلی جلد رد مرزائیت میں ہے اس میں تمام تر بیانات و افادات ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا کے کردار کے متعلق ہیں۔ ابتداء میں توحید کے موضوع پر حضرت کا ایک مختصر خطاب بھی درج کیا ہے۔ اس کا نام "دفاع ختم نبوت" تجویز کیا گیا ہے۔

تکرار اور حشو و زوائد سے حتی الوسع گریز کیا گیا ہے۔ البتہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع میں اور دیگر بعض واقعات میں تکرار ہے۔ وہ ان شاء اللہ "کند مکرر" کا مصداق ہوگا۔ یہ جلد کارکنان ختم نبوت علماء و طلباء کیلئے ایک عظیم ہتھیار اور گم گشتہ راہوں کے لئے مشعل راہ کا کام دے گی۔ ان شاء اللہ

اس ترتیب میں بہت ساری غلطیاں بھی ہونگی۔ مجھے ہیچمدانی کا اقرار ہے۔ نو آموز اور ناتجربہ کار ہوں۔ بطور مرتب یہ میری پہلی کاوش ہے۔ اہل علم سے انتہائی ادب سے گذارش ہے کہ

جو خامی نظر آئے وہ میری نالائقی اور جہالت ہے۔ حضرت استاذ یم علیہ الرحمۃ اس سے بری الذمہ ہیں۔ البتہ آپ حضرات پائی جانے والی لغزشوں سے ضرور مطلع فرمائیں اور عند اللہ اس کی قبولیت کی دعا بھی فرمائیں۔ ❶

☆☆☆

اس کتاب کی ترتیب کے سلسلہ میں ممنون ہوں۔

اپنے اکابر علماء حضرت مولانا محمد نافع صاحب دامت برکاتہم العالیہ

حضرت مولانا عبد الحفیظ مکی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب مدظلہ العالی

اور حضرت مولانا محمد عالم طارق صاحب مدظلہ العالی کا

جنکی حوصلہ افزائی سے یہ کام آسان ہو گیا۔

اپنے اساتذہ بالخصوص شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد اللطیف مدنی صاحب، حضرت مولانا محمد ایوب چنیوٹی صدر مدرس جامعہ عربیہ چنیوٹ، حضرت مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب شیخ الحدیث جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا' جانشین سفیر ختم نبوت حضرت مولانا محمد الیاس چنیوٹی صاحب، مناظر اسلام حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب ناظم عمومی دار العلوم محمدیہ اٹھارہ ہزاری (جھنگ) کا جنکی سرپرستی اور شفقتوں سے یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچا۔

اپنے برادر مکرم مولانا بلال احمد صاحب کا جنہوں نے اکثر حوالوں کی مراجعت کی اور مستقل میرے دست بازو بنے رہے۔ ان کے تعاون کے بغیر یہ کام سرانجام دینا میرے لئے انتہائی مشکل تھا۔

حضرت صاحبزادہ مولانا ثناء اللہ چنیوٹی صاحب اور صاحبزادہ مولانا محمد بدر عالم چنیوٹی

❶ حوالہ جات کی ترتیب میں ایک چیز ملحوظ خاطر رہے کہ مرزا قادیانی کی تمام تصانیف کو روحانی خزائن کے نام سے یکجا کیا گیا ہے۔ اصل کتاب کے حوالہ کے ساتھ روحانی خزائن کے حوالہ کیلئے صرف مخفف الفاظ "ر، خ" استعمال کئے گئے ہیں۔

صاحب کا جنہوں نے افادات کی ترتیب کیلئے حضرت کا نایاب ریکارڈ مہیا کیا۔ اور مخلصانہ مشوروں کے ساتھ ساتھ ہر قسم کا تعاون فرمایا۔

برادر عزیز احمد علی تبسم، مولانا محمود الحسن توحیدی (گجرات) اور ان متعدد مخلص احباب کا جنہوں نے مسودہ کی تیاری میں ہر نوعیت کا تعاون فرمایا۔ اور آخر میں مکتبہ المیزان لاہور کے رئیس عموی محمد ادریس اعوان اور ناظم محمد شاہد اعوان کا بھی مشکور ہوں جن کی سعی اور کوشش سے یہ مسودہ اشاعت پذیر ہوا اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو قبول فرما کر آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین

ان والدین کا جنکی دعائیں ہر وقت بندہ کی پشتبانی کرتی رہتی ہیں۔

محتاج دعا

محبوب احمد

مدرس جامعہ مفتاح العلوم

چوک سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا

حال وارد

ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ

۹ جمادی الاوّل ۱۴۲۶ھ

بمطابق ۱۷ جون ۲۰۰۵ء

جمعۃ المبارک

﴿توحید﴾

خطبہ جمعۃ المبارک

(چنیوٹ)

مسئلہ توحید والٰہ

الحمد للہ و الصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ

اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

امن خلق السموٰت والارض و انزل لکم من السماء ماء۔ الخ (النمل: ۶۰ تا ۶۶)

صدق اللہ العلی العظیم

حضرات محترم!

رجب کا مہینہ ختم ہو چکا ہے اور شعبان کا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ رجب سے متعلقہ کچھ مسائل بیان ہوئے اور کچھ رہ گئے۔ اسی رجب کے مہینہ میں حضور ﷺ کی حیات طیبہ کا ایک عظیم معجزہ جسے معراج کہا جاتا ہے پیش آیا۔ اس کے بارے میں کچھ بھی نہ کہا جا سکا۔ کاتب وحی حضرت امیر معاویہؓ کا یوم وفات بھی اسی ماہ کی 22 تاریخ کو تھا۔ اس کے بارے میں بھی کچھ نہیں بتایا۔ اسی طرح کونڈوں کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔

اب شعبان شروع ہو چکا ہے اس سے متعلقہ کچھ مسائل ہیں جن کا ان شاء اللہ میں ذکر کرتا رہوں گا۔ آئندہ جمعہ شب برات کے متعلق کچھ کہوں گا۔ آج خالی ذہن تھا۔ ہمارے صوفی صاحب نے کہا کہ 19 پارے کا انیسواں رکوع سناؤ تو انیسویں پارے کا انیسواں رکوع ہے ہی نہیں۔ البتہ میں نے بیسویں پارے کا پہلا رکوع تلاوت کیا ہے جو کہ سورۃ النمل کا رکوع ہے۔

مسئلہ الٰہ کی اہمیت:

اس رکوع کے اندر عقلی دلائل کے ساتھ توحید کو ثابت کیا گیا ہے کہ حاجت روا' مشکل کشا' عبادت کے لائق' فریاد و پکار کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

در اصل مسئلہ صرف الٰہ کا ہے۔ اس مسئلے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش انبیاء علیہ السلام تشریف لائے۔ جتنے بھی انبیاء تشریف لائے ہر نبی اپنی قوم اور علاقے میں معزز' خاندانی شرافت والا اور اعلیٰ حسب و نسب والا انسان تھا۔

نبی پر اپنی ذات کے اعتبار سے کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا تھا۔ نبیوں کی جو بھی مخالفت کی گئی ہے۔ ان کو جو ایذائیں دی گئیں وہ سب "مسئلہ الٰہ" کی وجہ سے دی گئیں۔ اگر وہ مسئلہ الٰہ بیان نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید نہ کھولتے "لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی پہچان نہ کرواتے" تو انبیاء اپنے علاقے میں اس قدر معزز و محترم تھے کہ وہاں ان کی ہر قسم کی عزت اور احترام کیا جاتا تھا۔ انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ دی جاتی۔

خاتم الانبیاء ﷺ کی دیانت وصداقت اور مشرکین مکہ:

حضور ﷺ آپ کے ساتھ عرب کے لوگوں کی جس قدر عقیدت اور محبت تھی اس کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ابھی آپ ؐ جوانی کی عمر میں تھے نبوت کا اعلان نہیں کیا توحید کی دعوت نہیں دی ابھی تک مسئلہ الٰہ کا بیان نہیں کیا۔ تو ان کا جب بھی کوئی جھگڑا ہوتا تو وہ آپ ؐ کے پاس چلے جاتے کہ محمد ﷺ سے فیصلہ کرالو جو وہ فیصلہ کریں ہمیں منظور ہے۔

جب خانہ کعبہ تعمیر ہو رہا تھا تو جنت سے آیا ہوا ایک پتھر حجر اسود ہے۔ جو شان والا عزت والا ہے۔ اس کے نصب کرنے میں جھگڑا ہوا کہ کون اٹھا کر اسے مقررہ جگہ پر رکھے۔ اب ہر ایک چاہتا تھا کہ اس پتھر کو ہم اٹھائیں اور دیوار میں نصب کریں۔ ہر ایک یہ سوچتا تھا کہ یہ شرف ہمیں حاصل ہو جائے۔

اب نبی کریم ﷺ کی اس وقت عمر 30-25 سال کے لگ بھگ تھی۔ اور تمام قریش نے قرعہ ڈالا۔ حضور ﷺ کا نام نکلا۔ سب نے کہا کہ حضور ﷺ کو بلاؤ جو وہ فیصلہ کر دیں ہم سب کو منظور ہے۔ ورنہ تلواریں نکل رہی تھیں۔ لڑائی پر آمادہ ہو چکے تھے۔

چنانچہ حضور ﷺ کو بلایا گیا۔ آپ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ نے اپنی چادر بچھا دی اور اپنے ہی دست مبارک سے اس پتھر کو اٹھا کر چادر کے اوپر رکھ دیا۔ اب ان تمام قبیلے کے لوگوں کو بلایا کہ ایک ایک کونے کو پکڑ لو۔ جھگڑا ختم۔ کسی کو کوئی اولیت وفوقیت نہیں۔ سب نے مل کر اس حجر اسود کو اٹھایا اور خانہ کعبہ کے پاس لے گئے۔ اور جو جگہ اس کے لگانے کی تھی وہاں آپ ؐ نے اپنے دست مبارک سے اٹھا کر لگا دیا۔ لڑائی ختم ہو گئی۔

اس طرح ان کی امانتیں آپ کے پاس ہوتی تھیں۔ آپ کو امین اور سچا مانتے تھے کہ جس رات آپ ؐ نے مکہ چھوڑا اس رات بھی آپ کے پاس ان کی امانتیں تھیں۔ حالانکہ تیرہ سال ہو گئے آپ ﷺ کو توحید بیان کرتے ہوئے۔ اور وہ آپ ﷺ کی سخت مخالفت کر رہے تھے۔ حتی کہ آپ ﷺ کو نعوذ باللہ قتل کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ اتنی مخالفت کے باوجود بھی ان کی امانتیں

آپ کے پاس موجود تھیں۔

کفار مکہ کی پیش کش:

معلوم ہوا کہ نبی کی ذات سے مخالفت نہیں تھی۔ آپ کو سچا اور دیانتدار مانتے تھے حتی کہ جب آپ ﷺ توحید بیان کرتے تھے ایک "الٰہ" کی دعوت دیتے تھے تو تمام عرب کے سرداروں نے اکٹھا ہو کر آپ کے چچا ابو طالب کو بلایا اور ان سے کہا کہ:

اے ابو طالب! تم اپنے بھتیجے کو جا کر پیشکش کرو تین باتیں ہیں کوئی ایک مان لے لیکن ہمارے الٰہوں (معبودوں) کو برا بھلا کہنا چھوڑ دے۔ برا بھلا بھی وہ کوئی نہیں کہتے تھے۔ صرف یہ کہتے تھے کہ ایک ہی ذات حاجت روا مشکل کشا اور عبادت کے لائق ہے۔ اس کی پوجا کرو ان کو چھوڑ دو۔ تمام عرب کے قبائل نے اکٹھے ہو کر پیشکش کی۔

اگر آپ ﷺ کسی عورت سے شادی کے خواہش مند ہیں تو عرب کی حسین سے حسین عورت جس کی طرف آپ اشارہ کر دیں تو ہم وہ آپ کی لونڈی بنا دیں گے۔ اگر آپ مال و دولت کے خواہش مند ہیں تو ہم عرب کی ساری دولت آپ کے قدموں میں نچھاور کر دیتے ہیں۔ لیکن یہ "الٰہ" والا مسئلہ چھوڑ دیں اور اگر آپ عرب کی سربراہی چاہتے ہیں تو آج سے ہم آپ کو اپنا سربراہ مانتے ہیں۔ آپ کو ہم تاج پہناتے ہیں لیکن یہ الٰہ والا مسئلہ چھوڑ دیں۔ یہ انہوں نے آپ کے چچا ابو طالب کو پیشکش کی۔ ابو طالب آپ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ یہ عرب والے آپ کی اس دعوت توحید سے بیزار ہو چکے ہیں۔ اور وہ یہ تین باتوں کی پیش کش کرتے ہیں اگر آپ کی ان تین میں سے کوئی خواہش ہے تو ہم پوری کرتے ہیں۔ لیکن یہ "الٰہ" والا مسئلہ چھوڑ دیں۔

خاتم الانبیاء ﷺ کا جواب:

تو آپ ﷺ نے ان کو جواب دیا کہ اے چچا جان! یہ مال و دولت، خوبصورت عورت یا علاقے کی چوہدراہٹ تو دنیا کی چیزیں ہیں۔ اے چچا جان سن لو!

"اگر یہ لوگ میرے ہاتھ پر چاند یا سورج بھی لا کر رکھ دیں تو میں یہ کام دعوت توحید

والا نہیں چھوڑ سکتا۔''

اس کا مطلب کیا تھا؟ یہ تو دنیا کی باتیں کہہ رہے ہیں اگر عالم بالا کا بھی مجھے اختیار مل جائے۔ چاند اور سورج بھی میرے قبضے میں آ جائیں تو بھی میں خدا کی توحید کو نہیں چھوڑ سکتا۔ تو نبیوں سے ان کی قوموں کو جو عداوت تھی وہ ان کی ذات سے نہ تھی۔ ہر نبی کو ہجرت کرنی پڑی' ملک چھوڑنا پڑا' رشتہ دار عزیز و اقارب چھوڑنے پڑے' ہر نبی کو ہجرت کرنی پڑی۔ (خدا کی توحید کے لئے)'

اگر وہ اللہ کی توحید چھوڑ دیتے وہ ان کی ہر خواہش کو پورا کر دیتے لیکن یہ مسئلہ اتنا کڑوا تھا کہ وہ ہاتھ جو آپ پر پھول برساتے تھے وہی آپ پر پتھر برسانے لگے۔ انہی لوگوں نے آپ کو لہو لہان کر دیا۔

طائف میں آپ کا جسم لہولہان ہو گیا۔ احد میں دندان مبارک شہید ہو گئے۔ یہ مسئلہ اتنا کڑوا ہے کہ آج بھی اگر وہی توحید والا مسئلہ بیان کیا جائے تو اپنے لوگ ہی مخالف ہو جاتے ہیں۔

مسلمانوں کا حال:

یہ آیات جو تلاوت کی ہیں ان میں اللہ نے مسئلہ توحید کو بیان فرمایا۔ یعنی مسئلہ ''الٰہ'' کو بیان کیا۔ حاجت روا' مشکل کشا' عبادت کے لائق' فریاد و پکار کے لائق' نذر و نیاز کے لائق' سجدے کے لائق اللہ کی ذات ہے اللہ کے علاوہ کوئی ذات نہیں ہے۔

آج مسلمان قوم اگر ڈر کر بھی کہو تو سو میں سے اسی مسلمان شرک کر رہے ہیں۔ قدم قدم پر شرک ہے منہ پر شرک ہے۔ بول بول میں شرک ہے' پتہ بھی نہیں ہے کہ میں شرک کر رہا ہوں۔ وہ یا کہ نہیں؟

پہلی امتوں کی برائیاں امت مسلمہ میں:

آپ ﷺ نے فرمایا جو بری رسمیں اور غلط عقائد پہلی امتوں میں تھے وہ سارے میری امت میں بھی آ جائیں گے۔ فرمایا:

''جو پہلی امتوں کی برائیاں تھیں وہ ساری تم میں آ جائیں گی۔''

اگر پہلی امتیں شرک کرتی تھیں تو یہ امت بھی شرک کرے گی۔ (پہلی امت نے شرک کیا کہ نہیں؟ کیا ہے)۔

تو جب پہلی امتوں نے شرک کیا ہے تو حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ امت بھی شرک کرے گی یا نہیں؟ (کرے گی)

اب کسی شرک کرنے والے شخص کو کہہ دو کہ یہ شرک ہے تو وہ کبھی بھی نہیں مانے گا۔ شرک کر بھی رہا ہے۔ شرک میں مبتلا بھی ہے۔ لیکن اس کو کہہ دو کہ یہ شرک ہے تو وہ کبھی نہیں مانے گا۔ لیکن نبی ﷺ کی بات سچی ہے۔ جو تم سے پہلے قومیں گزری ہیں۔ جو برائیاں ان میں تھیں جو خرابیاں تھیں وہ تم میں آ جائیں گے۔

حتی کہ فرمایا کہ اگر پہلی امت میں کسی شخص نے اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کیا تو میری امت میں بھی ایسے بدبخت ہوں گے جو یہ کام کریں گے۔

ہر وہ برا عمل جو پہلی امتوں میں تھا وہ اس امت میں آ گیا۔ لیکن ہم اس کو برا سمجھتے نہیں۔ پہلی امتیں اگر زنا کرتی تھیں تو آج یہ امت بھی زنا میں مبتلا ہے۔ اگر وہ کم تولنے اور کم ناپنے کی بیماری میں مبتلا تھیں تو یہ امت کم تولنے اور کم ناپنے کی بیماری میں مبتلا ہے۔

اگر پہلی امتیں بدفعلی کا ارتکاب کرتی تھیں۔ تو وہ لوط علیہ السلام کی قوم والی بیماری اس امت کے اندر بھی موجود ہے۔ اگر پہلی امتیں شرک کرتی تھیں' پوجا پاٹ کرتی تھیں' نذر و نیاز کرتی تھیں' فریاد و پکار کرتی تھیں' تو آج یہ امت وہ سارے کام کر رہی ہے۔

یہود و نصاریٰ کی مذمت:

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لعن اللّٰہ الیھود و النصاریٰ اتخذوا قبور انبیاء ھم مساجدا۔

''اللہ نے یہود و نصاریٰ پر لعنت کی کہ وہ لوگ اپنے نبیوں کی قبروں پر جا کر سجدہ کرتے

تھے۔''

اِتَّخَذُوْ قبور انبیاء ھم مساجدًا۔ کہ انہوں نے اپنے نبیوں بزرگوں کی قبروں پر سجدے شروع کر دیئے تھے۔ اللہ نے ان پر لعنت کر دی۔

آج کل ہمارے ہاں کیا ہو رہا ہے:

میں آج آپ سے پوچھتا ہوں۔ آج آپ کے ہاں ہندوستان اور پاکستان میں نبی تو موجود نہیں۔ لیکن بزرگوں کی قبریں موجود ہیں یا نہیں۔ ان پر سجدے ہو رہے ہیں یا نہیں؟ طواف ہو رہے ہیں یا نہیں؟ چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں یا نہیں؟

طواف صرف خدا کے گھر بیت اللہ کا ہے اس کے سوا طواف نہیں۔ سجدہ صرف اللہ کو ہے اس کے سوا کسی کو نہیں۔

نذر و نیاز صرف اللہ کے نام کی ہے اللہ کے نام کے علاوہ کسی کی نہیں۔ لیکن یہ سب کچھ مزاروں پر قبروں پر ہوتا ہے یا نہیں؟

وہ بزرگ تو نہیں کہہ گئے۔ وہ تو خدا کی توحید کا درس دینے والے تھے۔ لیکن آج ان کے نام لیوا سارے شرک کر رہے ہیں۔ تو جو برائیاں پہلے تھیں۔ وہ سب آج امت میں موجود ہیں۔

آیات کا مطلب:

اللہ تعالیٰ ان آیات میں عقلی دلائل سے سمجھاتے ہیں کہ:

پوجا پاٹ کے لائق صرف اللہ ہی ہے
مدد کرنے کے لئے لائق صرف اللہ ہی ہے
سجدے کرنے کے لائق صرف اللہ ہی ہے
اور نذور و نیاز کے لائق صرف اللہ ہی ہے

کیوں؟ فرمایا:

﴿امن خلق السموٰت والارض۔﴾ (النمل)

بتلاؤ! پوچھو ان لوگوں سے جو غیروں کی پوجا کر رہے ہیں۔ جو نبیوں ولیوں کی پوجا کر رہے ہیں۔ ان سے پوچھو تو سہی کہ آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا۔

﴿و انزل لکم من السمآء مآء۔﴾

آسمان سے پانی بارش کا کس نے نازل کیا تھا۔

﴿فانبتنا بہ حدائق ذات بھجۃ۔﴾

پھر اس پانی کے ذریعہ سے ہم نے طرح طرح کے باغ اگائے۔

﴿ما کان لکم ان تنبتو شجرھا۔﴾

کیا تم میں سے کسی کی قدرت تھی کہ ایک پودا اگا سکتا۔ اگر اللہ نہ اگاتا تو کس کی طاقت کہ وہ پودا اگائے؟ آسمان سے پانی کس نے اتارا؟ (اللہ نے)

زمین کو طاقت کس نے دی؟ (اللہ نے)

اس پانی کے ذریعہ سے زمین سے طرح طرح کے پودے کس نے اگائے؟ (اللہ نے)

﴿ء الٰہٌ مع اللّٰہ﴾

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی شریک ہے۔

اللہ خود پوچھتا ہے کہ

ء الٰہٌ مع اللّٰہ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور شریک ہے؟ کوئی نہیں...... کہہ دو کوئی نہیں۔

ء الٰہٌ مع اللّٰہ اللہ کے ساتھ کوئی ''الٰہ'' ہے؟...... کوئی نہیں......

کوئی اور پانی برسانے والا ہے کوئی اور زمین سے کھیتی اگانے والا ہے۔ (کوئی نہیں کہہ دو اللہ کے سوا...... کوئی نہیں۔

﴿بل ھم قوم یعدلون﴾

یہ قوم حق کے راستے سے ہٹی ہوئی ہے۔

﴿امن جعل الارض قرارا و جعل خللھا انھرًا﴾

اے پیغمبر! ان سے پوچھو۔ بتلاؤ تو سہی۔

زمین کو قرار کی جگہ کس نے بنایا؟ کہہ دو...... اللہ نے۔

دو سمندروں اور دریاؤں کا حال:

﴿وجعل خللها انهراً﴾

اس زمین میں دریا کس نے بنائے۔

﴿وجعل لها رواسی۔﴾

اور پھر اس پر بڑے بڑے پہاڑوں کی میخیں کس نے لگا ئیں؟...... اللہ نے۔

﴿وجعل بین البحرین حاجزا۔﴾

اور دو سمندروں کے درمیان ایک پردہ جو وہ نظر نہیں آتا۔ اس کو کس نے قائم کیا۔

دو دریا جار ہے ہیں دو سمندر جار ہے ہیں۔ پانی ہے دونوں طرف کوئی پردہ نہیں درمیان میں۔ لیکن کیا مجال ہے کہ یہ پانی ادھر آئے اور وہ پانی ادھر بہا دو۔ وہ جار ہے ہو لیکن میں اپنی آنکھوں سے دیکھ کے آیا ہوں۔ ادھر جاؤ اٹک سے آگے تو "دریائے کابل" اور "دریائے سندھ" آپس میں مل رہے ہیں۔ دونوں میلوں تک جار ہے ہیں لیکن آپس میں ملتے نہیں۔

جنوبی افریقہ جب ہم گئے کیپٹون میں جو جنوبی افریقہ میں زمین کا آخری کنارہ ہے زمین جہاں ختم ہو رہی ہے۔ پہاڑوں کا ایک ادھر سے سلسلہ جاری ہوتا ہے۔ اور ایک ادھر سے جاری ہوتا ہے دونوں آگے جا کر مل جاتے ہیں دونوں پہاڑوں کی نوک کے بعد ان پہاڑوں کے دامن میں ایک شہر ہے دنیا کا آخری شہر جس کو کیپٹون کہتے ہیں۔

اس نوک پر ہم گئے اور یہاں ایک سمندر ادھر آ رہا ہے اور ایک سمندر ادھر سے آ رہا ہے بحر ہند۔ دو بڑے سمندر ہیں جو اس نوک پر آ کر مل رہے ہیں اور میلوں تک اکٹھے چلے جاتے ہیں۔ لوگ دوربینیں لگا کر دیکھتے ہیں۔ سیاح لوگ آتے ہیں بڑے دور دور سے اس نوک کو دیکھنے کے لئے کہ دو سمندر مل رہے ہیں جار ہے ہیں اور ایک کا پانی دوسرے کے پانی میں شامل نہیں ہوتا۔

ایک سمندر کڑوا دوسرا میٹھا دونوں پانی ہیں۔

ایک کا رنگ اور ہے دوسرے کا اور ہے رنگ جدا ذائقہ جدا۔

پانی دو جار ہے ہیں آپس میں ملتے نہیں۔ وہ کون سی طاقت ہے جو انہیں ملنے سے روک رہی ہے؟ فرمایا:

﴿وجعل بین البحرین حاجزا۔﴾

کہ اللہ نے اپنی قدرت سے ان دو دریاؤں ان دو سمندروں میں ایک قدرت کا پردہ قائم کر دیا ہے۔ وہ خدا کی قدرت کا پردہ ہے اور ایک پانی دوسرے سے مل نہیں رہا۔

﴿ء اله مع اللّٰه۔﴾

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور "الٰہ" ہے؟

کوئی اور "الٰہ" ہے جو اسکو روکنے والا ہے۔ کون روک رہا ہے؟

﴿بل اکثر هم لا یعلمون۔﴾

افسوس اور شکوہ یہ ہے کہ میری قدرت کے ایسے ایسے مظاہر جو آنکھوں سے نظر آتے ہیں۔ آنکھوں والا اور ہر عقل مند دیکھ سکتا ہے۔ لیکن بڑا افسوس ہے کہ یہ لوگ اس بات کو جانتے نہیں۔

﴿امن یجیب المضطر اذا دعاه۔﴾

ان سے سوال کیجیے۔

مصیبت زدوں کا مشکل کشا:

جب کوئی آدمی مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ مصیبت میں پھنس جاتا ہے۔ اور ہر طرف سے نا امید ہو جاتا ہے۔ مایوس ہو جاتا ہے کوئی اس کی دستگیری کرنے والا نہیں ہوتا۔ اور کوئی اس کی فریاد سننے والا نہیں ہوتا۔

مضطر، مجبور انسان جب اللہ کو پکارتا ہے۔ جب وہ تمام قوتوں سے مایوس، نا امید ہو کر رو کر، گڑگڑا کر اللہ کے حضور سر جھکاتا اور اللہ کو پکارتا ہے، روتے ہوئے کہ:

اے اللہ! تیرے سوا کوئی آسرا نہیں ہے۔ تیرے سوا کوئی حاجت روا نہیں۔

فرمایا:

﴿اذا دعاہ و یکشف السوء۔﴾

جب اللہ کو پکارتا ہے اس کی تکلیف دور کرنے والا کون ہے؟ (اللہ ہے)

اور

﴿و یجعلکم خلفاء الارض۔﴾

اور پھر اللہ ہی کی ذات ہے جس نے زمین پر تمہیں خلیفہ بنایا۔ پہلوں کو ہٹایا تو کسی اور کو لایا' ان کو ہٹایا۔ تو کسی اور کو بنایا۔

ملک دینے والا چھیننے والا کون؟ (اللہ)

عزت دینے والا اور لینے والا کون؟ (اللہ)

﴿الٰہ مع اللّٰہ۔﴾

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور اس کام میں شریک ہے۔ (کوئی نہیں)

﴿قلیلا ما تذکرون۔﴾

بڑا افسوس ہے کہ بہت تھوڑے لوگ ہیں تم میں سے جو نصیحت کو پکڑتے ہیں اور اس صحیح بات کو سمجھتے ہیں۔

قدرت الٰہیہ کی نشانیاں:

﴿امن یھدیکم فی ظلمٰت البر و البحر۔﴾

بھلا اور ان سے پوچھیے اگر تم سفر کر رہے ہو خشکی میں...... رات کی تاریکی اور اندھیرے ہوں۔ ان تاریکیوں میں' ان اندھیروں میں' جب تم جنگلوں میں سفر کر رہے ہو تو کون ہے تمہاری رہنمائی کرنے والا؟......کون تمہاری رہنمائی کرتا ہے؟ کون راستہ بتانے والا ہے؟ والبحر۔ اتنا بڑا سمندر جس میں تم چلتے ہو اس میں سفر کرتے ہو......کون تمہاری رہنمائی کرتا ہے؟ سفر میں ہے کوئی اللہ کے سوا؟ وہی رہنمائی کرتا ہے۔ (اللہ ہی)

﴿و من یرسل الریاح بشرا بین یدی رحمتہ۔﴾

اور بارش سے پہلے پہلے خوشگوار ہوائیں۔

خوشخبری دینے والی ہوائیں۔

جو بارش کی خوشخبری لانے والی ہیں۔

وہ ہوائیں کون چلاتا ہے؟

بارش کون برساتا ہے؟ (اللہ تبارک وتعالیٰ)

ہوائیں چلانے والا؟ (اللہ تبارک وتعالیٰ)

بارشیں برسانے والا؟ (اللہ تبارک وتعالیٰ)

زمین سے پیدا کرنے والا؟ (اللہ تبارک وتعالیٰ)

جب سب کچھ کرنے والا اللہ ہے تو فریاد و پکار کے لائق اللہ ہی ہے۔ عبادت کے لائق اللہ ہی ہے یا کوئی اور؟

تعالیٰ عما یشرکون۔

اللہ تعالیٰ کی ذات بہت بلند ہے اس سے جو تم شرک کرتے ہو۔ تم غور نہیں کرتے۔ عقل سے کام نہیں لیتے۔ یہ ایسے مشاہدے ہیں۔ جو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو۔ کیا ان میں خدا کے ساتھ کوئی شریک ہے۔

بارش برسانے میں' زمین سے کھیتی اگانے میں۔

ان باتوں میں اللہ کے ساتھ کوئی بھی شریک نہیں ہے۔

معاشرہ کا حال:

پھر لوگ اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔ اللہ کے سوا غیروں کو پکار رہے ہیں...... مدد مانگ رہے ہیں...... برکت چاہ رہے ہیں ...... برکت دینے والا بھی...... مدد دینے والا بھی۔ اللہ ہے۔ سب کچھ کرنے والا اللہ ہی ہے۔

اس لئے فریاد اور پکارنا بھی اللہ ہی کو چاہیے۔ اور مدد بھی اللہ ہی سے مانگنی چاہیے۔

اور ہم کس سے مانگتے ہیں۔ علی رضی اللہ سے "یا علی مدد" "مولا علی مدد" "پیراں دی مدد" اگر وہ نہیں تو "پنجتن پاک" کی مدد پھر ساتھ اللہ کو بھی ملالیا۔ کیا اللہ اکیلے مدد نہیں کرسکتا؟ کیا اللہ پنجتن پاک کا محتاج ہے؟

بولو! پنجتن پاک کس سے مدد مانگتے تھے؟

پنجتن پاک کون ہیں؟

پیارے نبی ﷺ تھے۔ وہ کس سے مانگتے تھے؟؟ (اللہ سے)

سرتاج رسل کا عمل:

آپ ﷺ نے جنگ بدر میں جب ۳۱۳ مجاہد مورچوں میں کھڑے کر دیے تھے اور ادھر سے ایک ہزار مشرک اور ان کی فوج مسلح تھی۔ اس وقت نبی کریم ﷺ نے سجدہ میں گر کر مدد کس سے مانگی۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ یاد کرو۔

﴿اذ تستغیثون ربکم۔﴾ (انفال)

اے پیغمبر یاد کر جب میدان بدر میں اپنے صحابہ کو مورچوں پر کھڑا کر کے جو بغیر اوزار کے تھے۔ جو بے سرو سامان تھے۔ ان کو کھڑا کر کے اپنے رب سے تم فریادیں کر رہے تھے۔ تو حضور ﷺ کس سے فریاد کر رہے تھے۔ (اللہ سے)

تو ہمیں کس سے فریاد کرنی چاہیے؟ (اللہ سے)

آج کتنے آدمی ہیں جو پیروں سے، علی رضی اللہ عنہ سے، پنجتن پاک سے مدد مانگتے ہیں۔

خدا کا وہ پیغمبر جس کی خاطر خدا نے اس کائنات کو وجود بخشا اگر میرے پیغمبر نہ ہوتے تو نہ آسمان ہوتا اور نہ زمین ہوتی۔ کوئی چیز دنیا کی نہ ہوتی؟

وہ پیغمبر کس سے فریاد کر رہے تھے؟؟؟

﴿اذا تستغیثون ربکم﴾

اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے اور میں تمہیں تسلی دے کر کہہ رہا تھا۔

﴿انی ممدکم۔﴾

میں تمہاری مدد کرنے والا ہوں۔

توحید کامل:

تو مدد کرنے والا کون ہے؟ (اللہ تعالیٰ)

زور سے کہو مدد کرنے والا؟ (اللہ ہے)

تو مدد کس سے مانگنی چاہیے؟ (اللہ ہی سے مانگنی چاہیے)

اللہ کے علاوہ کسی سے مانگنا اسی کو شرک کہتے ہیں۔ شرک کے سر پر سینگ نہیں ہیں۔

یا علی مدد کہنا شرک ہے۔

یا رسول اللہ مدد کہنا شرک ہے۔

یا غوث اعظم مدد کہنا شرک ہے۔

چاہے کوئی ناراض ہو یا راضی ہو۔

﴿ایاك نعبدو ایاك نستعین۔﴾

اے اللہ تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

ہاتھ باندھ کر کہتے ہو کہ نہیں کہ اے اللہ ہم تجھ سے ہی (مدد مانگتے ہیں) تجھ سے ہی (مدد مانگتے ہیں)۔

جب علی رضی اللہ عنہ سے بھی، غوث اعظم سے بھی، کسی اور سے بھی مدد نہیں مانگی جاسکتی تو پھر مدد کس سے مانگنی چاہیے؟

مدد صرف اللہ سے ہی مانگنی چاہیے وہ ہی مدد کرنے والا مشکل کشا ہے۔

شرک کی غیر شعوری تبلیغ:

اب ٹرکوں اور بسوں اور دیگر گاڑیوں کے سامنے، اسی طرح مکانوں کے سامنے "یا علی مدد" یا

علی مشکل کشا'' اور ''پنجتن پاک مدد'' وغیرہ شرکیہ جملے لکھے ہوتے ہیں وہ جہاں جہاں سے گزرتی جائیں گی اور شرک برابر لکھا ہوا ہے تو شرک کی تبلیغ ہوگی۔ ہوگی یا نہیں؟...... ہوگی۔

اس کی بجائے اگر لکھا جائے ''یا اللہ مدد'' تو کیا اس کی تبلیغ ہوگی یا نہیں؟ البتہ اب کچھ کچھ رواج پڑا ہے۔ ''یا اللہ مدد'' کے سٹیکر بن گئے۔ کچھ کچھ دکھائی دیتے ہیں۔ یا اللہ مدد لکھا ہوا۔ لیکن اب بھی ''یا علی مدد'' کے سٹیکر زیادہ ہیں۔ وہ لکھا ہوا زیادہ نظر آتا ہے۔ خدا کہتا ہے یہ شرک ہے جبکہ لکھتا اس کو مسلمان ہے۔

خدا کہتا ہے مدد میں کرتا ہوں۔ میرے سوا کوئی مدد کرسکتا ہی نہیں۔ خدا کا نبی بھی اللہ ہی سے مدد مانگتا تھا۔ علی رضی اللہ عنہ بھی اللہ سے ہی مدد مانگتے تھے۔ اور پنجتن پاک بھی اللہ سے ہی مدد مانگتے تھے۔

سوالاتِ ربانی:

﴿امن یبدء الخلق ثم یعیدہ۔﴾

فرمایا! اس سے پوچھو کہ یہ مخلوقات ابتداء کس نے پیدا کیں؟ بولو!...... اللہ نے۔

آدم کو کس نے بنایا؟...... اللہ نے۔

یہ درخت' یہ پہاڑ' یہ دریا بلکہ یہ آسمان' یہ سورج' یہ چاند' یہ ستارے کس نے بنائے؟...... اللہ نے۔

اس مخلوق کو پیدا کس نے کیا؟؟؟

ثم یعیدہ پھر ایک وقت آئے گا کہ ساری کائنات ختم ہوجائے گی فنا ہوجائے گی۔

بھائی ان آیات میں چند سوالات ہیں۔ جو اللہ نے کئے ہیں کہ ان سے پوچھو۔

﴿امن یبدء الخلق۔﴾

ذرا ان سے دریافت کرو کہ اس مخلوق کو ابتداء سے بنایا کس نے۔

﴿ثم یعیدہ﴾

پھر جب ایک وقت آئے گا ساری مخلوق ختم ہوجائے گی۔ سارا جہان فنا ہوجائے گا۔ تو پھر دوبارہ اسے کون بنائے گا۔

کہہ دو اللہ (اللہ بنائے گا)

دوبارہ کون بنائے گا (اللہ تعالیٰ)

﴿و من یرزقکم من السماء﴾

اور ان سے پوچھئے کہ آسمان سے روزی کون دیتا ہے۔ اور زمین سے روزی کون دیتا ہے۔

بولو؟...... اللہ تعالیٰ۔

کیا خدا کے ساتھ کوئی اور شریک ہے؟

﴿قل ھاتو برھانکم ان کنتم صدقین۔﴾

اے پیغمبر ان مشرکین سے کہہ دو۔

﴿ھاتو برھانکم﴾

کوئی دلیل ہے...... تو لے آؤ۔

﴿ان کنتم صدقین۔﴾

اگر تم سچے ہو اگر تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو لے آؤ جتنے کام ہم نے تم کو گنوائے ہیں۔ ان کاموں میں اگر اللہ کے ساتھ کوئی شریک ہے تو تم لے آؤ۔

جب یہ سارے کام میں ہی کرنے والا ہوں تو عبادت کے لائق بھی میں ہی ہوں۔ اور کوئی نہیں۔

فریاد پکار کا سننے والا میں ہی ہوں
مدد کرنے والا بھی میں ہی ہوں
سجدے کے لائق بھی میں ہی ہوں
نذرونیاز کے لائق بھی میں ہی ہوں

اگر کوئی اور ہے تو

﴿هاتو برهانكم﴾

تو پھر تم دلیل لے آؤ۔

غیب کا علم اللہ کے پاس:

﴿قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ۔﴾

یہ بھی ایک دلیل ہے۔

اے پیغمبر کہہ دو۔

﴿لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض۔﴾

کہ جو مخلوق آسمان میں رہتی ہے اور جو زمینوں میں رہتی ہے اس کو میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔غیب کو سوا اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔

آسمان میں کون رہتے ہیں؟......فرشتے۔

تو......نہ تو علم غیب فرشتے رکھتے ہیں۔

اور زمین میں کون سی مخلوق رہتی ہے؟ انسان اور جن اور دوسری مخلوقات......کہا کہ یہ سب بھی میرے سوا کچھ نہیں جانتے......کوئی غیب کو نہیں جانتا۔

جبکہ یہاں تو طوطے بھی غیب کا علم جانتے ہیں۔طوطے بھی فال نکالتے ہیں ناں؟

طوطے آئندہ افعال کے بارے میں بتلاتے ہیں ناں؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آسمان وزمین میں جو بھی رہنے والا ہے علم غیب کو نہیں جانتا۔آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے اس کو کوئی نہیں جانتا۔لیکن یہاں نجومی بیٹھے ہیں۔علی شاہ نجومی' فلاں نجومی فلاں نجومی اور بڑی بڑی دیواریں کالی ہوئی پڑی ہیں۔بورڈ لگے ہوئے ہیں۔

دکانیں کھولی ہوتی ہیں۔۵۰'۵۰'۱۰۰ روپے فیس پہلے لیتے ہیں۔پھر جھٹ پٹ کوئی کوئی بات کر دیتے ہیں۔جبکہ اللہ کے سوا کوئی غیب جاننے والا نہیں۔

یہ امت خرافات میں کھوگئی:

آج کل یہ حال ہے کہ پڑھے لکھے لوگ طوطوں سے فال نکالتے ہیں۔ایک بابا گندا بیٹھا ہوتا ہے۔کارڈ اس کے پاس چھپے ہوتے ہیں۔سب پر تقریباً ایک جیسی عبارتیں لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔ساتھ ایک طوطا بھی ہوتا ہے۔طوطے کو بھیجتے ہیں۔وہ ایک کارڈ اٹھا کے لاتا ہے۔اس میں سے پڑھ کر وہ بتا دیتے ہیں۔اور وہ بے وقوف لوگ اس پر یقین کر لیتے ہیں۔بتاؤ طوطے کو کیا معلوم؟ خاک معلوم ہے اس کو جو وہ کارڈ اٹھا کے لاتا ہے۔

یہ سب کون کرتے ہیں؟......(مسلمان)

اور اچھا خاصا پڑھا لکھا طبقہ اس میں مصروف ہے۔غیب کی باتیں معلوم کرنے جاتے ہیں۔وہ کہتے ہیں۔ماضی' حال' مستقبل میں سے جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو پوچھو۔جو گزر گیا ہے جو اس وقت ہو رہا ہے اور جو تمہارے ساتھ ہوگا یا ہونے والا ہے وہ سب ہم بتائیں گے۔

جو چاہو سو پوچھو......سب بتاتے ہیں۔

بولو! یہ اللہ کے سوا کوئی نہیں بتاتا۔کوئی غیب کی بات نہیں جانتا۔

یہ سب جھوٹ بولتے ہیں مت کسی نجومی کے پاس جاؤ' مت کسی سے اپنی قسمت پوچھو' قسمت تقدیر اللہ کے ہاتھ میں ہے۔اس کے سوا کسی کے ہاتھ میں نہیں۔

کاہنوں کی مذمت اور ان کا علاج:

حضور ﷺ نے فرمایا:

من اتی کاھنا۔

جو کسی کاہن نجومی کے پاس جاتا ہے آئندہ کی کوئی بات پوچھتا ہے۔چالیس دن تک اسکی عبادت قبول نہیں ہوتی۔دیکھو آج پاکستان میں کتنے نجومی موجود ہیں۔کتنے لوگ ان کے پاس جاتے ہیں اور ان کی روزی چلی ہوئی ہے۔جانے والے مرد' عورتیں ان کے پاس وہ مسلمان ہیں۔کوئی ہندو آ رہا ہے انڈیا سے؟ کیوں جی انڈیا سے ہندو آ رہے ہیں۔(نہیں) مسلمان جا

رہے ہیں وہ سب مسلمان ہیں۔

تو کیا یہ شرک اور کفر نہیں اگر نہیں تو کیا ہے۔ اگر اسلامی حکومت ہو تو ان سب کو کوڑے لگائے جاتے' ان سب کو جیل میں بھیج دیا جاتا۔ کسی نجومی کو نہ چھوڑا جاتا۔ اگر مجھے ایک دن کی حکومت مل جائے تو ان سب کو پکڑ کر درّے لگاؤں اور جیل بھیج دوں۔ پاکستان میں ایک نجومی بھی نہ چھوڑوں یہ دوسرے خدا بنے ہوئے ہیں۔ یہ اپنے آپ کی خدائی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کہتے ہیں پوچھو جو چاہو۔

ان کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا جائے۔ کہا جائے توبہ کرو۔ اگر تین دن میں توبہ کرلو تو پھر جو تمہیں معافی ورنہ ان کی گردنیں اڑا دو یہ واجب القتل ہیں۔ ان کے لئے یہ حکم ہے اگر توبہ نہ کریں۔ یہ خدائی کے دعوے دار ہیں۔

اور ہماری حکومت نے ہر ایک کو جو خدا بن جائے' نبی بن جائے' مجدد بن جائے' مسیح بن جائے' جو مرضی بن جائے' جو مرضی بن جائے سب کو چھٹی جو کچھ کرے۔

جہاں جھوٹ کی چھٹی' ملاوٹ کی چھٹی' ہر بات کی چھٹی اور حکومت خود مخلص نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ ان باتوں پر قابو بھی نہیں پا سکتی۔

قیامت کا علم صرف اللہ ہی کے پاس ہے:

حضرات محترم!

﴿قل لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ۔﴾

کہہ دو اے پیغمبر! کہ آسمانوں اور زمینوں میں سننے والی مخلوق چاہے وہ فرشتے ہوں۔ چاہے وہ انسان ہوں چاہے وہ جن ہوں۔ اللہ کے سوا غیب کو کوئی نہیں جانتا۔

﴿وما یعلمون ایان یبعثون۔﴾

اور انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ قیامت کب آئے گی۔ ان کو کب اٹھایا جائے گا۔ ایک مرتبہ دنیا فنا ہوگئی۔ کائنات کی ہر چیز ختم ہوگی پھر دوبارہ ان کو اٹھایا جائے گا۔ کب برپا ہوگی؟ فرمایا کسی کو

معلوم نہیں۔ وہ کب ہوگی۔

﴿بل ادرک علمهم فی الاخرة بل هم فی شک منها بل هم منها عمون۔﴾

فرمایا: ان کا علم آخرت کے متعلق صفر ہے۔

کوئی پتہ نہیں قیامت کب آئے گی۔ انہیں کچھ بھی معلوم نہیں کب برپا ہوگی۔ اور بلکہ یہ تو قیامت کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ جب ان کو کہا جاتا ہے قیامت آئے گی۔ انسان مر جائے گا مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوگا تو یہ لوگ شک کرتے ہیں۔ جی ہڈیاں بوسیدہ ہو گئیں۔ مٹی ہوگئیں ہیں پھر زندہ کیسے ہوگا؟

اللہ فرماتے ہیں یہ شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ فرمایا:

﴿بل هم منها عمون﴾

بلکہ یہ تو اندھے ہو چکے ہیں۔

یہ نہیں سوچتے کہ جس رب نے پہلے بنایا تھا دوبارہ بھی وہی بنائے گا۔ وہ بعد میں بھی بنا سکتا ہے۔ جس رب نے پہلے یہ چاند' ستارے' سورج' آسمان' زمین اور تم کو بنایا ہے وہ پھر دوبارہ نہیں بنا سکتا؟...... وہ قادر ہے یا نہیں؟؟؟ (قادر ہے)

خلاصہ کلام:

بہر حال ان آیات میں اللہ نے توحید کا بیان کیا ہے اللہ نے دعوت دی ہے کہ اے عقلمندو سوچو! یہ ساری چیزیں پیدا کرنے والا کون ہے؟ یا ان کے بنانے میں اللہ کے ساتھ کوئی اور شریک ہے؟ (نہیں)

جب ان چیزوں کے بنانے میں اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ اس کا کوئی ساتھی نہیں تو عبادت میں بھی اللہ کا کوئی ساتھی اور شریک کوئی نہیں۔ اور چاہے زبان کی عبادت ہو' چاہے بدن کی عبادت ہو' چاہے مال کی عبادت ہو۔ قولی' فعلی' بدنی جو بھی عبادت ہو وہ اللہ کے لائق ہے۔

حضرات محترم!

یہ آیات توحید کے بارے میں تھیں جن کا میں نے ترجمہ کر کے چند باتیں ذکر کر دیں۔

اللہ تعالیٰ اس امت کو شرک کرنے سے بچائے۔ (آمین)

آج یہ امت ۸۰۔۹۰ فیصد شرک میں مبتلا ہے۔ لوگوں کو سمجھایا کرو۔

جو شرک کا کلمہ کہے جو اللہ کے سوا غیروں کی قبروں پر اور زندوں مردوں کو سجدہ کرے۔ نذر و نیاز چڑھاوے چڑھائے ان کو سمجھایا کرو۔ عورتیں مرد سب اس میں برابر کی شریک ہیں۔ عورتوں کو بھی سمجھاؤ اور جو مرد اس قسم کی ناجائز حرکتیں کرتے ہیں۔ ان کو بھی سمجھاؤ کہ خدا کے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اسی توحید کو سمجھانے آئے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو توحید پر صحیح طور پر عمل کرنے والا بنائے اور شرک سے بچائے۔ (آمین)

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

☆☆☆

پیغام رسالت اور ختم نبوت

تاریخی خطاب

(بمقام خانپور)

پیغام رسالت اور ختم نبوت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نحمدہٗ وَ نَسْتعینہٗ وَ نستغفِرُہ وَ نو من بہٖ وَ نَتَوَکّلُ عَلَیْہ وَ نعوذبا للّٰہِ مِن شرورِ انفسنا وَمِن سَیّاٰتِ اعمالِنا من یھدی اللّٰہ فلا مُضِلَّ لہ وَمن یُضلِلہ فَلا ھادِیَ لہ وَنَشْھَدُ ان لا الٰہ اِ لاّ اللّٰہ وَحْدَہ لاشریک لہ ونشھَدُ انّ سیّدنا و سندنا وَ شفیعنا وَ مولنا محمّداً عَبْدُہٗ وَ رَسولُہ ۔اَمّا بَعْدُ فَا عُوْذ باللّٰہ من الشیطٰن الرّجیم ۔بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم ۔ لَقَد کَان لَکُمْ فِی رَسُولِ اللّٰہِ اُسوَۃ حسنۃ ۔ وَقد قال اللّٰہ تعالیٰ فی موضع آخر۔ما کان محمد آباء اَحَدٍ مّن رّجالکم وَلٰکِن رّسول اللہ وَ خاتم النبین ۔ و کان اللہ بِکُلِّ شیءٍ علیما ۔

وَ قال النبیّ ﷺ انّ الرّسالۃ و النبوّۃ قَدِانقطعَت فلا رسولَ بَعْدی وَ لا نبیّ بَعْدی وقال النبیّ ﷺ لا تقوم السّاعہ حتی یبعث ثلاثون کذابون دجالون کلھم یزعَمُ انہ نبیُّ اللّٰہ وَانا ختم النّبیین لا نبیّ بعْدِی۔ وَقَالَ النبیُّ ﷺ فُضّلتُ عَلیٰ سائر الا نبیاء بِستّۃَ اُعْطِیْتُ جوامعِ الکلم۔ وَنصرتُ بالرّعب واُحلّت بِیَ الغنائم وَجعل بِی الارضُ مَسْجِداً وَ طُھُوراً وَاُرسلت الی کافّۃ للنّاس بشیراً وَ نذیراً و ختمَ بیَ النبیّون وَقَالَ النبیّ ﷺ اِنّ عیسیٰ لَم یَمُتْ وَ انّہٗ راجع الیکم قَبْلَ یَوْمِ القیامۃ ۔

وَقَالَ النبیّ ﷺ لیو شِکَنّ ان ینزل فیکم ابن مریم حَکَماً عَدَلاً ۔

وَقَا لَ النبیّ ﷺ الجہَادُ ماض اِلیٰ یومِ القیامۃ ۔وَقَالَ النبیّ ﷺ مَنِ ارتدَّ فاقتلوہ صَدَ ق اللّٰہ مولنا العَلِیُّ العظیم وَ نحْنُ عَلیٰ ذٰلک لِمن الشّھدین والشّٰکرین والحَمْدُ لِلّٰہ رَبِّ العٰلمین ۔ اللّٰھُمّ صَلّ علی سیدنا و مولنا مُحمدٍ وّ بارک وسلم وو صلِّ علیہ ۔

واجب الاحترام صدر گرامی!

آپ کے اس تاریخی و عظیم الشان شہر میں جہاں علم و عرفان کی بارشیں ہو رہی ہیں اور جہاں ہمارے قائد محترم حافظ الحدیث حضرت درخواستی (رحمۃ اللہ علیہ) اللہ انکی عمر، صحت، علم اور عمل میں برکت عطا فرمائیں (آمین)

(اب تو وہ رب کے ہاں پہنچ چکے ہیں اللہ انہیں جوار رحمت میں بلند درجات عطا فرمائے)

وہ یہاں علم و عرفان کے درس دیتے رہے ہیں۔ میں نے بھی یہاں غالباً ۱۹۵۲ء میں حاضر ہو کر حضرت کی خدمت میں بیٹھ کر درس تفسیر حاصل کیا ہے۔ لیکن اتفاق کی بات ہے کہ تقریر و خطاب کیلئے آپکے ہاں مجھے پہلی مرتبہ حاضری کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ آپکے ضلع رحیم یار خان میں تو کئی دفعہ حاضری ہوتی رہی لیکن آپکے ہاں تقریر کیلئے یہ پہلی حاضری ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے حق بات کہنے اور سمجھانے کی توفیق عطا فرمائیں اور مجھے آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

عمل سے زندگی بنتی ہے:

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

سیرت النبی ﷺ کے عنوان پر ملک بھر میں سرکاری و غیر سرکاری سطح پر جلسے اور کانفرنسیں ہو رہی ہیں جس سلسلہ کی ایک کڑی یہ جلسہ بھی ہے۔ میں اپنے موضوع کو عرض کرنے سے قبل ایک بات اپنے آپ سے بھی اور آپ بھائیوں سے بھی عرض کرتا ہوں جو میں ہمیشہ سیرت کے جلسوں میں کہتا ہوں۔

ویسے تو کوئی بھی جلسہ ہو، دینی پروگرام ہو اس میں یہ ارادہ کر کے آنا چاہئے کہ:
ہم جو سنیں اس پر رب تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اگر صرف سننے کی نیت سے آئیں گے تو عمل کی توفیق نہیں ہوگی (یاد رکھیں) عمل ہوتا ہے ارادہ اور نیت کے بعد۔ آپ نے یہاں آنے کا ارادہ کیا تو تب پہنچے۔ ارادہ پہلے تھا یا پہنچے پہلے ہیں؟ ارادہ پہلے تھا، ارادہ کیا تو پہنچے۔ اگر ارادہ نہ کرتے تو آپ نہ پہنچ سکتے۔

تو ارادہ اور نیت پہلے، عمل بعد میں

تو آپ اگر سیرت کے جلسوں میں شریک ہو کر سنکر چلے گئے گو سننا بھی ایک عبادت ضرور ہے لیکن اگر عمل نہیں ہے تو وہ سننا بعض اوقات وبالِ جان بن جاتا ہے۔

ان كنت لاتدری معصية وان كنت تدری فالمعصية اعظم

اگر تو ناواقف و جاہل ہے تو یہ بھی ایک جرم ہے۔ بے علمی بھی ایک جرم ہے اور اگر جاننے کے باوجود عمل نہیں کرتا تو یہ دوگنا گناہ ہوگا۔ اسلئے کم از کم جب ہم ایسی محفل میں آئیں تو ارادہ اور نیت تو عمل کی کر لیا کریں۔

آج ہوتا یہ ہے کہ الا ماشاء اللہ سنانے والے کی بھی نیت صرف سنانے کی اور سننے والے کی نیت بھی صرف سننے کی۔۔۔ عمل کہاں سے آئے؟۔۔۔ جب عمل کی نیت ہی نہیں۔

اگر سیرت کا جلسہ مہینہ بھر سنتا رہا اور بہترین سے بہترین مقرر آتے رہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں آپکی سیرت بیان ہوتی رہی اور ہماری سیرت اور صورت میں کوئی فرق نہ آیا کوئی تبدیلی نہ آئی تو سوچئے ہم نے کیا حاصل کیا۔

سیرت وصورت میں تبدیلی لاؤ:

میرے ایک تیسری جماعت کے استاذ تھے وہ بڑے ہی محنتی اور شفیق استاذ تھے۔ اللہ کی ان پر کروڑوں رحمتیں ہوں۔ جب وہ محنت کرتے اور سمجھاتے اور پھر کسی شاگرد سے پوچھتے اور وہ کچھ نہ بتاتا تو بڑے دکھی دل سے کہتے اسوقت سمجھ نہ آتی بچے تھے اب سمجھ آئی ہے۔ وہ کہتے کہ

”پتھر کھمب کرایا تے پھر کورے دا کورا“

اگلے زمانے ”کوراٹھا“ ہوتا تھا اسکو بھٹی (آگ) میں چڑھاتے تو وہ سفید ہو جاتا۔ پنجابی

میں کہتے ہیں کھمب ہو جاتا۔ کیونکہ رنگ بدل گیا سفید ہو گیا یعنی کپڑے کو بھٹی چڑھایا تو رنگ بدل گیا۔ سفید ہو گیا۔ پتھر کو دس دفعہ بھی بھٹی چڑھاؤ تو وہ کورے کا کورا۔

تو وہ کہتے:۔

”پتھر کھمب کرایا تے پھر کورے دا کورا“

یعنی دس دفعہ مغز کھپایا تو پھر بھی یہ پتھر کا پتھر رہا اگر ایک مہینہ سیرت کا جلسہ سنا۔ اور سیرت کا جلسہ سنکر ہماری سیرت وصورت میں کوئی تبدیلی نہ آئی تو ہم پتھر ہوئے یا انسان؟ (پتھر ہوئے)۔۔۔ تو میری گذارش یہ ہے کہ ہم پتھر نہ بنیں بلکہ انسان بنیں ہماری سیرت، صورت میں کچھ تبدیلی آنی چاہیئے۔ جو نبی کی سنت مونڈاتا تھا وہ ویسے ہی مونڈاتا رہے؟ جو سینما جاتا ہے وہ ویسے ہی جاتا رہے۔؟

جو جوا کھیلتا ہے وہ ویسے ہی کھیلتا رہے؟ جو اور غلط کام کرتا ہے وہ کرتا رہے؟

کوئی سیرت میں فرق نہیں آتا تو اس نے نبی کی سیرت سے کیا سبق حاصل کیا؟

تصحیح نیت:

تو میری گذارش یہ ہے کہ کم از کم درجہ نیت کا ہے۔ نیت تو کرلو۔ نیت آدمی کرلے تو وہ کبھی نہ کبھی ضرور پوری ہو جاتی ہے۔ جیسے تبلیغی حضرات پہلے سال پھر تین چلے' پھر چلہ' پھر تین دن' ورنہ نیت ہی سہی۔ کا کہتے ہیں نیت بھی فائدہ دیتی ہے۔

مجھ سے بھی طالبعلمی زمانہ میں نیت کرائی تھی ان تبلیغی بھائیوں نے۔ ہم نے بھی نیت کرلی اور دل میں سوچا کہ کون تین چلے لگائے گا؟۔۔۔ ہم تو دین کا علم پڑھیں گے۔ لیکن اس زمانہ کی کی ہوئی نیت تھی۔ میں 1958ء میں کوئٹہ تین دن اجتماع کیلئے گیا۔ وہ تین دن تین چلوں میں بدل گئے۔ میں نے کہا کہ وہ طالبعلمی والی نیت پوری ہو گئی۔

اللہ تو بڑے کریم ہیں آپ نیت تو کرلیں ابھی سے ثواب شروع ہو جائیگا۔ عمل تو بعد میں ہوگا گناہ کی نیت کرو گناہ نہیں ملیگا جب تک گناہ کر نہ لو اور خدا کتنا کریم ہے کہ نیکی کی نیت کرلو نیکی

لکھی گئی اور اگر عمل کرلو تو دس گنا زیادہ ثواب ملے گا۔

نیت کا اجر:

نیکی کا ارادہ کرنا ہی نیکی ہے۔ایک واقعہ یاد آ گیا۔حضرت شیخ الحدیث اور ہمارے بڑے بڑے استاذ زادے بیٹھے ہیں۔حدیث میں واقعہ آتا ہے کہ:

موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں قحط پڑ گیا۔خشک سالی ہوگئی۔لوگ بھوکے مرنے لگے۔ایک دیہاتی آدمی جنگل میں جا رہا تھا۔ریت کے بڑے بڑے ٹیلے دیکھے۔تو اسکے دل سے بات نکلی کہ اے خدا! تیری مخلوق بھوکی مر رہی ہے۔اگر ریت کے ٹیلے غلّہ ہوتے اور میرے قبضہ میں ہوتے تو میں سب تقسیم کر دیتا۔اب دل سے نیت کی ہے۔

رب جانتا ہے یا وہ جانتا ہے۔اللہ نے فوراً موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ:

اے موسیٰ! فوراً جاؤ جنگل میں اور میرے فلاں بندے کو خوشخبری سنا دو کہ اسکے نامہ اعمال میں اتنے غلّے کا ثواب لکھ دیا ہے۔

بتائیے اس نے کوئی غلّہ دیا تھا؟۔۔۔۔۔۔۔۔(نہیں)

کیا غلّہ اسکے اختیار میں تھا؟۔۔۔۔۔۔۔۔(نہیں)

صرف نیت کی تھی، نیت پر اللہ نے اتنا اجر دے دیا۔اسلئے آپ سے عرض کر رہا ہوں کہ آپ نیت تو اچھی کر لیں۔

نية المومن خير من عمله

مومن کی نیت اسکے عمل سے بڑھ جاتی ہے۔

عمل میں ریاکاری آسکتی ہے نیت میں نہیں آسکتی۔

آپ نے دل میں نیت کر لی کہ میں نبی کی سنت داڑھی نہیں کٹاؤں گا تو یہ نیت سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا ہے۔نیت جو کرو گے وہ سوائے رب کے کوئی نہیں جانتا۔آپ نے ایک اچھی نیت کر لی اللہ جانتا ہے۔اسی وقت اسکا اجر و ثواب آپکو ملنا شروع ہو جائیگا۔

سیرت منائی نہیں اپنائی جاتی ہے:

پیغمبر علیہ السلام کی سیرت اپنائی جاتی ہے۔۔۔۔تو میری گذارش یہ ہے کہ آج سیرت منائی جاری ہے آج منانے کا رواج ہے۔منانا آسان ہے۔ایک دن منالی، دس دن منالی اور سیرت اپنانا یہ بڑا مشکل ہے۔اپنی صورت بنانا یہ بڑا مشکل ہے۔آسان کام کرتے ہیں سیرت مناؤ ایک دن، دس دن، جلسے اور جلوس کر لو پھر سارا سال چھٹی۔

یہ تو لیڈروں کے دن منائے جاتے ہیں۔

”کسی نے قائد اعظم کی برسی منائی“

”کسی نے نہرو کی“

”لیکن نبی اور پیغمبر اس لیے نہیں ہوتے کہ انکی برسیاں مناؤ“

پیغمبر اس لیے ہیں کہ انکی سیرت اپناؤ۔

ایک ایک منٹ و سیکنڈ نبی کی سیرت کو سامنے رکھو۔

رب فرماتا ہے کہ

﴿لَقَد كَانَ لَكُم فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَة﴾

میں نے پیارے نبی کو تمہارے لئے کامل نمونہ بنا دیا ہے۔

اس نمونہ کو سامنے رکھ کر تم نے چلنا ہے زندگی کے تمام شعبوں میں بڑے سے لے کر چھوٹے تک۔

امیر سے لیکر غریب تک ملازم ہو، امیر ہو۔

مقیم ہو مسافر ہو کوئی ہو وہ نبی کی پیاری سیرت کو سامنے رکھے گا۔

یہ نہیں کہ ایک دن، دو دن مناؤ بلکہ نبی کی سیرت کو سامنے رکھ کر چلو۔

کیا یارِ غار نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی برسی منائی تھی؟

اگر سیرت منانا عبادت ہوتا اور

یہ کام نبی کی محبت کی دلیل ہوتے۔

تو سب سے پہلے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپکے یار غار آپکی برسی مناتے۔۔۔صدیقؓ سے بڑھ کر ماں کون سا بیٹا جنے گی؟۔۔۔نبی کا عاشق جس نے تن، من دھن سب کچھ قربان کر دیا تھا۔

وہ صدیق جس کے بارے آقائے دو عالم ﷺ فرماتے ہیں میں نے سب کے حقوق ادا کر دیئے میرے اوپر کسی کا حق نہیں ہے مگر ایک شخص جسکا میں حق ادا نہیں کر سکا وہ صرف صدیق اکبرؓ ہیں۔

صدیق اکبرؓ آپکے سفر کے ساتھی
آپ کے حضر کے ساتھی
آپ کے غار کے ساتھی
اور آج مزار کا بھی ساتھی
آپکے بعد وہ خلیفہ تھے۔ دو سال خلافت کی۔

کوئی ثابت کرے کہ آپ نے حضور کی برسی منائی ہو؟

خلفاءِ راشدین کا طرز اور موجودہ خرافات:

چلو ان کو تو فرصت نہ ملی ہوگی۔ وہ بڑے اہم کاموں میں مصروف تھے۔
وہ فتنوں کی سرکوبی کر رہے تھے۔ بڑی بڑی مہمیں انکے سامنے تھیں۔
اور یہ (برسی) معمولی بات تھی۔ چلو فاروق اعظمؓ کو تو دس سال ملے تھے۔
کیا انہوں نے ایک سال بھی برسی منائی؟؟
چلو انہیں وقت نہ ملا تو انکے بعد ساڑھے بارہ سال عثمان غنیؓ نے خلافت کی۔
انہوں نے ایک سال بھی برسی منائی؟؟
سیدنا علی المرتضیٰؓ نے برسی منائی؟؟
چلو انکے بعد تابعین نے منائی؟

حضور علیہ السلام کی وفات کے چھ سو سال بعد تک اسکا کوئی ثبوت نہیں ہے؟

آج جسے دین بنا کر کیا جا رہا ہے۔ سرکاری سرپرستی میں کیا جاتا ہے۔

لوگ تو کھیل تماشے والے کاموں کیطرف دوڑتے ہیں۔

میں کراچی تھا ان دنوں میں جو کچھ میں نے دیکھا۔ الامان و الحفیظ

بالکل گنبد خضراء کے پورے ماڈل بنے ہوئے ہیں اور خانہ کعبہ بیت اللہ کے ماڈل بنے ہوئے ہیں۔ اور باقاعدہ طواف بھی ہو رہا ہے۔ اور گنبد خضراء کا ماڈل اٹھا کر شیعوں کیطرح تعزیہ بنا کر لیجایا بھی جا رہا ہے۔ ساتھ جھنڈے وغیرہ بھی ہیں۔

خدا کی قسم رونا آتا ہے کہ ایسی ایسی خرافات ہیں اور خلاف شرع کام ہیں۔
نبی کی سنت کیخلاف۔ جن پر نبی لعنت کرتے ہیں۔
وہ کام بھی نبی کے عشق پر کیے جاتے ہیں۔
افسوس صد افسوس قوم کدھر جا رہی ہے؟

؎ وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

حضور علیہ السلام کی سنت کی صریح مخالفت ہو رہی ہے۔
نبی کے نام پر میں نے ان کانوں سے جلوس میں فحش گانے لگے ہوئے سنے ہیں۔
میں نے ایک روایت پڑھی تھی۔۔۔میرا نبی تو فرمائے:

انی ابعث لا محق المعازف المزامیر

رب نے مجھے اسلئے بھیجا کہ تمام باجے (منہ سے بجنے والے، ہاتھ سے بجنے والے) توڑ دوں، مٹا دوں۔ ختم کر دوں اور آج اسی نبی کا دن باجوں سے منایا جائے۔

سوچو تو سہی۔ کیا نبی اس بات سے راضی ہونگے؟۔۔۔۔۔۔۔نہیں

کانوں کے سماع پر حضور علیہ السلام کا عمل:

نبی کے پاس امت کے اعمال جارہے ہیں۔وہ کیا فرماتے ہونگے؟

میں نے امت کو سبق کیا دیا تھا اور آج یہ کر کیا رہے ہیں؟

نبی کی سیرت سنو۔سننا اور عمل کرنا بڑا مشکل کام ہے۔نبی کی سیرت یہ ہے کہ آپ سفر میں جارہے ہیں۔ایک خادم ساتھ ہے پوچھئے شیخ الحدیث صاحب بیٹھے ہیں۔راستے میں بانسری کی آواز آئی۔بانسری کوئی بہت بڑا ساز نہیں ہے۔چھوٹی سی نلکی میں چند سوراخ ہوتے ہیں۔اور آواز نکلتی ہے۔۔۔وہ بانسری ایک آدمی بجاتا ہے۔میرے آقا علیہ السلام کے کانوں میں اس کی آواز آتی ہے۔کانوں میں فوراً انگلیاں ڈال لیتے ہیں۔وہ راستہ چھوڑ دیتے ہیں دوسرا راستہ لے لیتے ہیں اور جب دور چلے جاتے ہیں تو اپنے خادم سے پوچھتے ہیں۔اب بتلاؤ کہ آواز تو نہیں آرہی؟۔۔۔وہ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ اب آواز نہیں آتی تو میرے آقا نے انگلیاں کانوں سے باہر نکالیں۔

جس نبی کی سیرت یہ ہو اور اگر یہ حدیث نہ ہو۔۔۔یہ واقعہ نہ ہو۔

بانسری کی آواز سنکر نبی نے کانوں میں انگلیاں نہ ڈالی ہوں۔

تو جو چور کی سزا وہی میری۔۔۔اور اگر نبی کا عمل یہ ہے تو

ان گانوں اور ان ریکارڈنگ کا ثبوت کیا ہوگا؟

نعرہ تکبیر۔۔۔۔۔۔اللہ اکبر

شان رسالت۔۔۔۔۔۔زندہ باد

محبت نبوی کا تقاضا:

سوچئے خود غور کیجئے:

یہ جلوس جو نبی کے نام پر ہیں!!

کیا نبی کی توہین نہیں ہے؟

کیا نبی کی گستاخی نہیں ہے؟

نبی تو کانوں میں انگلیاں ڈال لے!!

نبی تو وہ راستہ چھوڑ دے!!

اور تم وہ کام کرو اور سمجھو کہ نبی خوش ہو رہا ہے!!

یہ نبی کی گستاخی ہے!!

یہ نبی کی صریح خلاف ورزی ہے!!

یہ کوئی محبت نہیں!!

تَعصِی الرسولَ وَ انت تظهر حُبَّه — هذا العمری فی الفعال بدیع

ان کان حبک صادقا لا طعته — انّ المحبَّ لمن یُحبُّ یُطیع

"تو رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور اپنی محبت ظاہر کرتا ہے قسم خدا کی یہ تو عجیب بات ہے"

"اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو انکی اطاعت کرتا کیونکہ محب اپنے محبوب کی اطاعت کرتا ہے"

محبت تو یہ ہے کہ اپنے محبوب کے اشارے پر مرجا۔۔۔یہ کونسی محبت ہے۔

کہ محبوب جس بات سے روکتا ہے تو وہ اسکے نام پر وہی کرتا ہے۔

حکیم کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں:

ایک بات کہہ کر میں اپنا اصلی موضوع شروع کرتا ہوں۔۔۔میں ایک بات سیرت کے جلسوں میں کہا کرتا ہوں "ربیع الاول" کے مہینہ میں۔

توجہ اور دھیان سے سنیں اور غور کریں۔

آپ علیہ السلام کی پیدائش تشریف آوری ربیع الاول میں ہوئی۔

اور مشہور روایت کے مطابق تاریخ بھی ۱۲ ہے۔اگرچہ بعض محققین نے ۹ بھی لکھی ہے لیکن مشہور ۱۲ ہے اور دن کونسا تھا؟ سوموار اور وفات کا مہینہ کونسا تھا؟۔۔۔ربیع الاول کا اور تاریخ بھی یہی تھی۔۱۲ ربیع الاول

اور دن بھی یہی سوموار تھا۔

تو اس میں اللہ کی کوئی حکمت ہوگی یا نہیں؟ (ہوگی)

عربی مقولہ:۔ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ

حکیم کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

میں میانوالی کے حکیم (عبدالرحیم خان) کے پاس بیٹھا تھا تو کہنے لگے کہ

دیکھو اللہ کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ میں نے کہا کہ بے شک ٹھیک ہے۔

کہنے لگے کہ ناک اللہ نے منہ کے اوپر لگایا ہے پیچھے نہیں لگایا۔ اور آنکھیں ناک کے اوپر لگائیں تاکہ کوئی چیز آدمی کھانے کیلئے یا پینے کیلئے منہ کے قریب لانے لگتا ہے تو پہلے ناک ٹیسٹ کرتا ہے کہ یہ بدبو والی ہے یا خوشبو والی ہے۔ یہ منہ میں ڈالنے کے قابل ہے یا نہیں؟

اگر ناک پیچھے ہوتا منہ آگے ہوتا تو ہر گندی "مندی" چیز اندر اور پھر اوپر آنکھیں لگا دیں وہ ٹیسٹ کرتی ہیں۔ بعض چیزوں کی بو نہیں ہوتی۔۔۔۔ بو اور بدبو والی کو تو ناک چیک کریگا۔ اور جن کی بو اور بدبو نہ ہو مثلاً دودھ کے پیالہ میں مکھیاں مری پڑی ہوں تو کوئی بو آئیگی؟۔۔۔ نہیں

اب اگر آنکھیں پیچھے ہوتیں تو وہ مکھیوں والا سارا پیالہ پی جائے۔ منہ کے اوپر ناک، ناک کے اوپر آنکھیں لگا دیں تاکہ منہ میں ڈالنے سے پہلے ٹیسٹنگ کیلئے ایک ناک اور دو بیٹریاں لگا دیں کہ وہ ٹیسٹ کرینگے تو اندر جائیگا۔ خدا کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہے۔

ربیع الاول میں حضور علیہ السلام کی پیدائش اور وفات کی حکمت:

تو اس میں بھی حکمت ہوگی کہ:

آپ کی پیدائش کا مہینہ بھی وہی اور آپکی وفات کا بھی وہی، دن بھی وہی اور تاریخ بھی وہی۔ کیا یوں نہیں ہوسکتا تھا کہ آپکی پیدائش ربیع الاول میں تھی۔ تو وفات ذی الحجہ میں ہو جاتی۔

چلو اگر مہینہ وہی تھا تو تاریخ بدل جاتی۔

اگر تاریخ وہی تھی تو کم از کم دن تو بدل جاتا۔

اس میں کیا حکمت تھی؟؟؟ دیکھئے اگر آپکی پیدائش کو دیکھیں تو حقیقت یہ ہے کہ:

آپ کی پیدائش کی خوشی اپنے بیٹے۔۔۔۔ جو ۱۲ سال کے بعد پیدا ہو زیادہ ہے۔

زیادہ ہے یا نہیں؟۔۔۔ ہے۔

اگر رب آپ کو ۹ بچیوں کے بعد بیٹا دے تو خوشی ہوگی یا نہیں؟۔۔۔ ہوگی۔

لیکن آمنہ کے لال کی پیدائش کی عقلی خوشی جب تک بیٹے سے بھی زیادہ نہ ہو۔

تو مسلمان مسلمان نہیں ہے۔

لایؤمنُ احدُکم حتّٰی اکون احبَّ الیہ من والدِہٖ وَ ولدِہٖ والنّاسِ اجمعین

میرے آقا نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک اسوقت تک کامل ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک تمہارے دل میں میری محبت (عقلی) اپنے ماں باپ اور اولاد سے بھی زیادہ نہ ہو۔

بیٹے کی پیدائش سے حضور کی پیدائش پر خوشی کم یا زیادہ؟۔۔۔۔۔ زیادہ۔

حضور علیہ السلام تو وہ ہیں اگر آپ نہ ہوتے تو کائنات نہ ہوتی۔

آپکی وجہ سے تو رب نے کائنات کو وجود بخشا

آپ نہ ہوتے تو آسمان و زمین نہ ہوتے۔

آپ نہ ہوتے تو آدم بھی نہ ہوتے۔

بانی دارالعلوم دیوبند کا حضور کی شان میں قصیدہ:

مجھے شعر یاد نہیں رہتے یہ میری کمزوری ہے۔ ایک بے ایمان قادیانی کے عربی۔ اردو۔ فارسی سب یاد ہیں باقی کوشش کے باوجود بھول جاتے ہیں۔۔۔۔ کوئی کوئی شعر یاد رہ جائے۔

حضرت بانی دارالعلوم دیوبند رحمۃ اللہ علیہ:۔

ہم دیوبندیوں کے سرتاج

ارے دیوبندیوں کو برا بھلا کہنے والو!

دیوبندیوں کو گستاخ کہنے والو!

سنو! بانی دارالعلوم دیوبند حضور علیہ السلام کی شان میں ایک قصیدہ کہتے ہیں۔

اس میں ایک سوستر (170) اشعار ہیں۔

وہ فرماتے ہیں کہ:۔

؎ لگاتا ہاتھ نہ پتلے ابوالبشر کو خدا
اگر وجود نہ ہوتا تمہارا آخر کار

اے آمنہ کے لال اگر آپ نہ آتے۔آپکو پیدا نہ کرنا ہوتا تو رب آدم کے پتلے کو بھی نہ بناتا۔

دوسرے شعر میں حضور علیہ السلام کی مدح میں فرماتے ہیں۔

؎ تو بوئے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبی
تو نور دیدہ ہے گر ہیں وہ دیدہ بیدار

دیکھئے!

پھول میں اصل مقصود خوشبو ہوتی ہے۔اگر میں اور نبیوں کو آنکھ کہوں تو آپ اس آنکھ کا نور ہیں۔آنکھ بغیر نور کے کس کام کی ہے۔ڈھیلہ ہے کچھ بھی نہیں ہے۔نور چلا گیا تو آنکھ کچھ بھی نہیں ہے۔

بے کار ہے۔۔۔آنکھ کی قیمت نور سے ہے۔

تو سارے نبی آنکھ ہیں آپ ﷺ اسکا نور ہیں۔

میرے آقا تشریف لاتے ہیں تو آپکی تشریف آوری کی خوشی ایک مومن کیلئے ساری خوشیوں سے بڑھ کر ہے۔اور اگر آپکی وفات کو دیکھیں تو آپکی وفات کا صدمہ اور غم بھی ہے یا نہیں؟۔۔۔ہے۔اور آپکی وفات کا صدمہ اور غم بیٹے کی وفات سے زیادہ ہے۔

باپ کی وفات سے زیادہ ہے۔

اگر کسی کے دل میں اپنے نوجوان بیٹے کی وفات کا غم زیادہ ہے اور آمنہ کے لال کی وفات کا غم کم ہے۔تو سمجھ لے کہ اسکا ایمان ناقص ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہ اجمعین جو آپ کے عاشق تھے انکی حالت کیا تھی؟

آپکی وفات پر فاروق اعظم جیسا مضبوط شخص بھی اپنے حواس پر قابو نہ رکھ سکا۔

حضور علیہ السلام کی وفات کے صدمے سے ننگی تلوار لیکر نکلے تھے اور کہتے تھے کہ جو کہے گا کہ محمد ﷺ فوت ہوگئے ہیں۔میں اپنی تلوار سے اسکی گردن اڑا دونگا۔

حضرت فاطمۃ الزہرا خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں۔

صُبَّتْ عَلَيَّ الْمَصَائِبُ لو أنّها صُبَّتْ عَلَى الايام صِرن ليا ليا

آج میرے ابا کے جانے سے
آفتاب رسالت کے جانے سے
جو مجھ پر مصیبتوں کے پہاڑ آن پڑے ہیں۔
اگر یہ مصیبتیں ان روشن دنوں میں آتیں،
تو وہ دن کالی راتیں بن جاتیں۔

تو حضور کی وفات مومن کیلئے غم کی بات ہے یا نہیں؟۔۔۔ہے۔اب کیا کریں خوشی منائیں یا غم؟۔۔۔۔۔۔۔(یا اگلے ٹائم خوشی پچھلے پہر غم) خوشی کا بھی وہی دن غمی کا بھی وہی دن۔

عام طور پر دنیا کا اصول یہ ہے کہ جب خوشی اور غم دونوں اکٹھے ہوں تو غم غالب ہوجاتا ہے۔

مثلاً کسی کے ہاں بیٹا ہوا۔اب انہیں کے گھر میں کوئی مرجائے تو بیٹے کی پیدائش کی خوشی پر غم غالب آجائیگا یا نہیں؟۔۔۔آجائیگا۔یا مثلاً اگر کسی کے ہاں شادی ہوا اور اسی گھر میں غمی ہوجائے تو شادی غالب یا غمی غالب؟۔۔۔غمی غالب۔

خوشی پہلے ہو غمی بعد میں ہو تب بھی غم غالب
غمی پہلے ہو بعد میں خوشی ہو تب بھی غم غالب

اگر ایک گھر میں غمی ہو کوئی مرا ہوا ہو اور ساتھ ہی کوئی پیدا ہوگیا ہو تو غم کے ساتھ خوشی ہو تو اسوقت بھی غم غالب ہوگا یا خوشی؟۔۔۔غم غالب ہوگا۔اصول تو فطرت کا یہ ہے کہ جب غم اور خوشی اکٹھے ہوں تو غم غالب ہوتا ہے خوشی غالب نہیں ہوتی۔

اس اصول کو دیکھیں تو آپکی خوشی کا بھی وہی دن

آپکی وفات کا بھی وہی دن تو اس لحاظ سے غم غالب ہونا چاہئے۔

سوگ ہونا چاہئے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جشن نہیں ہونا چاہئے۔

لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی حکمت یہ تھی کہ آپکی پیدائش و وفات کا مہینہ بھی وہی۔

تاریخ بھی وہی ، دن بھی وہی۔

اسلیئے کہ آپکی امت نہ تو آپکی پیدائش کے جشنوں میں لگے۔ بلکہ یہ امت آپکے مشن کو لیکر نکلے۔ نبی کی پیدائش اسلیئے نہیں کہ آپ اسکی پیدائش کے جشنوں میں لگ جائیں یا وفات کے سوگوں میں لگیں بلکہ جس مشن کیلئے اسنے اپنی جان دے دی۔

اس مشن کو لیکر نکلو اور پوری دنیا میں پھیلاؤ

آج نبی جس دین کو لے کر آئے تھے۔

جس کیلئے آپ نے مصائب جھیلے تھے۔

تین سال شعب ابی طالب کی قید بھوک و پیاس میں کاٹی تھی۔

طائف میں جا کر پتھر کھائے اور بدن لہو لہان کرایا تھا۔

جس توحید کی خاطر نبی نے خدا کا گھر خانہ کعبہ چھوڑا تھا۔

مسلمانوں کی اعتقادی حالت زار:

آج اس توحید کو دیکھو قدم قدم پر شرک ہو رہا ہے۔

آج قوم شرک میں ڈوبی ہوئی ہے

چوراہوں میں شرک ۔۔۔ سڑک پر شرک

مکانوں پر شرک ۔۔۔ بسوں اور ٹرکوں پر شرک

اکثر بسوں اور ٹرکوں پر لکھا ہوتا ہے ''یا علی مدد''

''مولا یا علی مدد مشکل کشا''

اوپر لکھا ہوتا ہے '' نصر من اللہ '' مدد اللہ کی اور نیچے لکھا ہوگا '' یا علی مدد''

''تف ہے ان پر''

یا ''نصر من اللہ'' نہ لکھو یا ''یا علی مدد''

''نصر من اللہ'' کا مطلب یہ ہے کہ مدد اللہ تعالیٰ کی

اب دیکھئے ''یا علی مدد'' اور ''مولا علی مدد'' مشکل کشا

ٹرک بھاگ رہے ہیں ، بسیں بھاگ رہی ہیں

شرک دوڑ رہا ہے اور پھیل رہا ہے۔

تبلیغ ہو رہی ہے۔ یا اللہ مدد آپکو کم نظر آئیگا۔

ایک دفعہ سب کہو یا اللہ مدد (یا اللہ مدد)

میرا ساتھی ہے۔ جب ہم بھی سفر میں بس پر چڑھتے ہیں۔ تو داڑھی والے کو ملنگ دیکھ کر کہتے ہیں۔ ''یا علی مدد'' یہ ساتھ زور سے کہہ دیتا ہے۔۔۔ ''یا اللہ مدد''

دیکھو! شرک کا بول بولتے کسی کو شرم و حیا نہیں آتی اور وہ شرک والا اعلانیہ سڑکوں پر بے دھڑک بول رہا ہے۔ اور آپ توحید والے ڈر رہے ہیں۔ کہ یا علی مدد کے جواب میں یا اللہ مدد کہہ دیا تو لوگ کیا کہیں گے؟۔۔۔ کوئی آسمان ٹوٹ پڑیگا؟۔۔۔ کچھ نہیں ہوتا۔ اگر شرک کرنے والا اعلانیہ کرتا ہے تو تو بھی خدا کی توحید اعلانیہ بیان کر۔ بہر حال عرض یہ کر رہا ہوں کہ نبی کی سیرت اپنائی جاتی ہے۔

حضور علیہ السلام کی سیرت جامع اور اکمل ہے

میرے بزرگو! دوستو!

میں نے آپکے سامنے دو آیتیں پڑھیں دونوں کا مضمون تو مشکل ہے۔

بہر حال تھوڑا سا عرض کرونگا۔ سیرت کے جلسوں میں آپ عام طور پر جو یہ آیت سنتے ہیں اللہ نے اس میں بھی حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کو بیان فرمایا ہے۔

فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

میں نے تمہارے لیے محمد مصطفیٰ ﷺ کو بہترین نمونہ بنایا ہے۔

آپ کامل نبی۔ کامل نور، آپ کی شریعت بھی کامل اور آپ بھی کامل

نہ آپ جیسا کوئی کامل انسان ہوا اور نہ ہوگا۔

اور اس جیسی کوئی شریعت آئی اور نہ ہوگی۔

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممتُ عَلَیْکم نِعمَتی وَرَضیتُ لَکُم الا سلا م دینا

فرمایا:۔

آج ہم نے دین مکمل کردیا۔

تو دین بھی کامل اور نبی بھی کامل۔

اسلئے اللہ تعالیٰ نے آپکی اتباع کا حکم دیا

قیامت تک کے لئے آپکو نمونہ بنا دیا۔

اسی سے ختم نبوت کا مسئلہ حل ہو گیا۔

نبی امت کے لئے نمونہ ہوتا ہے۔

ہر نبی اپنی امت کیلئے نمونہ ہوتا ہے۔

اگر حضور علیہ السلام کے بعد بھی نبی ہوتا تھا تو وہ اپنی امت کیلئے نمونہ بنتا۔ اللہ نے یہ اعلان کر کے کہ قیامت تک کیلئے آمنہ کے لال نمونہ ہیں۔ تو واضح کر دیا کہ اب قیامت تک کوئی اور نبی نہیں ہیں۔

نبی نمونہ ہوتا ہے اور جب یہ طے ہو گیا کہ اب قیامت تک اور کوئی نمونہ نہیں تو طے ہو گیا کہ اب قیامت تک کوئی نبی بھی نہیں۔ اسلئے کہ طے ہو گیا اب کامل نمونہ دے دیا۔

شریعت طریقت میں کامل۔۔۔ ایسا کامل کہ ہر انسان انکی سیرت سے رہنمائی لیگا۔ اگر کوئی امام مسجد آپکی سیرت سے رہنمائی حاصل کرتا ہے۔ تو میرا نبی مسجد نبوی میں امام تھا۔ آپ دس سال

مسجد نبوی میں امام رہے۔ تو امام مسجد کیلئے آپکی سیرت نمونہ ہوگی یا نہیں؟۔۔۔ ہوگی۔ اور آپ مسجد نبوی کے خطیب بھی تھے تو خطیب کیلئے بھی آپکی سیرت نمونہ ہوگی۔

حضور علیہ السلام مفتی اعظم بھی تھے اور آپ مفتی اعظم کیلئے بھی نمونہ۔ اور آپ اسوقت چیف جسٹس بھی تھے تمام قضایا اور جھگڑوں کا فیصلہ کرنے والے تھے۔ آپ آج چیف جسٹس کیلئے بھی نمونہ ہیں اور آپ اس پہلی اسلامی مملکت (مدینہ) کے سربراہ بھی تھے۔ آج ایک اسلامی مملکت کے سربراہ کیلئے بھی میرا پیارا آقا ایک نمونہ ہے جسطرح ایک امام و خطیب کیلئے نمونہ ہیں۔

آپ اسلامی فوج کے کمانڈر انچیف بھی تھے۔ بدر میں اسلامی فوج کی کمانڈ آپ کر رہے تھے یا نہیں؟۔۔۔ کر رہے تھے۔ تو آج ایک کمانڈر انچیف کیلئے بھی آپکی ذات نمونہ ہے۔ تو ایک فوجی کیلئے بھی نمونہ ہے۔ غزوۂ خندق کے موقع پر ایک عام فوجی کی طرح ہاتھ میں کدال لیکر خندق کھود رہے ہیں۔ یہ نہیں کہ کمانڈر انچیف کسی ایئر کنڈیشنر کمرے میں بیٹھے ہوئے ہیں بلکہ کمانڈر انچیف ایک فوجی کیطرح خندق کھود رہے ہیں۔

ایک صحابی بھوک سے نڈھال ہو کر آپکی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ اللہ کے رسول! تین دن سے بھوکا ہوں۔ اب تو کھڑا بھی نہیں ہوا جاتا۔ پیٹ پر ایک پتھر باندھا ہے تا کہ کمر سیدھی کر سکوں۔ اپنے پیٹ سے کپڑا اٹھا کر دکھلاتا ہے کہ دیکھیے پیٹھ کو سیدھا کرنے کیلئے ایک پتھر باندھا ہوا ہے۔ تو کمانڈر انچیف ﷺ نے اپنے پیٹ مبارک سے کپڑا اٹھا کر دکھلایا کہ اگر تو تین دن سے بھوکا ہے تو تیرا کمانڈر انچیف تین دن سے نہیں چھ دن سے بھوکا ہے۔ تو نے ایک پتھر باندھا ہوا ہے۔ تیرے نبی نے دو پتھر باندھے ہوئے ہیں۔

یہ ہے نبی۔ یہ ہے پیغمبر

چرواہے کیلئے نمونہ:

ایک بکریوں کے چرواہے کیلئے بھی میرا نبی نمونہ ہے۔

ایک تاجر کیلئے نمونہ ہے

ہر انسان کیلئے نمونہ ہے

حدیث میں آتا ہے کہ حضور علیہ السلام ایک سفر سے واپس آ رہے ہیں۔ گرمی کا موسم ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھوک و پیاس سے بے تاب ہیں۔

جنگل آ گیا۔ آرام کرنے کیلئے ٹھہر گئے۔

اپنی سواریاں چھوڑ کر سامان اتار دیا۔

اب صحابہ پیاس سے بے تاب ہیں۔

کوئی چیز نظر نہیں آتی۔

ایک پیلو کا درخت نظر آیا۔

صحابہ نے سواریاں چھوڑیں اور درخت کے آس پاس گھوم گئے۔

حضور علیہ السلام نے اپنے یاروں کو محبت بھری نگاہ سے دیکھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ بھئی کالے رنگ کی چن کر کھانا۔ وہ بڑی لذیذ ہوتی ہیں۔

ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کونسا پیلو میٹھا کونسا کڑوا؟

یہ تو ایک جنگل میں ریوڑ چرانے والا جانتا ہے۔

آپ تو نبی ہیں۔ شہر میں رہتے ہیں۔ آپ کو کیسے پتہ ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے بچپن میں بکریاں بھی چرائی ہیں۔ تو ایک بکریوں کا چرواہا بھی آپ علیہ السلام کی سیرت سے اسی طرح رہنمائی حاصل کر سکتا ہے جسطرح ایک مملکت کا سربراہ آپکی سیرت سے رہنمائی حاصل کریگا۔

نبوت کا دروازہ بند ہے:

آپ جیسا کامل نبی نہ سابقہ انبیاء میں تھا اور آئندہ کیلئے تو رب نے سلسلہ بھی بند کر دیا۔ ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں چند اوراق دیکھے۔۔۔ پوچھا اے عمر تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟

تو عرض کیا کہ:۔

اے اللہ کے رسول! تورات کے ورق ہیں۔ تورات کس پر نازل ہوئی تھی؟

۔۔۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر۔

تو آپ علیہ السلام کا چہرہ انور غصّے سے سرخ ہو گیا۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب آپکو غصہ آتا تھا تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے انار آپکے رخساروں پر نچوڑ دیا گیا ہو۔

آپ منبر پر تشریف لائے اور خطبہ فرمایا کہ

لو کان موسیٰ حیاً لما وسع لہ الا اتباعی

آج موسیٰ علیہ السلام "طور پر رب سے باتیں کرنے والا زندہ ہوتا" تو انکے لئے میری اتباع کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔ موسیٰ علیہ السلام جیسا جلیل القدر اور صاحب شریعت نبی آج میرے آنے کے بعد میرے دور میں ہوتا تو آج موسیٰ کی نجات بھی نہ تھی جبتک میری اتباع نہ کرتا۔

میں پڑوسیوں کا خیر خواہ ہوں:

یہاں چلتے چلتے آپکو اپنے پڑوسیوں مرزائیوں کی بات بھی سناتا چلوں۔ میں ربوہ کا پڑوسی ہوں۔ پڑوسیوں کی زیادہ خدمت کیا کرتا ہوں۔

میں ابھی اس مضمون کیطرف نہیں گیا۔

ہمسایوں کا حق ہوتا ہے۔ سنا ہے کہ یہاں بھی میرا کوئی ہمسایہ رہتا ہے قادیانی۔ میں تو اپنے ہمسایوں کا خیر خواہ ہوں۔

ان سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ مرزا قادیانی جہنم میں جل رہا ہے۔ وہ تو جہنمی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ وہ تو جہنم کا ایندھن بن گیا لیکن یہ اسکے پیچھے لگ کر جہنم میں نہ چلے جائیں۔ خدا کی قسم میرے دل میں شفقت ہے۔ پیار ہے۔

کہ یہ جہنم سے بچ جائیں۔

دشمنی کیلئے نہیں ان سے محبت ہے۔

کہتا ہوں کہ آؤ یا سمجھو یا سمجھاؤ۔

آؤ یا مجھے اپنے ساتھ ملالو یا تم میرے ساتھ مل جاؤ۔

''ربوۃ'' کا پس منظر:

انکے اور میرے درمیان صرف دریا کا فاصلہ ہے انہوں نے دریا کے مغربی کنارے شہر بسایا ہے۔ جسکا نام ہے ''ربوۃ''۔

ہمارے شیخ القرآن فرماتے تھے کہ ''رب۔ واہ'' شہر کے اس نام میں بھی کیا دجل ہے۔ میرے مطالبات میں سے ہے کہ

ربوہ کا نام بدلنا چاہئے۔ اس میں بھی دجل ہے۔

انہوں نے ۱۹۴۷ء میں قادیان چھوڑا اور ہمارے ہاں آگئے اور انگریز سے زمین کا ٹکڑا لے لیا اور اس پر مستقل اپنا ایک شہر بنالیا۔ اب اس کا نام تجویز کرنے لگے۔ کسی نے کہا کہ

اس کا نام۔ رکھو محمود آباد

کسی نے کہا۔ ناصر آباد

کسی نے کہا۔ غلام آباد

کسی نے کہا۔ دار الہجرت وغیرہ۔۔۔ کئی نام

ایک انکا مولوی تھا جلال الدین شمس۔ اس نے کہا کہ میں نام بتلاتا ہوں اسکا نام رکھو ''ربوہ'' دیکھیے ربوہ نام میں کشش نہیں ہے کوئی خوبصورتی نہیں ہے حسن نہیں ہے۔ عام طور پر نام رکھے جاتے ہیں بڑے لوگوں کے نام پر اب لائلپور کا نام فیصل آباد رکھا تو کسی بڑے کے نام پر رکھا لیکن انہوں نے نام ربوہ رکھا دجل تھا فریب تھا۔

اٹھارہویں پارے کی آیت ہے۔ اللہ فرماتے ہیں۔

وَ اٰوَیْنٰهُمَاۤ اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیْنٍ

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور مائی مریم کا ذکر کرتے ہوئے اللہ فرماتے ہیں جب انہوں نے ہجرت کی تھی اور ہجرت کر کے مصر چلے گئے۔ تو اللہ فرماتے ہیں ہم نے ماں اور بیٹے دونوں کو پناہ دی اونچی جگہ پر ''ربوہ'' کا معنی اونچی جگہ، ٹبہ، ٹیلہ، مصر اونچی جگہ تھا۔ چشمہ بھی جاری ہے دریائے نیل، قرار کی بھی جگہ ہے۔ وہاں پناہ دی۔

اب جب قادیانی یہاں آئے تو مرزا بشیر الدین نے تین ضلع انتخاب کئے۔ ایک ضلع سیالکوٹ، ایک شیخوپورہ اور ایک جھنگ۔ اور کہا کہ ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کرو۔ کمیٹی بنائی۔ سیالکوٹ سر ظفر اللہ کا شہر ہے جسکو بچپن میں کہتے تھے، سر ظفر اللہ لعنۃ اللہ۔

پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بھی یہی تھا۔ سیالکوٹ میں (پنجاب میں) اسوقت سب سے زیادہ قادیانی ہیں۔ شیخوپورہ کا ضلع اس لئے چنا کہ وہاں سکھوں کی ریاستیں تھیں۔ تو سکھ ادھر گئے انکی جگہ ہم قابض ہو جائیں گے۔ تیسرا ضلع جھنگ ہمارا ہے۔ اسکا انتخاب کیا۔ یہ پسماندہ علاقہ ہے۔ جاہلوں کا علاقہ ہے۔ شاید یہاں ہماری نبوت زیادہ چلے گی۔ دریائے چناب کے مغربی کنارے زمین کا ایک ٹکڑا پڑا تھا قادیانیوں نے پاکستان بننے کے بعد قادیان کو چھوڑ دیا اور پاکستان میں دریائے چناب کے مغربی کنارے کئی ایکڑ زمین (1034) ایک ہزار چونتیس ایکڑ زمین دس روپے فی ایکڑ کے حساب سے سو سال کیلئے ٹھیکہ پر لی۔ اور یہاں آکر بس گئے اور اس کا نام ''ربوہ'' رکھ دیا۔ یہ کسی شہر کا نام نہیں تھا۔ بلکہ اسکا معنی ہے اونچا ٹیلہ۔ اب اس نام کا شہر دنیا پر وجود میں آگیا۔

اب قادیانی کہتے ہیں کہ قرآن میں جو ''ربوہ'' آیا ہے وہ یہی ربوہ ہے جو دریائے چناب کے مغربی کنارے پر ہے۔ بولو کیا وہ یہی ربوہ ہے جو قرآن میں آیا ہے؟ (نہیں)

لفظ ''ربوہ'' سے نئی نسل کے گمراہ ہونیکا خطرہ:

اب شاید آپ کو تو یہ دجل معلوم ہو لیکن نئی نسل کو کوئی علم نہیں ہے ''ربوہ'' 1948ء میں بنا ہے یہ پہلے نہیں تھا۔

غیر ممالک میں تو آج کل بیچارے لوگوں کو اس بارے کوئی علم نہیں ہے۔ میں افریقہ کے دو دورے کر چکا ہوں۔ نائجیریا، گھانا وغیرہ جہاں جہاں قادیانی ہیں وہاں وہاں دورے کر چکا ہوں۔ وہاں ان افریقی لوگوں کو سمجھانا مشکل تھا۔ وہ کہتے تھے کہ یہ تو بڑا مقدس شہر ہے قرآن نے اسکا ذکر کیا ہے۔ وہ آج ہی سے اس گمراہی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

میں سمجھتا تھا کہ یہ ہمارے سامنے بنا ہے یہ پہلے نہیں بنا تھا۔

حکومت سے ربوہ کے نام کی تبدیلی کا مطالبہ:

میں گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہوں۔ ہر حکومت سے اسلئے کرتا آرہا ہوں۔ ضیاء صاحب سے بھی کر رہا ہوں کہ ربوہ شہر کا نام تبدیل کر کے کوئی اور رکھنا چاہئے۔ تاکہ آنے والے کروڑوں انسان اس گمراہی کا شکار نہ ہو جائیں۔ ٹھیک ہے یا نہیں؟۔۔۔ ٹھیک ہے۔

اب آپ دیکھیں کہ جس آیت میں مکہ یا مدینہ کا ذکر ہو تو غیر شعوری طور پر آدمی کا ذہن ادھر جاتا ہے یا نہیں؟۔۔۔ جاتا ہے۔

اب آئندہ نسلیں یہ آیت وَ اٰوَینٰھما الیٰ رَبْوَۃ (المومنون) پڑھیں گے تو "ربوہ" سنا ہوگا کہ پاکستان میں ربوہ ہے تو انکا ذہن منتشر ہو سکتا ہے یا نہیں؟۔۔۔

ہو سکتا ہے۔

کتنا بڑا دجل ہے۔ میرے مطالبات میں سے ایک اہم مطالبہ یہ بھی ہے کہ ربوہ کا نام تبدیل کرو۔ آپ تائید کرتے ہیں؟ (تائید میں فلک شگاف نعرے)

(نوٹ:۔ الحمد اللہ اب ربوہ کا نام تبدیل ہو چکا ہے۔ جس پر حضرت کی تصنیف "ربوہ سے چناب نگر تک" منظر عام پر آچکی ہے شائقین حضرات اس کا مطالعہ فرمائیں۔)

قادیانیوں کا جھوٹ:

میں قادیانیوں کا پڑوسی ہوں تو میں ذرا انکی خدمت کیا کرتا ہوں۔ پڑوسیوں کا حق ہوتا ہے۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ قادیانی کیا کہتے ہیں کہ جناب حدیث میں آیا ہے کہ لو کان عیسیٰ حیاً

حالانکہ حضورؐ نے کیا ارشاد فرمایا تھا؟

لو کان موسیٰ حیا۔

کیونکہ حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں اوراق تورات کے تھے یا انجیل کے (تورات کے) تو تورات کس پر نازل ہوئی تھی؟۔۔۔ موسیٰؑ پر تو حضورؐ نے موسیٰ علیہ السلام کا نام لینا تھا یا عیسیٰ علیہ السلام کا؟۔۔۔ موسیٰ کا

اب تک یہود و نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام کی قبر تلاش نہیں کر سکے:

قادیانی کہتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے کہ لو کان عیسیٰ حیاً "اگر حضرت عیسیٰ زندہ ہوتے"

(حالانکہ جھوٹ ہے حدیث میں حضرت موسیٰ کا نام ہے)

تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ کشمیر (سری نگر) میں انکی قبر ہے۔ 1900 (ایک ہزار نو سو) سو سال تک کسی یہودی، عیسائی کو تو وہ قبر نہیں ملی اور نہ کسی مسلمان کو۔ اور یہ راز صرف مرزا قادیانی پر ہی آکر منکشف ہوا؟۔۔۔ اور وہ بھی ۵۲ سال بعد!

۵۲ سال تک مرزا قادیانی کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ عیسیٰؑ آسمانوں پر زندہ ہیں اور قیامت کے قریب آئیں گے۔ بعد میں جب خود کو عیسیٰ بننے کا شوق ہوا تو کہنے لگا کہ فوت ہو گئے ہیں اور میں ہی عیسیٰ ہوں۔

وہ جب فوت ہو گئے ہیں تو پھر انکی قبر ڈھونڈنی تھی

پہلے کہا کہ:

انکی قبر یروشلم میں ہے۔

پھر کہنے لگا کہ:

فلسطین میں ہے۔

پھر کہنے لگا کہ:

گلیل میں ہے۔ ❶

پھر کہنے لگا کہ:

میری تحقیق یہ ہوئی ہے کہ انکی قبر کشمیر میں ہے۔ ❷

میں قادیانیوں سے سوال کیا کرتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام پیدا ایک دفعہ ہوئے اور فوت کتنی دفعہ ہوئے؟ ۔ ۔ ۔ کیونکہ تمہارا ابا ۔ ۔ ۔ عیسیٰ کی چار قبریں لکھ رہا ہے۔

پہلے یہ فیصلہ کرو کہ وہ فوت ہوئے ہیں یا نہیں؟

اگر فوت ہوئے ہوتے تو قبر ایک ہوتی تھی یا چار؟

مشرک کیسے مہدی و مسیح ہو گیا:

۵۲ سال تک تو وہ خود کہتا رہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں اور وہ قیامت کے قریب آئیں گے۔ اب کہتا ہے کہ جو عیسیٰ کو زندہ مانیگا وہ مشرک ہوگا۔ ❸

میں کہتا ہوں کہ جو ۵۲ سال تک مشرک رہا ہے وہ آج کیسا مجدد اور کیسا مہدی و مسیح بن گیا؟ ۵۲ سال تک شرک کی تبلیغ کرتا رہا۔ اب کہتا ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں اور میں عیسیٰ بن گیا ہوں۔

چیلنج:

اب کہتے ہیں کہ حدیث میں حضورؐ نے فرمایا ہے۔ ''لو کان عیسیٰ حیًّا'' نبیؐ نے کہا تھا کہ اگر عیسیٰ زندہ ہوتا۔

سنو! میرا تمام کائنات کے قادیانیوں کو چیلنج ہے کہ اگر کوئی صحیح سند کے ساتھ یہ حدیث دکھلا دے کہ جس میں حضورؐ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ''لو کان عیسیٰ حیاً'' فرمایا ہو وہ دس ہزار روپے نقد انعام بھی لے اور اسکے ہاتھ پر بیعت کرونگا۔

---

❶ ازالہ اوہام جلد دوم ص ۴۷۳ ر خ ص ۳۵۳ جلد ۳
❷ مسیح ہندوستان میں ص ۷۱ ر خ جلد ۱۵ ص ۴۹۹
❸ الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی ر خ جلد ۲۲ ص ۶۶۰

لیکن یاد رکھو!

؎ نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

آسمان ٹوٹ سکتا ہے۔ چاند اپنی جگہ چھوڑ سکتا ہے۔ ستارے ٹوٹ سکتے ہیں۔ ماں نے وہ بیٹا نہیں جنا جو صحیح سند کے ساتھ یہ دکھلا سکے کہ عیسیٰ مر گئے ہیں۔ دنیا کو دھوکہ دیتے ہو کہ عیسیٰ مر گئے ہیں۔

میرا دعویٰ:

سنو مسلمانو!

میرا نبی فرماتا ہے کہ انّ عیسیٰ لم یمُت حسن بصری کی روایت صحیح سند کے ساتھ پیش کر رہا ہوں کہ

انّ عیسیٰ لمْ یمُت۔

کہ عیسیٰ فوت نہیں ہوئے۔

آؤ میرا دنیا بھر کے قادیانیوں کو چیلنج ہے کہ مجھے ایک ضعیف سے ضعیف حدیث دکھلا دیں جس میں حضور ﷺ نے فرمایا ہو کہ

ماتَ عیسیٰ۔

دس ہزار انعام دونگا۔

میں کہتا ہوں کہ حضورؐ نے فرمایا:۔

حسن بصریؒ کی روایت کہ

انّ عیسیٰ لمْ یمُت

کہ بے شک عیسیٰ فوت نہیں ہوئے

اور فرمایا:۔

وَ انّہٗ راجع الیکم

اور وہ لوٹ کر تمہاری طرف آنے والا ہے۔

قَبْلَ یومِ القیامة ❶

قیامت سے پہلے پہلے

اور بتاؤ کہ عیسیٰ نازل ہونے کے بعد کیا کرینگے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

یتزوّج ویولدله ثم یموت فیُدفن معی فی قبری ❷

کہ عیسیٰ علیہ السلام شادی کرینگے اولاد ہوگی اور اسکے بعد فوت ہوکر فرمایا کہ میرے ساتھ دفن ہونگے۔ اور یموت مضارع کا صیغہ ہے اسکا معنیٰ ہے کہ فوت ہونگے۔ یموت کا کیا یہ معنیٰ ہے کہ وہ فوت ہوگئے ہیں؟۔۔۔ نہیں

مرزائی امت قیامت تک احادیث کے ذخیرہ سے مات عیسیٰ کے الفاظ نہیں دکھلا سکتے

میرا چیلنج ہے کہ لفظ یموت میں دکھلاتا ہوں۔ مات تم دکھلاؤ۔

قیامت تک کوئی مرزائی ''مات عیسیٰ'' نہیں دکھلاسکتا۔

قادیانیوں کا امام مالکؒ پر بہتان عظیم:

اے جھوٹو!

تم امام مالکؒ کی طرف منسوب کرتے ہو کہ

قالَ مالِکٌ مات عیسیٰ

حالانکہ امام مالکؒ بھی حیات عیسیٰؑ کے قائل ہیں۔

جہاں سے تم یہ عبارت نقل کرتے ہو جرأت ہے تو وہ کتاب پیش کرو جس کتاب میں یہ صاف لکھا ہوا ہو۔ کتاب میں صاف لکھا ہوا ہے کہ یہ امام مالکؒ کا قول نہیں ہے۔ بلکہ بعد میں جس نے یہ قول انکی طرف منسوب کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ:

---

❶ در منثور ص ۳۶ ج ۲

❷ مشکوٰۃ شریف ص ۴۸۰ فصل ثالث

وفی العتبیة قال مالك بین الناس قیام یستمعون لاقامة الصلوٰة فتغشاهم غمامة فاذا نزل عیسیٰ ❶

ترجمہ: عتبیہ میں ہے کہ کہا مالک نے لوگ نماز کے لئے تکبیر کہہ رہے ہوں گے کہ ایک بدلی چھا جائے گی اور حضرت عیسیٰ نازل ہونگے۔

اسی طرح آپ کے مقلدین اور معتقد حیات عیسیٰ کے قائل ہیں۔ علامہ زرقانی مالکی لکھتے ہیں

رفع عیسیٰ وھو حی علی الصحیح ❷

قادیانیو! تعصب کی عینک اتاردو:

ایک نبی کی حدیث تم نہیں دکھلا سکتے میں تمہیں یموت دکھلاتا ہوں۔ لم یمت دکھلاتا ہوں۔

تم اسکی ضد دکھلاؤ کہ مات، وہ مرگیا۔

آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ حدیث میں ہے ''فیُدفَنُ'' کہ عیسیٰ دفن کیے جائیں گے۔ یہ بھی مضارع کا صیغہ ہے۔ کہ دفن کیے جائیں گے۔

میں اپنے قادیانی بھائیوں سے کہونگا کہ تعصب کی عینک اتاردو۔ خدا کیلئے تعصب سے ہٹ کر میری گفتگو کو سماعت کرو۔ خدا تمہیں ہدایت دے۔

انہیں کی محفل سنوارتا ہوں، چراغ میرا ہے رات انکی:

میرے متعلق تم نے مشہور کر رکھا ہے کہ یہ بڑا بدزبان ہے۔ یہ گالیاں بکتا ہے۔ یہ ''ایسا'' ہے۔ یہ ''ویسا'' ہے لیکن میں تمہارے قادیانی سے زیادہ گالیاں نہیں دیتا۔ میرا صرف اور صرف قصور یہ ہے کہ میں کبھی کبھی انکی گالیاں سنایا کرتا ہوں۔

میری تو یہی مثال ہے کہ

؎ انہیں کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زباں میری ہے بات انکی
انہیں کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات انکی

---

❶ شرح الکمال الاکمال جلد ۱ صفحہ نمبر ۲۶۶ ❷ شرح مواہب لدنیہ

میں اپنے پاس سے کچھ بھی نہیں کہتا میں تو صرف وہ گالیاں سنایا کرتا ہوں جو نجاست و غلاظت اور بے حیائی کے پتلا مرزا قادیانی نے دی ہیں۔

جو ایک بازاری عورت بھی نہیں دیتی۔

اسلئے تم کہتے ہو کہ منظور چنیوٹی گالیاں دیتا ہے۔

آؤ میں چیلنج دے رہا ہوں سنو!

میری تقریر کا ایک ایک لفظ نوٹ کرو۔ تقریر ریکارڈ ہو رہی ہے۔ میری جو گالی ہوگی وہ بھی ریکارڈ ہو جائیگی۔ اگر میری تقریر میں سوائے ان گالیوں کے جو مرزا نے علماء، مسلمان عوام، اور دوسرے لوگوں کو دی ہیں کوئی اور گالی ہو تو میں واجب القتل ہوں۔ یا میں اگر تمہارے مجدد مسیح اور نبی کی عبارات سے فحش گالیاں نہ دکھلا سکوں تو پھر بھی میرا خون معاف ہے۔ میں تو اسکی باتیں نقل کیا کرتا ہوں۔

میری تقریر کا جواب دو:

تم نے میرے متعلق ایک پروپیگنڈا کر رکھا ہے کہ اسکے قریب مت جانا اسکی باتیں نہ سننا۔ سنو!

اگر تم میں جرأت ہے تو میری تقریر کا جواب دو۔

آؤ نبی کی حدیث دکھلاتا ہوں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ ''یُدفَنُ'' کہ عیسیٰؑ دفن کیے جائیں گے میرے مقبرے میں۔

حضورؐ کے مقبرہ میں تین قبریں ہیں۔ ایک ابوبکرؓ، ایک عمرؓ کی اور ایک میرے آقا ﷺ کی ہے چوتھی قبر کی جگہ پڑی ہے۔

هذا موضع قبر عيسىٰ ابن مريمؑ

یہ ہے عیسیٰ ابن مریم کی قبر کی جگہ۔

فرمایا ''یُدفَنُ'' کہ دفن کیا جائیگا۔ تم کہتے ہو کہ عیسیٰؑ دفن ہو گئے ہیں۔ آؤ میرا چیلنج ہے کہ

یُدفَن میں دکھلاتا ہوں اگر یہ غلط ہے تو دُفِنَ تم دکھلا دو۔ کہ دفن ہو گیا۔

احادیث کے پورے ذخیرہ سے ایک ضعیف حدیث بھی تم نہیں دکھلا سکتے اگر دکھلا دو تو تمہیں دس ہزار روپے کا انعام بھی دونگا اور تمہارے ہاتھ پر بیعت بھی کرونگا۔

قادیانیوں کے پیشوا کے اخلاق کی جھلک:

مرزا کہتا ہے کہ میرے مخالف مرد جنگلوں کے خنزیر ہونگے اور عورتیں کنجریاں ہوں گی۔ ❶

یہ قادیانیوں کے مجدد مسیح اور نبی صاحب کی زبان مبارک ہے کیا نبی کی ایسی زبان ہوتی ہے (العیاذ باللہ)

ہمارے نبیؐ تو ایک ایک امتی کو سمجھا رہے ہیں۔

وَ لیس المومنُ بالطعان ولا باللعّانِ (مشکوۃ)

کہ مومن نہ طعنہ دینے والا ہوتا ہے نہ لعنتیں کرنے والا ہوتا ہے نہ گالیاں دیتا ہے نہ فحش کام کرتا ہے۔

مرزا نے وہ گالی دی ہیں جنکا ایک عام شریف آدمی بھی تصور نہیں کر سکتا۔ یہ قادیان کا مسیح کذاب ہے۔ جسکو بڑے بڑے پڑھے لکھے بھی (العیاذ باللہ)۔۔۔ ولی، مجدد، مسیح اور نبی مان بیٹھے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

مسلمانو! تمہاری غیرت کدھر گئی؟

لیکن دوستو!

میں اصل بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو آپ کو خنزیر سمجھتے ہیں تمہاری بیویوں کو کتیا سمجھتے ہیں۔ کنجریوں کی اولاد کہتے ہوں اور تمہارے اندر اتنی بھی غیرت نہ ہو کہ تم انکے ساتھ بیٹھ کر کھاؤ، پیو، انکے ساتھ مجلس میں جا کر بیٹھو۔ جو مجھے کنجری کا بیٹا کہے اسکے ساتھ کھانے کا مقصد یہ ہوا کہ وہ جو کچھ کہتا ہے ٹھیک کہتا ہے۔ اگر تم میں غیرت ہے تو انکے پاس بھی نہ بھٹکو۔ لیکن اگر پھر بھی تم نبی

❶ نجم الہدیٰ ص ۳۵ رخ ص ۳۵ جلد ۱۴

صحابہ، اہلبیت کے گستاخوں اور ختم نبوت کے منکروں کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤ، پیو تو ڈوب کر مر جاؤ۔ کیا یہ بے غیرتی کی انتہا نہیں ہے؟

قادیانی اور دوسرے کافروں میں فرق:

فرق نمبر 1:۔

تم کہتے ہو کہ ارے ہم ہندوؤں، عیسائیوں، یہودیوں سے بھی تو کھا پی لیتے ہیں۔ تجارت بھی کر لیتے ہیں اگر قادیانیوں کے ساتھ بھی کھالیا اور تجارت کر لی تو کیا فرق ہو جائیگا؟

آؤ مسئلہ سمجھو!

آج چنیوٹی آیا ہے مسئلہ کھول کر سمجھا جائیگا۔

سنو!

ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی، اور قادیانی میں کیا فرق ہے؟

یہودی، ہندو، سکھ وغیرہ آپکے ملک میں رہ سکتا ہے۔

اپنی عبادت کرسکتا ہے۔

تجارت کرسکتا ہے۔

ہندو اپنے آپکو ہندو کہتا ہے۔

عیسائی اپنے آپکو عیسائی کہتا ہے۔

یہودی اپنے آپکو یہودی کہتا ہے۔

سکھ اپنے آپ کو سکھ کہتا ہے۔

اور ہمیں کیا کہتے ہیں؟۔۔۔ مسلمان

لیکن قادیانی اپنے آپکو مسلمان کہتے ہیں اور ہمیں کافر کہتے ہیں۔ فرق ہوا یا نہ ہوا (فرق ہوا) یہ ہمیں جہنمی، کافر، کتوں کی اولاد اور خنزیر کہتے ہیں۔ کیا سکھ۔ یہودی، عیسائی بھی ہمیں یہ گالیاں دیتے ہیں؟ (نہیں)

تو فرق ثابت ہوا کہ سکھ، ہندو، عیسائی اپنے آپکو کافر اور ہمیں مسلمان کہتا ہے۔ لیکن قادیانی اپنے آپکو مسلمان اور ہمیں کافر کہتے ہیں۔

فرق نمبر 2:۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ قادیانی مرتد ہیں یا زندیق ہیں۔ حکومت نے قادیانیوں کو ابھی تک غیر مسلم قرار دیا ہے۔ قادیانی ابھی تک کیا ہیں؟۔۔۔ غیر مسلم

کافروں کی بھی بہت سی قسمیں ہیں۔

علماء کی اور آپ کی کوششوں اور قربانیوں سے 1974ء میں یہ طے ہو گیا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ کافر ہیں۔ لیکن کافروں کی بہت سی قسمیں ہیں۔ ان میں یہ تعین کرنا ہے کہ ان میں یہ کونسی قسم ہے۔

دیکھئے!

عیسائی ، یہودی

اہل کتاب وہ بھی کافر ہیں

ہندو اور سکھ بھی کافر ہیں

ذمی بھی کافر

مشرک ومنافق بھی کافر

مرتد بھی کافر

زندیق بھی کافر

کافروں کی بہت سی قسمیں ہیں۔ علماء جانتے ہیں۔

ہر کافر کا حکم علیحدہ ہے۔

دیکھئے عیسائی کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال۔

عیسائی عورت سے نکاح کرنا جائز۔

ہندوؤں اور سکھوں کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا حرام ہے۔

ہندو اور سکھ عورت سے نکاح حرام ہے۔

عیسائی بھی ....کافر

سکھ بھی ....کافر

یہودی بھی ....کافر

ہندو بھی ....کافر

عیسائی اور یہودی کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال انکی عورتوں سے نکاح حلال۔

سکھ اور ہندو کا ذبیحہ حرام انکی عورتوں سے نکاح کرنا حرام۔

تو دونوں میں فرق ہو گیا یا نہیں؟ (فرق ہو گیا) ذمّی کافر وہ ہے جو اسلامی ملک میں رہتا ہو اور اپنے آپکو کافر مانتا ہو۔ قادیانی اپنے آپ کو کافر مانتا ہے؟ (نہیں)

تو جو ذمّی کافر ہے اسکی جان، مال اور آبرو کی حفاظت ہمارے ذمہ ہے۔ لیکن اسلامی ملک میں اگر کوئی مرتد یا زندیق ہو تو اسکے بارے حکم ہے کہ اسکی گردن اڑا دو۔

مرتد کیلئے کیا حکم ہے کہ اسکی گردن اڑا دو۔

مَنِ ارتدَّ فاقتلوہ

جو مرتد ہو اسکی گردن اڑا دو

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کی استقامت:

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں اس شرعی حد پر عمل کر کے دنیا کو بتلایا کہ جو حضور علیہ السلام کے بعد دعویٰ نبوت کرے یا اس مدعی پر جو ایمان لائے اسکی سزا قتل ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بائیس ہزار مرتد قتل کرائے۔ بارہ سو صحابیؓ شہید ہو گئے۔ سات سو قرآن کے حافظ و قاری شہید ہو گئے۔ بدری صحابہؓ شہید ہو گئے۔ لیکن صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی پرواہ نہیں کی۔

حالانکہ اسوقت حضرت صدیق اکبرؓ کو جو حالات پیش تھے۔ کہ ہر طرف ارتداد ہی ارتداد تھا۔ کئی قبائل مرتد ہو گئے۔

صحابہؓ فرماتے ہیں ان حالات میں جو اللہ نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو استقامت دی تھی وہ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ابوبکرؓ انبیاء کے مقام استقامت پر کھڑا تھا۔

یعنی جو انبیاء کا یقین ہوتا تھا اللہ نے وہ یقین حضرت ابوبکرؓ کو دیا تھا۔ اکیلے تیر اٹھائے ہوئے آ گئے تھے اور فرمایا:۔

سنو! اگر تم میرا ساتھ دیتے ہو تو ٹھیک ہے اگر نہیں دیتے تو مت دو۔ ابوبکر اکیلا لڑیگا۔

اینقص الدین وَ اَنا حیّ

کیا یہ ہو سکتا ہے کہ خدا کا دین کم ہو جائے

اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ ہو۔

یعنی میں جان دے دونگا۔ قتل ہو جاؤنگا۔

ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤنگا لیکن خدا کے دین کو کم نہیں ہونے دونگا۔

مقام مصطفیٰ کا تحفظ کرو:

آج یہ ہر اسلامی ملک کے سربراہ کیلئے مثال ہے میں نے صدر ضیاء سے کہا تھا کہ آج روح صدیقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس ملک میں اسوقت تک نظام مصطفےٰ نہیں آ سکتا جب تک آپ مقام مصطفےٰ علیہ السلام کا تحفظ نہیں کرتے۔

صدر ضیاء کے علماء کنونشن میں تین سوالوں میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ اس ملک میں اسلامی نظام کیسے چل سکتا ہے؟ اسکی رکاوٹیں کیا ہیں؟ کامیاب کیوں نہیں ہوتا؟ علماء نے اپنے اپنے خیال کیمطابق جواب دیے اور جب میری باری آئی تو میں نے کہا کہ

صدر محترم!

آپکے سوال کا جواب سیدھا سادھا ہے کہ جس ملک میں مقام مصطفیٰ علیہ السلام کا تحفظ نہیں

اس میں نظام مصطفیٰ نہیں آسکتا۔ کیونکہ جس مصطفےٰ علیہ السلام کی بدولت یہ نظام ملا ہے۔ جب تک اسکی عزت وناموس کا تحفظ نہیں کروگے اس ملک میں اس وقت تک اسلامی نظام نہیں آسکتا۔ آپ اسکی برکات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

پہلے اسکا انتظام کیجئے۔ یہاں ہر مرتد کو اجازت ہے۔ کہ کھلی تبلیغ کر رہا ہے۔

عیسائیوں کو چھٹی۔

قادیانیوں کو چھٹی۔

میں نے کہا کہ ایک طرف آپ اسلامی نظام کے نفاذ کی کوششیں کرتے ہیں اور دوسری طرف اسلام دشمن طاقتوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ پہلے ان پر پابندی لگاؤ۔

اسلامی ملک میں کسی غیر مسلم کو کفر وارتداد کی تبلیغ کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

میں نے کہا کہ گاڑی کے دو پہیے ہیں۔

امر بالمعروف نہی عن المنکر

دونوں کو استعمال کریں تو بات بنے گی۔

ایک طرف آپ اسلامی نظام کیلئے کوششیں کر رہے ہیں۔

اور دوسری طرف جو اسلام دشمن طاقتیں ہیں ان پر پابندی بھی نہ لگائیں، انہیں کھلی چھٹی دے رکھیں۔ تو اس سے کبھی اسلام نہیں آئیگا۔

آج بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ (صدر ضیاء) اسلامی نظام لانے میں مخلص ہیں تو مقام انبیاء اور مقام ختم نبوت کا تحفظ کریں۔ ورنہ اسلامی نظام کے دعوے جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ساری باتوں کو چھوڑ کر پہلے مقام نبوت کا تحفظ کیا ہے۔ اسلام کے اس بنیادی عقیدے کی حفاظت کی تھی۔ اگر ختم نبوت نہیں تو پورا دین ختم ہو جاتا ہے۔ پورے دین کی بنیاد اور روح ختم نبوت ہے۔

مرتد کی شرعی سزا نافذ کرو:

آجکل میں سیرت کے ہر جلسے میں یہ بیان کر رہا ہوں اور آپ کی سیرت کا یہ فرض ہے کہ ہم مقام محمد ﷺ کا تحفظ کریں اور جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے یا جھوٹی نبوت کی تبلیغ کرے اسکے لئے وہی سزا ہو جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاری کی تھی۔

من ارتد فاقتلوہُ ۔۔۔ مرتد کو قتل کرو۔

اسلام میں مرتد کی سزا کیا ہے؟۔۔۔ قتل

سب سے پہلے مرتد کی سزا نافذ کرو۔ کہ جو مرتد ہو اسکو قتل کرو۔ میں آپکو یقین سے کہتا ہوں کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تو بائیس ہزار قتل کرنے پڑے تھے اور آج تو شاید بائیس بھی قتل نہ کرنے پڑیں۔ ایک ہی مرزا ناصر جو انکی جماعت کا امیر ہے اسے ہی قتل کر دو باقی سب توبہ کرلیں گے۔ یہ اتنے ہی پکے نہیں میں کہتا ہوں اگر بائیس ہزار ہی قتل کرنے پڑیں تو کیا ہے؟ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو بارہ سو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمعین قتل کرا کر بائیس ہزار کافر مرتد قتل کرائے تھے۔ تو آج اگر ضیاء الحق کو بائیس لاکھ بھی قتل کرنے پڑیں تو انکا فرض ہے کہ نبی کے دین اور ختم نبوت کی حفاظت کیلئے وہ کریں۔

اور میں تو کہتا ہوں کہ پاکستان اسوقت پاک ہوگا جب ان مرتدوں سے پاک ہوگا۔

وہ ملک پاک نہیں ہے جس میں محمد علیہ السلام کے باغی رہتے ہوں۔ جس میں مرتد رہتے ہوں۔ کسی اسلامی ملک میں کوئی مرتد تین دن سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔

مسئلہ یہ ہے کہ مرتد کو تین دن کی اجازت دی جاتی ہے۔ تین دن کے اندر یا توبہ کرلو یا ہمارا ملک چھوڑ کر چلے جاؤ۔ اگر دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہیں کرتا تو مرتد کی سزا قتل ہے۔ قادیانی ہندو اور سکھ کی طرح نہیں ہیں۔ اگر آج مرتد کی سزا نافذ ہو جائے یا تو یہ توبہ تائب ہو جائیں گے یا تین دن کے اندر ملک چھوڑ جائیں گے یا انکی گردنیں اڑا دی جائیں گی۔

بس یہی علاج ہے۔

دینی غیرت کی بیداری ہماری اولین ضرورت:

ارے ہندو اور سکھ تو ذمی ہیں۔ کاروبار کرسکتا ہے اور مرتد تین دن سے زیادہ نہیں رہ سکتا اسلامی ملک میں اسکو کاروبار کی اجازت نہیں ہے۔ اسلئے قادیانی سے لین، دین کرنا، کھانا پینا حرام ہے۔ ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں۔ اگر مسلمانوں میں غیرت ہو تو ان کے قریب نہ جائیں۔

جو ہمیں خنزیر کہتا ہے۔

جو ہمیں کنجریوں کی اولاد کہتا ہے۔

انکے ساتھ کھاتے پیتے ہوئے کوئی غیرت نہیں ہے

جو محمد مصطفی علیہ السلام کا باغی ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہ کی توہین کرتا ہے؟

اس سے ہماری غیرت میں کوئی جنبش نہیں آتی۔

نہ ایمان رہتا ہے نہ غیرت رہتی ہے۔

مرزائیوں کے اخلاق کی حقیقت:

بعض کہتے ہیں کہ قادیانی بڑے خوش اخلاق ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ انکا جو نبی تھا وہ تو بد اخلاق ہے اسکی امت کیسے اخلاق والی ہوسکتی ہے؟

میں نے آپکو انکی مغلظات نہیں سنائیں اگر سناتا تو آپ پر حقیقت واضح ہوتی۔

جو نبی بد اخلاق .... تھا

شراب وہ پیتا .... تھا

زنا وہ کرتا .... تھا

عورتوں سے "مٹھیاں" وہ بھرواتا تھا

ہر قسم کا عیب اس میں ...... تھا

گالیاں وہ دیتا .... تھا

ہزار ہزار لعنتیں وہ بھیجتا تھا۔

اس کی امت کیسے خوش اخلاق ہوسکتی ہے؟

یہ جو چائے پلادیتے ہیں یا میٹھی زبان سے بولتے ہیں یہ اخلاق نہیں ہیں۔

میں کہتا ہوں:

یہ اخلاق ایسے ہیں جیسے بازاری عورت کے ہیں۔ بازاری عورت کی زبان بھی تو میٹھی ہوتی ہے۔ اگر وہ میٹھی زبان استعمال نہ کرے تو وہ شکار کیسے پھنسا سکتی ہے؟

بازاری عورت کا اخلاق اور اسکی مٹھاس جیسے شکار کیلئے ہے ایسے ہی انکا اخلاق بھی آپ کا ایمان شکار کرنے کیلئے ہے۔

آپکو چائے پلاکر

آپکو کھانا کھلاکر

میٹھی زبان بولکر

آپ کو "نوکری" کا لالچ دیکر

"چھوکری" کا لالچ دیکر

آپکے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔

نوکری و چھوکری کا لالچ تو عام ہے۔ میرے پاس ثبوت ہیں۔ یہ اخلاق نہیں ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ انکی مثال ایسے ہے۔ جیسے دریا پر مچھلی کے شکاری جاتے ہیں۔ اور وہ مچھلی کا ایک چھوٹا سا بچہ "کیڑا" لیتے ہیں اور کانٹا لیتے ہیں اسکو ایک ڈوری سے باندھتے ہیں۔ وہ کیڑا اس کانٹے پر لگا کر دریا میں پھینک دیتے ہیں تاکہ مچھلی یہ سمجھے کہ "حاتم طائی کا باپ" آگیا ہے۔

دیکھئے وہ کیسی ہمدردی کر رہا ہے کیسا با اخلاق ہے کہ میری خوراک دریا میں پہنچا رہا ہے۔ لیکن بھولی مچھلی تجھے کیا پتہ وہ تجھے کھانے کیلئے سب کچھ کر رہا ہے۔

یہ قادیانی جو تیرے ساتھ اخلاق کر رہا ہے۔ تیرا ایمان برباد کرنے کیلئے۔ شکار کرنے کیلئے ہے۔ اخلاق کرتا تو میرے ساتھ کرتا، میرا نام لو اور پھر انکا زاویہ دیکھو۔ میرے ساتھ کیوں نہیں

کرتے؟

عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت کے قریب نزول:

دوستو بزرگو!

بات دور چلی گئی۔ عرض یہ کر رہا تھا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

لو کان موسیٰ حیاً

یہاں عیسیٰ کا نام نہیں لیا بلکہ موسیٰ کا لیا ہے۔

بات چلی تھی۔ اس بات پر کہ اوراق تو تھے تورات کے اور نام لیا ہو عیسیٰ کا؟

یہ تو بے جوڑ ایسی بات ہوئی جیسے مرزا نے کہا کہ مرد خنزیر اور عورتیں کنجریاں۔ یہ کیسا جوڑ ہے۔ نبی ایسی بے جوڑ باتیں نہیں کرتا۔

تو میں عرض یہ کر رہا تھا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھالیا۔ اور وہ قیامت کے قریب آئیں گے۔ بنی اسرائیل چیخ رہے تھے۔۔۔ اسرائیلی سلسلہ کے آخری نبی کو اللہ نے آسمانوں پر اٹھالیا۔ قیامت کے قریب آئینگے تمام نبیوں کی نمائندگی کرتے ہوئے۔ آکر خود بھی ہمارے نبی کی اتباع کرینگے اور اپنی امت کو بھی کہیں گے کہ میری نجات بھی آمنہ کے لال علیہ السلام کی اتباع میں ہے اور تمہاری نجات بھی آمنہ کے لال علیہ السلام کی اتباع میں ہے۔ فرمایا کہ:۔

عیسیٰ علیہ السلام آکر ہماری شریعت کی تابعداری کریگا۔

اپنی شریعت کی اجازت نہیں دیگا۔

مریم کا بیٹا ہوگا اصلی عیسیٰ علیہ السلام۔

وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آئیگا۔

چراغ بی بی کا بیٹا غلام احمد نہیں ہوگا۔

نزولِ عیسیٰؑ کی کیفیت حدیث کی روشنی میں:

حدیث میں آتا ہے۔ لمبی حدیث ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ نازل ہونگے تو دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینار پر نازل ہونگے۔ دو فرشتوں کے ذریعے آئینگے اس مینار کو سیڑھی نہیں ہوگی تا کہ مرزا قادیانی جیسا کوئی نہ چڑھ جائے اور کہے کہ میں عیسیٰ آگیا ہوں۔ سیڑھی نہیں ہوگی۔ مینار پر اترنے کے بعد پھر سیڑھی لگے گی جس کے ذریعے عیسیٰؑ زمین پر تشریف لائیں گے۔ دو فرشتوں کے ذریعہ۔ دو زرد چادروں کے ساتھ۔ ایک باندھی ہوئی ہوگی۔ اور ایک اوپر اوڑھی ہوئی ہوگی جیسے احرام کی چادریں حاجی کی ہوتی ہیں۔ اسی طرح عیسیٰؑ کی دو چادریں ہونگی۔ اور اس حالت میں تشریف لے آرہے ہونگے کہ جیسے غسل کرکے آرہے ہوں۔ پانی کے قطرے سر مبارک سے گر رہے ہونگے۔ ❶

جس حالت میں اٹھائے گئے تھے اسی حالت میں وہاں موجود ہیں۔ اور جب آئینگے تو اسی حالت میں آئیں گے کیونکہ جس خطے میں وہ رہتے ہیں وہاں ہوا کے اثرات یہ نہیں ہیں۔ ایک سیکنڈ کا فرق نہیں پڑیگا۔

مسیح پہلے مینارہ بعد میں:

چلتے چلتے ایک بات اور سنادوں؟۔۔۔ سنادو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ دو چادریں اوڑھے ہوئے تشریف لائیں گے۔ رنگ انکا زرد ہے۔

مرزا قادیانی کہتا ہے:

کہ وہ عیسیٰؑ فوت ہو چکے ہیں۔ انکی قبر کشمیر میں ہے۔ آنے والا عیسیٰ میں ہوں۔ اچھا! اگر تو مسیح ہے تو آنے والے عیسیٰؑ نے تو آسمان سے اترنا ہے پھر تو تو ماں کے پیٹ سے نکلا ہے؟۔۔۔ انہوں نے تو مینار سے اترنا ہے۔ تو مینار سے تو نہیں اترا۔ تو کیسے عیسیٰ بن گیا؟۔۔۔ یا تیری ماں مینارے پر چڑھی ہوئی ہو اور وہاں تو پیدا ہوا ہو۔ جب یہ صورت بھی نہیں ہے۔ یا کوئی مینار تو ہونا چاہیے تھا کہ تو مینار پر چڑھ کر دعویٰ کرتا۔ تو

---

❶ مسلم شریف ص ۴۰۱ جلد ۲ ترمذی شریف ص ۴۷ جلد ۲

کہنے لگا کہ ہاں! مجھ سے غلطی ہو گئی۔ اب مجھے چندہ دو کہ میں مینار بنا دوں۔ ایک اشتہار چھاپا ہے اسکا نام ہے "چندہ برائے منارة المسیح"۔ (1)

یہ کیسی "اُلو قوم" ہے۔

مرزائیوں کو چاہیے تھا کہ وہ مرزا قادیانی کو کہتے کہ اگر تو سچا مسیح تھا تو منارہ پہلے ہونا چاہیے تھا یا ہم سے تو نے چندہ لیکر بنانا تھا؟۔۔۔ یہ کیسی بے وقوف قوم ہے اس سے کہتی کہ ارے تو مسیح ہوتا۔۔۔ تو منارہ پہلے ہوتا تو اسپر نازل ہوتا یا چندہ ہم سے لیکر منارہ بنانا ہے؟

اب منارہ شروع ہوا۔ اب منارہ کی تکمیل سے قبل ہی مرزا قادیانی فوت ہو گیا۔

"واہ اللہ تیری قدرت"

جس منارہ پر مسیح نے اپنے عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کرنا تھا وہ مسیح صاحب منارہ کی تعمیر سے پہلے ہی فوت ہو کر ایک قوم کو فتنہ میں ڈالکر چلے گئے۔ لیکن وہ مینارہ بعد میں بنا۔ انکی زندگی میں مسیح صاحب کا منارہ نہ بنا۔

لطیفہ:

یہ تو ایسے ہی ہوا جیسے ایک "بھنگی" تھا وہ افیون کھاتا تھا۔ وہ جنگل میں قضائے حاجت کیلئے گیا اور پانی کا لوٹا بھی ساتھ لے گیا۔ لوٹا ٹوٹا ہوا تھا اس نے کہا کہ میرے قضائے حاجت کے فارغ ہونے تک سب پانی بہ جائیگا۔ لہذا میں پیشاب کرنے سے پہلے ہی استنجا کر لوں۔ پاخانہ چلو بعد میں آئیگا۔ اسی طرح حضرت صاحب پہلے آ گئے اور منارہ بعد میں بنا اور وہ بھی انکی وفات کے بعد۔ فیا للعجب۔

حضرت عیسیٰؑ کی دو زرد چادروں کے متعلق مرزا کا ہذیان:

چلو اب مینارہ بھی بن گیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی جو دو زرد چادریں ہونگی۔ اب کہتا ہے کہ اس سے مراد یہ کپڑے کی چادریں نہیں بلکہ اس سے مراد دو بیماریاں ہیں۔ ایک نچلے دھڑ والی، ایک

(1) خطبہ الہامیہ ص ۷ ارح ص ۱۷ جلد ۱۶، مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص ۲۸۵

اوپر کے دھڑ والی۔ (1)

نچلے دھڑ کی بیماری کیا ہے؟ سو سو مرتبہ دن میں پیشاب کرنا سو مرتبہ ہو تو سوا سات منٹ بعد ایک مرتبہ بنتا ہے۔ تو پھر یہ پیشابی نبی نہ بن گیا؟

جتھوں لنگدا گیا رنگ لیندا گیا بلکہ
جتھو لنگدا گیا پیشاپ کردا گیا

کمیٹی والوں کو چھڑکاؤ کی ضرورت ہی نہیں بلکہ مرزا کو چلا دیا۔ کہ جس سڑک پر چھڑکاؤ کی ضرورت ہو مرزا کو چلا دو۔

نبی ہر عیب سے پاک ہوتا ہے۔۔۔ ایمان سے بتلائیں دن میں سو سو مرتبہ پیشاب کرنا عیب ہے یا نہیں؟ (عیب ہے) اور خدا کی قسم نبی ہر عیب سے پاک ہوتا ہے جیسے خدا ہر عیب سے پاک ہے۔ کیونکہ نبی خدا کا نمائندہ ہوتا ہے خدا آپ بھی بے عیب۔ اور اسکا ہر نبی بھی بے عیب۔ میری کوشش ہو گی کہ میرا نمائندہ بے عیب ہو۔ اگر میں خود عیبوں سے بھرا ہوا ہونگا تو میرا نمائندہ بھی عیب دار ہو گا۔ خداوند بھی عیبوں سے پاک۔ اور خدا کا نمائندہ بھی عیبوں سے پاک۔ عیب والا نبی نہیں ہو سکتا۔ نبی ہو گا تو بے عیب ہو گا۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نعتیہ کلام:

کیا فرمایا حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔ سبحان اللہ۔ فرماتے ہیں۔

وَ اَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ ترقط عَيْنٌ
وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاء

اے میرے پیارے آمنہ کے چاند!

آپ سے زیادہ خوبصورت آجتک کسی انسان نے کوئی دیکھا ہی نہیں ہے۔

یہ گمان ہو سکتا تھا کہ شاید آپ سے زیادہ کوئی حسین پیدا ہوا ہو مگر کسی نے دیکھا نہ ہوا تو فرمایا۔

(1) ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴ ص ۴ از مرزا غلام احمد قادیانی

وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

کہ آپ جیسا آج تک ماں نے کوئی بیٹا جنا ہی نہیں ہے۔ دیکھنا کیا ہے؟

جب آپ جیسا پیدا ہی کوئی نہیں ہوا۔

آگے فرمایا:۔

خُلِقْتَ مبرءً مِّن كُلِّ عَيْبٍ

کہ اے آمنہ کے لال علیہ السلام اللہ نے آپکو ہر عیب سے پاک پیدا کیا ہے۔

کہہ دو کہ نبی ہر عیب سے پاک ہوتا ہے (بے شک)

آگے فرمایا:۔

كَاَنَّكَ قد خلقتَ كَمَا تشاءُ

گویا آپ ایسے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ آپ خود چاہتے تھے۔

کوئی آدمی کہتا ہے کہ میرے اندر عیب ہو؟ (نہیں)

حضورؐ بے عیب۔ ہر نبی بے عیب۔

کیوں؟ اللہ تو قادر ہے چاہے وہ عیب والا جنے لیکن وہ خود بے عیب ہے اسلئے اسکا نبی "نمائندہ" بھی بے عیب ہے۔

اسلئے قادیانی اگر بالفرض والمحال نبی ہوتا تو بے عیب ہوتا۔

مرزا کی عیب زدہ شخصیت:

بتلاؤ دن میں سو سو مرتبہ پیشاب کرنا عیب ہے یا نہیں؟ (عیب ہے) جو کہے کہ عیب نہیں ہے اسکے لئے ہاتھ اٹھا کر کہو کہ اگر یہ دن میں سو سو مرتبہ پیشاب کرنا عیب نہیں ہے تو پھر اللہ تعالیٰ یہ صفت تجھے دے دیں۔ یہ تو ہوگئی مرزا قادیانی کی نچلے حصہ کی چادر۔ اور اوپر والے حصہ کی چادر یہ ہے کہ ہر وقت مجھے سر میں چکر سے چڑھے رہتے ہیں۔ مالیخولیا۔ مراق۔ سر کی بیماری لگی رہتی ہے۔

کیا یہ دجال۔۔۔عیسیٰ ہو سکتا ہے؟۔۔۔نہیں

امام مہدی کی امامت:

بہر حال جب عیسیٰؑ تشریف لائیں گے تو مسلم شریف کی روایت ہے امام مہدی اسوقت موجود ہونگے اور عیسیٰؑ کو دعوت دینگے کہ

تعال صلّ لنا

آیئے ہمیں نماز پڑھایئے۔

تو عیسیٰ فرمائیں گے کہ آپ ہی جماعت کرائیں تا کہ امتِ محمدیہ کا شرف واضح ہو کہ سابقہ امتوں کا نبی محمدؐ کے امتی کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے۔

حسینی خون چھپ کر نہیں بیٹھ سکتا:

مہدی غار میں نہیں چھپے ہوئے۔ ہم ایسے بزدل کو بھی مہدی ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں جو تیرہ سو سال سے غار میں چھپ کر بیٹھا ہے۔ نکلنے کا نام نہیں لیتا۔ شیعوں کی اس پر بڑی نظریں لگی ہوئی ہیں۔ شعبان میں اور دیگر مقدس راتوں میں اسکے نام چھٹیاں جاری کرتے ہیں۔

حسین رضی اللہ عنہ کا خون اس میں ہو۔ سید خاندان کا ہو اور پھر غار میں چھپ جائے۔ بلکہ حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھا تو۔۔۔ کبھی نہ چھپتا بلکہ حسینؓ تو کربلا بنانے والے ہیں۔ نبی کے دین کی یہ حالت ہے۔ چوراہوں پر نبی کے دین کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہوں شعائر اللہ کی توہین ہو رہی ہو۔ جھوٹے نبی پیدا ہو رہے ہوں۔ دین کی بے حرمتی ہو رہی ہو۔ وہ (مہدی) سب کچھ دیکھ بھی رہا ہو سن بھی رہا ہو لیکن وہ نماز میں بیٹھا ہو۔ ہم ایسے مہدی کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

313 "مومن" کب اور کہاں؟

شیعوں کی ایک کتاب احتجاج طبرسی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ بارھواں امام مہدی غار سے اسوقت آئیگا جب 313 مومن ہو نگے۔ اگر 313 بھی ان تمام شیعوں میں سے مومن پیدا ہو

جائیں تو وہ آجاتا۔ یا تو روایت غلط ہے اگر روایت صحیح ہے تو پھر شیعہ مومن نہیں ہیں۔ اگر یہ (شیعہ) مومن ہیں اور وہ آنہیں رہا تو بولو وہ غلط ہے۔ کیونکہ انکے قول کیمطابق 313 مومنوں کے پیدا ہونے کے بعد آئے گا۔ اگر روایت صحیح ہے تو پھر یہ مومن نہیں۔ کیونکہ ۳۱۳ مومنوں کے بعد اس نے آجانا ہے۔ جب کہ وہ ابھی تک چھپا ہوا ہے۔ خلاصہ یہی ہے کہ یا تو روایت غلط ہے اور مہدیٔ غار میں نہیں ہے اور اگر روایت صحیح ہے تو پھر یہ شیعہ مومن نہیں ہیں۔

غار والا قرآن لے آؤ:

اور امام غار میں بیٹھا ہے۔۔۔ ستر گز لمبا اور اونٹ کی ران جتنا موٹا قرآن لے گیا ہے۔ ان غریبوں کے پاس قرآن بھی نہیں ہے۔ مجبوراً یہ قرآن پڑھتے ہیں۔ جو صحابہؓ کو نہ مانے وہ صحابہؓ کا قرآن کیوں پڑھتا ہے؟ جاؤ اپنا غار والا قرآن لے آؤ۔۔۔ لیکن قرآن تو ایک ہی ہے تیس پارہ والا۔

مشرق، مغرب، جنوب، شمال ہر جگہ یہی قرآن ہے۔
یورپ، برطانیہ، امریکہ ہر جگہ یہی قرآن ہے۔
شیعہ اس قرآن کو نہیں مانتا۔

تمہیں اس قرآن کے پڑھنے کا کیا مطلب ہے؟ جب ہم نے تحریک فقہ حنفیہ کے نفاذ کی تحریک چلائی۔ تو شیعوں نے فقہ جعفریہ کے نفاذ کی تحریک چلائی۔ تو صدر ضیاء الحق بڑا پریشان ہوا کہ وہ اب کیا کرے؟ میں نے کہا کہ پریشانی کا ہے کی؟ قانون کے مسودہ میں ہے کہ وہ قانون قرآن وسنت کے مطابق ہو۔

ان کے قرآن کی آیات سترہ ہزار ہیں۔ موجودہ قرآن کی آیات 6666 چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہیں۔ شیعوں کے قرآن کیمطابق تو اس میں ساڑھے دس ہزار آیات نہیں ہیں۔ وہ سترہ ہزار آیات والا قرآن۔ ستر گز لمبا اور اونٹ کی ران جتنا لمبا جو غار میں انکے بارہویں امام مہدی کے پاس ہے۔ میں نے صدر کو کہا کہ ان فقہ جعفری والوں سے کہو کہ میاں تم اپنا ستر گز لمبا قرآن

لے آؤ ہم تمہاری فقہ نافذ کر دینگے۔ سنیوں کو میں راضی کراوں گا۔ لیکن نہ قیامت تک کسی اور قرآن نے آنا ہے اور نہ تمہیں فقہ نافذ کرنی پڑیگی۔ اس قرآن کے علاوہ نہ کوئی قرآن ہے اور نہ کوئی آنا ہے۔ اور نہ ہی کوئی مہدی نامی شخص آل رسول میں سے کسی غار میں چھپا ہوا ہے یہ شیعہ کا دجل و فریب ہے۔

اہلسنت کے مہدی کا تعارف:

بہر حال مہدی ہم بھی مانتے ہیں۔ نام محمد ہوگا۔ باپ کا نام عبداللہ ہوگا۔ ماں کا نام آمنہ ہوگا رخسار پر تل کا نشان ہوگا۔ زبان میں لکنت ہوگی۔ حدیث میں آتا ہے کہ خانہ کعبہ کے سامنے مقام ابراہیم کے ساتھ ہی امام مہدی بیٹھے ہوئے ہونگے اور لوگ انکی بیعت کر رہے ہونگے۔

نوٹ:

یاد رہے کہ شیعوں کا انکی کتب کے مطابق امام مہدی کے بارے یہ تصور ہے کہ وہ ہمارا بارہواں امام ہے۔ جو پانچ سال کی عمر میں اصلی قرآن' صحیفہ فاطمہ، تابوت سکینہ وغیرہ لیکر حالات کی ناموافقت کیوجہ سے عراق میں موجود غار سامرہ میں چھپ گیا تھا وہ آئیگا اور ننگی حالت میں ہوگا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے ہاتھ پر بیعت کرینگے۔۔۔ (العیاذ باللہ) وہ ابوبکر وعمر کو سولی پر لٹکائے گا۔ عائشہ کو زندہ کر کے کوڑے ماریگا۔ سنیوں کا قتل عام کریگا۔۔ (العیاذ باللہ)

مرزا حج پر کیوں نہیں گیا؟

اس مرزا قادیانی کو خانہ کعبہ دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوا۔ [1]

یہ مہدی کیسے بنا؟ کچھ تو ہوش کرو خانپور کے مرزائیو! آؤ اسی بات پر غور کرو اگر مرزا مہدی تھا یا عیسیٰ تو دونوں حالتوں میں اس نے حج کرنا تھا۔ مرزا نے حج نہیں کیا۔ راہ فرار اختیار کیا۔

یہ مہدی و عیسیٰ کیسا؟ مہدی حج کریگا۔ عیسیٰ حج کریگا۔

---

[1] سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۱۱۹ روایت نمبر ۶۷۲

مرزائیوں کی اپنی کتاب میں مرزا نے خود مانا ہے کہ عیسیٰؑ بھی حج کریگا۔ ❶

مرزا قادیانی کو جب علماء نے کہا کہ سب باتیں چھوڑ وصرف ایک حج والا کام ہی کر چھوڑو کیونکہ عیسیٰؑ ومہدی نے تو حج کرنے ہیں اور تو نے تو حج نہیں کیا۔

مرزا کہنے لگا کہ تم بڑے عجیب ہو ایک طرف مجھے مرتد، کافر اور واجب القتل قرار دے رکھا ہے تمہارا خیال ہے کہ میں حج پر جاؤں اور قتل ہو جاؤں۔

آپکو معلوم نہیں کہ حج کی شرطوں میں لکھا ہوا ہے کہ امن بھی ہو میرے لیے تو امن نہیں ہے تمہارا تو جی چاہتا ہے۔ کہ میں جاؤں اور قتل ہو جاؤں۔ ❷

سچے مہدی و مسیحؑ کو کوئی قتل کرسکتا ہے؟

اس مخبوط الحواس سے کوئی پوچھے کہ یہ بتلاؤ اگر تو مہدی تھا یا عیسیٰ تھا تو تجھے کوئی قتل کرسکتا تھا؟ سچے مہدی کو کوئی قتل کرسکتا ہے؟ اسنے تو جانا ہے۔ حج کرنا ہے۔ فوت ہونا ہے اسے کون مار سکتا ہے؟ سچے عیسیٰؑ نے بھی آنا ہے۔ حج بھی کرنا ہے۔ روضہ پر آکر درود وسلام بھی پڑھنا ہے حتیٰ کہ سچے عیسیٰ نے تو دفن بھی محمدؐ کے پہلو میں ہونا ہے۔

یہ (مرزا) دجال تھا۔

جھوٹا۔۔۔۔۔۔تھا

کذاب۔۔۔۔تھا

حاجی۔۔۔۔نہیں سکا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

دجال پر مکہ اور مدینہ کے دروازے بند ہیں۔

مرزا دجال تھا۔۔۔۔۔اسلئے حاجی نہیں سکا۔

---

❶ ایام الصلح ص ۱۲۹ رخ ۴۱۷ ج ۱۴

❷ اخبار الفضل قادیان جلد ۱۷ نمبر ۲۱ ص ۷ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۹ بحوالہ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ ص ۴۴۳)

عیسیٰؑ کے رفع ونزول کی حکمت الٰہی:

بہر حال عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہونگے۔ امام مہدی موجود ہونگے وہ عیسیٰؑ کو فرمائینگے کہ آؤ ہمیں نماز پڑھائیے۔ عیسیٰؑ فرمائیں گے کہ آپ ہی نماز پڑھائیں تاکہ محمد رسول اللہ کی امت کا شان واضح ہو کہ پہلی امت کا نبی مقتدی اور محمدؐ کی امت کا امتی امام ہو۔ یہ اس امت کی شان ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی کیا بن رہا ہے؟۔۔۔۔۔۔۔امام

اور پہلی امت کا نبی کیا بن رہا ہے؟۔۔۔۔مقتدی

اسلئے اللہ نے عیسیٰؑ کو اٹھایا اور قیامت کے قریب بھیجیں گے۔ تاکہ آکر اس امت کو بتلائیں کہ آج میری نجات بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہے اور تمہاری نجات بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہے۔ جو اصلی عیسیٰؑ ابن مریم ہونگے وہ تو یہ کہیں گے کہ تمہاری اور میری نجات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہے۔

مرزا کی دعوت الی اللہ:

اور یہ جو نقلی، بناسپتی اور چراغ بی بی کا بیٹا مرزا قادیانی عیسیٰ ہے یہ کہتا ہے کہ آج میری اتباع میں نجات ہے یہ محمد رسول اللہؐ کے منصب کا دعویٰ کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ جو وحی مجھ پر نازل ہوئی ہے اللہ نے اسکو نوح کی کشتی کی مانند ٹھہرایا ہے۔ جو نوح کی کشتی میں سوار ہو گیا وہ بچ گیا پار ہو گیا۔ ❶

آج قرآن کے ہوتے ہوئے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی موجودگی میں۔

محمد الرسول اللہ پر ایمان لانے کے دعویٰ کرنے والے

اگر مجھ پر ایمان نہ لے آئیں۔

اور میری وحی کا اتباع نہ کریں۔

---

❶ اربعین نمبر۴ روحانی خزائن ص ۴۳۵ ج ۱۷

تو وہ جہنم میں جائیں گے۔

جو کشتی میں سوار نہیں ہوگا وہ جہنم میں جائیگا۔

جو مقام تیرے نبی کا تھا۔

اس دجال نے اس مقام کا دعویٰ کیا ہے۔

مرزا قادیانی کے عجیب وغریب دعاوی:

یہ صرف مجدد وغیرہ ہونیکا دعویٰ نہیں کرتا بلکہ وہ کہتا ہے کہ

منم مسیح زماں منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد ①

کہ

کلیم خدا بھی میں ہوں، مسیح زماں بھی میں ہوں
محمد بھی میں ہوں اور مجتبیٰ بھی میں ہوں۔

بلکہ مرزا کی کتاب ہے ایک غلطی کا ازالہ اس میں کہتا ہے کہ:

یہ آیت محمد رسول اللہ والذین معہٗ میرے اوپر نازل ہوئی ہے۔ ②

کہتا ہے کہ ایک میرا نام محمد الرسول اللہ رکھا گیا ہے۔

ارے اس کا دعویٰ یہ ہے کہ میں خاتم الانبیاء ہوں ③ (العیاذ باللہ)

کیسی جرأت وبذری کیساتھ یہ کافر انبیاء کرام کی توہین کرتا گیا ہے۔

حضور ﷺ کی ختم نبوت کیلئے عمدہ ترین مثال:

میں آپکو کیا بتلاؤں؟

---

① تریاق القلوب ص ۶ رخ ص ۱۳۴ ج ۱۵
② ایک غلطی کا ازالہ ص ۳ رخ جلد ۱۸ ص ۲۰۷
③ ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۰ رخ جلد ۱۸ ص ۲۱۲

حضور اکرم ﷺ نے ختم نبوت کی مثال دی ہے کہ جیسے کسی نے مکان تعمیر کیا۔ نہایت ہی شاندار اور عمدہ ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی۔ کیسی پیاری مثال دیکر سمجھایا۔ کہ صرف ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی تھی مکان مکمل ہوگیا تھا تو میں نے آکر وہ مکان مکمل کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قصر نبوت کی آخری اینٹ تھے جنہوں نے آکر اس مکان کی تعمیر کامل کر دی (اب یہ مرزا قادیانی کالی گئی)

کالی "دیگچی" ہانڈی لیکر آیا جیسے ہندوؤں کے ہاں رواج ہے کہ وہ نظر بد سے حفاظت کیلئے مکان کی چھت کے ایک سرے پر رکھتے ہیں۔

مرزا کی جسارت:

مرزا دجال اپنی کتاب (خطبہ الہامیہ ص ۱۸۴ ارخ جلد ۱۶ ص ۲۷۵) میں کہتا ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو پہلی رات کے چاند تھے۔

میں تو چودھویں رات کا چاند ہوں۔

خدا کی کروڑ لعنت ہو مرزا قادیانی تجھ پر اور تیرے ماننے والوں پر۔

آگے کہتا ہے کہ جو حضورؐ نے فرمایا تھا کہ:

میں قصر نبوت کی آخری اینٹ ہوں

یہ وہی الفاظ اپنے بارے کہتا ہے کہ:

میں قصر نبوت کی آخری اینٹ ہوں۔ ①

مرزا کا ایک اور کذب سن لو۔ تمہیں کیا کیا دجل سناؤں؟ مرزا قادیانی اپنی کتاب (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۱۲ رخ ص ۱۴۴ جلد ۲۱ و درثمین اردو ۱۳۵) میں کہتا ہے:

کہ روضہ آدم کہ جو تھا ناکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

---

① خطبہ الہامیہ ۱۷۸ ارخ جلد ۱۶ ص ۱۷۸

یعنی حضرت آدمؑ سے جو نبوت کا مکان و محل تعمیر ہو رہا تھا وہ ادھورا اور نامکمل تھا۔

سب کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ کرو

کہتا ہے کہ

روضہ آدم نامکمل تھا میرے آنے سے مکمل ہوا

حضورؐ کے آنے سے مکمل نہیں ہوا (العیاذ باللہ)

بتاؤ یہ حضورؐ کے منصب کا دعویٰ ہے یا نہیں؟ ہے۔

ہائے آج اسے محمد ﷺ کی کرسی پر بٹھلا کر اسکے پیروکار اسکی تبلیغ کر رہے ہیں۔ ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی جاتی (اسوقت آرڈیننس جاری نہیں ہوا تھا)

(الحمد للہ ۸۴ء میں صدر ضیاء الحق صاحب نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کر کے ان کی تبلیغ و شعائر اسلام کے استعمال پر پابندی لگا دی۔)

آج اگر کوئی صدر ضیاء الحق کی کرسی کا حریف ہو جائے تو وہ آج ہی جیل میں چلا جائیگا۔ آج ایک صدر مملکت کی کرسی کا تو حریف برداشت نہیں ہے لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کی کرسی کو کھلی چھٹی کیوں دی گئی ہے پابندی لگاؤ۔ ان پر اور آج کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے یا اسکی اشاعت کرے وہ واجب القتل ہے۔

لاہوری پارٹی کا حکم:

آخر میں ایک بات کہہ کر اجازت چاہونگا۔ اگر کوئی ابو جہل کو ولی مانتا ہے تو کیا ٹھیک ہے؟۔۔۔۔۔نہیں۔

مرزائیوں کے دو گروپ ہیں۔

ایک لاہوری ہے جو مرزا کو مجدد، ولی، مہدی مانتے ہیں۔ دوسرا گروپ وہ ہے جو مرزا کو مسیح، نبی کہتے ہیں دراصل لاہوری بھی اسکو نبی مانتے ہیں انکا آپس میں اختلاف خلافت کے مسئلہ پر ہے تو عرض کرنیکا مقصد یہ ہے کہ مرزا نہ ولی ہے نہ مجدد ہے نہ مسیح اور نہ نبی بلکہ یہ کافر، مرتد اور

واجب القتل تھا۔ اور جو اس پر ایمان لے آئے وہ بھی مرتد اور واجب القتل ہے۔ تو کیا مرتد کو ولی، مجدد کہا جا سکتا ہے۔

وہ بھی مرتد اور واجب القتل ہے۔ تو کیا مرتد کو ولی مجدد کہا جا سکتا ہے۔ (العیاذ باللہ)

آخری نبی کا آخری پیغام:

میں اب آپکو اپنے آخری نبی کا آخری پیغام جو امت کے نام دیا ہے وہ سناتا ہوں اور اجازت لیتا ہوں۔۔۔۔۔۔ بتلاؤ۔۔۔۔۔۔ آخری نبی کا آخری پیغام اہم ہوگا یا نہیں؟ (ہوگا)

خدا کا آخری نبی دنیا سے رخصت ہو رہا ہے اور آخری پیغام جو امت کے نام دیا گیا ہے اسکے بعد کوئی پیغام نہیں ہے۔ میں آخری نبی کا آخری پیغام سیرت کے جلسوں میں سنایا کرتا ہوں۔ کہ آخری نبیؐ نے اپنی بیماری کے ایام میں امت کو پیغام دیتے ہوئے حقوق اللہ میں سے ایک حق اور انسانوں کے حق میں ایک حق بتلایا ہے۔

فرمایا:-

الصّلوٰۃ وَماملکت ایمانکم

یاد کرلو اس حدیث کو۔

''ملکہ جہنم'' نور جہاں کے گانے بھی یاد کر لیتے ہو یہ پیغام یاد نہیں ہو سکتا۔

نبی کی سب سے پہلی حدیث

قولو لا الٰہ الا اللہ تفلحوا

ہے اور آخری حدیث ہے

الصّلوٰۃ وَماملکت ایمانکم

حدیث میں آتا ہے کہ جو میری چالیس احادیث یاد کر لیتا ہے اور ان پر عمل کی بھی کوشش کرے تو وہ قیامت کے دن علماء کی صف میں ہوگا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری پیغام کی تشریح واہمیت:

آخری حدیث آپ کی کیا ہے؟

الصّلوٰۃ وماملکت ایمانکم ۔ الصّلوٰۃ الصّلوٰۃ

علماء بیٹھے ہیں۔ آپ ترجمہ پوچھ سکتے ہیں کہ الصّلوٰۃ میں کتنا زور ہے؟

نبیؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ

نماز۔۔۔پڑھنا

بلکہ فرمایا کہ

میں جا رہا ہوں نماز۔۔۔نماز۔۔۔نماز

اس کا خیال رکھنا۔ اس میں کمی، کوتاہی نہ کرنا

الصّلوٰۃ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔الصّلوٰۃ

خدا کے حقوق میں ایک بات کہتا ہوں اسکا خیال رکھنا اور وہ نماز ہے۔ خدا کا آخری پیغمبر آخری بات کہہ رہا ہے۔ اللہ اور اسکے نبی کے ہاں اس نماز کی کتنی اہمیت ہوگی۔ آج نبی کے تمام امتی نماز پڑھ رہے ہیں؟ (نہیں) سو میں سے پانچ بھی بڑی مشکل سے پڑھتے ہیں۔ اگر آج آپ سیرت کے جلسہ سے کچھ لیکر جانا چاہتے ہیں تو نبیؐ کے آخری پیغام کے متعلق وعدہ کرو کہ آئندہ نماز نہیں چھوڑینگے۔ دونوں ہاتھ کھڑا کر کے وعدہ کرو میرا کام تو یہی تھا ہاتھ کھڑا کرا دینا اب آگے میرے مولا کا کام ہے۔ دونوں ہاتھ کھڑے کرائے ہیں تا کہ آپ پکے قیدی بن جائیں۔ اور کبھی بھی نماز مت چھوڑیں۔

دونوں ہاتھ کھڑا کرانے میں راز (جیل کا ایک واقعہ)

پہلے ایک ہاتھ کھڑا کراتا تھا لیکن اب دو کراتا ہوں۔ یہ راز اس وقت کھلا جب صدر ضیاء الحق کی حکومت ہی میں مجھے ایک ماہ قید با مشقت کی سزا ہوئی جرم کیا تھا؟ کوئی چادر و چار دیواری کے تقدس کو پامال نہیں کیا تھا۔ ڈاکہ نہیں مارا تھا۔ کچھ بھی نہیں کیا تھا۔ جمعہ کی تقریر پر میں نے کہا تھا کہ

مرزا بے ایمان ہے کیونکہ ہماری تو عادت پڑی ہوئی ہے۔

کیا مرزا بے ایمان ہے یا نہیں؟ (ہے) میں تو کہتا ہوں۔ کہ جو مرزا کو بے ایمان نہ سمجھے وہ خود بے ایمان ہے خیر مقدمہ ہو گیا۔ مجھے ایک ماہ کی قید با مشقت کی سزا ملی جب مجھے جیل لیجانے لگے تو انہوں نے میرے دونوں ہاتھ "کالے رولے" پر لگوائے۔ میں نے کہا کہ بھائی یہ کیا کر رہے ہو؟ کہنے لگے کہ اب تم پکے قیدی بن گئے ہو۔ ہم نے تمہاری دس انگلیاں لینی ہیں وہاں سے یہ مسئلہ سمجھ آیا کہ جب دس انگلیاں لگ جائیں تو آدمی پکا قیدی ہو جاتا ہے۔ آج بھی دس انگلیاں آپ کی لگ گئی ہیں تم پکے قیدی بن گئے ہو نماز کے جس کے متعلق حضورؐ نے فرمایا تھا۔

قُرَّۃُ عینی فی الصّلوٰۃ

کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ اور جاتے ہوئے بھی یہ پیغام دیکر گئے ہیں کہ نماز کا خیال رکھنا۔

غلاموں کے بارے آخری وصیت:

دوسرا فرمایا:

وماملکت ایمانکم

کہ جو تمہارے ماتحت نوکر ہیں۔ غلام ہیں۔ انکا خیال رکھنا۔ ان پر ظلم نہ کرنا، مزدوروں سے ملازموں سے ظلم نہ کرنا۔ انکی حق تلفی نہ کرنا۔ یہ دو باتیں نبی اکرم ﷺ نے فرمائیں کیا اب پنجگانہ نمازوں کی ادائیگی کا اہتمام کرو گے؟ (ان شاء اللہ)

داڑھی سنت انبیاءؑ:

ایک بات اور بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ کیا داڑھی پیغمبر کی سنت ہے یا نہیں؟ (ہے) یہ مسئلہ ذہن میں رکھو کہ داڑھی صرف ہمارے نبی کی سنت نہیں ہے بلکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء کی سنت ہے۔ داڑھی سنتِ انبیاء ہے۔

کوئی نبی داڑھی منڈا نہیں گزرا۔ اب ایک لندن میں مردود ہوا ہے خواجہ اسمٰعیل لندنی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری پیغام کی تشریح واہمیت:

آخری حدیث آپ کی کیا ہے؟

الصلوٰۃ وماملکت ایمانکم ۔الصلوٰۃ الصلوٰۃ

علماء بیٹھے ہیں۔آپ ترجمہ پوچھ سکتے ہیں کہ الصلوٰۃ میں کتنا زور ہے؟

نبیؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ

نماز۔۔۔پڑھنا

بلکہ فرمایا کہ

میں جا رہا ہوں نماز۔۔۔نماز۔۔۔نماز

اس کا خیال رکھنا۔اس میں کمی، کوتاہی نہ کرنا

الصلوٰۃ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔الصلوٰۃ

خدا کے حقوق میں ایک بات کہتا ہوں اسکا خیال رکھنا اور وہ نماز ہے۔خدا کا آخری پیغمبر آخری بات کہہ رہا ہے۔اللہ اور اسکے نبی کے ہاں اس نماز کی کتنی اہمیت ہوگی۔آج نبی کے تمام امتی نماز پڑھ رہے ہیں؟(نہیں) سو میں سے پانچ بھی بڑی مشکل سے پڑھتے ہیں۔اگر آج آپ سیرت کے جلسہ سے کچھ لیکر جانا چاہتے ہیں تو نبیؐ کے آخری پیغام کے متعلق وعدہ کرو کہ آئندہ نماز نہیں چھوڑینگے۔دونوں ہاتھ کھڑا کر کے وعدہ کرو میرا کام تو یہی تھا ہاتھ کھڑا کرا دینا اب آگے میرے مولا کا کام ہے۔دونوں ہاتھ کھڑے کرائے ہیں تا کہ آپ پکے قیدی بن جائیں۔اور کبھی بھی نماز مت چھوڑیں۔

دونوں ہاتھ کھڑا کرانے میں راز (جیل کا ایک واقعہ)

پہلے ایک ہاتھ کھڑا کراتا تھا لیکن اب دو کراتا ہوں۔یہ راز اس وقت کھلا جب صدر ضیاء الحق کی حکومت ہی میں مجھے ایک ماہ قید بامشقت کی سزا ہوئی جرم کیا تھا؟ کوئی چادر و چار دیواری کے تقدس کو پامال نہیں کیا تھا۔ڈاکہ نہیں مارا تھا۔کچھ بھی نہیں کیا تھا۔جمعہ کی تقریر پر میں نے کہا تھا کہ

مرزا بے ایمان ہے کیونکہ ہماری تو عادت پڑی ہوئی ہے۔

کیا مرزا بے ایمان ہے یا نہیں؟(ہے) میں تو کہتا ہوں۔کہ جو مرزا کو بے ایمان نہ سمجھے وہ خود بے ایمان ہے خیر مقدمہ ہو گیا۔مجھے ایک ماہ کی قید بامشقت کی سزا ملی جب مجھے جیل لیجانے لگے تو انہوں نے میرے دونوں ہاتھ "کالے رولے" پر لگوائے۔میں نے کہا کہ بھائی یہ کیا کر رہے ہو؟ کہنے لگے کہ اب تم پکے قیدی بن گئے ہو۔ہم نے تمہاری دس انگلیاں لیتی ہیں وہاں سے یہ مسئلہ سمجھ آیا کہ جب دس انگلیاں لگ جائیں تو آدمی پکا قیدی ہو جاتا ہے۔آج بھی دس انگلیاں آپ کی لگ گئی ہیں تم پکے قیدی بن گئے ہو نماز کے جس کے متعلق حضورؐ نے فرمایا تھا۔

قُرَّۃ عینی فی الصلوٰۃ

کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔اور جاتے ہوئے بھی یہ پیغام دیکر گئے ہیں کہ نماز کا خیال رکھنا۔

غلاموں کے بارے آخری وصیت:

دوسرا فرمایا:

وماملکت ایمانکم

کہ جو تمہارے ماتحت نوکر ہیں۔غلام ہیں۔انکا خیال رکھنا۔ان پر ظلم نہ کرنا، مزدوروں سے ملازموں سے ظلم نہ کرنا۔انکی حق تلفی نہ کرنا۔یہ دو باتیں نبی اکرم ﷺ نے فرمائیں کیا اب پنجگانہ نمازوں کی ادائیگی کا اہتمام کرو گے؟(ان شاء اللہ)

داڑھی سنت انبیاءؑ:

ایک بات اور بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ کیا داڑھی پیغمبر کی سنت ہے یا نہیں؟ (ہے) یہ مسئلہ ذہن میں رکھو کہ داڑھی صرف ہمارے نبی کی سنت نہیں ہے بلکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء کی سنت ہے۔داڑھی سنتِ انبیاء ہے۔

کوئی نبی داڑھی منڈا نہیں گزرا۔اب ایک لندن میں مردود ہوا ہے خواجہ اسمٰعیل لندنی۔

ختم نبوت پر قرآنی شہادت

عالمی تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۱۹۸۶ء

لندن

ختم نبوت اور قرآنی شہادت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ ۔

اَمَّا بَعْد فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَ جَلَّ فِى مَقَامٍ آخَرَ ۔ وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَ جَلَّ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ○

صدق الله مولٰنا العليّ العظيم

لندن میں ختم نبوت کانفرنس جاری کرنے کی وجہ

صدر گرامی واجب الاحترام علمائے کرام

صبح سے آپ علماء کی تقاریر و خطابات سماعت فرما رہے ہیں۔ میں بھی انشاء اللہ چند اہم گذارشات آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرونگا۔ لندن میں ختم نبوت کانفرنس کا آغاز کیوں کیا؟

ابھی میرے بھائی مولانا ضیاء القاسمیؒ جیسے بتلا رہے تھے کہ یہ کانفرنس پچھلے سال لندن میں شروع ہوئی تھی۔ انشاء اللہ یہ اسی طرح انگلستان میں منعقد ہوتی رہے گی۔ قادیانی پہلے ربوہ میں کانفرنس کرتے تھے دسمبر کی 28.27.26 کو ان کے مقابلے میں ان دنوں ہمارے چنیوٹ میں ختم نبوت کانفرنس ہوا کرتی تھی۔

الحمدللہ حالات بدلے۔ قادیانیوں کو کافر قرار دیدیا گیا۔ ضیاء الحق نے بھی آرڈی ننس جاری کر دیا۔ اب یہ ربوہ میں جلسہ نہیں کر سکتے انکی کانفرنس کیلئے پہلے بڑی بڑی مہمیں چلائی جاتی تھیں۔ کراچی، کوئٹہ، پشاور تک ایڈورٹائز ہوتی تھی۔

اب الحمدللہ پاکستان میں اسلام کے نام پر اس کفر کی تبلیغ کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ وہاں کانفرنس ختم ہوئی تو انہوں نے اس کانفرنس کو یہاں منتقل کر لیا۔ تو انشاء اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے دیوانے بھی انکا پیچھا کرتے رہیں گے اور یہ کانفرنس انگلستان میں انکے مقابلے میں ہوتی رہیگی۔ اور جلد ہی انشاء اللہ قادیانیت اپنے انجام کو پہنچ جائیگی۔ یہ ختم نبوت کانفرنس اس کفرستان انگلستان میں ہوتی رہے گی۔

ختم نبوت کے دلائل سیکھو:

میرے دوستو!

ردِّ قادیانیت کے دلائل جاننا اور تبلیغ اسلام ضروری ہے۔

قبل اسکے کہ میں آپ کو دیگر مسائل کیطرف لیجاؤں کو ختم نبوت کی اس عظیم الشان کانفرنس میں ختم نبوت کی ایک دلیل قرآن کریم سے آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ضرورت اس بات کی ہے کہ آپکے پاس ختم نبوت کے اتنے دلائل ہوں کہ اگر کوئی قادیانی تبلیغ کر رہا ہو۔ کیونکہ یہ غیر مسلم ملک ہے یہاں پر ہرایک کو آزادی حاصل ہے کہ جسطرح اسکے دل میں آئے کرے اور جو نسا مرضی ہو مذہب اختیار کرے جس مذہب کی تبلیغ کرے اسکی مرضی ۔ ہر قادیانی اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ کرتا ہے۔اس کے بالمقابل ہمارے مسلمان بھائی اسکی طرف توجہ نہیں کرتے۔آج قادیانی جھوٹے نبی کی جھوٹی نبوت کو العیاذ باللہ ثابت کرنے کیلئے قرآن کریم کی آیات پڑھتا ہے۔جو لوگ واقف نہیں ہوں گے دھوکہ کھاجاتے ہیں۔اس لیے آج آپ کو یہ عزم کرنا ہے کہ ہم ختم نبوت کے دلائل سیکھیں گے۔اور مرزا قادیانی کے کریکٹر کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کریں گے۔

قرآن کی ابتدائی آیات ختم نبوت کی لاجواب دلیل:

میں اسوقت پہلے پارے کی ابتدائی آیات جو ختم نبوت کی روز روشن کیطرح واضح دلیل ہیں۔ پیش کرونگا۔ کہ جسکا کوئی قادیانی جواب نہیں دے سکتا۔اگر مرزا قادیانی قبر سے اُٹھکر بھی آجائے۔ میرا چیلنج ہے وہ بھی اس دلیل کا جواب نہیں دے سکتا۔

الحمد للہ قرآن کریم کی اس دلیل کو سن کر کئی قادیانی تائب ہو کر میرے اس گنہگار ہاتھوں پر مسلمان ہو چکے ہیں۔

فیصل آباد کے ایک حاجی صاحب تھے حاجی نور حسین اور وہ مری میں رہتے تھے۔آج سے 25 سال قبل حضرت شیخ القرآن نے مجھے راولپنڈی بلایا۔اور اس حاجی نور حسین کے بھائی کو بلوا کر مجھے مری بھیجا۔دو دن صبح وشام اسکے سامنے دلائل رکھے۔ مرزا قادیانی کی کتب ساتھ تھیں ان کے حوالے نکال نکالکر بتائے۔وہ جواب اگرچہ نہیں دے سکتا تھا۔لیکن مطمئن بھی نہیں ہو رہا تھا۔ لیکن جب میں نے یہ آیت پیش کی۔تو کہنے لگا۔کہ مولانا بس! میری تسلی ہو گئی ہے۔مجھے کلمہ پڑھا

کر مسلمان کریں۔ابھی وہ زندہ ہے۔اسی طرح کئی حضرات ہیں جنکو اللہ راہ راست پر لے آیا ہے ۔میں یہ بات اس لیے کر رہا ہوں کہ اگر کوئی قادیانی یہاں C.I.D کیلئے بیٹھا ہو تو وہ تھوڑی دیر کیلئے جانبدارانہ عقیدت وسوچ سے ہٹکر غیر جانبدار ہو کر قادیانیت سے والہانہ عقیدت کی عینک اتار کر میری گفتگو سنے۔شاید رب العالمین اس کیلئے بھی ہدایت کے دروازے کھول دیں۔ہم قادیانیوں کے خیر خواہ ہیں۔

ہم قادیانیت کے دشمن ہیں قادیانیوں کے نہیں:

ہم قادیانیت کے دشمن ضرور ہیں۔تھے۔اور رہیں گے۔لیکن قادیانیوں کے دشمن نہیں ہیں۔ یوں سمجھئے جیسے کوئی مریض ہو۔اور اسکو کوئی انتہائی برا مرض ہو تو ہمیں مریض سے کوئی عداوت نہیں ہوگی۔بلکہ مرض سے خوف اور ڈر ہوگا۔بعینہٖ یہی مسئلہ قادیانیوں کے ساتھ ہے۔انسانیت کے اعتبار سے ہمیں انسے کوئی بغض اور عداوت نہیں ہے۔ہمارا مقصد ہے کہ یہ جہنم کے عذاب سے بچ جائیں محمدؐ کے دامن ختم نبوت کیساتھ وابستہ ہو جائیں۔توبہ تائب ہو جائیں تو ہم آج بھی انکو اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔

ہم انکو اپنے سینے سے لگانے کیلئے تیار ہیں۔ہمیں انکی ذات سے کوئی دکھ نہیں ہے۔وہ ہمیں اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔لیکن حقیقت میں ہم ان کے خیر خواہ ہیں۔کہ وہ جہنم سے بچ جائیں۔

مرزائیو! مرزا کے کردار کی خبر لو!

قادیانی مرزا غلام احمد کی سیرت بیان کرنے سے زہر پینے کو ترجیح دینگے۔کل بھی عرض کیا تھا۔ آج بھی عرض کرتا ہوں کہ حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے کے دو طریقے ہوتے ہیں۔ایک طریقہ ہے مناظرہ کا دونوں فریق اپنے اپنے دلائل پیش کرتے ہیں۔اور عوام فیصلہ کر لیتی ہے۔جج فیصلہ کر لیتا ہے۔میں آج ایک بار پھر اس عالمی و عظیم الشان کانفرنس میں قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر (نجس) کو چیلنج کرتا ہوں کہ آؤ تم مرزا قادیانی کو اپنی کتابوں ہی کی رو سے شریف انسان ثابت کرو۔تم قیامت کی صبح تک ثابت نہیں کر سکتے ہو۔مولانا لال حسین اختر ؒ فرمایا کرتے تھے

۔ کہ قادیانی زہر کا پیالہ پی سکتا ہے۔ مرزا کی سیرت پر بحث نہیں کر سکتا ہے۔ آج میں پھر دعوت دیتا ہوں کہ مرزا طاہر! طاہر کہ نجس؟ (نجس) کیا اس نے میرے مقابلے میں اپنی شرافت کی قسم کھائی ہے؟۔۔۔نہیں

تو پھر مجھے حق ہے کہ:

اسکو کہوں! مرزا۔۔۔۔۔نجس
اسکا باپ۔۔۔۔۔۔۔نجس
اسکا دادا۔۔۔۔۔۔۔نجس
پلید کا۔۔۔۔پلید کا۔۔۔۔پلید

اے قادیانیو!

تم ہمیں کہتے ہو کہ یہ مہذب زبان استعمال نہیں کرتے۔ ذرا اپنے دادا کی زبان اپنی کتابوں میں دیکھو ہم تو مسلمانوں کو صرف اسکی زبان بتلاتے ہیں۔

ہم گالی نہیں دیتے۔

مرزا طاہر کا دادا مناظرے کرتا تھا۔ سکھوں سے اور عیسائیوں سے۔ دیگر قوموں سے تو اسے کونسا ڈر ہے۔ آئے کہ چیلنج قبول کرے۔ دنیا کا جونسا ملک اسکی مرضی چاہے مقرر کرے۔ لندن میں جس ہال میں اسکی مرضی ہے۔ مقرر کرے آئے بحث کرے۔ مناظرہ کرے۔ لیکن یاد رکھو!

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

مرزا کی شخصیت و کردار:

اسمیں اتنی جرأت نہیں ہے کہ وہ مرزا قادیانی کی ذات پر ہمارے ساتھ بحث کر سکے۔ آؤ ہم ثابت کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی شراب پیتا تھا۔ ❶

❶ خطوط امام بنام غلام ص ۵ از حکیم محمد حسین قریشی قادیانی

دایاں جوتا بائیں پاؤں میں اور بایاں جوتا دائیں میں پہنتا تھا۔ اوپر کا کاج نیچے بٹن میں اور نیچے والا اوپر میں کیسا کارٹون ہوتا ہوگا؟ ❶

آج تین چار سال کا بچہ بھی دائیں بائیں کی پہچان رکھتا ہے۔ مرزا کی بیوی نے اس کے جوتے پر دائیں بائیں کے نشان بھی لگائے۔ لیکن پھر بھی الٹا ہی پہنتا تھا۔ اگر ہم یہ ثابت نہ کر سکے تو ہماری سزا جو مرضی اور اگر وہ شراب پیتا تھا۔ اور دیوانوں جیسی حرکتیں کرتا تھا۔ اور پھر مقابلہ آمنہ کے لال جیسے مقدس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت

جو بچپن کے عالم کے اندر بھی حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب بھی میرا جی چاہتا کہ میں آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حصے والی چھاتی سے اضافی طور پر اسکے دوسرے بھائی کے حصے والی چھاتی سے دودھ پلاؤں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسکو منہ بھی نہیں لگاتے تھے۔ مقابلہ آمنہ کے لال سے جو اماں کی گود میں بھی دائیں بائیں کی تمیز رکھتے تھے۔ اسکے مقابلے میں اس بے ایمان کے بارے میں کیا کہا گیا؟

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں
محمد پھر اتر آئے ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں ❷

(العیاذ باللہ)

مرزا قادیانی کا آسمان کو ہلا دینے والا دعویٰ:

العیاذ باللہ یہ چراغ بی بی کے گھر پیدا ہونے والا بدمعاش آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان

❶ سیرت المہدی جلد دوم ص ۶ ۱۲ روایت نمبر ۴۴۳، ص ۶۷ روایت نمبر ۳۸ ج ۱
❷ اخبار بدر ۲۵ اکتوبر

سے بڑھ کر ہے؟ (العیاذ باللہ) کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ےکوئی بڑھ سکتا ہے؟ ۔ ۔ ۔ نہیں وہ کہتے ہیں کہ ہاں! غلام احمد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے العیاذ باللہ زیادہ درجہ پا چکا ہے۔

اخبار البدر مرزا قادیانی کے مرنے سے ۲ سال پہلے کا۔ جس میں مرزا نے خود یہ نظم چھپوائی تھی۔ اور اسکو پسند کیا۔ ہمارے پاس محفوظ ہے۔ آؤ اس پر بحث کریں۔

کیا مرزا قادیانی زنا کرتا تھا یا نہیں؟ ❶

کیا مرزا قادیانی گالیاں بکتا تھا یا نہیں؟ ❷

صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کی ہے یا نہیں؟ ❸

کیا مرزا قادیانی نے جہاد کو حرام کیا ہے یا نہیں؟ ❹

آؤ یہ تمام فیصلے کرتے ہیں۔ ان میں جرأت نہیں کہ مرزا کو ایک شریف انسان ثابت کر دیں۔

مباہلہ کیا ہے؟ اور مرزا قادیانی کا عدالت میں توبہ نامہ:

دوسرا طریقہ:۔

مباہلہ کا ہے۔ قرآن میں اللہ نے فرمایا:

﴿اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ﴾ (آل عمران: ٦٠)

فرمایا کہ:

اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو مناظرے کے باوجود باطل کو نہ چھوڑتے پھر انکو دعوت دے دو انہیں کہو کہ تم لے آؤ اپنے بچوں کو میں بھی اپنے بچوں کو لے آتا ہوں۔ میں بھی خود آتا ہوں تم

❶ روزنامہ الفضل قادیان دارالامان ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء

❷ انجام آتھم ص ۳۲-۲۴۱، ۲۵۲ اعجاز احمدی ص ۳۷۶

❸ اعجاز احمدی ص ۱۸ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۲۱۰

❹ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۴۲ رخ جلد ۱۷ ص ۷۷، ۷۸

بھی خود آؤ۔ پھر خدا سے گڑگڑا کر دعا کرتے ہیں۔ جو جھوٹا ہوگا ہم میں سے اس پر خدا کی لعنت ہو گی۔ خدا کا قہر ہوگا۔ اسکو کیا کہتے ہیں؟ ۔ ۔ ۔ ۔ مباہلہ

یہ حق و باطل کے آزمانے کا آخری طریقہ ہے۔ کہ دونوں فریق اللہ سے دعا کریں کہ اے اللہ جو ہم میں سے جھوٹا ہو۔ اس پر قہر نازل فرما۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دورِ نبوت میں پادریوں کو دعوت مباہلہ دی۔ لیکن وہ مقابلہ میں نہ آسکے۔ مرزا قادیانی نے ۱۸۹۷ء میں علماء کو دعوت مباہلہ دی۔ لیکن چالاک تھا۔ اپنی کتاب انجام آتھم میں علماء کو دعوت مباہلہ دی۔ لیکن ۱۸۹۹ء میں فروری کے مہینے میں گورداسپور کی عدالت میں ڈپٹی کمشنر کے سامنے ایک توبہ نامہ لکھ کر دیا۔ کہ میں آئندہ مولوی محمد حسین بٹالوی یا اسکے کسی دوست پیروکار سے مباہلہ کی درخواست نہیں کرونگا۔ مرزائی دکھلاتے ہیں کہ مرزا اگر جھوٹا تھا۔ تو اس نے مباہلہ کی دعوت کیوں دی؟

اگر یہ علماء سچے تھے تو انہوں نے اسکی دعوت قبول کیوں نہیں کی؟

ہم کہتے ہیں کہ اس نے یہ توبہ نامہ کیوں لکھا؟

مرزائی سربراہوں سے مباہلہ کی روداد:

تو میں نے ۱۹۵۶ء میں مرزا طاہر کے والد مرزا بشیر الدین محمود کی طرف ایک لیٹر رجسٹری بھیجا کہ آؤ تم اگر ایک سچے مہدی و مسیح و نبی کے جانشین خلیفہ اور بیٹا ہو اور اگر تم سچے مذہب پر ہو تو آؤ حق و باطل کے فیصلے کیلئے مباہلہ کریں۔ ایک جگہ بیٹھ کر دونوں فریق دعا کرتے ہیں۔ جو جھوٹا ہو اوہ تباہ ہوگا۔

میں علماء حق کا ادنیٰ سا خادم ہوں۔ تجھ میں جرأت ہے تو میدان میں آ۔ میری اسکے ساتھ سات سال تک بحث چلتی رہی۔ آخر دریائے چناب کے دو پلوں کے درمیان جگہ مقرر ہوئی۔ کہ ایک پل پار کر کے میں آتا ہوں۔ ایک پل پار کر کے وہ آجائے۔ خدا کے حضور دعا کرینگے۔ جو ہم میں سے جھوٹا ہوگا اس پر خدا کا عذاب نازل ہوگا۔

آپکا یہ خادم عید کے دن تمام رکاوٹوں کے باوجود وہاں پہنچ گیا۔ لیکن مرزا بشیر الدین محمود خود

آیا نہ اسکا کوئی نمائندہ آکر اپنے مذہب کی صداقت ثابت کرسکا۔ الحمد للہ ہم اس عظیم الشان فتح پر ہر سال وہاں جاتے رہے۔ اور انکو دعوت دیتے رہے۔ ۱۹۶۵ء میں مرزا ناصر جانشین بنا۔ اسکو بھی مباہلہ کی دعوت دی۔ آؤ خدا سے دعا کرتے ہیں۔ اسکے بعد مرزا طاہر خلافت کا جانشین بنا اسکو بھی مباہلہ کی دعوت دی۔ آؤ خدا سے دعا کرتے ہیں۔ جو ہم میں سے جھوٹا ہو اس پر خدا کا غضب نازل ہو۔ ایمان سے بتلاؤ کہ حق و باطل کے آخری فیصلے کیلئے خدا کے اس بتائے ہوئے طریقے میں انکو مرزا کی صداقت میں میدان میں آنے کی جرأت کیوں نہیں؟

مرزا طاہر کو دعوت مباہلہ:

آج انگلستان میں ختم نبوت کی عظیم الشان کانفرنس میں مرزا طاہر کو پھر وہی دعوت دیتا ہوں کہ آؤ تمہارا دادا بھی جھوٹا ہے۔ تمہارا باپ بھی جھوٹا ہے۔ تم بھی جھوٹے ہو۔ جرأت ہے تو میدان مباہلہ میں قدم رکھ کر دکھلاؤ۔ لیکن یاد رکھو کہ یہ جھوٹے ہیں۔ کبھی میدان میں نہیں آسکتے۔

تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ:

میں آپکی خدمت میں قرآن مجید کے پہلے پارے میں سے ابتدائی آیات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اس کی دلیل کو یاد رکھیں۔ کسی قادیانی سے گفتگو ہو تو آپ ان آیات کو بطور دلیل ختم نبوت پیش کرسکتے ہیں۔

جو قرآن کریم پڑھے ہوئے ہیں انہیں تو یہ آیت یاد ہوگی اور جو قرآن کریم نہیں پڑھے ہوئے ان سے میری درخواست ہے کہ وہ قرآن مجید پڑھیں۔

مسلمان تبلیغ نہیں کرتے:

میری خواہش یہ ہے کہ آپ ایک ختم نبوت پر دلیل ایک حیات عیسٰی علیہ السلام پر اور ایک مرزا کے جھوٹے ہونے پر دلیل یاد کریں۔ اگر آپ نے میری باتوں کو پلے باندھ لیا تو انشاء اللہ کوئی قادیانی آپ کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ آپ کو چاہیے کہ آپ از خود تبلیغ کریں! اگر وہ قادیانی تبلیغ کر سکتے ہیں۔ جو بھٹکے ہوئے ہیں۔ تو آپ کیوں نہیں کرتے جو راہ راست پر ہیں۔ تاکہ بھٹکے

ہوئے صحیح راستے پر آجائیں۔ اگر آپ نے اس چیز کی کوشش کی تو اسکے اچھے ثمرات مرتب ہونگے۔ (ان شاء اللہ)

دلیل ختم نبوت

آیات کا ترجمہ و تشریح:

﴿اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَo اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَo﴾

(البقرۃ)

یہاں پر اللہ تعالیٰ نے کامیاب ہونے والے مومنین کو چند نشانیاں اور علامات بتلائی ہیں۔ کہ وہ ایمان لے آتے ہیں۔ اس وحی پر جو آپ پر نازل ہوئی اور اس پر بھی جو آپ سے قبل کی ہے۔ اور قیامت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ اور یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔ اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔ اللہ نے فرمادیا کہ یہی لوگ ہدایت پر ہیں اور کامیاب.........کون؟ جو دو وحیوں پر ایمان لے آئیں۔

کون ------------- کہہ رہا ہے؟

رب ------------- کہہ رہا ہے۔

کہ جو دو وحیوں پر ایمان لے آئے وہ کامیاب ہے۔

دو ------------- وحیاں

ایک وہ وحی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور ایک وہ وحی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل نازل ہوئی۔

یہ بتلاؤ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کی جو وحی ہے اس پر عمل کرنا ضروری ہے؟۔۔۔ نہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرنا صرف ایمان لے آنا ضروری ہے۔ اسکے بغیر ہم مسلمان نہیں۔ اگرچہ وہ وحی آج ہم میں صحیح حالت میں موجود بھی نہیں۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی نے آنا ہوتا تو اسکا یا اسکی وحی کا تو خصوصیت سے ذکر ہوتا۔ لیکن اسکا ذکر نہیں ہے۔ اگر حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہونا تو اسکی وحی کا ذکر یہاں ہوتا یا نہیں؟۔۔۔۔ ہوتا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو قبل والی وحی ہے اسکا ذکر قرآن میں (۳۱) مقامات پر آیا ہے۔ حالانکہ اس وحی کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی جب تک ہم اس وحی پر ایمان نہیں لائینگے۔ ہم مسلمان نہیں ہو سکتے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی نازل ہوئی تھی۔ جسکی اس امت کو ضرورت ہوئی تھی تو اسکا ذکر ۳۱ مرتبہ سے زیادہ ہونا چاہیے تھا یا نہیں؟۔۔۔۔ ہونا چاہیے تھا۔

لیکن میں چیلنج کرتا ہوں۔ یہاں بھی حافظ وقاری بیٹھے ہونگے۔ کوئی قرآن کریم کے تیس پاروں میں سے آیت دکھلائے کہ جیسے:

"والذین یومنون بما انزل من قبلك" ہے

ایسے کوئی "بما انزل من بعدك"

کا لفظ ہے؟

پورے قرآن میں سے دکھلاؤ۔

قرآن میں "وما انزل من بعدک" کے الفاظ کیوں نہیں؟

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی نے ہونا تھا اور اس پر وحی کا نزول ہونا تھا اور اس پر ایمان لے آنا ضروری تھا تو اسکا ذکر ہوتا۔

"وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قبلك"

پورے قرآن میں ۳۱ جگہ پر ہے۔ اور "بعدك" کا ذکر ایک جگہ پر بھی نہیں ہے۔ اگر نبی کریم کے بعد کوئی نبی تھا اور اس پر وحی نازل ہوئی تھی تو اسکا ذکر آتا۔ اگر ذکر نہیں آیا تو واضح ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی نازل نہیں ہوئی۔ اگر ذکر ہوتا تو اللہ "مفلحون" کی سند دیتا۔ اب مرزا قادیانی پر یہ وحی نازل ہوئی۔ (مرزا کی کتاب ہاتھ میں پکڑے ہوئے فرما رہے ہیں) اسکا نام ہے "تذکرہ"

اور اسکے نیچے کیا لکھا ہے۔۔۔۔۔۔۔ "وحی مقدس"

جو وحی موسیٰ پر نازل ہوئی اسکا نام۔۔۔۔۔۔۔ "تورات"

جو عیسیٰ پر نازل ہوئی اسکا نام۔۔۔۔۔۔۔ "انجیل"

جو حضرت داؤد پر نازل ہوئی اسکا نام۔۔۔۔۔۔۔ "زبور"

جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اسکا نام۔۔۔ "قرآن مجید"

اب مرزا کہتا ہے کہ مجھ پر بھی وحی نازل ہوئی ہے انہوں نے اسکا نام رکھا ہے "تذکرہ" جس طرح قرآن پر ایمان لے آنا ضروری ہے۔ اسی طرح اس پر بھی ایمان لے آنا ضروری ہے۔ مرزا اپنی کتاب اربعین میں لکھتا ہے کہ:

"اللہ نے میری وحی کو نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند مدار نجات ٹھہرایا ہے۔ ❶ یعنی جو نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار ہوئے وہ کامیاب ہوئے جو کشتی میں سوار نہ ہوئے وہ غرق ہوئے"

کہتا ہے کہ:

"جو اس وحی پر ایمان لے آئیگا وہ جنت میں جائیگا۔ جو اس وحی پر ایمان نہیں لے آئے گا وہ جہنم میں جائیگا"

مرزا کی شیطانی وحی:

میں مانتا ہوں کہ یہ وحی مرزا پر نازل ہوئی ہے۔ لیکن رحمان کی طرف سے نہیں شیطان کی طرف سے اسکے اوراق کی تعداد پہلے چھاپے میں تھی۔ "۴۲۰" نبی بھی "۴۲۰" وحی بھی "۴۲۰"۔

میرا چیلنج ہے مشرق سے لیکر مغرب تک جتنے قرآن مجید چھپتے ہیں کسی قرآن کے چھاپ کے اوراق "۴۲۰" نہیں ہیں۔ اگر رحمانی وحی ہوتی تو "۴۲۰" ہوتی۔ دوسرے ایڈیشن میں انہوں نے "۴۰۹" کر دیے۔ اور انگریزی قوانین میں "۴۰۹" دفعہ ہوتا ہے۔ خیانت مجرمانہ کے لئے۔ کیونکہ انہوں نے بھی خیانت کی۔

میں نے پہلے اور دوسرے ایڈیشن کو سامنے رکھ کر انکی خیانتیں بھی پکڑیں۔ تو یہ خدا کی قدرت ہے کہ پہلے ایڈیشن میں وحی اور ہے دوسرے میں اور ہے۔ نبیوں پر وحی لے آنے والا فرشتہ کونسا ہے؟۔۔۔۔۔۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام

❶ اربعین نمبر ۴ حاشیہ ص ۶ رخ ص ۴۳۵ جلد ۱۷

مرزا اپنی اس وحی کے صفحہ ۸۲۸ اور حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۳۳ میں بھی لکھتا ہے۔

مرزا کا فرشتہ اور کذب بیانی:

کہ فرشتہ رقم لیکر آیا اور مرزا کی جھولی بھردی۔ میں نے کہا کہ آج اس سے نام ہی پوچھ لیتا ہوں بتلاؤ نام پوچھنے کی ضرورت تھی؟۔۔۔۔۔۔نہیں

کیونکہ نبیوں کی طرف تو صرف ایک ہی فرشتہ جبرائیل علیہ السلام تشریف لاتے تھے۔ مرزا نے نام پوچھا تو وہ آگے سے کہتا ہے کہ میرا نام کچھ نہیں تو پھر مرزا نے ذرا ڈانٹ ڈپٹ کیساتھ کہا کہ بتلا تیرا نام کیا ہے؟ تو پھر وہ فرشتہ کہنے لگا کہ میرا نام ہے۔ ''ٹیچی ٹیچی'' ❶

مرزائیوں کی وحی کا نام؟۔۔۔۔تذکرہ

مرزائیوں کے فرشتہ کا نام۔۔۔۔ٹیچی ٹیچی

اگر یہ نہ لکھا ہوا ہو تو جو سزا چور کی وہ میری

اب بتلاؤ کہ جس وقت پہلے مرزا نے نام پوچھا تو اسنے کہا کہ میرا نام کچھ نہیں پھر کہا کہ ''ٹیچی ٹیچی'' تو اسنے پہلے جھوٹ بولا کہ نہیں؟۔۔۔۔بولا

تو اب بتلاؤ جس نبی کا فرشتہ جھوٹا ہوگا وہ نبی کہاں سے سچا ہوا؟

نبی بھی۔۔۔۔۔۔جھوٹا

فرشتہ بھی۔۔۔۔۔جھوٹا

نبی کی وحی کی زبان:

قرآن میں آتا ہے کہ ہر نبی پر وحی اسکی مادری زبان میں آئی۔ ہمارے نبی ﷺ قیامت تک کے انسانوں کیلئے نبی ہیں۔ لیکن آپ پر بھی وحی کس زبان میں آئی (عربی) میں قرآن کے مکمل تیس پاروں میں

کوئی زبان عربی کے علاوہ ہے؟۔۔۔۔۔۔نہیں

❶ حقیقۃ الوحی ص ۳۳۳، رخ ۲۶-۳۴۵ جلد ۲۲

پشتو، پنجابی، انگریزی کوئی ہے؟۔۔۔۔۔۔۔نہیں

خدا کا یہ قانون ہمیشہ ہمیشہ کیلئے انبیاء کیلئے وحی اسکے زبان میں ہوتی ہے تو مرزا قادیانی پر قانون کیمطابق کس زبان میں وحی آنی چاہیے تھی؟۔۔۔۔۔۔پنجابی میں

کیونکہ پنجاب میں رہنے والا تھا۔ لیکن مرزا کی اس وحی میں پنجابی کی ایک آیت ہے کہ ''پٹی پٹی'' یہ محمدی بیگم والا قصہ ہے بڑا المناقصہ ہے اسکو نہیں چھیڑتا۔ یہ آٹھ دس زبانوں میں وحی ہے کہ کھچڑی ہے؟

میرا چیلنج ہے مرزائی ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء میں سے کوئی ایک نبی بتلائیں جس پر دو یا تین زبانوں میں وحی نازل ہوئی ہے۔

دس زبانوں میں مرزا قادیانی پر نازل ہونے والے وحی کا یہ مجموعہ بتلا رہا ہے کہ رحمانی نہیں بلکہ شیطانی ہے۔ مرزا خود مانتا ہے کہ یہ انتہائی بیہودہ بات ہے آدمی کی زبان کوئی اور ہو اور اسکو وحی کسی اور زبان میں ہو۔ پشتو مرزا کو آتی نہیں تھی۔ اسلئے پشتو زبان میں ایک بھی وحی نہیں لیکن مجھے تعجب ہوتا ہے کہ یہ ہمارے پٹھان بھائی کسطرح سے مرزائی ہوجاتے ہیں۔ خدا کا قانون ہے۔

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ (سورہ ابراہیم آیت ۴)

کہ ہر نبی پر وحی اسکی مادری زبان میں تھی

اگر یہ رحمانی وحی ہوتی تو ایک زبان میں ہوتی پنجابی میں۔ معلوم ہوا کہ یہ وحی رحمانی نہیں بلکہ شیطانی ہے۔ ایک مرزائی سے میں نے سوال کیا کہ اگر مرزا واقعی سچا نبی تھا۔ تو اس پر ایک زبان میں وحی کیوں نہ نازل ہوئی۔ تو اس نے کہا ہمارا نبی انٹرنیشنل نبی تھا۔

کیا مرزا انٹرنیشنل نبی ہے؟

تو میں نے کہا کہ ماہرین لغت نے کہا ہے کہ اس وقت دنیا میں ساڑھے چار ہزار زبانیں بولی جاتی ہیں۔ تو پھر ہر زبان میں ایک ایک آیت ہونی چاہیے تھی۔

کیا آمنہ کے لال محمد مصطفی ﷺ پوری کائنات کے لئے نبی نہیں ہیں؟۔۔۔(ہیں)

انٹرنیشنل نبی ہیں۔

اگران پر ایک زبان میں وحی ہوئی ہے تو مرزا جو اپنے آپکو انکا ظل اور بروز کہتا ہے۔اس پر مختلف زبانوں میں وحی کیسے نازل ہوگئی۔

مرزا قادیانی پر مختلف زبانوں میں وحی کا نازل ہونا ہی کیا جھوٹے ہونے کی دلیل ہے کہ نہیں؟۔۔۔۔ہے

مرزائیوں سے سوال کرنے کا طریقہ:

تو اگر آپ یہی بات اپنے پلے باندھ لیں تو انشاءاللہ کوئی مرزائی آپکے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔

آپ قادیانی سے سوال کریں کہ کیا مرزا پر وحی نازل ہوتی تھی تو اس سے کہیں کہ کس زبان میں ہوتی تھی؟ تو آپ کو کہے گا۔کبھی عربی، کبھی سنسکرت، کبھی پنجابی، کبھی انگلش میں اور کبھی ایسی زبان میں جسکو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا تھا۔

تو انکو کہو کہ اگر یہ خدا کا نبی تھا اور اسکو خدا کی طرف سے وحی ہوتی تھی تو اس پر صرف اسکی مادری زبان میں ہوتی تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا کذاب و دجال ہے۔اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی نے آنا تھا اور اس پر وحی نازل ہونی تھی اور ایمان لے آنا ضروری تھا تو اس وحی کا ذکر قرآن مجید میں ہونا چاہیے تھا یا نہیں؟

سوال یہ ہے کہ قرآن کہہ رہا ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان سے پہلے والی وحی پر ایمان لے آئے وہ کامیاب اور سچے مومن ہیں۔لیکن مرزا قادیانی کہہ رہا ہے کہ نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والی وحی جو مجھ پر نازل ہوئی ہے جب تک جو اسکو نہ مانے وہ کامیاب نہیں ہے۔ بلکہ وہ جہنمی ہے۔

قرآن کو مانیں یا مرزا کو؟

اب قرآن سچا ہے یا مرزا قادیانی؟۔۔۔قرآن مجید

تو قرآن جن کو کامیاب۔۔۔۔۔۔۔کہہ رہا ہے۔

مرزا قادیانی انکو۔۔۔۔۔۔۔جہنمی کہتا ہے۔

تو مرزا قادیانی سچا ہوا یا جھوٹا؟۔۔۔۔۔۔جھوٹا

مرزا قادیانی کے نزدیک جو مرزا پر ایمان نہیں لے آئے چاہے وہ نمازیں پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہوں، زکوۃ دیتے ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہوں۔کلمہ پڑھتے ہوں۔لیکن وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج اور جہنمی ہیں۔۔۔۔العیاذ باللہ

سر ظفر اللہ نے قائداعظم کا جنازہ نہیں پڑھا تھا۔اسلئے اسکے نزدیک ہر کلمہ گو جو مرزا پر ایمان نہ لے آئے وہ کافر ہے۔اب فیصلہ تم نے کرنا ہے کہ آیا خدا کا قرآن جنکو کامیاب کہہ رہا ہے۔مرزا انکو جہنمی کہتا ہے اب ان میں سچا کون ہے؟

مرزا یا خدا کا قرآن؟۔۔۔۔۔۔۔خدا کا قرآن

مرزائی میرے ساتھ حیات مسیح پر گفتگو نہیں کر سکتے:

دوسری بات یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ قادیانی دھوکہ دیتے ہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں آسمانوں پر موجود ہیں۔قیامت سے پہلے وہ آسمان سے اتریں گے۔جو اس عقیدے کا منکر ہو وہ قرآن و حدیث رسول اجماع امت کا منکر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے متعلق مرزا ناصر نے ۱۹۷۸ء میں یہاں ایک کانفرنس کی تھی۔جسکا نام تھا وفات مسیح کانفرنس اور اسمیں چیلنج کیا تھا۔کوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ثابت کرے۔الحمد للہ اسوقت بھی میں نے اس کے چیلنج کو قبول کر کے جرأت بہادری اور دلیری کیساتھ قرآن و حدیث میں بیشمار دلائل کی موجودگی کی وجہ سے چیلنج کیا تھا۔آؤ ہم حیات مسیح ثابت کرتے ہیں۔

یہاں (لندن) میں آکر آپ کے خادم نے حیات مسیح کانفرنس مقابلے میں کی تھی۔آج بھی ان میں جرأت نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر میرے ساتھ بحث کریں۔مجھے آپکی تھکاوٹ کا احساس مجبور کر رہا ہے کہ میں اپنی گفتگو کو مختصر کروں۔

آخری بات سنیں:

یہ بتاؤ کہ اب صدی کونسی ہے چودھویں یا پندرھویں؟۔۔۔۔۔پندرھویں

پندرھویں صدی دلیل ہے۔اس بات کی کہ مرزا قادیانی جھوٹا ہے۔اگر مرزا قادیانی سچا ہوتا

تو پندرھویں صدی نہ آتی۔ قادیانیوں سے بحث کرنے کیلئے زیادہ دلائل کی ضرورت نہیں۔

آخری بات:

صرف آپ یہ کہہ دیں کہ مرزا قادیانی کہتا تھا کہ چودھویں صدی آخری صدی ہے کہتا تھا کہ میں مہدی ہوں، عیسیٰ ہوں، چودھویں صدی کا مجدد ہوں، یہ چودھویں صدی آخری صدی ہے۔ اسکے بعد کوئی صدی نہیں ہوتی۔ اسکے بعد قیامت قائم ہو جاتی ہے لیکن اب پندرھویں صدی آگئی ہے۔ اگر چودھویں صدی آخری ہوتی تو پندرھویں صدی نہ آتی۔ پندرھویں صدی کا ہر سال، ہر مہینہ، ہر ہفتہ، ہر دن، ہر گھنٹہ، ہر منٹ، ہر سیکنڈ مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کا اعلان کرتا ہے۔

ایک بات یاد رکھیں کہ آپکو کوئی قادیانی ملے تو آپ صرف پانچ دفعہ کہہ دیں کہ

پندرھویں صدی آگئی، پندرھویں صدی آگئی،

پندرھویں صدی آگئی، پندرھویں صدی آگئی،

پندرھویں صدی آگئی،

اسی سے وہ سمجھ جائیگا کہ یہ مرزا کے کذاب و دجال ہونے کا نعرہ لگا رہا ہے۔ کیونکہ مرزا کہتا تھا کہ چودھویں صدی آخری صدی ہے لیکن اب تو پندرھویں صدی آگئی ہے۔ یہ کیوں آئی؟ یہ مرزا کے کذب پر دلالت کرنے آئی ہے۔

ایک اور بات سنیں کہ مرزائی ربوہ میں صد سالہ جشن منانا چاہتے تھے۔ کیونکہ مرزا کو اعلان نبوت کیے ہوئے سو سال گذر گئے تھے۔ سو ملکوں کے نمائندے آئیں گے سو زبانوں میں تقریریں ہونگی، سو زبانوں میں اشتہار چھپیں گے۔ پچیس کروڑ روپے اس جشن کیلئے مختص کیے گئے۔ غیرت خداوندی کو جوش آیا کہ ایک جھوٹے نبی کی نبوت کا جشن منایا جائے۔ لہٰذا اس پر پابندی لگ گئی اور خدا کی قدرت دیکھیں کہ پاکستان میں مرزائی جماعت کے سربراہ کو کوئی جائے پناہ نہ ملی اور بالآخر یہاں بھاگ آیا اور اب یہ پاکستان نہیں جاسکتا۔ کیونکہ اس پر وہاں مقدمات ہیں۔

یہ ان شاء اللہ کبھی بھی پاکستان نہیں جاسکے گا۔ اللہ سمجھ اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

﴿عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور دلائل ختم نبوت﴾

تعارف

ووکنگ (لندن) کی تاریخی شاہجہان مسجد ہے جو بیگم بھوپال نے تعمیر کرائی تھی اور ایک مدت دراز تک قادیانیوں کے قبضہ میں رہی علماء اور مسلمانوں کی کوششیں رنگ لائیں اب وہ مسلمانوں کے قبضہ میں ہے اور پاکستانی سفارت خانہ کے زیر اہتمام ہے۔ ریجنٹ پارک لندن کی مرکزی مسجد میں بھی دو روزہ ''حیات مسیح'' کانفرنس کرنے کے بعد اس تاریخی شہر میں دو روزہ ''ختم نبوت کانفرنس'' منعقد کی گئی تھی جسمیں ختم نبوت کی اہمیت کے موضوع پر حضرۃ چنیوٹی'' کا یہ تاریخی خطاب ہوا۔ (از مرتب)

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور دلائل ختم نبوت

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًاo وقال النبیﷺ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

صدق اللہ مولنا العلی العظیم ۔

عقیدہ کی اہمیت

میرے دوستو بزرگو!

دین کے احکام نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ یہ دین کے بنیادی رکن ہیں ۔ انکا انکار کفر ہے ۔ لیکن ان تمام اعمال کا دارومدار عقیدہ پر ہے ۔

اگر عقیدہ صحیح ہے تو پھر ان اعمال کا وزن ہے ۔ قیمت ہے ۔

اگر عقیدہ صحیح نہیں تو پھر چاہے لاکھ نمازیں پڑھ لے ساری زندگی روزے رکھے ساری زندگی حج کرے، صدقات دے، مسجدیں بنائے' قرآن شائع کرے' لیکن اسکے لئے رائی کے برابر بھی ثواب نہیں ہے ۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

فحبطتْ اعمالُهم فلا نُقیم لهم یومَ القیامةِ وزناً (الکہف آیت ۱۰۵)

سب اعمال برباد ۔ انکے لئے قیامت کے دن کوئی وزن نہیں ۔

عقائد میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پہلے سمجھانا چاہتا ہوں ۔ اسلئے کہ آج مسلمانوں کے دلوں سے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت ہی نکل گئی ۔

آج ارتداد و کفر پھیل گیا

انکے مراکز قائم ہیں

جہاں سے جھوٹی نبوت کا پرچار اسلام کا لیبل لگا کر کرتے ہیں ۔

قرآن مجید کے غلط ترجمے شائع ہو رہے ہیں ۔

اسلام کے نام پر کفر و زندیقیت پر مبنی پمفلٹ شائع ہو رہے ہیں ۔ لاکھوں لوگ مرتد ہو گئے اور ہم غفلت کا شکار ہیں ۔

کیا ہماری بھی ذمہ داری ہے یا نہیں؟

ہمیں کوئی احساس نہیں ۔

آؤ پہلے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت سمجھیں۔

عقیدہ ختم نبوۃ اسلام کی اساس:

ختم نبوۃ کا عقیدہ اسلام کا اساسی اور بنیادی عقیدہ ہے۔ اگر ختم نبوت کا عقیدہ نہ رہے تو سارا دین ختم ہو جائے۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ کی توحید بھی باقی نہیں رہتی۔ عقیدہ توحید کا تصور جو ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاءؑ نے دیا ہے وہ تب باقی رہتا ہے جب عقیدہ ختم نبوت محفوظ ہو ورنہ وہ تصور ختم۔ اب دیکھئے مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مجھے وحی ہوئی۔

اِنّما اَمْرُكَ اِذا اَرَدْتَ شیاً اَنْ تقولَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْن

تیرا امر تو جب کسی کام کے کرنے کو چاہے تو کہتا ہے "کن" تو وہ ہو جاتا ہے۔

یہ شان کس کی ہے؟ (اللہ کی ہے) ❶

مرزا کہتا ہے کہ یہ شان مجھے مل گئی ہے۔

اب یہ شان اور صفت اللہ کی تھی اور یہ صفت کسی انسان میں ماننا توحید کے خلاف ہے۔ شرک ہے تو اب جو مرزا کو نبی مانیگا تو وہ مرزا کے اندر یہ صفت مانے گا یا نہیں؟ (مانیگا)

اسی طرح مرزا اپنی کتاب خطبہ الہامیہ میں لکھتا ہے کہ

اعطیت صفة الافناء والاحیاء ❷

کہتا ہے کہ:

مجھے مارنے اور زندہ کرنے کی بھی طاقت دے دی گئی ہے۔

موت وحیات دینا کس کی صفت ہے؟۔۔۔۔۔۔اللہ کی

کسی انسان میں یہ صفات ماننا شرک ہے۔

اب جو مرزا کو نبی مانیگا تو وہ اسکے اندر اس صفت کو مانیگا یا نہیں؟۔۔۔مانیگا

---

❶ تذکرہ ص ۵۲۵ براہین حصہ پنجم رخ ص ۱۳۲ جلد ۲۱ حقیقت الوحی ص ۱۰۵ رخ ص ۱۰۸ جلد ۲۲

❷ خطبہ الہامیہ ص ۳۶ رخ جلد ۱۶ ص ۵۶

کیونکہ نبی وہ شخصیت ہوتی ہے جسکی ہر بات ماننا پڑتی ہے۔

مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ:

نبی کی ذات پرکھی جاتی ہے نبی کی بات نہیں پرکھی جاتی

نبی کی ذات پر ایمان لانے سے قبل پرکھو کہ سچا ہے یا جھوٹا؟

لیکن نبی کو ماننے کے بعد اس کی ہر بات ماننا پڑے گی۔

وہ کہے کہ سورج مغرب سے طلوع ہوتا ہے۔ ہمیں ماننا پڑیگا۔

وہ کہے کہ میں راتوں رات ساتوں آسمانوں سے ہو کر آگیا ہوں۔ ہم کہیں گے کہ سچ ہے۔

نبی جو کچھ کہہ دے اس پر ایمان لے آنا پڑیگا۔ تو اسلئے عقیدہ ختم نبوت پورے دین کا حصار ہے۔

اگر عقیدہ ٹوٹ گیا تو دین کا حصار اور باڑ ٹوٹ گئی۔

اس لئے میں کہتا ہوں:۔

اگر عقیدہ ختم نبوت کا تصور ختم ہو جائے اور حضور علیہ السلام کے بعد کسی کو نبی مان لیا جائے تو وہ جو بات کرے ماننی پڑیگی چاہے رب کی توحید کے خلاف ہی کیوں نہ ہو؟

میں بتایا کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی نے جہاد کو حرام کیا ❶

دوسری باتیں کہیں تو اسکو ماننے والوں نے اسکے اس فتویٰ کو بھی مانا۔ تو معلوم ہوا کہ سارے دین کا انحصار ہی عقیدہ ختم نبوت پر ہے۔

اگر یہ عقیدہ ٹوٹ گیا تو سارے دین کا شیرازہ بدل گیا۔

نیا نبی چاہے دین کے کسی حصہ کو بدل دے یا سارے دین کو بدل دے تو بہر حال دین کے ایک ایک جزو کی حفاظت ختم نبوت پر منحصر ہے۔

ختم نبوت۔۔۔۔۔۔۔۔۔محفوظ ہے

تو قرآن بھی۔۔۔۔۔۔۔۔محفوظ ہے

نماز بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔محفوظ ہے

---

❶ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۴۲ رخ جلد ۱۷ ص ۷۷، ۸۰، ۷۷

توحید بھی.......... محفوظ ہے

دین بھی.......... محفوظ ہے

پورا اسلام.......... محفوظ ہے

تحفظ ختم نبوۃ کیلئے صدیق اکبرؓ کی عظیم قربانی:

یہی تو وجہ ہے کہ اس عقیدہ کی حفاظت کیلئے سیدنا صدیق اکبرؓ نے اتنی بڑی قربانی دی جسکی نظیر پوری تاریخ اسلام میں نہیں ملتی۔ (جسکی تفصیل آنے والی ہے)

آؤ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کرو۔

مسیلمہ کذاب سے جنگ کیلئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کے بیٹے حضرت عکرمہؓ کو لشکر دیکر یمامہ کیطرف بھیجا۔ عکرمہؓ کون تھے؟ ابوجہل کے بیٹے۔ بہت بڑے جرنیل تھے۔ اور اس پر غور کرو کہ عرب میں مسیلمہ کو ماننے والا کوئی نہیں تھا بلکہ عجمی لوگ ماننے والے تھے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اسکی امت یہاں آجائے۔ تو تب جہاد کرینگے بلکہ دنیا کے جس کونے میں بھی مدعی نبوت ہو اسکا خاتمہ مسلمانوں کا اولین فریضہ ہے۔

حضرت مولنا انور شاہ کشمیریؒ کا فرمان:

عام طور پر لوگ کہتے ہیں کہ یہاں قادیانی نہیں ہیں اسلئے مسئلہ قادیانیت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے سنا کہ علامہ انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ڈابھیل میں مدرسہ قائم کیا تھا کہ یہ علاقہ قادیانیت سے بچا ہوا ہے۔ اسلئے یہاں کام کرنا ضروری ہے تاکہ یہ قادیانیت کے جراثیم سے محفوظ رہ سکے۔ اور اگر قادیانیت کی بیماری اس علاقہ میں آئے تو یہ لوگ پہلے سے اس فتنہ سے واقف ہوں اور وہ اسکا شکار نہ ہوسکیں۔

کون انور شاہ کاشمیریؒ؟ وقت کا ابن حجرؒ و ابوحنیفہؒ جس نے تین چار کتابیں اس فتنہ کی سرکوبی کیلئے لکھیں جنہوں نے اپنی زندگی کا آخری حصہ اس فتنہ کی سرکوبی کیلئے لگایا۔

حضرت شاہ صاحب کا مرض وفات میں علماءِ کرام سے بیان:

مولنا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ کے دستخطوں سے تائید شدہ تحریر میرے پاس ہے۔ جس میں ہے کہ حضرت انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ نے اپنی مرض وفات میں علماء کو کچھ نصائح فرمائے۔

دیوبند میں مسجد کے اندر منبر کے پاس آپکو بٹھلایا۔

آپکی آواز نحیف تھی۔ خدام علماء بیٹھے تھے۔ اس مجلس میں آپ نے بطور وصیت جو الفاظ فرمائے ہیں وہ یہ ہیں۔

فرمایا:۔

کہ امت مسلمہ کی پوری تیرہ سو سالہ تاریخ پر میں نے جب گہری نگاہ ڈالی ہے تو پوری تاریخ میں مسلمانوں کے خلاف قادیانیوں جیسا خطرناک فتنہ وجود میں نہیں آیا۔ مسلمانوں کے ایمانوں کو اس فتنہ ارتداد سے بچاؤ اور اپنی ساری قوتیں اس میں صرف کر ڈالو۔ اور یہ ایسی جدوجہد ہے جسکا بدلہ جنت ہے اور میں اس بدلہ کا ضامن ہوں۔

ناموس ختم نبوۃ کیلئے پہلی جنگ:

آج یہ فتنہ پوری دنیا میں پھیل گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسوقت مدینہ سے لشکر بھیج رہے ہیں۔ جب ابھی تک مدینہ میں یہ وبا نہیں آئی تھی۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لشکر دیکر بھیجا اور ہدایت کی اس وقت تک جنگ نہ کرنا جب تک حضرت (شرحبیل) رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مہم سے فارغ ہو کر آپکے ساتھ نہ مل جائیں۔ کیونکہ حضرت صدیقؓ کو خبریں مل گئی تھیں کہ مسیلمہ کا لشکر بڑا جرار اور وہ بڑے جنگ جو لوگ ہیں اور اس نے اپنی بڑی فوج تیار کر لی ہے۔ جب حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے تو جذبہ جہاد سے سرشاری کی وجہ سے انکے آنے کا انتظار نہ کیا۔

ارادہ نیک تھا، بہادر جرنیل تھا

لیکن امیر المومنین کی ہدایت کا خیال نہ رکھ سکے۔ ارادہ اچھا تھا کہ شرحبیل کا انتظار کیے بغیر

میں انکا قلع قمع کر دونگا۔ منکرین ختم نبوت کو اتنی مہلت ہی کیوں دی جائے؟

لڑائی ہوئی تو عارضی طور پر شکست ہوگئی جس سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بڑا دکھ ہوا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسوقت منکرین زکوۃ مالک بن نویرہ وغیرہ سے قتال کرنے گئے ہوئے تھے۔ وہ اس مہم سے فارغ ہو کر آگئے تھے تو حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو فوراً حکم دیکر بھیجا کہ اب تم تینوں (عکرمہ، شرحبیلؓ خالد) جرنیل اکٹھے ہو کر پھر مسیلمہ سے لڑائی کرنا۔ کیونکہ اس لڑائی میں مسلمانوں کا بڑا نقصان ہوگیا تھا۔ اب تینوں جرنیل (عکرمہ، خالد بن ولید، شرحبیل رضی اللہ عنہم) اکٹھے ہوگئے اور انہوں نے بالا تفاق انکی کمان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دے دی۔

اب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بڑے ہیں۔ ان دونوں جرنیلوں نے انکی قیادت میں یہ تاریخی جنگ لڑی۔ یہ اتنی بڑی جنگ ہوئی کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں اتنی بڑی تاریخی جنگ نہیں لڑی گئی۔

اس جنگ میں 1200 سو مسلمان شہید ہوئے۔ سات سو کے قریب حفاظ صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوگئے تھے۔

جنگی شہادت کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تھا ابوبکرؓ! قرآن کو کتابی شکل میں لکھوالو اگر تم نے ایک اور ایسی جنگ لڑی تو حافظ ختم ہو جائیں گے۔ قرآن لکھا ہوا تو ہے نہیں، سینوں میں محفوظ ہے۔ قرآن کو کتابی شکل میں لکھوالو۔ کیوں؟ سات سو صرف حافظ صحابہؓ شہید ہوگئے۔

مجھے خیال ہوا میں نے نبی اکرم علیہ السلام کے زمانہ سیرت کو دیکھا کہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں کل شہید ہونے والے صحابہؓ کی تعداد کتنی ہے؟

تو "رحمۃ اللعلمین" جو قاضی سلمان منصور پوری کی کتاب ہے اسکو میں نے دیکھا۔ اس میں 259 دوسوانسٹھ اور مولنا مناظر احسن گیلانی کی کتاب النبی الخاتم میں بھی 259 دوسوانسٹھ ہے۔ تو زیادہ سے زیادہ شہید ہونے والی تعداد دوسوانسٹھ ہے اور ایک ختم نبوۃ کی جنگ میں کتنے صحابہ رضی

اللہ عنہم شہید ہوئے۔ (بارہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم)

جذبہ فاروقی رضی اللہ عنہ

اس جنگ کی عظمت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھو۔

کون فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟

جسے حضور علیہ السلام نے غلاف کعبہ پکڑ کر لیا۔

جو مراد پیغمبر بنا۔

کون فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟

جب تک وہ نہیں آیا اسلام گھر کے اندر رہا جب وہ اسلام میں آیا تو اسلام گھر سے باہر آیا۔

جس نے سب سے پہلے اعلانیہ نماز مسلمانوں کو بیت اللہ میں ادا کروائی۔

وہ فاروق صدیق رضی اللہ عنہ سے کہہ رہا ہے کہ میرے ساتھ سودا کرلو۔

میری ساری زندگی کی نیکیاں لے لو اور مجھے اپنی راتوں میں سے ایک رات دے دو اور دنوں میں سے مجھے ایک دن دے دو۔

کونسی راتوں میں سے ایک رات؟

وہ تین راتیں جو آپ نبی کو لیکر غار ثور میں رہے تھے۔

ان میں سے ایک رات کی نیکیاں مجھے دے دو اور دنوں میں سے ایک دن دے دو جب تم جھوٹے مدعی نبوت، مسیلمہ کذاب سے جنگ لڑ رہے تھے۔ جو مشکل ترین دن تھے۔ ان دنوں میں سے ایک دن مجھے دے دو۔

باقی میری ساری زندگی کی عبادت تم لے لو

تو ختم نبوت کے تقدس کیلئے لڑی جانیوالی جنگ کے دن کیسے تھے؟

انکی قدر جا کر فاروق اعظمؓ سے پوچھیئے کہ ساری زندگی کی نیکیاں اس ایک دن کے بدلے دے رہا ہے۔ جن دنوں میں مسیلمہ کذاب سے جنگ ہو رہی تھی۔

حضرت وحشیؓ کی تڑپ:

آؤ!

ختم نبوۃ کیلئے لڑی جانیوالی جنگ کی عظمت ایک اور صحابیؓ کے کردار سے پوچھو! حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ کون وحشی رضی اللہ عنہ ؟

جنہوں نے حضور علیہ السلام کے چچا کو شہید کیا تھا۔

حضور علیہ السلام کے پہلوان چچا جن کی آنکھیں نکال دی گئی تھیں۔ کان، ناک کاٹ دیے گئے تھے۔ انکے قاتل حضرت وحشیؓ جب حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں اسلام قبول کرنے آئے تو حضور علیہ السلام نے انکا اسلام منظور کر لیا اور فرمایا:۔

وحشی! تیرا ایمان قبول ہے لیکن میرے سامنے نہ آنا۔ کیونکہ تیرے سامنے آنے کی وجہ سے چچا کی شہادت کا دلخراش منظر سامنے آجاتا ہے۔ تو حضرت وحشیؓ اسکے بعد مدت العمر حضور علیہ السلام کے سامنے نہ آئے اور دل میں تڑپ رہتی تھی۔ کہ جیسے اسلام کے نامور پہلوان کو قتل کر کے حضور علیہ السلام کو دکھ پہنچایا ہے اب ایسے ہی اسلام کے کسی بڑے دشمن کو ختم کر کے آقا علیہ السلام کو خوش کرونگا۔

تو جب مسیلمہ کذاب کیلئے لشکر تیار ہونے لگا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لشکر تیار کیا تو فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میں نے نام لکھوایا اور اسی وقت عزم کر لیا کہ اس جھوٹے مدعی نبوت کو میں انشاءاللہ خود قتل کرونگا۔ لشکر دوسرے فوجیوں سے لڑیگا۔

جنگ شروع ہوگئی۔ بائیس ہزار آدمی مسیلمہ کے قتل ہوئے۔ حضرت وحشیؓ کہتے ہیں کہ مجھے بڑی جدوجہد کے بعد معلوم ہوا کہ مسیلمہ فلاں قلعہ میں ہے اور قلعہ میں اپنی فوج کی کمان کر رہا ہے۔ وہ سرتاپالوہے کی زرہ میں ملبوس تھا صرف اسکی آنکھیں نظر آتی تھیں۔ اب میرے لئے کوئی چارہ نہ تھا۔ کہتے ہیں میں نے اسکی آنکھوں کو نشانہ بنا کر تیر پھینکا (نشانہ باز یہ حضرات تو تھے ہی سہی) تو وہ تڑپ کر گرا اور میں دیوار پھلانگ کر اندر گیا اور اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور اسکی نعش کا اسی

طرح مثلہ کیا جس طرح حضور علیہ السلام کے چچا امیر حمزہؓ کا کیا تھا۔ اسوقت میرا دل خوش ہوا کہ آج حالت اسلام میں کفر کے اس دھبے اور داغ کو دھو دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ میری یہ خدمت قبول کریں۔ (آمین)

تقاریر سے مسئلہ کا مکمل حل نہیں ہوگا:

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اتنی عظیم جنگ لڑ کر امت کو سمجھایا کہ مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کیا ہے؟

یہ تقریروں سے مسئلہ حل ہونے والا نہیں ہے۔

اس مسئلہ کیلئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنی قیمتی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ اپنے خون پیش کئے ہیں۔

اب یہ جھوٹی نبوت اپنے مراکز کے ساتھ دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ لوگوں کو گمراہ کر رہی ہے۔ ابھی مرزائیوں نے لندن میں انٹرنیشنل وفات مسیح کانفرنس کی ہے۔ چھ سات لاکھ پونڈ خرچ کئے ہیں۔ اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی پر اسکی تشہیر کی ہے۔ اور یہ پروپیگنڈا کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ انکی قبر کشمیر میں ہے اور حدیث میں جو آیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم آئیگا۔ اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ یہ آگیا ہے اس پر ایمان لے آؤ۔

مسلمانوں کی ذمہ داری:

دوستو بزرگو!

ختم نبوت کا عقیدہ جیسے میں نے عرض کیا ہے کہ مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے لیکن آج مجھے اس بات پر افسوس ہے کہ مسلمانوں میں ننانوے فیصد (99%) حضرات کو ختم نبوت جیسے بنیادی عقیدہ پر ایک آیت بھی یاد نہیں ہوگی۔ ہمارے لئے شرم کی بات ہے۔

قادیانیوں کے دس سالہ بچے کو بھی مرزا کی جھوٹی نبوت پر کذب بھری تاویلات کے ساتھ دس آیات یاد ہونگی۔

میں تو کہتا ہوں:۔

کہ یہ فرض ہے ہر مسلمان پر جیسے کلمہ شریف فرض ہے کہ ہر مسلمان کو ختم نبوت کی ایک آیت ضرور یاد کرے۔

کیا ہم جواب دینگے حضور علیہ السلام کو؟

حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کو مانتے ہیں لیکن ختم نبوت پر ایک آیت بھی نہیں پڑھ سکتے۔

یہ آیت:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا٥﴾ (سورۃ احزاب ۴۰)

یاد کرو گے؟ (جی)

وعدہ کرتے ہو؟ (جی)

قادیانیوں کا تو بچہ بھی آٹھ، دس آیتیں یاد کیے ہو قادیانی کی جھوٹی نبوت کو پیش کرنے کیلئے اور ہم حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کیلئے ایک آیت یا حدیث بھی پیش نہ کرسکیں۔ آؤ آیت کا ترجمہ و مختصر تشریح ہی سنتے جاؤ۔

ختم نبوۃ پر قرآنی دلیل:

اور کچھ نہیں تو حضور علیہ السلام کی ختم نبوت پر یہی ایک آیت تو یاد کرلینی چاہیے۔

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا٥﴾ (سورۃ احزاب ۴۰)

محمد علیہ السلام تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں اور لیکن وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔

آیت کا شانِ نزول:

اس آیت کے شانِ نزول میں ایک واقعہ ہے کہ نبی اکرم علیہ السلام کی پھوپھی زاد بہن

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ جن کا نکاح آپ ﷺ نے اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کردیا حضور علیہ السلام کے بیٹے تو بچپن ہی میں فوت ہوگئے تھے۔ آپ کی چار بیٹیاں تھیں۔ انکی شادیاں اور اولادیں بھی ہوئیں لیکن بیٹا ایک بھی بڑا نہیں ہوا۔ اسکی حکمت خود بتائی۔

بخاری شریف کی حدیث ہے

لو قُضِیَ ان یَکونَ من بَعْدِی نبیٌّ لَعَاشَ ابراهیم (بخاری)

اگر میرے بعد نبی ہونا ہوتا تو میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا

تو حضور علیہ السلام کے بیٹے زندہ نہ رہے کیونکہ آپکے بعد نبی کوئی نہیں ہونا۔

اگر حضور علیہ السلام کا بیٹا زندہ رہتا اور نبی نہ بنتا تو یہ نبی کی شان کے خلاف ہے۔ اور نبیوں کے بیٹے تو نبی ہوں مگر آمنہ کے لال علیہ السلام کے بیٹے نبی نہ ہوں۔

آپکا بیٹا بھی ہو

خوبصورت بھی ہو

عقلمند بھی ہو اور

پھر وہ نبی نہ ہو۔۔؟

ابراہیم علیہ السلام کا بیٹا نبی

یعقوب علیہ السلام کا بیٹا نبی

زکریا علیہ السلام کا بیٹا نبی

لیکن نبیوں کے سردار حضور علیہ السلام کا بیٹا ہو لیکن نبی نہ ہو تو یہ آپکی شان کے خلاف ہے اور اگر بیٹا ہوتا اور نبی بنتا تو یہ آپکی شان ختم نبوۃ کے خلاف تھا۔ اسلئے اللہ نے بچپن ہی میں سنبھال لیے۔

حکمت سمجھے ہو؟

قادیانی ایک حدیث پیش کرتے ہیں کہ

لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً

اسکی نہ کوئی سند ہے نہ کوئی صحیح روایت ہے۔

جسکی سند صحیح ہے۔ بخاری کی حدیث کو نہیں مانتے۔

تو بہر حال حضور علیہ السلام کا منہ بولا بیٹا جوان ہوا تو آپ نے پھوپھی کی بیٹی مائی زینب سے انکی شادی کر دی۔ اتفاقاً دونوں کا آپس میں مزاج نہ ملا۔ آخر حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طلاق دے دی۔ جس پر آنحضرت علیہ السلام کو بڑا صدمہ اور دکھ ہوا۔ اسلئے کہ سارے خاندان نے شادی کیوقت مخالفت کی تھی کہ زید غلام ہے۔ پتہ نہیں کہاں کا؟

اور یہ اونچا ہاشمی خاندان؟ اس لڑکی کی شادی کر کے دے رہے ہو۔۔۔؟؟

اس پر یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہوئی۔ اب طلاق پر زیادہ برانگیختہ ہوئے لیکن بہر حال نبی کریم علیہ السلام کو بڑی تکلیف ہوئی اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مائی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضور علیہ السلام سے کر دیا اور فرمایا وَ زَوَّجنٰکھا۔ کہ اے محمد علیہ السلام ہم نے آپکا نکاح زینب سے کر دیا۔ (سورۃ احزاب)

کفر کا پروپیگنڈہ اور جواب الٰہی:

جونہی لوگوں کو اسبات کا پتہ چلا کہ زینب حضور علیہ السلام کی بیوی بن گئی ہیں تو ایک طوفان برپا ہو گیا۔ کہ (العیاذ باللہ) کہنے لگے کہ یہ کیسا نبی ہے؟

جس نے اپنی بہو سے نکاح کر لیا ہے۔ کیونکہ منہ بولا بیٹا تھا تو اسکی بیوی بہو بنی۔ تو اس پر یہ آیت اتری۔ اللہ نے فرمایا:۔

ماکان محمد ابا احدٍ من رجالکم

کہ محمد علیہ السلام تم میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ تو جب انکا لڑکا ہی نہیں ہے تو انکی بہو کیسے بن گئی؟ کیونکہ کسی کو منہ سے بیٹا کہنے سے وہ حقیقی بیٹا تو نہیں بن جاتا۔

کسی کو منہ سے بیٹی کہنے سے وہ حقیقی بیٹی یا منہ سے بہن یا ماں کہہ دینے سے وہ حقیقی ماں، بہن بیٹی

نہیں بن جاتی۔

شریعت نے مسئلہ سمجھانا تھا کہ کسی کو بیٹا یا بیٹی کہہ دینے سے اسکے احکام بیٹوں یا بیٹیوں والے نہیں ہو جاتے۔

تو اگر حضور علیہ السلام نے اسکو بیٹا کہہ دیا تھا لیکن وہ آپکے گھر پیدا تو نہیں ہوا تھا وہ تو اپنے باپ کے گھر پیدا ہوا تھا۔ تو اسلئے حضرت زینب حضور علیہ السلام کی بہو نہیں تھی۔

تو فرمایا۔

ماکان محمد ابا احدٍ من رجالکم

محمد علیہ السلام تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں

تو اسکی بہو کیسے آ گئی؟ یہ غلط کہتے ہیں۔

آگے فرمایا:۔

ولکن رسول اللہ

اور لیکن آپ اللہ کے رسول ہیں۔

جب آپ سے یہ نفی کی کہ آپ جسمانی طور پر کسی کے باپ نہیں ہیں۔ تو فرمایا کہ لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں۔ رسول امت کا روحانی باپ ہوتا ہے۔ اسکی بیویاں امت کی روحانی مائیں ہوتی ہیں۔

وَ ازواجہٗ امھاتھم

اچھا، تو دوسرے بھی روحانی باپ ہیں اس روحانی باپ اور دوسروں میں فرق کیا ہوا؟ روحانی باپ تو اور بھی ہوئے رسول تو اور بھی ہوئے تو اس رسول اور دوسرے رسول میں کیا فرق ہوا؟ کہ یہ رسول خاتم النبیین ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اللہ نے جسطرح اپنی توحید قل ھو اللہ کہہ کر بیان کی ہے اور حضور علیہ السلام کی رسالت محمد الرسول اللہ کہہ کر بیان کی ہے۔

اسی طرح حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کو خاتم النبیین کہہ کر بیان کیا ہے۔

یہ آیت خاتم النبیین حضور علیہ السلام کی ختم نبوت پر دو اور دو چار کیطرح واضح ہے۔ اگر کوئی اور آیت نہ بھی ہوتی تب بھی حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کیلئے یہی کافی ہوتی۔

خاتم النبیین کی وضاحت بزبان نبوی علیہ السلام:

اب خاتم النبیین کا ترجمہ سمجھو یہ لفظا تو قادیانی بھی مانتے ہیں۔ ہیرا پھیری جتنی ہے وہ معنی میں ہے وہ اسکا معنی مہر کرتے ہیں۔ کہ حضور علیہ السلام نبیوں کی مہر ہیں۔ اگر چہ مہر کا معنی بھی ہمارے خلاف نہیں کیونکہ جس چیز پر مہر لگ جائے اور سیل ہو جائے وہ بند ہو جاتی ہے۔ اس میں کمی بیشی نہیں ہوتی۔ تو اس وقت خاتم النبیین کا معنی ہے کہ ہمارے نبی نبیوں کی زینت ہیں۔

کبھی یہ معنی خاتم النبیین کا افضل کرتے ہیں جیسے کہتے ہیں خاتم المحدثین کہ اس پر حدیث ختم ہے گویا اس نے کمال کر دیا ہے۔ گویا یوں کہا گیا ہے کہ اس نبی پر نبوت ختم کر دی گئی ہے۔

یعنی کہ یہ کمال کا نبی ہے خاتم النبیین کا یہ معنی ہے۔

اب آؤ میں آپکو اسکا معنی بتلاؤں۔ پہلا تو وہ معنی جو خود نبی نے اسکا کیا ہے وہ سنو!

جو نبی نے معنی کیا ہے وہ صحیح ہوگا یا نہیں؟ (ہوگا)

حضور علیہ السلام کو پتہ تھا کہ میری امت میں دجال، کذاب پیدا ہونگے۔ آپ نے امت کو خبردار کیا اور ایک حدیث میں فرمایا:۔

لا تقوم السّاعة حتى يبعث دجّالون كذّابون

کہ اس وقت تک قیامت نہیں آئیگی۔ جب تک کئی کذاب اور دجال پیدا نہ ہوں۔

اور آپ علیہ السلام دجالوں سے پناہ مانگتے تھے۔

اللهم انی اعوذبك من فتنة مسيح الدجّال (بخاری)

اے اللہ میں مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔

ایک تو بڑا دجال آئیگا اس سے پہلے کئی دجال آئینگے۔ انکا سرغنہ کانا دجال ہوگا۔ مرزا کہتا ہے کہ کانا دجال سے مراد انگریز ہے اور حدیث میں جو آتا ہے کہ وہ دجال گدھا پر ہوگا اس سے مراد

ریل گاڑی ہے ❶ اور مرزا قادیانی خود اس گدھا پر سوار ہوتا تھا۔ ❷ بلکہ اسکی لاش بھی اسی گدھے پر لادی گئی۔ ❸

بہر حال حضور علیہ السلام نے دجالوں کے فتنوں سے پناہ مانگی ہے۔ چودھویں صدی کا دجال مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اور یہ فتنہ ہے اور حضور علیہ السلام نے فتنہ سے پناہ مانگی ہے۔ تو جس فتنے سے حضور علیہ السلام نے پناہ مانگی ہے کیا وہ معمولی ہو سکتا ہے؟ ان دجالی فتنوں سے بچنے کیلئے سورہ کہف ہر جمعہ پڑھا کرو۔

حضور علیہ السلام نے اس آیت کا خود ترجمہ کر کے بتلا دیا۔

فرمایا:۔

سيكون في امّتي ثلٰثون كذّابون دجّالون كلهم يزعُمُ انّه نبي الله
وَ انا خاتم النبيين لا نبي بعدی (مسلم)

کہ عنقریب میری امت میں تیس کذاب و دجال ہونگے ہر ایک دعویٰ کریگا کہ میں خدا کا نبی ہوں یاد رکھنا۔

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

ہاں! یہ فرمایا کہ میرے بعد میری امت میں سے جھوٹے دجال ہونگے۔ میرا کلمہ پڑھیں گے۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھینگے۔ ان سے خبردار رہنا اور محفوظ رہنا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ دجال، کذاب ہونگے وہ خاتم النبیین کا ترجمہ کچھ اور کرینگے اسلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود معنی بتا گئے۔

أنا خاتم النبيين لا نبي بعدی

حضور علیہ السلام کو پتہ تھا کہ اسکا معنی مہر والا بھی کرینگے زینت والا بھی کرینگے۔ افضل بھی

---

❶ ازالہ اوہام ص ۳۰، ۷ رخ جلد ۳ ص ۴۹۳
❷ ازالہ اوہام ص ۸۳۹، رخ جلد ۳ ص ۵۵۵
❸ مجدد اعظم جلد ۲ ص ۱۲، ۱۱ بحوالہ زریں اصول ص ۲۵۰

یہ آیت خاتم النبیین حضور علیہ السلام کی ختم نبوت پر دو اور دو چار کیطرح واضح ہے۔ اگر کوئی اور آیت نہ بھی ہوتی تب بھی حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کیلئے یہی کافی ہوتی۔

خاتم النبیین کی وضاحت بزبان نبوی علیہ السلام:

اب خاتم النبیین کا ترجمہ سمجھو یہ لفظاً تو قادیانی بھی مانتے ہیں۔ ہیرا پھیری جتنی ہے وہ معنی میں ہے وہ اسکا معنی مہر کرتے ہیں۔ کہ حضور علیہ السلام نبیوں کی مہر ہیں۔ اگر چہ مہر کا معنی بھی ہمارے خلاف نہیں کیونکہ جس چیز پر مہر لگ جائے اور سیل ہو جائے وہ بند ہو جاتی ہے۔ اس میں کمی بیشی نہیں ہوتی۔ تو اس وقت خاتم النبیین کا معنی ہے کہ ہمارے نبی نبیوں کی زینت ہیں۔

کبھی یہ معنی خاتم النبیین کا افضل کرتے ہیں جیسے کہتے ہیں خاتم المحدثین کہ اس پر حدیث ختم ہے گویا اس نے کمال کر دیا ہے۔ گویا یوں کہا گیا ہے کہ اس نبی پر نبوت ختم کر دی گئی ہے۔

یعنی کہ یہ کمال کا نبی ہے خاتم النبیین کا یہ معنی ہے۔

اب آؤ میں آپکو اسکا معنی بتلاؤں۔ پہلا تو وہ معنی جو خود نبی نے اسکا کیا ہے وہ سنو!

جو نبی نے معنی کیا ہے وہ صحیح ہوگا یا نہیں؟ (ہوگا)

حضور علیہ السلام کو پتہ تھا کہ میری امت میں دجال، کذاب پیدا ہونگے۔ آپ نے امت کو خبردار کیا اور ایک حدیث میں فرمایا:۔

لا تقوم السّاعة حتی یبعث دجّالون کذّابون

کہ اس وقت تک قیامت نہیں آئیگی۔ جب تک کئی کذاب اور دجال پیدا نہ ہوں۔

اور آپ علیہ السلام دجالوں سے پناہ مانگتے تھے۔

اللهم انی اعوذبك من فتنة مسیح الدجّال (بخاری)

اے اللہ میں مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔

ایک تو بڑا دجال آئیگا اس سے پہلے کئی دجال آئینگے۔ انکا سرغنہ کانا دجال ہوگا۔ مرزا کہتا ہے کہ کانا دجال سے مراد انگریز ہے اور حدیث میں جو آتا ہے کہ وہ دجال گدھا پر ہوگا اس سے مراد

ریل گاڑی ہے ❶ اور مرزا قادیانی خود اس گدھا پر سوار ہوتا تھا۔ ❷ بلکہ اسکی لاش بھی اسی گدھے پر لادی گئی۔ ❸

بہر حال حضور علیہ السلام نے دجالوں کے فتنوں سے پناہ مانگی ہے۔ چودھویں صدی کا دجال مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اور یہ فتنہ ہے اور حضور علیہ السلام نے فتنہ سے پناہ مانگی ہے۔ تو جس فتنہ سے حضور علیہ السلام نے پناہ مانگی ہے کیا وہ معمولی ہو سکتا ہے؟ ان دجالی فتنوں سے بچنے کیلئے سورہ کہف ہر جمعہ پڑھا کرو۔

حضور علیہ السلام نے اس آیت کا خود ترجمہ کر کے بتلا دیا۔

فرمایا:۔

سیکون فی امّتی ثلٰثون کذّابون دجّالون کلهم یزعمُ انّه نبی اللّٰه

وَ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (مسلم)

کہ عنقریب میری امت میں تیس کذاب و دجال ہونگے ہر ایک دعویٰ کریگا کہ میں خدا کا نبی ہوں یاد رکھنا۔

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

ہاں! یہ فرمایا کہ میرے بعد میری امت میں سے جھوٹے دجال ہونگے۔ میرا کلمہ پڑھیں گے۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھینگے۔ ان سے خبردار رہنا اور محفوظ رہنا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ دجال، کذاب ہونگے وہ خاتم النبیین کا ترجمہ کچھ اور کرینگے اسلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود معنی بتا گئے۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

حضور علیہ السلام کو پتہ تھا کہ اسکا معنی مہر والا بھی کرینگے زینت والا بھی کرینگے۔ افضل بھی

---

❶ ازالہ اوہام ص ۳۰، ۷ رخ جلد ۳ ص ۴۹۳

❷ ازالہ اوہام ص ۸۳۹، رخ جلد ۳ ص ۵۵۵

❸ مجدد اعظم جلد ۲ ص ۱۲، ۱۱ بحوالہ زریں اصول ص ۲۵۰

کرینگے فرمایا کہ لا نبی بعدی کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں۔

اسکا معنی مہر ۔۔۔۔۔۔ والا نہیں

اسکا معنی افضل ۔۔۔۔۔ والا نہیں

اسکا معنی ہے میرے بعد نبی کوئی نہیں

یہ لائے نفی جنس عام تھا بطرح لا الہ ہے۔

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے۔ یہ "لا" ہر چیز کو ختم کر دیتا ہے۔ اگر آگے "الا والا" "کلمہ" (الا والی رکاوٹ یعنی حرف استثناء) نہ ہوتا تو یہ اللہ ہی نہ رہتا لا الہ کے کیا معنی ہیں؟

کہ کوئی الہ نہیں

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے

تو یہاں لفظ اللہ سے پہلے الا آیا۔ لا نبی بعدی میں آگے کوئی الا نہیں ہے۔ نبی پر لا آیا تو اسنے صفایا کر دیا کہ سب ظلی، بروزی ختم۔

میرے بعد کوئی نبی نہیں نہ تشریعی نہ غیر تشریعی کسی قسم کا بھی نبی نہیں ہے۔

آمد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ختم نبوت:

ہاں! اگر ذکر آیا ہے تو جھوٹے نبیوں کا ذکر آیا ہے کہ میرے بعد دجال ہونگے وہ آئیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آئینگے۔

اور عیسیٰ علیہ السلام کے آنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیوں

کہ عیسیٰ علیہ السلام تو پہلے آچکے ہیں۔

لا نبی بعدی کا معنی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

عیسیٰ علیہ السلام حضور علیہ السلام سے پہلے ہوئے ہیں یا نہیں؟ (پہلے ہوئے ہیں) انبیاء کی فہرست تو مکمل ہو چکی ہے۔ آدم سے محمد علیہم السلام تک۔

ان میں عیسیٰ علیہ السلام ہیں یا نہیں؟۔۔۔۔ ہیں

ان انبیاء میں سے بھی آجائیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ جو بھی آئیگا وہ حضور علیہ السلام کا امتی بنکر آئیگا۔ مستقل دعوی نبوت یا رسالت کوئی نہیں کریگا۔ خاتم النبیین کی وضاحت (دوسری حدیث) تو حضور علیہ السلام نے لا نبی بعدی فرما کر واضح کر دی ہے۔

کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں۔ اور آپ علیہ السلام فرما رہے ہیں۔

ان الرسالة و النبوة قد انقطعت

یہ بڑی تاکید والا کلمہ ہے کہ بے شک پکی بات ہے کہ نبوۃ بھی ختم اور رسالت بھی ختم اور فرمایا فلا

رسول بعدی و لا نبی بعدی

میرے بعد رسول بھی کوئی نہیں۔ نبی بھی کوئی نہیں (ترمذی)

اتنی واضح اور پکی دلیل کے ہوتے ہوئے کوئی کہے کہ میں ظلی اور بروزی ہو کر آیا ہوں۔ تو کیا یہ کفر نہیں ہے؟ (ہے)

قصر نبوت کی تکمیل:

حضور علیہ السلام نے ایک مثال بیان کی ہے کہ ایک محل تعمیر ہوا لوگ اس مکان کی زیارت کیلئے آتے ہیں دیکھتے ہیں کہ مکان بڑا شاندار ہے لیکن ایک اینٹ کی جگہ باقی ہے۔

لوگ کہتے ہیں ایک اینٹ رہ گئی باقی مکان مکمل ہے۔ آپ علیہ السلام نے قصر نبوت کی مثال دی اور فرمایا:

أنا تلك اللبنة (بخاری)

کہ وہ آخری اینٹ جسکی جگہ قصر نبوت میں باقی تھی وہ میں آگیا ہوں، اب میرے آنے سے نبوت کا مکان مکمل ہو گیا۔ (اب حضور علیہ السلام کے آنے سے نبوت کا مکان مکمل ہو گیا۔)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

حضور علیہ السلام کے آنے سے وہ مکان مکمل نہیں ہوا۔ حضور آئے تو وہ مکان ناقص رہا۔ کہتا

ہے کہ:

روضہ آدم جو کہ تھا نا مکمل اب تلک

میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ وبار ❶

براھین احمدیہ یہ وہ کتاب ہے جسکے مرزا نے پچاس حصے لکھنے تھے اور پانچ لکھے اور باقی تمام حصوں کے پیسے لئے ہوئے تھے اور کہا کہ میرا وعدہ پورا ہوگیا کیونکہ پانچ اور پچاس میں صفری کا فرق ہوتا ہے۔

لطیفہ: انکے سر پر پچاس جوتے مار کر پانچ شمار کریں ان سے پچاس پونڈ لیکر پانچ دے دو اور کہو کیونکہ تمہارے نبی کے ہاں پانچ اور پچاس میں صرف صفری کا فرق ہے۔

مرزائیوں کے نزدیک غلام احمد خاتم الانبیاء بنا

ہمارے نزدیک محمد مصطفیٰ علیہ السلام خاتم الانبیاءؑ ہیں

ان کے آنے سے مکان مکمل ہوا

قادیانی کہتے ہیں مکان نامکمل تھا

ادھورا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تھا

مرزا آیا ہے تو۔۔۔مکمل ہوا ہے

مرزا کی خوبصورتی کا معیار:

یہ انکا عقیدہ ہے۔ یہ کامل محمد ہے آمنہ کا لال ناقص وادھورا محمد ہے (العیاذ باللہ)

اس منحوس کی شکل بھی دیکھ لو (حضرۃ چینوٹی ؒ مرزا قادیانی کی تصویر مجمع کو دکھلاتے ہوئے)

کیا لعنت نہیں برس رہی؟

جیسے کسی ''سکھڑے'' (سکھ) کی شکل ہو؟

میں قادیانیوں کو کہا کرتا ہوں کہ نبی تو اپنے زمانہ میں سب حسینوں سے زیادہ حسین ہوتا ہے

❶ براہین احمدیہ حصہ پنجم رخ ص ۱۴۴ جلد ۲۱

اور ہمارا نبی سب حسینوں کا سردار ہے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اور حضرت حسان نے کیا خوب فرمایا:

وَاَحْسَنُ منك لم ترَ قَطّ عَيْنٌ

وَاجمل منك لَم تُلد النساء

خلقت مبرءً وَمن كُل عيب

كانّك قد خُلقت كما تشاء

ترجمہ:۔ اے آمنہ کے لال محمد مصطفیٰ علیہ السلام! آج تک آپ سے زیادہ کوئی حسین کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں (دیکھنے کا سوال تو تب ہو جب کوئی پیدا ہوا ہو) فرمایا آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی بیٹا ماں نے جنا ہی نہیں۔ اللہ نے آپکو ہر عیب سے پاک پیدا کیا۔ جیسی کہ آپکی منشا تھی آپ پیدا ہو گئے۔ اس پیغمبر سے مقابلہ کرے؟؟۔۔۔۔۔مرزا دجال

پنجابی میں کہتے ہیں:۔

''ذات دی کوڑ کرلی تے چھتیراں نوں جپھے''

وہ چھپکلی چھوٹی سی ہوتی ہے اور چھتیر کو جپھا لگاتی ہے۔

کہاں یہ بدصورت قادیانی اور کہاں آمنہ کا لال! جناب محمد رسول اللہؐ ان سے یہ مقابلہ کرے۔

میں نے قادیانیوں سے کہا ہے کہ میں کوئی زیادہ خوبصورت تو نہیں لیکن تمہارے نبی سے زیادہ خوبصورت ہوں۔ آؤ مقابلہ کرلو۔ کسی جج سے فیصلہ کرالو۔

تو نبی کریم ﷺ نے خود ترجمہ کرکے بتلا دیا۔

أنا خاتم النبيين لا نبي بعدي

او لوگو! میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

کذاب ہونگے دجال ہونگے نبوت کے دعوے کرینگے ان سے بچے رہنا۔

مرزائیوں سے مطالبہ:

آؤاب دوحوالے پیش کر کے ختم کرتا ہوں۔ خاتم النبیین کا ترجمہ خود مرزا قادیانی نے بھی کیا ہے۔ مرزائی اب اگر حضور علیہ السلام کا ترجمہ نہ مانیں تو انہیں اپنے نبی کا تو ترجمہ

ماننا چاہیے آیت کے لفظ میں تو جھگڑا نہیں۔ جھگڑا تو معنی میں ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جس آیت میں انکا اور ہمارا جھگڑا ہو۔ ہم کہتے ہیں کہ تم تیرہ سوسال میں سے کسی مجدد مفسر کا ترجمہ دکھلاؤ۔ جو تم کرتے ہو تم قرآن کی تیس آیتیں پیش کرتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں۔ عیسیٰ مر گیا۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ آیتیں پہلے مجددین نے بھی پڑھی یا نہیں؟

کسی مجدد کا ترجمہ دکھلاؤ؟

کسی ایک مفسر کا قول اپنی تائید میں پیش کرو؟

انڈین پارلیمنٹ میں قادیانیوں کی رسوائی:

میرا گیارہ سال سے چیلنج چھپا ہوا ہے کہ تیرہ سوسال میں سے کسی ایک مجدد کا قول پیش کرو کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں اور انکی قبر کشمیر میں ہے۔ دس ہزار روپیہ بھی دونگا اور تمہارا مذہب بھی قبول کرونگا۔

یہ اشتہار آج سے گیارہ سال پہلے لکھا تھا جب 16 دسمبر 1966ء کو انڈیا کی پارلیمنٹ میں یہ بحث آئی تھی کہ کیا عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے یا کہ نہیں؟

قادیانی کہتے تھے کہ "قبر ہے" تو بحث کا خلاصہ یہ نکلا کہ یہ جھوٹ ہے۔ اسکی کوئی حقیقت نہیں عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی قبر کشمیر (سری نگر) میں نہیں ہے۔ ہمارے جنگ اخبار میں بھی خبر چھپی جس پر میں نے اشتہار شائع کر دیا۔

کہ مرزائیوں کے جھوٹ کی قلعی کھل گئی۔

اس اشتہار میں میں نے یہ چیلنج بھی لکھ دیا کہ کوئی مرزائی تیرہ سوسال میں کسی مفسر، مجدد، امام

کا قول پیش کر دے کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں اور انکی قبر کشمیر میں ہے۔

تو دس ہزار انعام دونگا اور مذہب مرزائی بھی قبول کرونگا۔ لیکن ماں نے آج تک کوئی بیٹا نہیں جنا جو اسکا جواب دے اور قیامت تک اسکا کوئی جواب نہیں دیگا۔

یاد رکھو! یہ جھوٹ بولتے ہیں۔

دھوکہ دیتے ہیں۔

کوئی ہمارا بزرگ یا امام اس بات کا قائل نہیں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور انکی قبر کشمیر میں ہے۔

کیا تیرہ سوسال کے مجدد یہ معنی نہیں جانتے تھے۔ جو آج مرزائی کرتے ہیں۔

لفظ خاتم کے معنی پر مرزائیوں کا اعتراض:

قادیانیو! اگر محمد رسول اللہ ﷺ کا بتلایا ہوا معنی نہیں مانتے تو اپنے مرزا کا تو مانو۔ خاتم النبیین کا معنی مرزا سے میں بتلاتا ہوں۔

آیت ماکان محمد أبا أحد میں

جو لفظ خاتم ہے۔ یہ "ت" کی زبر سے ہے۔ اور ہم اسکا معنی کرتے ہیں اسم فاعل والا۔ ختم کرنے والا حالانکہ جب یہ زبر کے ساتھ ہو تو یہ اسم آلہ کا وزن بنتا ہے۔ خاتم بروزن فاعل۔

مرزائی یہ اعتراض کرتے ہیں۔ یہ اسم آلہ کا وزن ہے۔

اسم فاعل کا وزن نہیں ہے۔ اسلئے ختم کرنیوالا ترجمہ غلط ہے۔

اس کا معنی ختم کرنے والا تب ہوتا جب اس پر زیر ہوتی۔ یعنی خاتِم ہوتا ختم کرنیوالا۔ جیسے کاتب کے معنی لکھنے والا۔ قاتل کے معنی قتل کرنے والا، شارب کے معنی پینے والا۔ ہمیں وہ کہتے ہیں تم غلط معنی کرتے ہو۔

مرزا قادیانی کی زبان سے جواب:

حوالہ نمبر 1:۔ تو میرے پاس اسکے بڑے جوابات ہیں۔ لیکن آپکی تھکاوٹ کی وجہ سے

صرف مرزا ہی کے دو حوالے دیتا ہوں۔

مرزا کی کتاب ''ازالہ اوہام ص ۶۱۴ رخ ص ۴۳۱ جلد ۳'' پر یہی آیت ماکان محمد لکھی ہے اور اسکا ترجمہ بھی لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اللہ نے اس سے لکھوایا ہے۔ یہ اللہ کی قدرت ہے۔ (سبحان اللہ)

اور اللہ بعض اوقات اپنی قدرتوں کا اظہار کرتا ہے۔

مرزا نے خود اسکا ترجمہ لکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ

''نہیں ہے محمد علیہ السلام تم میں سے کسی مرد کے باپ لیکن وہ رسول ہے اللہ کا

اور ختم کرنیوالا نبیوں کا''

نعرہ تکبیر : اللہ اکبر

شان رسالت : زندہ باد

تاج و تخت ختم نبوۃ : زندہ باد

یہ میرے اللہ کی قدرت ہے۔ یہ اسم فاعل والا معنی ہے یا نہیں؟ (اسم فاعل والا ہے)

اب اگر کوئی قادیانی تمہیں کہے کہ تم ''زیر والا'' معنی کیوں کرتے ہو؟

انکو کہو کہ تمہارے ابا نے کیا ہے۔ اس سے پوچھو کیا وہ یہ نہیں سمجھتا تھا۔

اسنے کیوں کیا؟

اپنے نبی سے لڑو، اسنے فاعل والا ترجمہ کیا ہے۔

جب مرزا نے خاتم کا معنی ختم کرنیوالا کیا ہے۔ تو تم مہر والا افضل والا، اب کچھ اور کیسے کر سکتے ہو؟

مرزا نے خود لکھا ہے اور لکھا بھی اس زمانے میں ہے جب خود دعویٰ نبوت کر چکا تھا۔

دوسرا حوالہ:۔ مرزا کی ایک دوسری کتاب ہے جسکا نام ہے تریاق القلوب۔ اسمیں مرزا اپنی ولادت کے بارے لکھتا ہے کہ میں اور میری بہن اکٹھا جوڑا پیدا ہوئے تھے۔ پہلے پہلے میری

بہن نکلی تھی پیچھے پیچھے میں نکلا تھا۔

کہتا ہے کہ:

''میری بہن کے سر میں میرا پاؤں تھا (جیسے سارا نقشہ دیکھ کر آیا ہو)'' ❶

تو مرزا کہتا ہے کہ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جسکا نام جنت تھا۔

تو کہتا ہے کہ:

پہلے میری بہن یعنی جنت نکلی پھر دوزخ یعنی مرزا نکلا اور کیا پیدا ہونے کو نکلنا کہتے ہیں؟ نکلنا تو یہ ہے کہ خود چل پھر کر چلے گئے جیسے اب ہم چلے جائیں گے۔ اب آگے کہتا ہے کہ:

میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں انکے لئے خاتم الاولاد تھا۔

اب ایمان سے بتلاؤ کہ یہاں خاتم کا کیا معنی ہے؟

یہی معنی ہے کہ یہ ختم کر گیا ہے۔ یا اسکا معنی مہر ہے کہ مرزا کی مہر سے اب لڑکے پیدا ہونگے۔ کہ اب جو اولاد ہوگی وہ مرزا کی مہر سے ہوگی۔ جیسے خاتم النبیین کا معنی مرزائی کرتے ہیں کہ اب نبی اکرم علیہ السلام کی مہر سے آگے نبی پیدا ہونگے۔ کیا پھر خاتم الاولاد کا یہی معنی ہوگا؟

کہ مرزا کی ماں کے پیٹ سے ظلی، بروزی اولاد پیدا ہوگی۔

کیا معنی بنا؟

جو خاتم الاولاد کا معنی یہاں مرزا نے کیا ہے۔ وہی ہم بھی خاتم کا معنی خاتم النبیین اور خاتم الانبیاء کرتے ہیں۔

تو یہ آیت کا ترجمہ و مختصر تشریح عرض کی ہے۔

قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں اور مسلمانوں کی غفلت:

اب رہا یہ فتنہ قادیانیت جو امت کو گمراہ کر رہا ہے۔ جس فتنہ سے حضور ﷺ نے پناہ مانگی تھی۔

❶ تریاق القلوب ص ۳۵۱، ۱۵۷، ۱۵۶، روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۴۷۹

امت کو ڈرایا تھا کہ ان دجالوں سے خبردار رہنا۔ اب یہ فتنہ پھیلا ہوا ہے اور ہم غافل میں۔ سو رہے ہیں۔ ٹھیک ہے ہم دین کے دوسرے کام بھی کر رہے ہیں لیکن میں آپکی توجہ ذرا اسطرف بھی دلاؤنگا کہ ہر مسلمان جو حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کو مانتا ہے۔ اپنے آپکو حضور علیہ السلام کا امتی کہلاتا ہے۔ اسکا فرض ہے کہ وہ اس کے لیے اپنا مال و جان صرف کرے ورنہ کل قیامت کو وہ مجرم ہے۔

الحمد للہ میں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ میرا اوڑھنا بچھونا ختم نبوت ہے۔ میں اب بھی اسی خدمت کیلئے آیا ہوں۔

مرزا ناصر نے یہاں لندن میں وفات مسیح کانفرنس کی (1978ء میں) یہاں کے مسلمان غفلت میں سو رہے تھے۔ انکو جگایا۔ اور انکے مقابلے میں حیات مسیح کانفرنس کی ہے۔ اگر انکی اس کانفرنس کا جواب نہ دیا جاتا تو پوری دنیا کے کروڑوں، اربوں مسلمان مجرم تھے۔ یہ ہر مسلمان پر فرض و قرض تھا۔

ہم دو سال قبل مغربی افریقہ میں گئے، گھانا، نائجیریا، گیمبیا تو ہم دیکھ کر حیران ہو گئے۔ ہزاروں سکول و کالج قادیانیوں کے ہیں۔ میرالون چھوٹا سا ملک ہے۔ اس میں انکے پندرہ سو سکول ہیں۔ ۴۵ پینتالیس ہائی سکولز و کالجز گھانا کے اندر انکے ہیں۔ ایک سو اسی (180) انکے عبادت خانے (مرزاڑے) ہیں۔

(مرزائیوں کی عبادت گاہ مسجد نہیں کہلاتی)

اسی طرح ہسپتال، ڈسپنسریاں وہ الگ ہیں۔ دس لاکھ قرآن کا نسخہ انہوں نے افریقہ میں تقسیم کیا ہے۔ جس پورے ترجمہ میں کفر بھرا ہوا ہے۔

پہلے صفحہ پر سورۃ البقراء کی ابتدائی آیات

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ (البقرہ)

میں بتلایا گیا ہے کہ مومن لوگ کون ہیں؟

جو ایمان لائے ہیں اس وحی پر اے پیغمبر جو آپ پر اتاری گئی ہے اور جو آپ سے پہلے اتاری گئی ہے۔ اور حضور علیہ السلام کے بعد وحی کا ذکر نہیں۔ اگر حضور علیہ السلام کے بعد بھی وحی آنی تھی "تذکرہ" آنا ہوتا (جو مرزا کی وحی ہے)

تو اسکا بھی ذکر ہونا چاہیے تھا یا نہیں؟ (ہونا چاہیے تھا)

لیکن اسکا کوئی ذکر نہیں اور آگے ہے "وَ بـا لآ خـره هـم يـو قـنـون" اور قیامت پر یقین رکھتے ہیں۔

مرزائیوں نے یہاں پر ایک دجل کیا ہے۔ کیونکہ انہیں پتہ تھا کہ یہ ہمارے لئے خامی کی چیز ہے کہ دو وحیوں کا ذکر ہے، تیسری کا نہیں ہے۔

کیونکہ اگر تیسری وحی ہونی ہوتی تو یہاں ہونا چاہیے تھا۔ "ومـا انـزل مـن بـعـدك" جیسے "وما انزل من قبلك" تھا۔

لیکن وما انزل من بعدك نہیں ہے تو انہوں نے وبالآخرة کا ترجمہ کر دیا آخری وحی (جو مسیح موعود پر اتری ہے)

اور انگریزی میں انہوں نے یہ ترجمہ لکھ دیا ہے اور پوری دنیا میں تقسیم کر رہے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے کئی آیات میں تحریف کر دی ہے۔ ابھی مرزا ناصر نے اعلان کیا ہے کہ ہم دس لاکھ قرآن مجید مترجم امریکہ میں تقسیم کر رہے ہیں اور وہ کرتے ہیں۔

جہاں جاؤ ہم جس ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ہر ہر کمرہ میں قادیانیوں کا مترجم قرآن پڑا ہوا تھا۔ ہمارے پاس وسائل و ذرائع محدود ہیں۔ فنڈ نہیں ہیں۔

قادیانی جہاں گئے، کوئی غیر مسلم دین کا لٹریچر طلب کرتا ہے۔ اسکو فوراً اپنا لٹریچر دے دیا۔ وہ بے چارہ ناواقفی میں انکا شکار ہو جاتا ہے۔

میں نے اپنے ملک میں تحریک چلائی ہوئی ہے کہ انکے ترجموں پر پابندی لگاؤ کہ جب وہ پاکستان سے چھپ کر باہر جائیگا تو وہ ربوہ کو نہیں جانتے وہ تو پاکستان کو سند جانتے ہیں کہ اس میں جو کچھ لکھا ہوا ہے ٹھیک ہے۔ لہذا اس پر پابندی ہونی چاہیے۔

(الحمدللہ ضیاء دور میں حضرت چنیوٹی رحمہ اللہ کی کوششوں سے اسکے کئی تراجم پر پابندی لگ چکی ہے۔مرتب)

اب لاکھوں ترجمے وہ چھاپ رہے ہیں اسکے مقابلے میں ہم کیا کر رہے ہیں؟

تحفظ ختم نبوۃ کا طریقہ کار:

میں آپ کی صرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ ہم مرزائیوں کے مقابلے میں کیا کر رہے ہیں؟ آپ جہاں اور کام کر رہے ہیں۔ آپ بے فکر نہ ہو جائیں، وہاں یہ بھی آپکے ذمہ ہے کہ تحفظ ختم نبوۃ کیلئے آپ کردار ادا کریں۔ جس کیلئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی جانیں دے دیں۔ یہ ہر مسلمان کا فرض ہے جو حضور علیہ السلام کی ختم نبوت پر یقین رکھتا ہے۔ صحابہ کرامؓ اور خاص کر صدیق اکبرؓ کے عہد میں صحابہؓ اپنی جانیں دیکر مثالیں قائم کر گئے ہیں کہ اگر جان دینی پڑی تو دے دو۔

اگر آج صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف لائیں اور آکر دیکھیں کہ ہر ملک میں جھوٹی نبوت کے مرکز قائم ہو چکے ہیں۔ انکا لٹریچر تقسیم ہو رہا ہے۔ اسکے مبلغ پھر رہے ہیں تو کیا ہمیں وہ سچا اور پکا مسلمان مانیں گے؟

کیا وہ یہ سب چیزیں برداشت کرینگے۔

قادیانیوں کی تنظیمیں:

سنو!

قادیانیوں کے چار محکمے ہیں۔

۱) واقفین زندگی۔ جنہوں نے زندگی وقف کی ہوئی ہے۔

۲) اطفال الاحمدیہ۔ جنہوں نے اپنے بچے وقف کئے ہوئے ہیں۔

ایک ہے اسی سطح کی تنظیم خدام الاحمدیہ ہے۔ جو نوجوانوں کی تنظیم ہے۔ جنہوں نے اپنی جوانیاں وقف کی ہوئی ہیں۔

۳) انصار الاحمدیہ۔ جو بوڑھے ریٹائرڈ ہوتے ہیں وہ اپنی باقی زندگی ادھر وقف کر دیتے ہیں۔

۴) لجنہ اماء اللہ۔ عورتوں کی تنظیم۔ عورتوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں۔ یہ چار تنظیمیں ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں باطل اور جھوٹی نبوت کے پرچار کیلئے وقف کی ہوئی ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جائداد کا دسواں حصہ وقف کیا ہوا ہے یہ کہنا آسان ہے؟

ہم تو سال میں بھی چالیسواں حصہ نہیں دیتے اور وہ مرنے کے بعد اپنی کل جائداد کا دسواں حصہ جماعت کے نام وقف کرتے ہیں اور انکی تعداد اب 1978ء میں چوبیس ہزار 24000 تک پہنچ چکی ہے۔ میں ساری دنیا پھرتا ہوں مجھے تو پوری دنیا میں حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کیلئے سینکڑواں حصہ بھی دینے والا کوئی نہیں ملا۔

بہر حال آپ جہاں اور دین کے کام کرتے ہیں۔ آپکا ختم نبوت کا فنڈ بھی ہونا چاہئے۔ ختم نبوت کیلئے آپکو کام کرنا چاہئے۔

اگر قیامت والے دن حضور علیہ السلام پوچھ لیں کہ جھوٹی نبوت کے مرکز قائم تھے۔ وہ لوگوں کو گمراہ کر رہے تھے۔ تم نے کیا کیا؟

قادیانیت اور فتنہ ارتداد کے خلاف آپ نے کتنی جان، مال اور وقت لگایا تھا؟

ہمارے پاس کیا جواب ہوگا؟

اگر جان و وقت نہیں لگا سکتے تو فنڈ ہی لگائیں۔ اگر آمدنی کا دسواں حصہ نہیں دے سکتے تو سینکڑواں حصہ تو دیدو۔

ختم نبوۃ کیلئے علیحدہ فنڈز وقف رکھیں تاکہ قیامت کے روز لہو لگا کر ہم بھی شہیدوں میں شامل ہو جائیں۔ ختم نبوت کے اس لشکر میں جسکے مجاہدین نے اپنی جانیں قربان کی تھیں مل جائیں گے جسکے سپہ سالار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہونگے۔

خدا کرے اس لشکر کے سپاہیوں کی جوتیاں اٹھانے والوں میں ہمارا نام بھی آجائے۔

بہر حال ہر مسلمان ختم نبوۃ کے اس کام میں حصہ لے۔ میں یہاں آیا تھا۔ اس فرض وقرض کو

ادا کرنے کیلئے جو قادیانیوں نے وفات مسیح کانفرنس کر کے دنیا کے ہر مسلمان پر چڑھایا تھا۔

الحمدللہ ہم نے اس قرض کو اتارا اور ہم نے وہاں حیات مسیح کانفرنس کی۔ انکو مناظرے کا چیلنج کیا۔ وہ مناظرے سے بھاگ گئے۔ انکار کر دیا۔ انہوں نے اپنی شکست تسلیم کر لی۔

اللہ تعالیٰ اس فتنہ کو ختم فرمائے۔ دوسرے بھی اسلام مخالف فتنوں کو ختم فرمائے۔ اور ہم لوگوں کو دین کیلئے قبول فرمائے اور میں نے دین کی جو چند باتیں عرض کی ہیں اللہ ان کو قبول فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلمین

ختم نبوت پر یادگار خطاب

بمقام: منڈی بہاؤالدین

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسّلام علی من لا نبی بعدہ

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

وقال النبی ﷺ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

صدق اللہ العلی العظیم

حاضرین مکرم، دوستو بزرگو!

آج کا پروگرام حضور خاتم الانبیاء پیارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے عنوان پر رکھا گیا ہے۔ تاکہ مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور اسکے تقاضے بتلائے جائیں اور منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے شکوک وشبہات اور دجل وفریب سے اپنے مسلمانوں کو آگاہ کیا جائے۔

میرے دوستو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال قبل امت کو خبردار کرتے ہوئے پیشگوئی کردی تھی کہ لا تقوم السّاعۃ کہ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔

حتی یبعث دجالون کذابون

یہانتک کہ کئی کذاب ودجال پیدا ہونگے۔

کُلھم یزْعم انہ نبی اللہ

ہرایک یہ دعویٰ کریگا کہ میں اللہ کا نبی ہوں۔

فرمایا:۔

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

یادرکھنا میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

ایک حدیث شریف میں ارشاد فرمایا کہ:۔

ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی بعدی (ترمذی)

کہ رسالت بھی میرے اوپر ختم اور نبوت بھی ختم قیامت تک اب نہ کوئی نبی آیگا اور نہ رسول ایک

اور ایک حدیث شریف میں فرمایا کہ:

انہ سیکون فی امتی

کہ جو جھوٹے نبی پیدا ہونگے وہ عیسائیوں، یہودیوں میں سے نہیں ہونگے بلکہ فرمایا میری

امت میں سے ہونگے میرا کلمہ پڑھتے ہونگے۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں گے اپنے آپ کو مسلمان کہیں گے۔

ثلاثون كذابون

تیس بڑے بڑے کذاب ہونگے ایک روایت میں ساتھ

دجالون (دجل کرنے والے) کا بھی اضافہ ہے۔

كلهم يزعم انه نبي الله

ان میں سے ہر ایک یہ دعوی کریگا کہ میں خدا کا نبی ہوں

فرمایا کہ یاد رکھنا

انا خاتم النبيين لا نبي بعدي

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں قیامت تک

ہمارے نبی اللہ کے سچے نبی ہیں۔

نبی کی ہر پیشگوئی سچی ہوتی ہے:

انبیاء کی پیشگوئیاں سچی ہوتی ہیں۔ خدا کے کسی نبی کی کوئی پیشگوئی جھوٹی نہیں ہوتی۔ اور جسکی جھوٹی ہو وہ نبی نہیں ہوتا۔ بس یہ نشانی ہے۔ جو کوئی اللہ کا سچا نبی ہو اسکی کوئی پیشگوئی جھوٹی نہیں ہوتی۔

آج ہم دنیا کو ڈنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں چاہے کوئی یہودی ہو، عیسائی ہو دنیا بھر کے کفار ہوں کوئی ایک ایسی ہمارے پیارے پیغمبر ﷺ کی پیشگوئی بتلائیں جو پوری نہ ہوئی ہو۔ اور جھوٹے نبی کی اگر سو پیشگوئیوں میں سے ایک آدھ اتفاقاً پوری ہو بھی جائے تو وہ سچا نہیں ہوسکتا بلکہ جھوٹا ہوگا جیسے نجومی ہیں انکی بعض پیشگوئیاں پوری ہو بھی جاتی ہیں۔ لیکن اکثر جھوٹی ہوتی ہیں۔ آجکل اخبارات میں نجومیوں کی پیشگوئیوں کا بڑا چرچا ہو رہا ہے۔ کوئی کسی کیلئے پیشگوئی کر رہا ہے۔ کوئی کسی کیلئے۔

پیشگوئیاں ۔۔۔۔۔۔ ہوتی رہتی ہیں

سچی بھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہوتی ہیں

جھوٹی بھی ۔۔۔۔۔۔۔ ہوتی ہیں

کیونکہ آئندہ کے حالات سوائے میرے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ کل کیا ہونا ہے؟ کسی کو پتہ نہیں انکل پچو لگا کر کوئی پیشگوئی کر دی تو سو میں سے ایک اتفاقی طور پر کسی حد تک درست ہوگئی ورنہ تمام کی تمام جھوٹیاں ہوتی ہیں۔

نجومیوں کے ہاں جانا شرعاً ممنوع ہے:

نجومی حضرات جو یہ بورڈ لگا کر سڑکوں کے کناروں پر، فٹ پاتھوں پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں کہ

''جو چاہو سو پوچھو''

ارے کم بختو!

یہ تو خدا کی شان ہے۔ یہ سب نجومی شرکیہ بورڈ لگا کر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔

کیونکہ ''جو چاہو پوچھو'' یہ تو اللہ ہی جو چاہے بتلا سکتا ہے خدا کے سوا کوئی اور نہیں بتلا سکتا۔

اسی واسطے تو اللہ کے پیغمبرؐ نے فرمایا

من اتى كاهناً

کہ جو کسی نجومی کے پاس آئے۔ ''لیکھ'' قسمت دکھلائے۔ آئندہ کے حالات پوچھے تو فرمایا کہ:۔

چالیس دن تک اس شخص کی عبادت قبول نہیں ہوگی۔

پاکستان کی حالتِ زار:

آج پاکستان میں دیکھئے ہر بڑے شہر میں فٹ پاتھوں پر نجومی بورڈ لگائے ہوئے ہیں۔ ''جو چاہو سو پوچھو'' العیاذ باللہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا بنے بیٹھے ہیں۔

اُنکے پاس جو جاتے ہیں کیا وہ ہندوستان سے ہندو آتے ہیں۔ یا بھی ہمارے مسلمان بھائی ہوتے ہیں۔؟ (ہمارے مسلمان بھائی ہوتے ہیں)

جب مسلمان بھائی ہیں تو کتنے عقیدے کمزور ہو چکے ہیں۔ آج مسلمان جا کر انکے پاس حالات معلوم کرتا ہے۔ وہ انکل پچو لگا کر بتلا دیتے ہیں کوئی بات صحیح ہو گئی ورنہ سب باتیں غلط ہوتی ہیں۔

پیغمبر خدائی حکم سے پیشگوئی کرتا ہے:

لیکن خدا کے پیغمبر بھی پیشگوئی کرتے ہیں۔ وہ خدا کے بتلانے سے کرتے ہیں۔ نجومی تو انکل پچو لگا لیتے ہیں لیکن خدا کے پیغمبر جو پیشگوئی کرتے ہیں وہ خدا کے بتلانے سے کرتے ہیں۔ خدا کا نبی اللہ کے بتلانے سے بات کرتا ہے۔ اسلئے خدا کے کسی پیغمبر کی پیشگوئی جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ ڈنکے کی چوٹ سے کہتا ہوں کہ کوئی دشمن اسلام حضور ﷺ کی ایک پیشگوئی بھی دکھلائے جو اپنے وقت پر پوری نہ ہوئی ہو۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت

حضور خاتم الانبیاء ﷺ کی پیشگوئی کا پورا ہونا:

جب مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا تو اس نے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو سچا و پورا کر دیا۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بھی ہوں۔ کیا کہتا ہے؟

حضور ﷺ کا امتی ہوں کلمہ بھی پڑھتا ہوں، نمازیں بھی پڑھتا ہوں، نبی بھی ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

سیکون فی امتی

والی پیشگوئی کا مصداق یہ ٹھہرا یا نہ ٹھہرا؟ (ٹھہرا)

یہ کہتا ہے کہ خدا نے مجھے نبی بنایا ہے حالانکہ خدا نے تو آمنہ کے لال محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بنا کر اعلان فرما دیا:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ (احزاب: ۴۰)

قرآن میں ایک سو آیت حضور ﷺ کی ختم نبوت پر موجود ہے۔ ایک سو آیت میں آپکی ختم نبوت کو بیان کیا گیا ہے۔

قرآن میں توحید و رسالت کی طرح ختم نبوت کا ذکر ہے:

قرآن میں جسطرح خدا نے اپنی توحید کو بیان فرمایا:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

کہ اللہ ایک ہے، دو نہیں، تین نہیں۔

اور جس طرح اللہ نے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو بیان فرمایا کہ:

محمد رسول اللہ

کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔

اسی طرح آپکی ختم نبوت کو بیان فرمایا:۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (احزاب: ۳۷-۴۰)

کہ میرا پیارا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا رسول بھی ہے اور آخری نبی بھی ہے۔

جھوٹے مدعیان نبوت کا سہارا: (قابل غور نکتہ)

خدا کے نبی کو پتہ تھا کہ جو کذاب و دجال پیدا ہونگے وہ قرآن بھی پڑھیں گے۔ قرآن میں موجود آیات ختم نبوت کو بھی پڑھیں گے اور اس پر ایمان بھی لے آئیں گے مگر ان آیات کے معنوں میں ہیرا پھیری کرینگے۔

آج قادیانی قرآن کی یہ آیت پڑھتے ہیں یا نہیں؟ (پڑھتے ہیں)

اس امت میں جتنے جھوٹے نبی پیدا ہوئے ہیں۔ کیا وہ اس آیت کو پڑھتے ہونگے یا نہیں؟ پڑھتے ہونگے ابھی آپ میرے عزیز سے سن رہے تھے کہ حضورؐ کی وفات کے بعد آپکی پیشگوئی کے مطابق مسیلمہ کذاب نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسود عنسی نے طلیحہ نے ایک عورت نے بھی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔

جس کا نام سجاح تھا وہ کہتی تھی کہ:

میں بھی نبی ہوں ۔۔۔۔ نبیئی ہوں

"سجاح" کا استدلال:

لوگوں نے کہا کہ آجتک کوئی عورت نبی نہیں بنی تو کیسے بن گئی؟ حضرت آدم سے لیکر جتنے بھی نبی آئے ہیں وہ مرد نبی آئے ہیں عورت تو کوئی بھی نہیں نبی وہ کہنے لگی اسی لیے کہ اب ہی تو عورتوں کی نبوت کا زمانہ آیا ہے۔

لوگوں نے کہا کہ وہ کیسے زمانہ آیا ہے؟

کہنے لگی کہ حدیث میں نہیں آیا کہ:

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

یعنی مرد نبی نہیں ہوگا۔

کہتی ہے کہ: میں اس حدیث کو مانتی ہوں ۔ میں ختم نبوت پر ایمان رکھتی ہوں کہ حضور علیہ السلام کے بعد اب کسی مرد نے نبی نہیں ہونا بلکہ اب عورتوں نے نبی بننا ہے۔ چنانچہ اس جھوٹی مدعیہ نبوت کا جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب سے آپس میں نکاح ہوگیا۔ یہ بڑا دلچسپ واقعہ ہے۔ لیکن اس وقت میں اسکو نہیں چھیڑتا۔

مجھے کہنا یہ ہے کہ جو جھوٹے نبی پیدا ہوئے اس سے میرے نبی کی بات سچی ہوگئی سچی ہوئی یا

نہیں؟ (ہوئی)

حضور اکرم علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہوگئی:

آپ نے جو فرمایا تھا کہ جھوٹے نبی میری امت میں سے ہونگے۔ مسیلمہ کذاب بھی نبی علیہ السلام کا کلمہ پڑھتا تھا۔ اسود عنسی بھی نبی علیہ السلام کا کلمہ پڑھتا تھا۔ عورت سجاح جھوٹی مدعیہ نبوت بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ رہی تھی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوگئی کیونکہ آپؐ نے فرمایا تھا کہ میرے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے میری امت میں سے ہونگے میرا کلمہ پڑھنے والے ہونگے کیونکہ یہ سب جھوٹے مدعیان نبوت کاذب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے تھے حضورؐ کی امت میں سے ہوئے۔

میری خوشی:

لیکن میں بڑا خوش ہوتا ہوں کہ اللہ کا بڑا شکر ہے کہ وہ جھوٹے نبی صدیق اکبرؓ خلیفہ بلافصل کے زمانے میں پیدا ہوئے اگر آج کے دور میں پیدا ہوتے تو کوئی بھی ہماری بات ماننے کو تیار نہ ہوتا۔ ہم کہتے یہ کذاب و دجال ہیں یہ کافر ہیں۔ واجب القتل ہیں ہماری کوئی بھی بات نہ مانتا۔ الزام لگاتے کہ مولویوں کا دماغ خراب ہے۔ یہ تو ہر کلمہ گو کو کافر کہتے ہیں۔ جناب دیکھئے کلمہ پڑھتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں یہ کافر کیسے ہوئے؟

لیکن خدا کا کتنا احسان ہوا کہ جھوٹے نبی جنہوں نے تقدیراً جھوٹی نبوت کا دعویٰ تو بہر حال کرنا ہی تھا۔ کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی سچی ہونی تھی لیکن میں خوش اس بات پر ہوتا ہوں کہ وہ جھوٹے نبی پہلے خلیفہ صدیق اکبرؓ کے زمانہ میں ہوئے۔

پہلے خلیفہؓ کے زمانہ میں جھوٹے نبیوں کے پیدا ہونے کا یہ فائدہ ہوا کہ امت کے سامنے عمل آگیا کہ جھوٹے نبی اور انکو ماننے والے چاہے وہ نمازیں پڑھتے ہوں انکا حکم کیا ہے؟

عدالت صدیقیؓ نے فیصلہ دیا۔ صدیقی ہائیکورٹ نے فیصلہ دے دیا کہ یہ لوگ مرتد ہیں۔ نبی نے تو

دجال وکذاب کہا تھا کہ جو میرے بعد دعوئی نبوت کریں گے وہ دجال وکذاب ہونگے۔ کذاب کا معنی جھوٹا نہیں بلکہ کذاب مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت بڑا جھوٹا۔ پرلے درجے کا جیسے صادق کا معنی سچا اور صدیق جو ابوبکرؓ کا لقب ہے اسکا کیا معنی؟ بہت بڑا سچا۔

زور سے بولو صدیق کا کیا معنی؟ (بہت بڑا سچا)

نبی نے کیا فرمایا کہ جو میرے بعد دعوئی نبوت کرے وہ صرف جھوٹا نہیں بلکہ کذاب، بہت بڑا جھوٹا ہے۔

سنگین جھوٹ:

ایک جھوٹا وہ ہوتا ہے جو آپکے اور میرے ساتھ جھوٹ بولتا ہے اور ایک جھوٹا وہ ہے جو خدا اور رسول کے ساتھ جھوٹ بولتا ہے۔ جو حضورؐ کے بعد نبوت کا دعوئی کرتا ہے۔ وہ خدا اور رسول پر جھوٹ بولتا ہے۔ اس سے بڑا کوئی جھوٹا نہیں ہوسکتا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ کذاب (بہت بڑے جھوٹے) ہونگے۔

دجال ہونگے دجال کا معنی کہ بہت بڑے فریبی ومکار ہونگے۔ دھوکے باز ہونگے۔

صدیقیؓ سپریم کورٹ کا فیصلہ:

حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کے بعد اب جو شخص نبوت کا دعوئی کرے اور جو بھی اس شخص کی جھوٹی نبوت پر ایمان لے آئے صدیقی سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا جس پر عمل ہر مسلمان حکمران کے ذمہ واجب ہے۔ کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ مرتد ہیں۔ جو شخص اب حضور علیہ السلام کے بعد نبوت کا دعوئی کرے یا جو شخص اسکی نبوت کاذبہ پر ایمان لے آئے وہ مرتد ہے۔

زور سے بولو یہ کون ہیں؟ (مرتد ہیں)

مرتد کی شرعی سزا:

مرتد کی سزا شریعت نے مقرر کردی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمادیا تھا۔

من ارتد فاقتلو ا

جو مرتد ہوا سے قتل کردو۔

یہ تو وہ جانتے تھے۔ کہ مرتد کی سزا اسلام میں قتل ہے۔ صدیق اکبرؓ نے یہ بتلایا کہ جو شخص حضور علیہ السلام کے بعد نبوت کا دعوئی کرے چاہے وہ کلمہ پڑھے یا نمازیں پڑھیں۔

اگر ختم نبوت کے عقیدہ سے انکار کرتا ہے تو وہ مرتد ہوگیا۔ اس وجہ سے اس پر مرتد کی سزا جاری ہوگی۔

مرتد کی تعریف:

آؤ مسئلہ سمجھو ہم سمجھتے ہیں کہ مرتد وہ ہوتا ہے جو پہلا دین چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرتا ہے۔ ہمارے خیال میں جو شخص اسلام چھوڑ کر نعوذ باللہ عیسائی ہوجائے، ہندو بن جائے، سکھ بن جائے سارا مذہب بدل جائے وہ مرتد ہے۔ اگر کوئی مسلمان خدانخواستہ عیسائی بن جائے تو ہم اسے کیا کہیں گے؟ (مرتد) یعنی وہ سارے دین سے پھر گیا اس لیے مرتد ہے لیکن صدیق اکبرؓ نے بتلایا کہ سارے دین سے پھر جائے تب بھی مرتد۔ دین کے ایک عقیدے سے پھر جائے تو تب بھی مرتد، سارے دین کا انکار کفر، دین کے ایک حصے سے پھر جانے کا نام بھی کفر ہے۔

جیسے میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ قرآن کریم کے تیس پارے ہیں ایک شخص سارے قرآن کا انکار کردے وہ کیا ہوگا؟۔۔۔۔۔ کافر

ایک شخص سارا قرآن مانے مگر ایک آیت نہ مانے تو کیا ہوگا؟۔۔۔۔۔ کافر

کہے کہ سارا قرآن ٹھیک ہے مگر میں ایک آیت کو نہیں مانتا جس طرح سارے قرآن کا انکار کرنیوالا کافر اسی طرح ایک آیت کا انکار کرنے والا بھی کافر۔ کافر ہوگا یا نہیں۔۔ کافر ہے

دیکھئے قرآن کریم نے ایک مسئلہ کو واضح کیا ہے۔ خدا کہتا ہے کہ جس نے میرے ایک نبی کو جھٹلایا اس نے میرے تمام نبیوں کو جھٹلایا۔ یعنی ایک نبی کا جھٹلانا سارے نبیوں کو جھٹلانا ہے۔ قرآن کی ایک آیت کا انکار سارے قرآن کا انکار ہے۔ دین کے ایک رکن وعقیدے سے پھر جانے سے پورے دین سے پھر جاتا ہے صدیق اکبرؓ نے حضور کے بعد مدعیان نبوت اور ان پر

ایمان لانے والوں کا مسئلہ کھول دیا کہ یہ کون ہیں؟(مرتد)اوران پر اسلام کی طرف سے عائد شدہ شرعی سزا کو نافذ کیا جو اسلام نے مرتدوں کیلئے مقرر کی وہ سزا کیا ہے؟۔۔۔قتل کرنا۔

ناموسِ ختم نبوت کیلئے عظیم قربانی:

حضرت صدیق اکبرؓ نے ناموس عقیدہ ختم نبوت کی خاطر جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب سے باقاعدہ جنگ لڑی۔اس ایک جنگ کے اندر بائیس ہزار مرتد قتل ہوگئے اس زمانے کے لحاظ سے وہ تعداد بہت بڑی ہے۔تھوڑی تعداد نہیں ہے۔اس زمانے میں تیر،تلوار،نیزے اور ہاتھ کی لڑائی تھی۔یہ بندوقیں،بم،گن مشینیں اورایٹمی دھماکے نہیں تھے کہ جن کے ایک حملے سے ہزار ہا افراد لقمہ اجل بن جائیں۔وہ تو ہاتھ کی لڑائی تھی اس ہاتھ کی لڑائی میں کتنے مرتد قتل کیے؟

(22000)

اور 1200 صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شہید کرائے سبحان اللہ جن میں تقریباً چھ سات سو کے لگ بھگ قرآن کریم کے حفاظ وقراء تھے۔

اتنا قیمتی سرمایہ قربان کرا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے بنیادی عقیدہ کا تحفظ کیا۔

صدیق اکبرؓ کا منفرد انداز میں جذبہ ایمانی:

ہائے صدیق اکبرؓ کا وہ جذبہ وجنون جب اکیلے تلوار کو لٹکا کر باہر نکل آئے تھے اور صدیق اکبرؓ فرمانے لگے کہ میں خدا اور نبی کے دین کی حفاظت کرونگا یہ ناممکن ہے کہ میں زندہ رہوں اور خدا کا دین کم ہو جائے۔میں اپنی جان دے دونگا لیکن خدا کے نبی کے دین میں کمی برداشت نہیں کرونگا۔

فرمایا اے لوگو!

تم میرا ساتھ دو یا نہ دو ابوبکرؓ اللہ کے آخری نبی وآخری دین کی عظمت کیلئے اکیلا لڑیگا اور اس وقت تک لڑیگا جب تک یہ دین اسلام کے خلاف فتنے ختم نہیں ہو جاتے۔صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جس ایمانی جرأت اور استقامت کا مظاہرہ کیا صحابہؓ فرماتے ہیں صدیق اکبرؓ کو اللہ نے انبیاء

والا مقام اوران جیسی استقامت عطا فرمائی تھی۔اکیلے ہوکر بھی وہ لڑنے کو تیار تھے۔

امت کیلئے صدیقی مثال:

صدیق اکبر نے یہ عظیم قربانی دیکر ایک عظیم الشان مثال قائم کردی۔اور امت کو تعلیم دی کہ جب دیکھنا کبھی کوئی جھوٹا کذاب نبی پیدا ہو تو آپ کیلئے بھی یہی حکم ہے۔ایمان سے بتلائیں کہ صدیق اکبرؓ کو جو حالات درپیش تھے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہر طرف ارتداد ہی ارتداد تھا۔ایسے حالات آج پیش نہیں ہیں۔

ٹھیک ہے یا نہیں؟(ٹھیک ہے)

لیکن صدیق اکبرؓ نے کوئی پرواہ کی تھی؟(نہیں)اسلام کے بنیادی عقیدے کا تحفظ کیا۔اتنی عظیم قربانی،قیمتی صحابہؓ،چھ سات سو حافظ وقاری صحابہؓ شہید کرائے بتایا کہ ہم عقیدہ ختم نبوت کی خاطر کٹ مرسکتے ہیں۔

لیکن ختم نبوت کے عقیدے میں آنچ نہیں آنے دینگے۔

(نعرے)

تو میرے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ صدیق اکبرؓ نے قیمتی صحابہؓ کی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے امت مسلمہ کی لیے تعلیم دی کہ جب بھی کوئی اسلام کے خلاف فتنہ پردازی کرے تو تم اسکے خلاف اٹھ کھڑے ہو چاہے حالات جیسے بھی ہوں۔

حالات انشاءاللہ خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔تم کوشش ومحنت کرنا اور اسلامی اصولوں کی پاسداری میں کسی قسم کی پس وپیش نہیں کرنی۔

عقیدہ ختم نبوت اور اسلام لازم ملزوم:

ختم نبوۃ کا عقیدہ پورے دین کی روح ہے۔سارے دین کی اساس ہے۔ختم نبوۃ کا عقیدہ محفوظ ہے تو دین اسلام محفوظ ہے۔ختم نبوت کا عقیدہ ٹوٹا تو پورا دین ختم۔خدا کی توحید بھی نہیں بچتی اگر عقیدہ ختم نبوۃ محفوظ نہ ہو تو سن لو!اللہ کی توحید جو ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاءؑ نے بیان کی

وہ بھی سلامت نہیں رہتی۔

مثال:۔

مذکورہ دعوی کہ اگر عقیدہ ختم نبوۃ محفوظ نہ ہو تو خدا کی توحید بھی محفوظ نہیں ہے۔ اس دعوی کی اب دلیل سنو۔ مثال سمجھو آپکا کیا خیال ہے موت وحیات کس کے قبضے میں ہے؟۔۔۔ اللہ کے

هُوَ يُحيِي وَيُمِيتُ

مارنے اور زندہ کرنے والا کون؟ (اللہ)

اگر موت وحیات کسی انسان کے قبضے میں ہوتی تو وہ اسکو زندہ چھوڑتا؟ (نہیں)

اگر موت قادیانیوں کے ہاتھ میں ہوتی تو میں زندہ ہوتا؟ (نہیں)

اگر میرے ہاتھ میں ہوتی تو کوئی قادیانی زندہ ہوتا؟ (نہیں)

موت وحیات نہ میرے ہاتھ میں نہ قادیانیوں کے ہاتھ میں اور نہ کسی اور کے ہاتھ میں ہے بلکہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

لیکن مرزا قادیانی اپنی کتاب ''خطبہ الہامیہ ص ۵۶ رخ ص ۵۶ جلد ۱۶'' میں لکھتا ہے۔ کہ مجھے مارنے اور زندہ کرنے کی طاقت ہے۔ بتاؤ یہ خدا کی صفت ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔۔ ہے

یہ صفت کسی انسان میں ماننا شرک ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ ہے

یہ توحید خداوندی کے خلاف ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے

اب جو مرزا قادیانی کو نبی مانیں گے انکو تو یہ عقیدہ رکھنا پڑیگا کہ مرزا قادیانی کے ہاتھ میں موت کی بھی طاقت تھی اور حیات کی بھی۔

یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ اپنے حریف محمدی بیگم کے خاوند کو بھی مار نہ سکا اور اسکی منکوحہ آسمانی جسکے متعلق کہتا تھا۔ کہ اس سے میرا آسمانوں پر نکاح ہوا ہے۔ محمدی بیگم کو اسکا خاوند سلطان محمد لے گیا لیکن اگر اس میں موت وحیات کی طاقت تھی تو اسکے خاوند کو مار کر اپنی بیوی کیوں نہ بنا سکا؟

معلوم ہوا کہ موت وحیات کا مالک اللہ ہے۔

مرزا کا دجل

تمہیدی واقعہ:

یہ ہر بات میں ہمارے پیارے نبیؐ سے مقابلہ کرتا ہے۔ ہمارے نبی علیہ السلام کا ایک نکاح آسمانوں پر ہوا ہے۔ وہ نکاح کس سے ہوا؟ مائی زینب سے۔ قرآن حکیم کے بائیسویں پارے میں رب نے بیان فرمایا:۔

زَوَّجْنٰکَهَا

حضرت زینب رضی اللہ عنہا آپ کی پھوپھی کی لڑکی تھیں۔ آپ نے اپنے منہ بولے بیٹے زیدؓ سے انکا نکاح کر دیا۔ یہ غلام تھے حضرت زینب اونچے خاندان قریش سے تعلق رکھتی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پھوپھی زاد بہن کا نکاح اپنے ایک منہ بولے بیٹے سے کر دیا۔ اتفاق سے دونوں کا نباہ نہ ہو سکا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے مائی زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔ مائی زینبؓ کو صدمہ ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صدمہ ہوا برادری والوں نے بھی حسب معمول طعنے دیے کہ اپنے گھر سے باہر رشتہ کیا تھا۔ اچھا رشتہ ہوا تھا کہ طلاق ہو گئی ہے بڑی باتیں بنائیں اللہ نے فرمایا کہ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ غمگین نہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اس زینبؓ سے ہم نے کر دیا ہے۔

زَوَّجْنٰکَهَا

ہم نے آپ کا نکاح زینب سے کر دیا ہے۔ حضرت زینبؓ دوسری بیویوں، اپنی سوکنوں سے کہتی تھیں! تمہارے نکاح فرش پہ پڑھے گئے میرا نکاح رب العلمین نے پڑھایا۔

مائی زینب کا نکاح کس نے پڑھایا؟

اللہ نے

کہاں پڑھایا؟

عرش پر

اور پھر مائی زینب کا نکاح دنیا پر نہیں پڑھایا گیا۔

مائی زینبؓ بن گئیں حضور کی بیوی اور تمہاری کیا بن گئیں؟ (ماں)

حضور کی بیویاں ہماری مائیں ہیں۔

میرا نبی تمہارا روحانی باپ ہے اسکی بیویاں تمہاری روحانی مائیں ہیں تو مائی زینب ہماری کیا ہوئیں؟۔۔۔ماں

اللہ نے فرمایا کہ:

وازواجہٗ امھاتھم

کہ اے مومنو! میرے نبی کی بیویاں تمہاری مائیں ہیں۔

میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا روحانی باپ ہے۔تو حضرت زینبؓ ہماری کیا ہوئیں؟ (ماں)

سنو! مرزا قادیانی ہر بات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ کرتا ہے۔

مرزا کی شیطانی وحی کا تعارف:

آؤ آپکو حوالہ دینے سے پہلے تھوڑا سا مرزا پر نازل ہونے والی وحی کا تعارف کرادوں۔یہ میرے ہاتھ میں کتاب ہے اسکا نام ''تذکرہ'' ہے۔یہ مرزا قادیانی پر نازل ہونیوالی ''وحی'' ہے۔ اور اس کا نام رکھا ہے ''تذکرہ'' اور اسکے نیچے لکھا ہوا ہے یعنی ''وحی مقدس''

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ یہ وحی میرے اوپر نازل ہوئی ہے خدا کی طرف سے یہ جھوٹ ہے۔ہاں اتنا میں مانتا ہوں کہ مرزا پر وحی نازل ہوئی ہے لیکن رحمان کی طرف سے نہیں شیطان کی طرف سے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ (الانعام: ۱۲۱)

ترجمہ: کہ شیطان اپنے دوستوں کی طرف وحی بھیجتا ہے۔

مرزا پر نازل ہونے والی وحی رحمانی نہیں بلکہ شیطانی ہے۔

آؤ اس وحی کا تمہیں تعارف کرادوں میرا دعویٰ ہے کہ یہ وحی شیطانی ہے۔رحمانی نہیں ہے دیکھئے اسکے صفحات کتنے ہیں؟ 840 صفحات ہیں اور اسکے اوراق کتنے بنتے ہیں؟ 420 سب کہو سبحان اللہ۔

یہ میرے مولا کی قدرت ہے کہ:

ان کا نبی بھی 420

اور اس پر نازل ہونیوالی وحی بھی 420

اگر یہ وحی خدا کی طرف سے ہوتی تو چار سو بیس 420 نہ ہوتی۔

قرآن مجید کے متعلق چیلنج:

ہم مسلمانوں کا قرآن ہے۔جو ہمارے پاس سامان ہدایت ہے۔اور ہمارے آخری نبی علیہ السلام پر خدا کی آخری وحی نازل ہوئی ہے۔وہ قرآن مجید بڑے بھی ہیں۔چھوٹے بھی ہیں۔موٹے بھی ہیں۔ہاتھ سے لکھے ہوئے بھی ہیں۔طباعت شدہ بھی ہیں پاکستانی، ہندوستانی، مصرو عرب ممالک اور دیگر ممالک میں چھپے ہوئے بھی ہیں آپ کو دنیا میں ایسا کوئی قرآن نظر نہ آئیگا جسکے صفحات یا اوراق ۴۲۰ ہوں۔ مجھے آج تک کوئی قرآن نظر نہیں آیا جسکے صفحات یا اوراق ۴۲۰ ہوں۔

قدرتِ خداوندی کا عجب ظہور:

مرزائیوں کی مت ماری گئی مولا کریم نے انکی عقلیں ماؤف کردیں۔اور حقیقت میں رب نے انکو بتلایا کہ

او نادانو! اگر یہ وحی خدا کی طرف سے ہوتی تو 420 نہ ہوتی۔اسی سے سمجھ جاؤ کہ یہ 420 ہے۔اور یہ نبی بھی 420 ہے۔جب میں نے لوگوں کو یہ بتلانا شروع کیا تو مرزائی بڑے پچھتائے کہ کیا ہوگیا؟

ہماری تو مت ماری گئی ہم ایک ورق گھٹاتے یا زیادہ کرتے اور یہ کیا کر بیٹھے یہ تو میرے مولا

کی قدرت ہے۔ اب یہ کہنے لگے کہ نئے ایڈیشن میں یا گھٹائیں گے یا بڑھائیں گے۔ میں بھی اسی تاڑ میں رہا۔ میں انکا ہمسایہ و پڑوسی ہوں یہ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں

میں انکو خوب جانتا ہوں۔ چنیوٹ اور ربوہ (چناب نگر) میں صرف دریا کا فاصلہ ہے میں دریا کے مشرق میں ہوں یہ مغرب میں ہیں۔ صرف دریا کا فاصلہ ہے ان کا قریبی پڑوسی و ہمسایہ ہوں۔

جب اس وحی مقدس ''تذکرہ'' کا نیا ایڈیشن چھپا۔ میں نے فوراً منگایا اور منگا کر سب سے پہلے اسکے صفحے دیکھے کہ اب صفحے کم ہیں یا زیادہ مجھے یقین تھا کہ اب 420 اوراق تو نہیں رہیں گے یا گھٹائیں گے یا بڑھائیں گے۔ میں نے جب صفحے نکال کر دیکھے تو صفحے تھے 818 اور 818 صفحات کے اوراق کتنے بن گئے 409 ورق۔

میرے ذہن میں خیال آیا کہ 409 بھی شاید کوئی انگریزی قانون میں دفعہ ہو۔ کیونکہ نبی جو انگریزی تھا۔ چلو ذرا ''تھانہ'' میں جاکے دیکھیں۔ چنیوٹ کا تھانہ صدر ہمارے ادارہ جامعہ عربیہ دعوت وارشاد کے سامنے ہے۔ تو میں نے تھانے جاکر (S.H.O) صاحب کو کہا کہ مجھے ''لال کتاب'' دفعات والی دکھلاؤ۔ انہوں نے کہا کہ ''خیر ہے'' میں نے کہا ہاں ایک دفعہ دیکھنی ہے۔ جب میں نے دفعات والی کتاب دیکھی تو وہاں لکھا ہوا تھا ''دفعہ 409'' ''خیانت مجرمانہ''

میں نے کہا کہ واہ مولا تیری قدرتوں پر قربان جاؤں سب کہہ دو سبحان اللہ۔

خدا قادر ہے کہ نہیں؟

پہلے کتنے اوراق تھے؟ 420 اور اب کتنے تھے؟ 409

میں نے پھر پہلے ایڈیشن اور اسکو سامنے رکھا پھر میں نے انکی وحیوں کو ملایا کئی وحیاں بدل گئیں۔ کئی وحیاں غائب ہوگئیں۔ تو خیانت ہوئی یا نہ ہوئی؟ (ہوئی)

تو خیانت والی دفعہ ٹھیک ہوئی یا نہ ہوئی۔ پہلی دفعہ 420 والی بھی ٹھیک اور دوسری 409 بھی ٹھیک۔

قادیانی کہتے ہیں کہ ارے صفحوں میں کیا ہے؟ ورقوں میں کیا ہے؟

420 ہوجائیں یا کچھ ہوجائیں۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

قادیانیوں سے سوال:

میں قادیانیوں سے سوال کرتا ہوں کہ اگر صفحات واوراق کی تبدیلی سے فرق نہیں پڑتا تو تم نے پہلے ایڈیشن کے 420 ورقوں کو کیوں بدلا۔ وہی کیوں نہیں رہنے دیے؟

اب گھٹائے کیوں ہیں؟

ٹھیک بات ہے یا نہیں

کچھ خرابی تو تھی ہی سہی جسکی وجہ سے تم نے گھٹائے۔

کیوں گھٹائے؟

وہی رہنے دیتے اور اب جو بنے وہ کتنے ورق بنے؟ (409) دفعہ خیانت۔

خیانت مجرمانہ

یہ وحی خدا کی وحی نہیں ہے یہ مرزا قادیانی کا افترا ہے رب العالمین پر

یہ شیطانی وحی ہے۔ رحمانی نہیں ہے۔

مرزا کی ''شیطانی وحی''

حضرات محترم اب دوسری دلیل پیش خدمت ہے کہ یہ وحی شیطانی ہے۔ مرزا اپنی اس وحی میں لکھتا ہے کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا۔ میں نے فرشتہ کا نام پوچھا۔ ایمان سے بولو نام پوچھنے کی کوئی ضرورت تھی۔ نبیوں کی طرف کون فرشتہ آتا تھا۔ (جبرائیل) جبرائیل آتے تھے۔ اگر یہ خدا کا نبی تھا تو اسکے پاس فرشتہ بھی جبرائیل آنے تھے۔

اگر یہ خدا کا نبی تھا تو اسکے پاس فرشتہ بھی جبرائیل ہی آتا تھا یا کوئی اور؟ (جبرائیل ہی)۔

مرزا کہتا ہے کہ:

میرے دل میں خیال آیا کہ میں فرشتہ سے اسکا نام پوچھوں۔

تو میں نے فرشتہ سے پوچھا کہ:

آپ کا کیا نام ہے؟

فرشتہ نے کہا کہ:

میرا نام کچھ نہیں۔

مرزا نے کہا یار ایسا نہ کر کوئی نام تو ہونا ہی ہے۔

سیدھی سیدھی بات بتلا۔ تیرا نام کیا ہے؟

مرزا نے ذرا زور ڈالا فرشتہ پر۔

کیا معنی کہ فرشتہ سے ذرا سختی کے ساتھ مرزا نے نام پوچھا کہ بتلا تیرا نام کیا ہے؟

فرشتہ کہنے لگا کہ:

میرا نام ''ٹیچی'' ہے۔

(تذکرہ ص ۸۲۸)

کیا نام ہے؟ ۔ ۔ ۔ ٹیچی

کیسا پیارا نام ہے فرشتہ کا؟

کسی نبی پر ٹیچی فرشتہ وحی لیکر آیا تھا؟ ۔ ۔ ۔ نہیں

یہ فرشتہ صاحب جو پہلے بے نام ہوں۔ پھر زور ڈالنے پر اور سختی ہونیکی وجہ سے اپنا نام ٹیچی بتلاتے ہوں تو ان کی وحی کیا خدا کی وحی ہوگی یا شیطانی؟ ۔ ۔ ۔ شیطانی

ٹیچی کا معنی:

اچھا مرزا صاحب سے جب پوچھا گیا کہ ٹی۔ چی کا کیا معنی ہے۔ تو کہنے لگے کہ یہ ٹیچی ٹچ میں سے ہے۔ کہتے ہیں پنجابی میں جیسے ٹچ بٹن کا نام ہے فوراً لگ جاتا ہے۔ کہتا ہے تو یہ فرشتہ بھی اسی طرح ہے جب ضرورت پڑتی ہے۔ فوراً آجاتا ہے۔ دیر نہیں لگاتا۔ اسکی وحی کا کیا نام تھا۔

''تذکرہ''

اسکے اوراق کتنے تھے؟

420

اور مرزا پر وحی لے آنے والا فرشتہ کونسا تھا۔

ٹیچی۔

کیسی شاندار ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وحی

ٹیچی فرشتہ کے اوصاف:

اس الو سے کوئی پوچھے کہ:

جی فرشتہ جو بڑا تیز ہے۔

کیا کبھی کوئی فرشتہ سست بھی ہوتا ہے؟ ۔ ۔ ۔ نہیں

چلو انسان تو کوئی چست ہوگا کوئی سست لیکن یہ کبھی کسی نے نہیں سنا ہے کہ فلاں فرشتہ بھی سست ہے کہ چلتے چلتے لیٹ کر دیتا ہے۔ فرشتہ تو آنکھ جھپکنے کی دیر سے پہلے پہنچتا ہے۔ ہر فرشتہ برق رفتار ہے۔ یہ بھی جھوٹ ہے۔ اور سوچئے مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں نے پہلے نام پوچھا تو اس نے کہا کہ میرا نام کچھ نہیں اور جب مجبور کیا تو کیا نام بتلایا؟ ۔ ۔ ۔ ٹیچی

اب دونوں باتوں میں سے ایک بات تو جھوٹ ہے ہی سہی۔ اگر اسکا نام ٹیچی تھا تو اسنے پہلے انکار کیا تھا۔ کہ میرا نام کچھ نہیں۔ تو اس صورت میں جھوٹ بولا یا نہیں؟ ۔ ۔ ۔ بولا

اگر اسکا نام واقعتاً کچھ نہیں تھا اور بعد میں اگر اس نے ٹرخانے کیلئے ٹی۔ چی بتلا دیا تو یہ جھوٹ ہوا کہ نہیں؟ ۔ ۔ ۔ ۔ ہوا

دونوں باتوں میں سے ایک بات تو ضرور جھوٹی ہوئی۔ یہ بات سمجھ آئی ہے یا نہیں؟ ۔ ۔ ۔ آئی ہے

دونوں باتوں میں سے ایک بات جھوٹ ہے۔

تو جس نبی کا فرشتہ جھوٹا ہو وہ نبی کیسے سچا ہوگا؟ سچا ہوگا یا جھوٹا؟ ۔ ۔ ۔ ۔ جھوٹا جیسی روحیں ویسے فرشتے۔ بس جیسا فرشتہ ویسا نبی۔ اگر فرشتہ کذاب و جھوٹا ہے تو نبی کیسے سچا ہوگا۔

کوئی قادیانی تمہارے سامنے پانچ منٹ نہیں ٹھہر سکتا:

آؤ ایک دلیل آپ کو قرآن سے سمجھاؤں۔ میری باتیں یاد رکھا کرو۔ میرا چیلنج ہے۔ ماں نے بیٹا نہیں جنا جو مقابلے میں آ کر آپ کے سامنے بھی ٹھہر سکے۔ اگر میری باتیں یاد رکھیں تو کائنات کا کوئی قادیانی پانچ منٹ بھی آپ کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ یاد کرو ہمیں افسوس ہے کہ آپ ہماری باتوں کو یاد نہیں رکھتے۔ کیا قادیانی کوئی ماں کے پیٹ سے سیکھ کے آتا ہے۔ ہر قادیانی جھوٹے نبی کی جھوٹی نبوت کا مبلغ بنا ہوا ہے۔ اور پاکستان کے اندر جھوٹے نبی کی نبوت کی اشاعت ہوتی ہے۔

علماء کنونشن میں مطالبہ

صدر ضیاء الحق نے جو علماء کنونشن بلایا تھا جس میں ملک کے اہم اہم علماء بلائے گئے تھے۔ آپ کے اس خادم کو بھی بلایا گیا میں نے جو صدر کے سامنے تقریر کی تھی۔ اب حکومت نے شائع بھی کر دی ہے۔ اس میں میں نے یہ مطالبہ کیا تھا جناب! یہ اسلامی ملک ہے۔ اس میں کافر رہ سکتا ہے۔ ہندو، سکھ، یہودی رہ سکتا ہے۔ کاروبار بھی کر سکتا ہے۔ اور اپنی عبادت بھی کر سکتا ہے۔ وہ ذمی ہے۔

ہم اسکے مال و جان کے محافظ ہیں۔ اسکے ذمہ دار ہیں وہ ہمیں ٹیکس دیتا ہے۔ ہماری رعایا ہے چاہے یہودی ہے چاہے عیسائی ہے۔ چاہے وہ سکھ ہے۔ وہ ہندو ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ انکی جان، مال، عزت آبرو کی حفاظت کریں۔ اسکو ہماری طرف سے مذہبی آزادی حاصل ہے۔ وہ اپنے مذہب کے مطابق عبادت بھی کر سکتا ہے۔ گرجے والا گرجا گھر بنائے۔ وہ اپنی عبادت اپنی عبادت گاہ میں کریں۔

کافر اسلامی ملک میں تبلیغ نہیں کر سکتا:

یہ ہم اسکو اجازت دیتے ہیں۔ ہماری شریعت اجازت دیتی ہے۔ لیکن کسی کافر کو یہ اجازت

نہیں کہ وہ اسلامی ملک میں اپنے کفر کی تبلیغ کرے۔ پھر سمجھ لو کہ کافر اسلامی ملک میں رہ سکتا ہے۔ کاروبار کر سکتا ہے۔ اس کو تبلیغ کی اجازت نہیں ہے۔ اسکو کسی مسلمان کو مرتد بنانے کی اجازت نہیں ہے۔

میں نے صدر صاحب سے کہا کہ جناب اس گاڑی کے دو پہیئے ہیں۔ ایک امر بالمعروف اور دوسرا نہی عن المنکر آپ امر بالمعروف کی تو کوشش کرتے ہیں۔ آپ اسلامی نظام کیلئے تو کوشش کرتے ہیں لیکن جو اسلام کے دشمن ہیں۔ کمیونسٹ ہیں، قادیانی ہیں، عیسائی ہیں۔ انکو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ کہ وہ اپنی تبلیغ کریں۔ لہٰذا آپ انکی تبلیغ پر موثر طریقے سے پابندی لگائیں۔ اسلامی ملک کے اندر کسی کافر کو اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ کا کوئی حق نہیں ہے۔

کفر کی انواع:

یہ تو علیحدہ بات ہے کہ قادیانی دوسرے کافروں سے منفرد انداز میں کافر ہیں۔ یہ تو ذمی بھی نہیں۔ ذمی اس کافر کو کہتے ہیں جو اپنے آپ کو کافر مانتا ہوں۔

لیکن آؤ دیکھو قادیانیوں میں اور دوسرے کافروں میں فرق کیا ہے۔ بعض ہمارے بھائی کہہ دیتے ہیں کہ چلو جی کافر ہی ہندو اور سکھ بھی کافر ہیں۔ قادیانی بھی کافر ہی ہم دوسرے کافروں سے بھی برتتے رہتے ہیں۔ اگر ان کے ساتھ بھی برتتے رہیں تو کیا ہو جائیگا؟

سن لو!

فرق کیا ہے؟ ہندو اور سکھ اپنے آپ کو ہندو اور سکھ کہتے ہیں۔ عیسائی اپنے آپکو عیسائی کہتا ہے۔ اور ہم کو یہ کیا کہتے ہیں؟ ------ مسلمان

ہندو، سکھ، یہودی ہم کو کیا کہتے ہیں؟ ------- مسلمان لیکن قادیانی کیا کہتا ہے اپنے آپکو مسلمان اور ہمیں کیا کہتا ہے؟ (کافر) سکھ اور قادیانی میں فرق ہوا یا نہیں؟ (ہوا)

کچھ بات سمجھ آئی ہے سکھ اپنے آپکو کافر کہتا ہے اور مسلمانوں کو مسلمان کہتا ہے لیکن قادیانی اپنے آپکو مسلمان کہتا ہے اور تمام کلمہ پڑھنے والے مسلمانوں کو کافر کہتا ہے۔

صرف کافر ہی نہیں بلکہ جہنمی کہتا ہے۔ فرق ہوا یا نہیں؟ (ہوا)

اور بات سنو!

سکھ آپکو کنجریوں کی اولاد نہیں کہتا۔ یہودی آپکو کنجریوں کی اولاد نہیں کہتا۔ یہودی اور سکھ آپ کو کنجریوں کی اولاد سمجھتے ہیں؟ (نہیں)

مرزا قادیانی کے نزدیک مسلمان کنجریوں کی اولاد:

لیکن مرزا قادیانی (ملعون) اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۸،۵۴۷ (روحانی خزائن ج ۵ ص ۵۴۷-۵۴۸) پر لکھتا ہے۔

تلک کتب تنظر الیھا کل مسلم بعین المحبة و المودة و ینتفع من معارفھا و یقبلنی و یصدق دعوتی الا ذریة البغایا الذین ختم اللہ علیٰ قلوبھم فھم لا یقبلون

یہ مرزا قادیانی کی کتاب کی عبارت پڑھ رہا ہوں یہ نہ سمجھنا کہ کہیں عربی میں قرآن کی کوئی آیت نہ پڑھ رہا ہوں۔

یہ عبارت کس کی ہے؟ (مرزا قادیانی کی کتاب کی) مرزا قادیانی اسمیں کہتا ہے کہ جو مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔ جو مسلمان میری تصدیق نہیں کرتے۔ میری کتابیں نہیں پڑھتے۔ وہ سارے کنجریوں کی اولاد ہیں (العیاذ باللہ) کیا اس کتاب پر کوئی پابندی نہیں۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ جتنے بھی بیٹھے ہیں کیا آپ مرزا قادیانی پر ایمان لے آئے ہیں؟ (نہیں)

اس کی تصدیق کرتے ہیں؟ (نہیں)

ہمارے صدر صاحب، وزیر صاحب بھی اسکو نہیں مانتے۔ تو آپ سب کو یہ ملعون کنجریوں کی اولاد کہہ رہا ہے۔

صدر ضیاء الحق کی قادیانیت سے لاتعلقی:

صدر صاحب نے اپنے ہاتھ سے آرڈی نینس نافذ کیا ہے۔ اور 7 اپریل کو جو ہماری صدر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ پچاس علماء کی اس میں آپ کا یہ خادم بھی شامل تھا۔ ہمارے سامنے صدر صاحب نے ایک آرڈیننس پر عبوری آئین کے اندر دستخط کیے۔

اس میں صدر ضیاء الحق نے اپنے دستخطوں سے لکھا ہے کہ قادیانی اور لاہوری یہ دونوں جماعتیں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ صدر ضیاء الحق صاحب قادیانی تو نہیں اگرچہ بعض لوگ وسوسے ڈالتے رہتے ہیں۔ لیکن میں اسے ابھی تک قادیانی نہیں کہتا۔ ذمہ داری کی بات ہے ڈر سے نہیں کہہ رہا۔

سن لو!

ہم کسی سے ڈرنے والے نہیں نہ کسی کی خوشامد کرتے ہیں۔ ہم نے سارے دور دیکھے ہیں۔ مارشل لائیں بھی دیکھی ہیں۔ بات وہ کرینگے جو حق ہوگی۔ تختہ دار پر وہی بات ہوگی جو اسٹیج پر ہوگی۔ (فلک شگاف نعرے)

اپنی قبر میں ہر ایک نے جواب دہ ہونا ہے۔ میں اس وقت دیانتداری سے کہتا ہوں کہ ضیاء الحق میں ہزار کمزوریاں سہی، خامیاں سہی لیکن وہ قادیانی نہیں۔

صدر ضیاء الحق کے خلاف سازش:

ہاں قادیانی اسے بدنام کر رہے ہیں اور بعض ایسے افسر و ملازمین ہیں جو حقیقت میں اس حکومت کے مخالف ہیں اور ضیاء الحق کو بدنام کر رہے ہیں۔ دیکھئے اگر کسی جگہ پر ختم نبوت بیان کرنے پر کوئی ضلع کا ڈی۔سی پابندی لگائے کہ ختم نبوت کی تقریر نہ ہو۔ فلاں عالم یا فلاں مولوی ہمارے ضلع میں مت آئے۔ ختم نبوت کا بیان نہ کرے۔ جب وہ ایسی پابندی لگائے گا۔ اس پابندی کا اعتراض و الزام جا کر صدر کو ملیگا۔ ٹھیک ہے یا نہیں (ٹھیک ہے)

کہ جناب صدر ایک طرف تو اسلام کیلئے اتنی کوششیں کرتے ہیں دوسری طرف انکے دور

حکومت میں مسئلہ ختم نبوت بیان کرنے پر پابندی ہے۔

سنو! کوئی ایسا احمق ڈی۔سی نہیں ہوسکتا جو مسئلہ ختم نبوت بیان کرنے پر پابندی لگائے۔

عقیدہ ختم نبوت بیان کرنے پر کوئی پابندی قبول نہیں:

ہمارا حق ہے کہ اس ملک میں جھوٹی نبوت کی تبلیغ پر پابندی لگوائیں۔ اور انشاء اللہ لگوا کر دم لیں گے۔

سن لو!

عقیدہ ختم نبوت بیان کرنے پر کوئی پابندی نہیں لگا سکتا۔

(الحمد للہ ۸۴ء میں صدر صاحب نے امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ کیا جس میں ان پر نہ صرف تبلیغ کرنے پر پابندی لگائی بلکہ اذان دینے پر پابندی لگائی اور اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے پر پابندی لگائی) اگر اس ملک میں عیسائیت کی تبلیغ ہوسکتی ہے۔ جھوٹے قادیانی دجال کی جھوٹی نبوت کی تبلیغ ہوسکتی ہے تو تاجدار انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق و پروانے آپکی ختم نبوت بیان کرینگے اور کرتے رہیں گے۔ ایسی کوئی پابندی قبول نہیں کی جائیگی۔ ہم تختہ دار پر چڑھ سکتے ہیں۔ لیکن اس ملک میں ختم نبوت کی تبلیغ پر پابندی قبول نہیں ہے۔ آج تو ہمارا دور ہے۔

ضیاء الحق تو مولوی کہلاتا ہے۔ آج تو وہ اسلام کیلئے کوشش کر رہا ہے۔ ہم نے تو بھٹو، یحیٰی اور ایوب کے مارشل لاء کے زمانے میں ختم نبوت کو علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ پر بیان کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپکے بعد کوئی نبی نہیں۔ اگر کوئی دعویٰ کرے تو دجال، کذاب اور کافر ہے بلکہ مرتد و واجب القتل ہے۔ آج بھی کہتے ہیں۔ اور جب تک زندہ ہیں بدن میں جان ہے منہ میں زبان ہے کہتے رہیں گے کہ مرزا قادیانی مرتد، کافر اور واجب القتل ہے اور اس پر ایمان لے آنے والے بھی مرتد اور واجب القتل ہیں۔ کوئی روک نہیں سکتا۔ کوئی پابندی نہیں۔ ہم نے صدر سے کہا ہے کہ وہ اسلام دشمن طاقتوں پر پابندی لگائے۔ انکی تبلیغ پر پابندی لگائے۔ کسی

کافر کو کفر کی تبلیغ کی اجازت نہیں ہے۔

صدر صاحب!

اگر فوری طور پر اس ملک میں اسلامی نظام کو صحیح طور پر کامیاب کرنا چاہتے ہیں تو انکا فرض بنتا ہے۔ کہ اسلام دشمن طاقتوں پر پابندی لگائیں۔ تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ قادیانی ہندو اور سکھ میں فرق کیا ہے۔ ہندو اور سکھ ہمیں مسلمان کہتا ہے۔ اپنے آپکو سکھ کہتا ہے۔ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے ہمیں کافر کہتا ہے۔

مرزا کے نزدیک مسلمانوں کا مقام:

اسکے علاوہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ جو مجھ پر ایمان نہیں لاتے وہ کنجریوں کی اولاد ہیں۔ کیا آپ اور میرے سمیت سب کنجریوں کی اولاد ہیں؟

آپکے باپ کنجر اور آپکی سب اولاد کنجریوں کی اولاد ہے۔

جو ہمارے سرکاری ملازمین، سرکاری رپورٹر، ہمارے سی۔آئی۔ڈی والے، ہماری پولیس، ہمارے وزیر، ہمارے گورنر اور ہمارے صدر سب مرزا قادیانی کو نہیں مانتے اسکو کافر و دجال سمجھتے ہیں۔

وہ بھی مرزا قادیانی کی اس گالی کی زد میں آتے ہیں یا نہیں؟ ۔۔ آتے ہیں

ایسی کتابیں ضبط ہونی چاہئے یا نہیں؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہونی چاہئے

اس سے ہماری دل آزاری ہوتی ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔۔۔ ہوتی ہے

ارے تم ہمیں کہتے ہو۔ میرے متعلق پروپیگنڈہ کرتے ہو۔ کہ یہ بدزبان ہے گالیاں دیتا ہے۔

میں مرزا کی گالیاں سنایا کرتا ہوں:

میں گالیاں نہیں دیتا۔ ہم گالیوں کو برا جانتے ہیں۔ اب تک آپ نے میری تقریر میں کوئی گالی سنی ہے؟ (نہیں) میں تو صرف مرزا قادیانی کی گالیاں سنایا کرتا ہوں۔

مرزائی کہتے ہیں کہ اسنے گالی دی ہی نہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ذریۃ البغایا

(کنجریوں کی اولاد کہنا) گالی ہے یا نہیں؟۔۔۔۔ ہے

یہ کہتے ہیں کہ گالی نہیں ہے۔

مرزائی کہتے ہیں کہ ذریۃ البغایا گالی نہیں ہے اگر پھر ذریۃ البغایا دعا ہے تو پھر وہ دعا میں تمہیں پارسل کرتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی پر ایمان لانے والے سب ذریۃ البغایا ہیں۔ تو پھر انکو اس دعا سے خوش ہونا چاہئے یا نہیں؟ (ہونا چاہئے)

اگر یہ اچھا لفظ ہے تو اپنے لئے پسند کریں۔ اگر یہ لفظ برا ہو نیکی وجہ سے اپنے لئے پسند نہیں کرتے تو ہمارے لئے کیوں کہتے ہیں کہ ذریۃ البغایا کا معنی کنجریوں کی اولاد نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اسکا کوئی اچھا سا معنی ہوگا لیکن یہ لقب تم اپنے پاس رکھو۔ ہمیں اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ لقب آپ ہی کیلئے خاص ہے۔ کہ تمام قادیانی ذریۃ البغایا ہیں۔ انکو خطاب دے رہا ہوں۔

انکو اپنے نبی کی دعا دے رہا ہوں۔

مرزا قادیانی کی تعلیم:

مرزا قادیانی کی تعلیم کیا ہے کہ گالیاں سنکر دعا دینا۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں چاہے کوئی گالیاں دیتا رہے ہم اسکو دعا دینگے۔ یہ ہے دعا انکے نبی کی جو گالیاں سنکر بھی دعا دیتا ہے کیا کہتا ہے کہ جو مجھ پر ایمان نہیں لاتا وہ کنجریوں کی اولاد ہے۔ آپ خود اندازہ لگائیں یہ دعا ہے یا گالی؟ (گالی ہے)

اگر یہ دعائیں ہیں تو تمہیں مبارک ہوں۔ ہم کو ایسی دعاؤں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس سے بڑی اور گالی کیا ہوگی کہ ہم تمام مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد بنائے۔ اتنا بڑا ظلم کروڑوں، اربوں مسلمانوں کو یہ گالی دی جاتی ہے۔ یہ کتابیں ضبط ہونی چاہئے۔ میرا مطالبہ ہے کہ ایسے لٹریچر پر فوری پابندی لگائی جائے۔

چاہ کن راہ چاہ درپیش۔ جو کسی کیلئے کنواں کھودتا ہے وہ خود اسی کنویں میں گرتا ہے۔

چاہ کن راہ چاہ درپیش:

خدا کی قدرت دیکھو اللہ بڑا قادر ہے اس نے سب کو گالی دی ہے۔ اللہ نے پھر اسکا تماشہ بھی دکھلایا کہ مرزا قادیانی کا اپنا بیٹا پہلی بیوی سے تھا اسکا نام تھا فضل احمد۔ وہ مرزا پر ایمان نہیں لایا تھا۔

مرزا نے اسکا جنازہ بھی۔۔۔۔۔ نہ پڑھا

بیٹے کا جنازہ باپ نے۔۔۔۔۔۔ نہ پڑھا

کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہ پڑھا؟ ❶

کہ وہ اپنے باپ کو نہیں مانتا تھا۔ اسلئے نہیں پڑھا جیسے سر ظفر اللہ نے قائداعظم کا نہیں پڑھا تھا کیونکہ اسکے نزدیک قائداعظم کافر تھا۔

پہیلی:

میں نے اب ایک پہیلی بنائی ہے۔ بجھارت جیسے چھوٹے بچے بناتے رہتے ہیں۔ مرزا صاحب پر جو ایمان نہ لے آئے وہ کنجری کا بیٹا ہے۔ کیونکہ مرزا نے یہ خود لکھا ہے۔ تو اب فضل احمد اسکا بیٹا اس پر ایمان نہیں لایا ہے؟ وہ کیا بنا؟ کنجری کا بیٹا۔

اسکی ماں کیا بنی؟ کنجری۔ اسکی ماں جسکے گھر میں تھی وہ کیا بنا؟ کنجر۔ سارا کنبہ کنجروں کا۔ میں تو یہ نہیں کہہ رہا۔ بلکہ میں تو خدا کی قدرت بتلا رہا ہوں۔ کہ خدا کی قدرت دیکھو۔ اب کہتے ہیں کہ چھیوٹی آیا اور گالیاں دے گیا۔ میں تمہیں گالیاں دے گیا بلکہ تمہیں اپنے باپ کی لکھی ہوئیں گالی بتا گیا کہ تمہارا ابا کتنا شریف انسان تھا۔ کہ جس نے کروڑوں، اربوں انسانوں کو گالی دیں۔ خدا نے لوٹا کر اسی کے خاندان پر ڈال دیں۔ کہ اگر تم اوروں کو یہ کہو گے تو پھر تمہیں یوں ذلیل کرونگا۔

کتنی ذلت ہے مرزائیو! تمہارے جھوٹے نبی کیلئے۔ یہ تو میرے خدا کی قدرت ہے یا نہیں؟۔۔۔ ہے

❶ انوار خلافت ص ۱۹۱ از مرزا بشیر الدین محمود، انوار العلوم ص ۱۳۹ جلد ۳

پھر کہتے ہیں کہ:

حضرت تو گالیاں دیتے ہی نہیں تھے۔
وہ گالیاں سن کر دعا دیتے تھے
یہ انکی دعا کا ادنیٰ نمونہ ہے۔

قول و فعل میں تضاد کا عجیب معیار:

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

؎ بدترین ہر ایک بد سے وہ ہے جو ہے بد زبان (1)

یعنی جو بدزبانی کرے وہ تمام بدوں سے زیادہ برا ہے۔اب میں پوچھتا ہوں کیا مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد کہنا بدزبانی ہے یا نہیں؟۔۔۔ہے

تو مرزا صاحب اپنے فتوٰی کے مطابق کیا بن گئے؟۔۔۔بدوں میں سے بدتر یعنی ہر ایک بد سے بدتر خود مرزا صاحب بن گئے۔ میں پوچھتا ہوں کیا علماء کو کہنا کہ اے بدذات فرقہ مولویاں تم کب تک حق کو چھپاؤ گے۔کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے

اے ظالم مولویو! تم پر افسوس! کہ

تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو پلایا ہے۔ (2)

اے مردار خور مولویو اور گندی روحو! (3)

میں پوچھتا ہوں؟

یہ بدزبانی ہے یا نہیں؟۔۔۔ہے

اگر کوئی کہے کہ یہ بدزبانی نہیں تو میں یہی الفاظ لوٹا کر قادیانیوں کے حق میں کہہ دیتا ہوں۔

کیونکہ ان کے نزدیک جو یہ گالیاں نہیں ہیں۔

---

(1) قادیان کے آریہ اور ہم ص ۴۲ رخ جلد ۲۰ ص ۴۵۸
(2) انجام آتھم ص ۱۹ برحاشیہ رخ جلد ۱۱ ص ۲۱
(3) ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱ برحاشیہ رخ ص ۳۰۵ جلد ۱۱

مرزا قادیانی کی شرافت:

یہ نہ سمجھیں کہ میں گالیاں دیتا ہوں بلکہ میں تو انکو اپنی دی ہوئی گالیاں سمجھاتا اور بتلاتا ہوں۔ مرزا قادیانی کی بدزبانی بتلاتا ہوں۔اب وہ خود کہتا ہے کہ گالی دینا طریق شرافت نہیں ہے۔ مسلمان عوام کو ذریۃ البغایا کہنا۔ علماء کو مردار خود مولوی اور گندی روحیں کہنا کیا گالی نہیں ہے؟۔۔۔ہے

اگر یہ گالی ہے تو کیا مرزا اپنے قول کے مطابق بھی شریف انسان ثابت ہوتا ہے؟۔۔۔نہیں

ارے میرا تو چیلنج ہے کہ:

یہ کہتے ہیں کہ مرزا مسیح ہے۔مہدی ہے نبی و مجدد ہے۔اگر کسی قادیانی میں جرأت ہے تو میدان میں آ کر مرزا کو شریف انسان تو ثابت کرے۔ارے شریف انسان تو دور کی بات ہے یہی پتہ چل جائے کہ وہ عورت ہے یا مرد؟ تو بڑی بات ہے۔

مرزا کے عجیب و غریب دعاوی:

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں دو سال مریم بنا رہا۔کہتا ہے کہ مجھے ماہواری حیض بھی شروع ہو گیا۔پھر میں بن گیا مرد پھر کہتا ہے کہ مجھے حمل بھی ہو گیا۔وہ میں نہیں بتاتا کہ مرزا کو حمل کیسے ہو گیا۔ (1)

اگر باہر پنڈال میں جلسہ ہوتا تو میں آپ کو وہ باتیں بھی بتلاتا جو مسجد میں نہیں بتلائی جا سکتیں۔کہتا ہے کہ مجھے حمل ہو گیا اور حمل میرا دس مہینے رہا۔عورتوں کے تو نو مہینے ہوتے ہیں۔اور اسکے دس مہینے اسکو اب حمل بھی ہوا ماہواری بھی آئی۔اب یہ مرد ہوا یا عورت؟۔۔۔۔عورت

اب کہتا ہے کہ مجھے دردیں شروع ہو گئیں۔ بچہ جننے کا وقت قریب آیا۔کہتا ہے کہ پھر میں جنگل میں چلا گیا۔

فاجاء ها المخاض الیٰ جزع النخلة

---

(1) کشتی نوح ص ۴۷ روحانی خزائن ج ۱۹ ص ۵۰

یعنی پھر مریم کو جو مراد اس سے عاجز ہے، درد زہ کھجور کی طرف لے آئی۔ ❶

حضرت مریم علیہا السلام کی پریشانی:

مرزا ملعون ہر جگہ مقدس شخصیت کا مقابلہ کرتا ہے۔ وہاں تو مائی مریم پاک دامن تھیں۔ مریم عورت تھیں۔ خدا کی قدرت سے حاملہ ہوئیں اور جب بچہ جننے کا وقت قریب آیا تو مائی مریم پریشانی کے عالم میں جنگل میں چلی گئیں۔ ایک خشک کھجور کا تنا تھا۔ اسکی اوٹ میں بیٹھ گئیں اور رونے لگ گئیں۔ مریم خدا کے سامنے روتی ہیں اور کہتی ہیں کہ کاش

یلیتنی مت قبل ھذا و کنت نسیاً منسیاً (مریم آیت ۲۳)

ہائے اللہ میں مرگئی ہوتی۔ مجھے کوئی جانتا نہ ہوتا۔ اے پروردگار آج بچہ کیسے پیدا ہوگا۔ میرے پاس کوئی نرس، دائی نہیں، میری اماں نہیں، میری بہن نہیں، پہلا بچہ پیدا ہوگا۔ جب کسی عورت کا پہلا بچہ پیدا ہونا ہوتا ہے اگر اس عورت کے پاس کوئی عورت زاد نہ ہو تو اسکی پریشانی کا کیا عالم ہوگا؟

مائی مریم رو رہی ہے۔ کہتی ہے کہ:

ہائے اللہ میں مرگئی ہوتی اس سے پہلے اور یہ وقت میں نہ دیکھتی۔ میں بچہ کیسے جنوں گی۔ پھر بچہ جن بھی دیا تو قوم کے سامنے کس منہ سے جاؤنگی۔ قوم میری بات پر یقین نہیں کریگی۔ اے اللہ تو تو جانتا ہے کہ میرا دامن پاک ہے۔ تو تو جانتا ہے کہ مجھے کسی انسان نے ہاتھ نہیں لگایا۔ میرا کسی انسان سے جائز، ناجائز تعلق نہیں ہے۔ اے پروردگار میری پاکی کو تو تو جانتا ہے۔ میرے ساتھ کسی انسان کا تعلق نہیں ہے۔

اب جو بچہ قوم کے پاس لیجاؤنگی قوم کیسے مانیگی۔

یہ تھی پریشانی مریم علیہا السلام کو
ہائے وہ مریم پاک دامن مریمؑ
مریم وہ مائی عیسیٰ کی ماں مریمؑ

❶ کشتی نوح ص ۴۸، رخ ص ۵۱ جلد ۱۹

جسکے متعلق پوری سورت قرآن میں نازل ہوگئی۔ قرآن پڑھے ہوئے جانتے ہیں کہ قرآن میں پوری سورت موجود ہے۔ کسی اور عورت کے نام کی کوئی سورت قرآن میں نہیں ہے۔ صرف حضرت مریم کے نام کی سورت قرآن میں ہے۔ جس میں اللہ نے حضرت مریم کی پاکدامنی بیان فرمائی ہے۔

مرزا قادیانی کا حضرت مریم علیہا السلام پر لرزہ خیز الزام:

لیکن مرزا قادیانی دجال کہتا ہے۔ سن لو! کان کی کھڑکیاں کھول کر سنو۔

قادیانیوں کو اچھا سمجھنے والو۔
کہتے ہو کلمہ۔۔۔۔۔۔پڑھتے ہیں
نمازیں۔۔۔۔۔۔پڑھتے ہیں
دلوں کو تھام کر اس کی بکواس سنو!
پھر سوچو کہ کیا کوئی مسلمان اسکو برداشت کرسکتا ہے؟

مرزا قادیانی اپنی کتاب ایام الصلح میں لکھتا ہے کہ:

حضرت مریم پر بہتان باندھتا ہے کہ مریم کی منگنی ہوگئی تھی یوسف دھرکھان سے۔ اور منگنی کے دوران مریم اپنے منگیتر کے ساتھ سیر وتفریح کیلئے جاتی تھی۔ اور وہ اسکو عیب نہیں سمجھتے تھے۔

آگے پٹھان پر بھی حملہ کیا ہے۔

(خدانخواستہ جو پٹھان مرزائی ہو جاتا ہے مجھے اس پر بڑا غصہ آتا ہے کہ پٹھان بھی ہو اور مرزائی بھی ہو)

تو مرزا قادیانی آگے کہتا ہے کہ جس طرح پٹھانوں میں عیب نہیں ہے۔ (یعنی منگیتر کیساتھ پھرنا) اور پٹھان بنی اسرائیل قوم تھے۔ اور پٹھانوں میں اس چیز کو عیب نہیں سمجھا جاتا کیونکہ وہ منگنی کو نکاح سمجھتے ہیں اور اپنی منگیتر کو نکاح سے پہلے لیے پھرتے رہتے ہیں۔ ❶ (حالانکہ یہ بہتان ہے)

❶ ایام الصلح حاشیہ ص ۶۷، روحانی خزائن ج ۱۴ ص ۳۰۰

پٹھانوں پر مرزا قادیانی کا بہتان:

پٹھان بڑا باغیرت ہے۔ ارے ہمارے پنجابی بھی جب ایک چچے یا ماما کے گھر میں رہتے ہوں اور گھر میں پردہ نہیں ہوتا۔ لیکن منگنی کے بعد جب نکاح قریب ہو جائے تو وہ عورت پردے میں چھپ جاتی ہے یا نہیں؟ (چھپ جاتی ہے) یعنی ہمارے پنجاب میں بھی اسکا رواج ہے کہ منگنی ہونیکے بعد وہ اپنے منگیتر کے سامنے نہیں آتی۔ لیکن پٹھان تو اور غیرت مند ہے عیب نہیں کہ وہ منگیتر کو لیے پھرتے رہتے ہیں۔

مرزا کا حضرتِ مریم پر بہتان عظیم:

تو مرزا کہتا ہے کہ حضرت مریم کا منگیتر تھا یوسف دھرکھان ۔ اور حضرت مریم نکاح سے پہلے منگنی کے زمانے اسکے ساتھ سیر و تفریح کیلئے جاتی تھی۔ (العیاذ باللہ) کہتا ہے کہ اس زمانے آپ کو حمل ہو گیا۔ (یعنی حضرت مریم کو) سب کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ کریں۔ خدا کی کروڑ لعنت ہو مرزا قادیانی تجھ پر اور تیرے ماننے والوں پر، تجھے کوئی خدا کا خوف نہ آیا۔ ہائے مائی مریم پر اتنا بڑا بہتان۔

مائی مریم پر اتنا بڑا بہتان کیا یہ قرآن کی تکذیب ہے یا نہیں؟ (ہے) یہ مائی مریم خدا کی نیک بندی پر الزام ہے یا نہیں؟ (ہے) کہتا ہے کہ نکاح سے پہلے منگنی کے زمانہ میں یوسف دھرکھان کے ساتھ چلی جاتی تھی۔ حمل ہو گیا۔ اس ضرورت کی بناء پر جلدی نکاح کیا۔ اور اس نکاح سے حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے۔ (العیاذ باللہ) ❶

میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ ایمان سے بتلاؤ اس سے بڑا کوئی کفر ہے؟ ۔۔۔ نہیں

ایک منٹ کیلئے مرزا قادیانی کے سب کفر چھوڑ دو کیا صرف یہ ایک کفر اس خبیث دجال کیلئے کافی نہیں؟ (کافی ہے)

---

❶ ایام الصلح حاشیہ ص ۶۵، روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۳۰۰

۱۹۸۰ء کے علماء کنونشن میں میرا مطالبہ:

۱۹۸۰ء میں جو علماء کنونشن ہوا تھا صدر ضیاء الحق صاحب نے بلوایا تھا۔ تو اس میں چند کتابیں مرزا قادیانی کی ربوہ سے تازہ خرید کرا کے ساتھ بل، رسیدیں لگا کر میں نے صدر کو پیش کیں میں نے کہا کہ آپکی اخبارات، رسائل پر سنسر شپ ہے کہ آپکے خلاف کوئی چیز نہیں چھپ سکتی۔ لیکن یہ لٹریچر دیکھئے سیدنا عیسیٰ و مریم اور صحابہؓ و اہلبیتؓ کی شان میں بکواس چھپ رہا ہے۔ ربوہ سے میں تازہ لٹریچر آپکی خدمت میں پیش کرنے کیلئے لے آیا ہوں۔ آپکی سنسر شپ کہاں ہے؟

اس کفر و غلاظت بھرے لٹریچر پر پابندی کیوں نہیں لگتی؟

میں نے وہ لٹریچر صدر صاحب کے ہاتھ میں دیا اور شاید آپ نے صدر ضیاء کی تقریر سنی ہوگی ٹی۔وی پر بھی نشر ہوئی تھی جو علماء کنونشن میں صدر ضیاء الحق صاحب نے کی تھی اسنے کہا تھا۔ کہ میں مولانا منظور احمد چنیوٹی کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ قادیانی لٹریچر پر کڑی نظر رکھی جائیگی۔ اور خلاف اسلام مواد ہرگز چھپنے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔

وہ تقریر چھپ چکی ہے۔ لیکن لٹریچر ابھی تک ربوہ سے چھپ رہا ہے اس پر پابندی لگنی چاہیے یا نہیں؟ ۔۔۔ لگنی چاہیے

(الحمد للہ ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس میں بندہ کے مطالبہ پر پابندی لگ گئی۔ ثم الحمد للہ تعالیٰ ضیاء الحق کو بہت جزائے خیر عطا فرمائے۔ منظور احمد عفا اللہ عنہ)

حضرت مریمؑ کا قصہ:

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ مائی مریم وہ خدا کی نیک بندی۔ اس پر کتنا بڑا بہتان مرزا الملعون نے لگایا ہے۔؟

بہتان ہے یا نہیں؟ ۔۔۔۔ ہے

مائی مریم رو رہی ہے۔

فرما رہی ہیں:

اے پروردگار آج میں مرگئی ہوتی۔ اے اللہ اب بچہ ہوگا قوم کے پاس کس منہ سے لیجاؤ نگی؟

قوم تو مانے گی نہیں۔

میں قسمیں کھاؤنگی قوم تو نہیں مانے گی۔

اللہ نے کہا کہ:

اے مریم کیوں گھبرا رہی ہے؟

ذرا تسلی تو کر اس کھجور کے تنے کو دیکھو۔ یہ کھجور کا خشک تنا ہے۔ کھجوروں کا موسم نہیں۔ میں اس خشک تنے پر کھجوریں لگا رہا ہوں۔ تیرے کھانے کیلئے۔ یہ پتھروالی زمین نے پھٹ کر پانی کا ایک چشمہ اُبل دیا ہے۔" اے مریم ذرا کھجور کے اس تنے کو ہاتھ تو لگا۔ میری قدرت کے کرشمے تو دیکھ جو خدا خشک تنے کو کھجوریں لگا سکتا ہے۔ وہ بغیر خاوند کے تمہیں بیٹا بھی دے سکتا ہے۔ اگر تم پر کوئی اعتراض کرے گا تو وہ اس کھجور کے تنے کو دیکھ کر سمجھ جائے گا۔ جو پروردگار بغیر موسم کے خشک کھجور کے تنے پر کھجور لگا سکتا ہے۔ وہ بغیر خاوند کے مریم کو بیٹا بھی دے سکتا ہے۔

مرزا قادیانی کا عجب فریب:

یہاں آپکو ایک بات بتلا دوں۔ مریم کو رب نے کہا کہ

اے مریم ذرا کھجور کے تنے کو ہاتھ لگا کے ہلا تو سہی۔ اب مرزا قادیانی بھی مریم بنا بیٹھا تھا اسکو بھی حمل ہوگیا تھا۔ یہ کہتا ہے کہ

فا جاءهُ المخاض الى جزع النّخلة

مجھے بھی دردزہ ہوئی۔ میں کھجور کے تنے کے پاس گیا تو رب نے مجھے کہا

هزّ اليك بجزع النّخلة تساقط عليك رطبا جنينا ❶

مریم کو کہا:

هزّی

وہ بی مونث۔ اور یہ (مرزا قادیانی) تھا مذکر

❶ تذکرہ ص ا ے

اسکو کہا هزّ اليك (ترجمہ) تو بھی ہلا تنے کو۔

اے (مرزا قادیانی) جب تو مریم بنا بیٹھا ہے اور جب تو بچہ جننے والا ہے۔ تو وہی هزّی رہ۔

هزّا کیوں بنایا۔

مت ماری گئی عقل کے اندھے کی۔

حضرت مریمؑ کو ہدایات ربانی اور یہودیوں کی افترا بازی:

سنو! اللہ نے فرمایا مت پریشان ہو۔ اے مریم۔ ذرا میری قدرت کے کرشمے تو دیکھ۔ خشک تنے ہلاتی جا۔ پانی پیتی جا اور کھجوریں کھاتی جا۔ اور اپنے بیٹے کو دیکھ کر آنکھوں کو ٹھنڈی کرتی جا۔ باقی رہا یہ معاملہ کہ جب تو بچہ کو لیکر قوم کے پاس جائیگی۔ تو اگر کوئی پوچھے۔ تو تم نے نہیں بولنا اور کہنا کہ میں نے چپ کا روزہ رکھا ہوا ہے۔ آگے میں جانوں اور میرا کام۔

مائی مریم بچے کو لیکر گئی قوم کے پاس تو قوم دوڑتی ہوئی آگئی۔

کر دیکھو!

یہ کیسی پاک دامن تھی۔

یہ تو بیت المقدس میں بیٹھا کرتی تھی۔

یہ تو بڑی پاک دامن بنی ہوئی تھی۔

اے دیکھو!

غضب ہوگیا۔

ظلم ہوگیا۔

بیٹا ہوگیا۔

کیسے ہوگیا؟

لوگ دوڑتے آئے۔

بھاگتے آئے۔

مریم کے گھر کو گھیر لیا

ایک ادھر سے پوچھتا ہے

دوسرا ادھر سے پوچھتا ہے

تیسرا ادھر سے بولتا ہے

چوتھا ادھر سے بولتا ہے

کہتے ہیں۔

یا مریم ۔ یا اخت هارون

اے مریم!

اے حاروں کی بہن تیرا باپ بھی برا نہ تھا اور تیری ماں بھی بدکار نہ تھی۔

یہ کہاں سے لے آئی ہے؟

بیٹا کیسے آ گیا؟

تیرا تو باپ بھی اچھا تھا

تیری تو ماں بھی اچھی تھی

تو تو نے یہ کیا ظلم کیا؟

کیسے بیٹا لے آئی؟

مریم نے اشارہ کر دیا اور کہا میں تو بولتی نہیں۔ مجھے تو چپ کا روزہ ہے۔ میں تو بولوں گی نہیں۔ بیٹے کی طرف (عیسیٰ کی طرف) اشارہ کیا تو وہ کہنے لگے کہ اب تو بڑی پاک دامن بن گئی اور بڑے چپ کے روزے رکھ کے بیٹھ گئی۔ اور ہمیں کہتی ہے کہ اس بچے سے پوچھو۔ قوم کہنے لگی بچے سے کیا پوچھیں؟ تو بتلا یہ بچہ کہاں سے آیا؟

غیرت خداوندی جوش میں (عیسیٰ کی حضرت مریم کی گود میں گفتگو)

جب قوم اس قسم کے سوالات اور طعنہ بازی کرنے لگی تو غیرت خداوندی جوش میں آ گئی اور

اللہ تعالیٰ نے اس ماں کی گود میں دودھ پیتے بیٹے کی زبان میں قوتِ گویائی عطا فرمائی۔ عیسیٰ ماں کی گود میں بولتے ہیں کہتے ہیں۔

انی عبد اللہ آتنی الکتاب و جعلنی نبیاً (مریم آیت ۳۰)

او یہودیو! میری ماں سے پوچھنے والو! آؤ میں تمہیں بتلاؤں۔ کہ میں کون ہوں؟ اور کہاں سے آیا ہوں؟ عیسیٰ نے ماں کی گود میں باتیں کیں اور بتلایا۔

انی عبد اللہ آتنی الکتاب

میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے۔

مرزا قادیانی کا انٹرنیشنل جھوٹ:

یہاں بھی مرزا قادیانی مقابلہ کرتا ہے۔ میں آپکو کیسے بتلاؤں۔ وہ تو ہر جگہ مقابلہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ عیسیٰ نے ماں کی گود میں باتیں کیں تھیں لیکن میرے بیٹے نے ماں کے پیٹ میں دو مرتبہ باتیں کی ہیں۔ [1]

معلوم نہیں کہ مرزا قادیانی نے کس وائرلیس کے ذریعے یہ باتیں سنی تھیں؟

یہ مرزا کا انٹرنیشنل جھوٹ ہے۔ دراصل اپنے بیٹے کو حضرت عیسیٰ سے بڑھانا چاہتا ہے۔ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے تو ماں کی گود میں باتیں کی تھیں۔ لیکن میرے بیٹے نے ماں کے پیٹ میں باتیں کیں۔ پھر ایک دفعہ بھی نہیں بلکہ دو دفعہ باتیں کیں۔ میں دلیل سے ثابت کرتا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے۔

دنیا بھر کے قادیانیوں کو چیلنج:

میرا کائنات بھر کے قادیانیوں کو چیلنج ہے۔ کہ یہ تمہارے ملعون مرزا غلام احمد نے جھوٹ بولا ہے کہ اسکے بیٹے نے ماں کے پیٹ میں باتیں کی تھیں۔ اگر کی تھیں تو میں پوچھتا ہوں کہ وہ باتیں کیا تھیں؟

---

[1] تریاق القلوب ص ۸۹، رخ ص ۲۱۷ جلد ۱۵

عیسیٰ نے جو باتیں کی تھیں وہ خدا نے قرآن میں بتلائی ہیں۔ بتلائی ہیں یا نہیں؟ (بتلائیں ہیں) اگر مرزا کے بیٹے نے بھی ماں کی گود میں نہیں بلکہ ماں کے پیٹ میں باتیں کی تھیں تو وہ باتیں تو بڑی قیمتی ہوئی تھیں کیونکہ باہر آنے سے قبل اندر ہی سے بول رہا ہے۔

میرا مرزائیوں کو چیلنج ہے اور سوال بھی ہے کہ مرزائیو! اگر تمہارے نبی کے بیٹے (مبارک احمد) نے ماں کے پیٹ میں باتیں کی ہیں تو بتلائیں کہ وہ باتیں کون سی ہیں؟ میں سوال کر سکتا ہوں یا نہیں؟۔۔۔ (کر سکتے ہیں)

آپ سامعین (قارئین) بھی سوال کر سکتے ہیں ان سے کہو کہ وہ باتیں بتلاؤ جو مرزا کے بیٹے نے ماں کے پیٹ میں کی ہیں یہ تو نہیں کہ وہ چوں چوں کر رہا تھا۔ آخر کوئی قیمتی بات ہی تو تھی جسکی وجہ سے اندر سے بولا۔ ہمیں بتلاؤ کہ وہ قیمتی بات کیا تھی؟

مسلمانو! یاد رکھو یہ مرزا قادیانی کا جھوٹ ہے۔ بہتان ہے خدا کے پیغمبرؑ سے اپنے بیٹے کو بڑھانے کی ناپاک سازش ہے۔

بات دور چلی گئی عرض یہ کر رہا تھا کہ مرزا قادیانی ہر بات میں مقابلہ کرتا ہے۔

قادیانی وحی کی زبان:

اللہ تعالیٰ نے حضرت زینب کا نکاح عرش پر کیا یہ کہتا ہے کہ میرا نکاح بھی عرش پر محمدی بیگم سے ہو گیا۔ میں آپکو مرزا پر نازل ہونے والی وحی ''تذکرہ'' کا ایک حوالہ دینا چاہتا ہوں جسکا نام وحی مقدس رکھا ہوا ہے۔

جو وحی حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی اسکا نام کیا ہے؟ (تورات)

جو وحی حضرت داؤدؑ پر نازل ہوئی اسکا نام کیا ہے؟ (زبور)

اور جو وحی حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی اسکا نام کیا ہے؟ (انجیل)

اور جو وحی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم الانبیاء پر نازل ہوئی اسکا نام کیا ہے؟ (قرآن مجید)

یہ جو میرے ہاتھ میں کتاب ہے وحی مقدس ''تذکرہ'' یہ کس پر نازل ہوئی؟ مرزا قادیانی پر

واہ اللہ کی قدرت چار سو بیس 420 نبی کی وحی کے اوراق بھی 420 اور اسکا فرشتہ کونسا تھا؟

۔۔۔ ٹیچی

آؤ آپکو ایک دلیل اور قرآن سے سمجھاؤں کہ یہ وحی شیطانی ہے رحمانی نہیں ہے۔ توجہ سے غور سے سماعت فرمائیں۔ قرآن مجید کا تیرھواں پارہ ہے۔ قرآن سمجھا رہا ہوں۔ اللہ کی آخری کتاب کے تیرھویں پارے میں ارشاد ربانی ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ. (ابراھیم/ ۱۴: ۴)

''ہم نے جتنے رسول بھیجے تھے ہر رسول پر وحی اسکی اپنی مادری زبان میں بھیجی''

یعنی جتنے نبی بھی حضرت آدمؑ سے لیکر محمد مصطفیٰ ﷺ تک آئے ہیں۔ سب نبیوں پر وحی انکی اپنی مادری زبان میں آئی۔ ذرا دھیان و توجہ سے یہ دلیل سننا اگر آپ میری صرف ایک دلیل کو بھی یاد رکھیں تو ماں نے کوئی ایسا قادیانی بیٹا نہیں جنا جو آپ کے سامنے ٹھہر سکے۔ وہ اسکا جواب نہیں دے سکے گا سنو اور سمجھو خدا کا قانون اٹل و بے بدل ہے۔ خدا کہتا ہے

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ (ابراھیم/ ۱۴: ۴)

یہ اصول چلتا رہا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے بھی رسول آئے وہ تو ایک ایک قوم کیلئے نبی تھے۔ ایک زبان والے ایک قوم کیلئے نبی تھے۔ زیادہ زبانوں میں وحی آنے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن ہمارے نبی کریمؐ جب تشریف لائے تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ صرف ایک عرب کیلئے نبی تھے یا ساری دنیا والوں کیلئے؟ (ساری دنیا والوں کیلئے)

پنجابی، سندھی، پٹھان، امریکہ اور افریقہ والوں اور سب بولیاں بولنے والوں کیلئے ہمارا نبی مبعوث ہوا ہے۔

لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کس زبان میں آئی ہے؟۔۔۔ عربی زبان میں

قرآن کس زبان میں ہے (عربی میں)

''الحمد'' کی ''الف'' سے لیکر ''والناس'' کی ''س'' تک تیس پارے کا قرآن کس زبان میں ہے؟۔۔۔ عربی میں

بلسانٍ عربی مبین (الشعراء آیت ۱۹۵)

حضور کی مادری زبان کیا ہے؟-----عربی

اور قرآن کس زبان میں ہے؟---عربی میں

یہ بات سمجھ آگئی کہ خدا کے نبیوں پر وحی قرآنی اصول کے بتلانے کے مطابق انکی مادری زبان میں آئی۔ ایک زبان میں آئی۔ اسی طرح حضورؐ پر وحی بھی انکی مادری زبان عربی میں آئی ہے

قرآن مجید کتنی زبانوں میں ہے؟---ایک زبان میں

کیا دو زبانوں یا تین زبانوں میں تو نہیں؟----نہیں

اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے ہاتھ میں یہ مرزا پر نازل ہونے والی وحی ہے۔ اسکا نام کیا ہے؟(تذکرہ) مرزا کہتا ہے کہ یہ وحی میرے اوپر نازل ہوئی ہے۔ تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ یہ 420 اوراق والی وحی مرزا پر کس زبان میں نازل ہونی چاہیے تھی؟------پنجابی میں -----

کیونکہ مرزا قادیانی پنجاب کا رہنے والا تھا۔ پنجابی تھا۔ اسکا تعلق قادیان گورداسپور سے تھا۔ مرزا قادیانی کا باپ بھی پنجابی۔ اسکی ماں بھی پنجابن یہ پنجاب کا نبی ہے تو اسکی زبان کیا تھی؟---پنجابی

اگر یہ وحی خدا کی طرف سے اترتی ہے تو قرآن کے بتلائے ہوئے اصول کے مطابق کس بولی میں آنی چاہیے تھی؟(پنجابی میں) چلو پنجابی میں نہ آتی تو اردو میں آجاتی۔ اردو بھی ہماری قومی زبان ہے۔ لیکن ایک زبان میں آنی چاہیے تھی لیکن مرزا کی وحی میں تو آٹھ دس زبانوں کی کھچڑی ہے۔ یہ وحی ہے یا کھچڑی ہے؟

اس میں عربی کی بھی وحی ہے۔

فارسی میں بھی ہے۔

اردو میں بھی ہے۔

پنجابی میں بھی ہے۔

انگریزی میں بھی ہے۔

سنسکرت میں بھی ہے۔

عبرانی زبان میں بھی وحی ہے۔

ایسی زبانوں میں بھی وحی ہے جنکو خود مرزا سمجھ بھی نہیں سکتا تھا۔ کہتا ہے ''کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے لیکن مجھے اسکی سمجھ نہیں آئی ہے۔ مجھے سمجھانے والا کوئی آدمی نہیں جس سے میں سمجھوں'' ❶

اے اُلو (مرزا قادیانی) جس بولی کو تو سمجھتا نہیں اس میں وحی کا کیا فائدہ؟ جس وحی کی تجھے خود سمجھ نہیں آتی وہ تو امت کو کیسے سمجھائیگا۔ دیکھئے یہ آٹھ دس زبانوں کی کھچڑی ہے۔

میرا سوال ہے کہ اگر یہ 420 ورق کی وحی خدا کی وحی ہوتی تو ایک ہی زبان میں آتی۔ اور وہ کس زبان میں آتی؟----پنجابی میں

مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی اس وحی میں مرزا قادیانی کی مادری زبان پنجابی کی صرف پانچ آیات ہیں۔ اور دوسری وحی اردو، فارسی، عربی و انگریزی وغیرہ زبانوں میں ہے۔

انگریزی میں یہ وحی بھی ہے۔

I am with you. ❷

I love you. ❸

قادیانی امت کو چیلنج:

میں کہتا ہوں کہ دنیا میں مجھے کوئی ایک نبی بتلاؤ جس پر ایک سے زائد زبانوں میں دو یا تین زبانوں میں وحی آئی ہو۔ اگر مرزا خدا کا نبی تھا اور اس پر یہ نازل ہونیوالی وحی رحمانی تھی شیطانی نہیں تو پھر ایک زبان میں ہوتی۔ آٹھ زبانوں میں کھچڑی نہ ہوتی، اردو، فارسی، انگریزی، عبرانی زبان میں ایک آیت بھی نہ ہوتی۔

❶ نزول مسیح ص ۵۷ روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۵

❷ تذکرہ ص ۹۴ ❸ تذکرہ ص ۵۵

یہ بات اور دلیل آپکی سمجھ میں آئی ہے یا نہیں؟۔۔۔آئی ہے

اسکو پلے باندھ لو کوئی قادیانی ماں نے بیٹا نہیں جنا جو اسکا جواب دے سکے۔ بعض جاہل قادیانی کہہ دیتے ہیں جب ہم ان سے کہیں کہ یہ کیا تماشہ ہے؟ نبیوں پر تو ایک زبان میں انکی مادری زبان میں وحی ہوتی تھی مرزا قادیانی پر مختلف زبانوں میں وحی کیوں آئی؟

قادیانیوں کی بوکھلاہٹ اور اسکا جواب:

تو مرزائی مرزا قادیانی کی سچائی ثابت کرنے کیلئے ہماری بیان کردہ دلیل کا یہ جواب دیتے ہیں کہ ہمارا نبی انٹرنیشنل نبی تھا۔ مرزا صاحب پر انٹرنیشنل نبی ہونیکی وجہ سے مختلف زبانوں میں وحی نازل ہوئی۔

میں کہتا ہوں کہ وہ اگر انٹرنیشنل نبی تھا تو محققین لکھتے ہیں کہ دنیا میں اس وقت ساڑھے چار ہزار زبانیں ہیں۔ آپکے پاکستان میں بھی چار پانچ ہیں۔ پنجابی، سندھی، پشتو، بلوچی، اردو وغیرہ۔ یعنی ایک ملک میں پانچ سات زبانیں ہیں۔ اگر مرزا انٹرنیشنل نبی تھا تو اس پر ساڑھے چار ہزار زبانوں میں وحی آنی چاہیے تھی۔ یہ بات سمجھ آئی؟۔۔۔آئی

قادیانیوں کی بوکھلاہٹ کا دوسرا جواب:

قادیانیوں کی جھوٹی دلیل کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر مرزا قادیانی انٹرنیشنل نبی بن گیا ہے۔ جو وہ دعویٰ کرتا ہے ہمارے محمد مصطفیٰ کے غلام ہونیکا۔

ہمارے نبی آمنہ کا لال محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ ساری دنیا کیلئے قیامت تک کیلئے نبی ہیں یا نہیں؟ (نبی ہیں) اگر وہ انٹرنیشنل نبی ہیں تو ان پر جب ایک زبان میں وحی نازل ہوئی تو اگر مرزا خدا کا نبی تھا۔ تو اس پر خدا کے اس قانون کے مطابق ایک زبان میں وحی آنی چاہیے تھی یا نہیں؟ (آنی چاہیے تھی)

میں کہتا ہوں ساری باتیں چھوڑ دو۔ یہی وحی بتلا رہی ہے کہ مرزا جھوٹا ہے۔

یہی وحی بول کر بتلا رہی ہے کہ مرزا جھوٹا ہے۔

مرزا کذاب ہے۔

یہ وحی شیطانی ہے۔

یہ وحی رحمانی نہیں۔

یہی بات یاد کرلو۔

مرزائیوں کو لاجواب کیجئے:

اگر کوئی قادیانی آپکو ملے آپ اس سے سوال کریں کہ جناب! یہ بتلایئے کہ آپ کے مرزا صاحب پر وحی نازل ہوئی یا نہیں؟ وہ آپ سے دونوں باتوں میں سے ایک بات کریگا۔ یا تو کہے گا کہ ہوئی اور اگر کہے کہ مرزا پر وحی نازل نہیں ہوئی تو مرزا صاحب کی نبوت گئی کیونکہ نبی پر وحی نازل ہوتی ہے۔ پھر اسکو یہ کتاب مرزا کی وحی مقدس "تذکرہ" دکھلائیں اور کہیں کہ اگر مرزا پر وحی نازل نہیں ہوتی تو پھر یہ کیا "بلا" ہے؟

اگر کہے کہ اس پر وحی نازل ہوتی تھی۔ تو آپ دوسرا سوال کریں کہ جناب! کس زبان میں وحی ہوتی تھی؟

تو اس کو بتلانا پڑیگا کہ کبھی اردو میں، کبھی فارسی میں کبھی انگریزی وغیرہ میں۔

تو آپ اس سے کہیں کہ بس جی یہی مرزا کے جھوٹا ہونے کیلئے کافی ہے۔ کہ اس پر کئی زبانوں میں وحی ہوئی ہے۔ کیونکہ قرآن پاک کے تیرھویں پارہ کی آیت یاد رکھنا۔

وَمَا اَرسَلْنَا مِن رسولٍ اِلّاَ بِلِسانِ قومِهٖ

میں نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس پر وحی اسکی مادری زبان میں تھی

میری بات سمجھ آتی ہے یا نہیں؟۔۔۔آتی ہے

اسکو پلے باندھ لو کہ آپ ان کو کہیں کہ جناب خدا تو کہہ رہا ہے۔ کہ نبیوں پر انکی مادری زبان میں وحی نازل کی اور ایک زبان میں۔ لیکن مرزا قادیانی پر کئی زبانوں میں کیوں ہوئی جناب! بس یہی مرزا کے کذب پر دلالت کرتی ہے۔

بات لمبی ہو رہی ہے میں آپکو یہ حوالہ دینا چاہتا تھا کہ مرزائیوں کے قرآن ''وحی مقدس'' کے صفحہ ۴۴۴ جدید ایڈیشن پر مرزا قادیانی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر وحی ہوئی۔

مرزا پر ''محمدی بیگم'' کے متعلق وحی اور اس کا انجام:

نازل ہونیوالی وحی میں یہ کہا گیا کہ اللہ نے کہا کہ

الحق من رّبّكَ فَلا تكُونَنّ من المُمْتَرِين فبشرىٰ لك في النكاح و زوجنكها۔ ❶

اے مرزا ہم تجھے نکاح کی خوشخبری دیتے ہیں اور تو شک نہ کر اور ہم نے تیرا نکاح اس سے (محمدی بیگم) سے کر دیا ہے۔

یہ قرآن کی آیات نقل کر کے کہتا ہے۔

یہ وحی میرے اوپر نازل ہوئی ہے۔ اور مجھے کہا کہ اے مرزا تیرا نکاح محمدی بیگم سے پڑھ دیا گیا ہے۔ تو پھر مرزا کی اس بیوی کو جسکا نکاح آسمانوں پر ہوا تھا اسکو سلطان محمد لے گیا۔

مرزائیوں کی تاریخی بے غیرتی:

اگر مرزا کا نکاح عرش پر ہوا تھا تو پھر مرزا کی بیوی کو ''غیر'' کیوں لے گیا۔ یہ انتقام لیتے اگر اور کچھ نہ کرتے تو نکاح پہ نکاح کا مقدمہ ہی کر دیتے۔ مرزائیوں کی غیرت کدھر چلی گئی۔

چلو یہ کہتا کہ:

یہ بیوی میری ہے۔ عرشوں پہ میرا نکاح ہو چکا ہے۔ یہ کون ہوتا ہے۔ لیکر جانیوالا؟
لیکن مرزا میں کوئی غیرت نہ تھی۔ مرزائیوں کی ماں کو لے گیا سلطان محمد کیونکہ جب مرزا کے ساتھ عرشوں پہ محمدی بیگم کا نکاح ہو چکا ہے تو پھر یہ مرزا کی بیوی اور مرزائیوں کی ماں بنی یا نہ بنی ؟۔۔۔ بنی

جیسے حضرت مائی زینبؓ کا آسمانوں پر حضورؐ کے ساتھ نکاح ہوا تھا۔ تو وہ ہماری ماں ہیں۔

---

❶ انجام آتھم ص ۶۰۔۶۱ روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۶۰، ۶۱

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا:

جب مرزا سے اسکے بارے سوال ہوا کہ آپکی بیگم کو سلطان محمد کیوں لے گیا؟ تو مرزا نے کہا کہ کوئی بات نہیں سلطان محمد یہ اڑھائی سال تک مر جائیگا۔ پھر یہ بیوہ ہو کر میرے پاس آجائے گی۔ مرزا نے کہا کہ اڑھائی سال تک انتظار کر لو یہ اتنی زیادہ مدت نہیں ہے۔ یعنی اڑھائی سالوں میں اسکا خاوند مرے گا وہ بیوہ ہو کر بیوگی کی تمام رسمیں توڑ کر میرے پاس آجائے گی۔ ❶

مرزا کی بیوی غیر کے پاس کیوں رہی؟

مرزا صاحب! عرش پہ اسکے پاس تیرا نکاح ہو چکا ہے۔ پھر وہ اڑھائی سال سلطان محمد کے پاس کیسے رہ سکتی ہے۔ نکاح تیرا۔ بیوی تیری، اسکو غیر لے گیا۔ تیری غیرت کدھر گئی؟ کہ تیری بیوی اڑھائی سال کا عرصہ کسی دوسرے کے پاس گزارے۔ اب تو کہتا ہے کہ اسکا خاوند اڑھائی سال تک مر جائیگا۔

مرزا کی ''اعطيت صفة الافناء والاحياء'' کہاں؟؟

مرزا نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ مجھے زندہ کرنے اور مارنے کی صفت اللہ نے دی ہے۔ میں کہتا ہوں مرزا کسی اور کو مارتا یا نہ مارتا اس سلطان محمد کو تو ضرور مارتا جو اسکی بیوی لے گیا۔ بلکہ جس دن سلطان محمد کا محمدی بیگم سے نکاح ہوا تھا اسی دن مار دیتا۔ جس وقت ڈولی جا رہی تھی کوئی ایسا پھونکا مار دیتا کہ وہ ختم ہو جاتا (سلطان محمد) اور وہ ڈولی اسکے ہاں آجاتی کیونکہ موت و حیات اسکے ہاتھ میں تھی۔ (العیاذ باللہ)

اگر موت اسکے ہاتھ میں ہوتی تو سلطان محمد کو مار لیتا یا نہیں؟۔۔۔ مار لیتا

اس کو ختم کر دیتا یا نہیں؟۔۔۔۔۔ ختم کر دیتا

اگر یہ سلطان محمد کو مار لیتا تو ڈولی والے بھی ضرور کہتے کہ واقعتاً یہ (مرزا) پہنچی ہوئی سرکار ہے

---

❶ حوالہ آئینہ کمالات اسلام و روحانی خزائن ج ۵ ص ۳۲۵

ڈولی والے خود بخود اسکے پاس آجاتے اور ڈرتے ہوئے بھی اسکو محمدی بیگم دے دیتی تھی۔

لیکن موت وحیات اسکے ہاتھ میں نہیں تھی بلکہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ مرزا کذاب جھوٹ بولتا ہے۔ موت وحیات صرف اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

مرزائیوں کا اخلاقی پہلو:

اگر موت وحیات ان مرزائیوں کے پاس ہوتی تو آج میں زندہ نہ ہوتا۔ مجھے ایک قادیانی نے پیچہ وطنی سے خط لکھا۔ گالیوں سے بھرا ہوا۔ میرے پاس وہ خط محفوظ ہے۔ تم خدا کی قسم وہ خط پڑھ بھی نہیں سکتے۔ ایک سطر بھی گالیوں سے خالی نہیں۔ ماں بہن کی ننگی گالیاں۔ انکی گالیاں دینے سے ہمیں ثواب ملتا ہے۔ آپ تو کہتے ہیں کہ قادیانی بڑے بااخلاق ہیں۔ میں کہتا ہوں اگر اچھے اخلاق والے ہیں تو میرے ساتھ کیوں نہیں اخلاق برتتے۔

اگر پتہ چل جائے کہ منڈی (منڈی بہاؤ الدین) میں مولوی منظور آرہا ہے۔ تو قیامت آجاتی ہے۔ مولوی منظور اگر آ گیا تو کوئی زلزلہ آجاتا ہے۔

یہ ملک ہمارا ملک ہے۔

یہ قادیانیوں کا ملک نہیں ہے۔

تم کون ہوتے ہو روکنے والے۔

یہ قادیانیوں کا ملک نہیں ہے۔

اس میں ہم حضور ﷺ کی ختم نبوت بیان کرینگے کوئی مائی کا لال انشاء اللہ ہمیں روک نہیں سکتا۔

قادیانی ملک وملت کے غدار:

یہ قادیانی ملک وملت کے بھی غدار ہیں۔ ملک میں تخریبی کاروائیاں کرتے ہیں۔ فسادات پیدا کرنے کی کوششیں کرتے ہیں۔ میں تو ہمیشہ کہا کرتا ہوں C.I.D والو نوٹ کرو کہ قادیانیوں میں اگر جرأت ہے تو مجھ پر مقدمہ کریں۔

کہ میں الزام لگاتا ہوں۔ میرا الزام ہے کہ قادیانی جس طرح اسلام کے غدار ہیں۔ اسی طرح ملک کے بھی غدار ہیں۔ یہ پاکستان کے دشمن نمبر "ون" ہیں۔ قادیانی میرے خلاف مقدمہ چلائیں یا گورنمنٹ میرے خلاف مقدمہ کرے۔ گورنمنٹ میں بڑے بڑے افسر قادیانی ہیں۔ بڑی بڑی پوسٹوں پر تعینات ہیں۔ ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہوں اور تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ آؤ تم میں اگر جرأت ہے تو ہائیکورٹ میں میرے خلاف مقدمہ دائر کرو۔

خدا کی قسم اگر عدالت میں قادیانیوں کو دلائل سے، دستاویزی ثبوتوں سے ملک کا غدار ثابت نہ کرسکوں تو مجھے پھانسی دے دینا۔ (فلک شگاف نعرے)

اور اگر قادیانی ملک کے غدار ثابت ہو جائیں۔ پاکستان کی بڑی عدالت ہائیکورٹ میرے دلائل سن کر انکو غدار ثابت کردے تو پھر انکے ساتھ غداروں والا سلوک کیا جائے۔

مرزائیوں کی وطن دشمنی کا واقعہ:

ایک بات ذکر کرتا چلا جاؤں۔ میرے پاس بڑے شواہد وثبوت ہیں۔ ایک واقعہ ہی سے اندازہ لگا لیجئے۔ اخبارات میں آیا ہے کہ پروفیسر جمیل اور سلیم تخریبی کاروائیاں کرتے ہوئے پکڑے گئے ان سے تخریبی لٹریچر بھی پکڑا گیا۔

جن افسروں نے پکڑا صدر ضیاء نے انہیں خصوصی انعام دیا ہے۔ معلوم ہے کہ جمیل وسلیم کون ہیں؟ وہ دونوں قادیانی ہیں جمیل حکیم نورالدین جو مرزا غلام احمد کا پہلا خلیفہ ہے اسکا پوتا ہے وہ تخریبی کاروائیوں میں ابھی تک گرفتار ہے۔ یہ معمولی سا واقعہ ہے میرے پاس بڑے دلائل ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا کوئی قادیانی اپنے کسی امیر کے آرڈر کے بغیر یہ شرارت کرتا ہے؟ خدا کی قسم میرا تو ایمان ہے دشمنی کی وجہ سے نہیں۔ دلائل کی روشنی میں کہتا ہوں۔

تخریبی کاروائی کے پیچھے قادیانی سازش:

جیسا کہ جمال عبدالناصر یہودیوں کا دشمن تھا وہ کہتا تھا دنیا میں جہاں کہیں کوئی فساد ہوتا ہے۔ گڑ بڑ ہوتی ہے۔ یہ یہودیوں کی سازش ہے۔ حتی کہ ایک وقت اسنے کہا تھا کہ اگر سمندر کی تہہ میں

دو مچھلیاں آپس میں لڑ رہی ہوں تو یہ بھی یہودیوں کی سازش کی وجہ سے لڑ رہی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آپ کے ملک میں جو تخریبی کاروائیاں ہوتی ہیں۔ جو گڑ بڑ ہوتی ہے۔

اسکے پس پردہ چاہے دس پردوں میں پیچھے تحقیق کرو گے تو قادیانیوں کا ہاتھ نظر آئیگا۔ یہ قرآن کریم کی بے حرمتی کے واقعات یہ ملک میں تخریبی حالات پیدا کر رہے ہیں۔ اگر مولوی منظور چنیوٹی آکر ختم نبوت بیان کرے تو کونسا زلزلہ آجاتا ہے؟

کونسا آسمان ٹوٹتا ہے؟

مولوی منظور چنیوٹی قرآن، حدیث بیان کریگا۔ کیا اب میں نے کوئی ایٹم بم کا دھماکہ کرلیا ہے؟ ہم پر پابندی قادیانی ایجنٹ لگواتے ہیں۔ یہ ہمارا ملک ہے۔ اس میں رب کی توحید بھی بیان کرینگے۔ نبی کی رسالت بھی بیان کرینگے۔ حضور ﷺ کی ختم نبوت بھی بیان کرینگے۔ ہمارا راستہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ ان شاء اللہ تعالی

مرزا بشیر کی وصیت:

یہ ملک ہمارا ہے۔ اسکے لئے ہم نے قربانیاں دی ہیں۔ یہ ملک ہم نے حاصل کیا ہے۔ اسکی ہمیں قدر ہے۔ قادیانی آج بھی اکھنڈ بھارت چاہتا ہے۔ کیا تمہیں پتہ ہے؟

آؤ سنو!

سی۔ آئی۔ ڈی والو نوٹ کرو۔ میں پہلے بھی بتلا چکا ہوں۔ اب پھر نوٹ کرو کہ مرزا بشیر الدین محمود جو مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا اور قادیانی قوم کا دوسرا سربراہ ہے۔ اسکی قبر (ربوہ۔ چناب نگر میں) پر یہ وصیت لکھی ہوئی ہے۔

''ہمارے خاندان کی لاشیں یہاں بطور امانت رکھی جائیں جب بھی موقع ملے ہماری میتوں کو نکال کر قادیان (بھارت) میں لیجا کر دفن کیا جائے''

اگر وہ پاکستانی ہیں اور پاکستان کو تسلیم کرلیا ہے اور پاکستان میں مر رہے ہیں اور پاکستان میں انکی قبریں بن بھی گئی ہیں۔ تو کس قانون کے ساتھ یہ قبریں ادھر منتقل کیجا سکتی ہیں؟ (کوئی قانون

نہیں) دراصل یہ مرزا محمود کی پیشگوئی ہے وہ کہتا ہے

پاکستان ختم ہو جائیگا۔ انڈیا اور پاکستان کی حد بندی ختم ہو جائیگی اور یہ اکھنڈ بھارت بنے گا۔ وہ کہتا ہے کہ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ یہ جلد اکھنڈ بھارت بن جائے اور یہاں ہماری نعشوں کو بطور امانت رکھا جائے موقع ملنے پر انکو قادیان میں دفن کیا جائے۔ اسکی یہ وصیت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ انہوں نے اس ملک کو تسلیم ہی نہیں کیا۔

(نوٹ: غالباً اب یہ تحریر مٹادی گئی ہے۔ نامعلوم اس تحریر کی تصویر اب کسی کے پاس ہو یا نہ ہو)؟

شہادت سعادت ہے:

یہ ملک ہمارا ملک ہے۔ اسکی ایک ایک چیز مقدس ہے۔ پاکستان کی ایک ایک اینٹ کی حفاظت ضروری ہے۔ پاکستان کیلئے جان دینا اپنی سعادت سمجھتا ہوں سن 65ء کی جنگ میں الحمد للہ میں نے سب سے پہلے خون دیا تھا۔ دوسری جنگ میں بھی دیا تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ جو اس ملک کا غدار ہے اسکو پھانسی دو۔ یہ ملک اسلام کے نام پر لیا گیا ہے۔ اسکی حفاظت ہم پر ضروری ہے۔ لیکن ملک سے زیادہ تاجدار انبیاء کی ختم نبوت کی حفاظت ضروری ہے۔ آپ کی ختم نبوت پر ایک نہیں دس پاکستان قربان کیے جاسکتے ہیں۔

بات کہاں سے کہاں چلی گئی۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میرے ہاتھ میں موت وحیات ہے۔ میں کہتا ہوں سوائے خدا کے کسی کے ہاتھ میں بھی نہیں۔

چیچہ وطنی کے قادیانی کا میرے قتل کے بارے دعویٰ اور میرا چیلنج

چیچہ وطنی کے قادیانی کے خط کے بارے بتلا رہا تھا۔ شاید آپ بھول گئے ہونگے لیکن ہمیں کچھ نہ کچھ الحمد للہ یاد رہتا ہے۔

تو اس نے خط لکھا، گالیوں سے بھرپور آخر میں لکھتا ہے کہ اگر میں پانچ سال کے اندر تمہیں قتل نہ کروں تو (العیاذ باللہ) میں ماں سے زنا کروں گا (یہ خط میرے پاس محفوظ ہے) انکو ماں بہن، بیوی کا کوئی فرق نہیں ہے۔ کیا کہتا ہے؟

کہ اگر تمہیں قتل نہ کیا تو ماں سے زنا کرونگا۔

میں نے یہ خط چنیوٹ میں جمعہ کے روز اپنی تقریر میں پڑھ کر سنایا۔ .C.I.D والوں سے کہا کہ نوٹ کرلو اگر میں پانچ سال کے اندر اندر قتل ہو جاؤں تو تمہیں اتنا تو معلوم ہو کہ قاتل کون ہے؟

لیکن میں نے کہا کہ مجھے اب یقین ہے کہ اب میں پانچ سال نہیں مرتا۔ مجھے پانچ سال کی گارنٹی مل چکی ہے۔ کیوں؟ زندگی کا تو ایک لمحہ بھر کیلئے بھی کوئی اعتبار نہیں ہے۔ میں پانچ سال کی گارنٹی دے رہا ہوں۔ کیوں؟

اسلئے کہ مجھے یقین ہے کہ جس طرح انکا ابا قادیانی اپنی پیشگوئیوں میں جھوٹا نکلا تھا۔ اسطرح خدا ان کو بھی جھوٹا کریگا۔

میں نے کہا کہ:

اب میں پانچ سال نہیں مرتا۔ اب میری گارنٹی ہوگئی۔ میں بڑا خوش ہوتا ہوں جب کوئی مرزائی میری موت کی پیشگوئی کرتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ اب میں اتنے سال نہیں مرتا۔ ان شاء اللہ

میں نے کہا کہ اب میں پانچ سال تو نہیں مرتا انشاء اللہ زندہ رہونگا۔

قادیانی کے دعویٰ کی دھجیاں اڑ گئیں اور چیچہ وطنی میں خطاب:

اب غالباً اس خط کو بیس سال ہونے والے ہیں۔ جب پانچ سال گزر گئے اور میں الحمد للہ زندہ رہا اور اب تک ہوں۔ (خدا تادیر سلامت رکھے) تو میں چیچہ وطنی گیا۔ چیچہ وطنی میں ہمارے پیر جی عبداللطیف صاحب تھے۔ انہوں نے جلسہ پر بلایا پانچ سال بعد گیا۔ خط میں ساتھ لے گیا وہاں تقریر کی۔ میں نے کہا کہ بھائی میں زندہ ہوں۔

اب چھٹا سال جا رہا ہے۔ پانچ سال کی مدت گزر گئی ہے۔ ذرا اب اس صاحب سے پوچھو کہ جس نے مجھے خط لکھا تھا۔ کہ اب وہ اپنے خط کے مطابق عمل کر رہا ہے یا نہیں؟

پانچ سال کا عرصہ تو گزر گیا ہے۔

موت و حیات کا مالک اللہ ہے۔ روزی کا مالک کون ہے؟ (اللہ تعالیٰ ہے) روزی کا دانہ نہ کوئی گھٹا سکتا ہے نہ بڑھا سکتا ہے۔ موت کے وقت نہ کوئی ایک سانس بڑھا سکتا ہے۔ نہ گھٹا سکتا ہے۔

ناموسِ ختم نبوت کیلئے جان فدا کرنا میری قلبی آرزو ہے:

جو موت لکھی ہوئی ہے اگر کسی قادیانی کے ہاتھ سے ہے تو اس سے بڑھ کر بڑی خوش قسمتی کون سی ہوگی۔ میں تو شہادت کی تمنا کرتا ہوں۔

اللھم ارزقنی شھادۃفی سبیلک

میرے جیسا بھی کوئی خوش نصیب ہوگا۔ کہ ختم نبوت کی خدمت کرتے ہوئے آپکی ختم نبوت کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے شہادت کی موت مل جائے تو خدا کی قسم میری یہ تمنا ہے خدا مجھے یہ نصیب کرے اور بے شک کسی مرزائی کے ہاتھ سے دے میں تو شہادت کی موت پاؤنگا۔ لیکن اس کا بدلہ جو آپ قوم چکائیں گے۔ انشاء اللہ انکا بھی ایک وڈیرہ نہیں ملیگا۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت:

میں دراصل آپ کے سامنے حضورؐ کے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کر رہا تھا کہ اگر ختم نبوۃ کا عقیدہ محفوظ ہے تو دین سارا محفوظ ہے۔ اگر ختم نبوت کا عقیدہ گیا تو خدا کی توحید بھی گئی۔ اب جو مرزا قادیانی کو نبی مانیں گے وہ تو مرزا کے اپنے قول کے مطابق مانیں گے کہ مرزا کو موت و حیات کی طاقت ہے۔ آیا یہ قول و عقیدہ ''توحید'' کے خلاف ہے یا نہیں؟۔۔۔ ہے

ارے ختم نبوت کا عقیدہ پورے دین کی روح ہے۔ اگر یہ عقیدہ ختم تو پورا دین ختم ہو جاتا ہے

ایرانی جھوٹے نبی ''بھاؤ اللہ'' کا تعارف:

آپکو شاید معلوم نہ ہو بھاؤ اللہ ایران میں ایک جھوٹا نبی ہوا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ قرآن سارا منسوخ ہے۔ (العیاذ باللہ) دین اسلام ختم، انکا دین یہی ہے۔ قرآن کو وہ بھی مانتے ہیں مگر کہتے

ہیں کہ یہ قرآن اب منسوخ ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ توراۃ، انجیل، زبور منسوخ ہے اسی طرح اب قرآن بھی منسوخ۔ پورا دین انہوں نے بدل دیا ہے۔ حتیٰ کہ انکی نمازیں، روزے، حج اور زکوۃ الگ ہیں۔

ہم حج کیلئے کہاں جاتے ہیں؟ (مکہ) لیکن وہ حج کرنے کہاں جاتے ہیں؟ ۔ ۔ ۔ عکہ
بہائیوں کا کعبہ کہاں ہے؟ فلسطین میں ''عکہ''۔

ہم سب مسلمانوں کا قبلہ کہاں ہے؟ (مکہ میں) انکا قبلہ بھی بدل گیا، انکی نمازیں، روزے، حج، زکوۃ ہر چیز بدل گئی۔ پورا دین بدل گیا۔ العیاذ باللہ یہ دین اسلام منسوخ ہو گیا۔ حتیٰ کہ آپ حیران ہونگے نبوت بڑی طاقت وقوت ہے۔ نبی جو بات کہتا ہے وہ ماننی پڑتی ہے۔ انہوں نے سال کے مہینے انیس بنائے ہیں۔ جبکہ اسلامی وانگریزی دونوں کے سال کے مہینے بارہ ہیں۔

قرآن میں فرمایا: آیت

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ (التوبة: ٣٦)

اللہ کے ہاں سال کے مہینوں کی گنتی بارہ ہے۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ سال کے مہینے انیس اور ہر مہینے کے انیس دن ہیں۔ دیکھو کتنی حقیقت بدل گئی۔

نبوت کے بدلنے سے سب چیزیں بدلیں یا نہیں؟ (بدلیں) ختم نبوت کا عقیدہ چھوڑ دیا تو سب چیزیں بدل گئی ہیں۔ اسلئے کہتا ہوں کہ ختم نبوت کا عقیدہ پورے دین کی روح ہے۔ پورے دین کی جان ہے۔ سارے دین کی حفاظت کا دارومدار عقیدہ ختم نبوت پر ہے۔

مہینوں کی بات آئی تو آپ کو ایک دلچسپ واقعہ سناتا چلوں جس میں مرزا قادیانی کے عالم ہونیکے بارے آپکو مکمل روشنی ہو جائیگی کہ مسیلمہ پنجاب کتنی علمی استعداد وصلاحیت کا مالک تھا۔

مرزا قادیانی کی علمی حالت:

میری ایک دفعہ ایک مرزائی سے بات ہو رہی تھی۔ وہ کہتا کہ مرزا ایسا ہے۔ مجدد ہے۔ مسیح ہے

مہدی ہے، فلاں ہے، فلاں ہے، جب میں نے اس کو سیرت مرزا کا آئینہ دکھلایا تو کہتا ہے کہ نہیں جی مرزا آخر ایک عالم شخص تو ہے آپ اسے عالم مانتے ہیں۔ میں نے کہا میں تو اسے عالم نہیں مانتا۔ اس نے کہا کہ آپ تو بڑے ضدی ہیں۔ عالم تو اسے ساری دنیا مانتی ہے۔ میں نے کہا کہ میں نہیں مانتا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا آپ عالم ہیں۔

اس نے کہا نہیں۔ میں نے کہا کہ تمہاری تعلیم کتنی ہے۔ اسنے کہا ایف۔ اے ہے تو میں نے کہا کہ تمہارا امتحان لینا چاہتا ہوں۔ تو میں نے اس سے کہا کہ ذرا یہ بتلاؤ کہ اسلامی سال کے کتنے مہینے ہوتے ہیں۔ وہ کہنے لگا کہ بارہ۔ میں نے کہا کہ شمار کرو۔ اس نے تمام مہینے گن دیے۔ میں نے پھر پوچھا کہ پہلا مہینہ کونسا ہے اور دوسرا مہینہ کونسا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ پہلا محرم اور دوسرا صفر ہے میں نے کہا کہ نہیں صفر چوتھا مہینہ ہوتا ہے۔ اس نے کہا کہ آپ یہ کیسے کہتے ہیں محرم پہلا اور صفر دوسرا ہوتا ہے۔ یہ تو ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ صفر کا مہینہ دوسرا ہوتا ہے جب میں نے اسے خوب زچ کیا کہ نہیں صفر کا مہینہ چوتھا مہینہ ہے تو وہ کہتا ہے کہ آپ یہ کیسے کہتے ہیں؟ تب میں نے کہا کہ ہمارے پاس ایک بڑے عالم صاحب ہیں اسکے بڑے بڑے مرید ہیں وہ ''صفر'' کو چوتھا مہینہ کہتے ہیں۔

اسلئے ہم بھی چوتھا کہتے ہیں وہ کہنے لگا وہ بھی کوئی عالم ہے جو صفر کو چوتھا مہینہ کہے وہ تو جاہل اور ان پڑھ ہے۔ میں نے کہا کہ وہ بہت بڑا عالم ہے اس نے بڑی بڑی کتابیں لکھیں ہیں اسکے بڑے بڑے مرید ہیں اسنے کہا کہ جو اس شخص کو عالم کہتے ہیں وہ بھی ''الو کے پٹھے'' ہیں۔ جب میں نے اس سے یہ کہلوالیا تو میں نے بتایا کہ وہ مرزا قادیانی ہے۔ جس نے صفر کو چوتھا مہینہ لکھا ہے وہ کہنے لگا ''حضرت صاحب'' نے چوتھا لکھا ہے۔ میں نے کہا کہ ہاں ''اس الو کے پٹھے'' نے چوتھا لکھا ہے۔ کہنے لگا کہ کہاں لکھا ہے؟

حوالہ بیان کرنے کا طریقہ:

اب مجھ سے تھوڑی سی غلطی ہوئی کہ میں نے کتاب کا نام بھی بتلا دیا اور ساتھ ساتھ صفحہ بھی بتلا

دیا۔ کتاب میرے پاس نہیں تھی۔ میں انکے گھر گیا ہوا تھا۔ ویسے باتیں ہو رہی تھیں۔ اسنے اپنے بیٹے کو کہا کہ جاؤ کتاب لے آؤ۔ کتاب کا نام ہے ''تریاق القلوب'' تم باتیں یاد نہیں رکھتے۔ بڑے دکھ کا تو یہ مسئلہ ہے۔ اگر تم میری دو ڈھائی گھنٹے کی تقریر میں دو ڈھائی باتیں ہی یاد کر لو تب بھی کوئی مرزائی تمہارے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ کاش کہ تم کوئی بات یاد کر لو!

کتاب کا نام؟

تریاق القلوب

صفحہ اب تم کو بھی نہیں بتلایا

پہلے ایک دفعہ غلطی کر بیٹھا ہوں۔ میں اسکو جب بتلا بیٹھا اسنے بیٹے کو کہا کہ جا اور اندر الماری سے کتاب اٹھا کر لے آ۔ وہ گیا اور جب میں صفحہ بتلا بیٹھا تھا تو اسنے صفحہ دیکھ لیا اور واپس آ گیا کہنے لگا کہ اباجی وہ کتاب نہیں مل رہی۔ میں اسکا منہ دیکھ کر سمجھ گیا اور میں نے کہا کہ اباجی اسکو کتاب مل گئی ہے۔ اس سے یہ حوالہ پڑھ کر آیا ہے۔ اس واسطے اب وہ مل نہیں رہی۔ باپ نے کہا کہ میں جاتا ہوں اور ڈھونڈتا ہوں۔ میں سمجھ گیا کہ یہ اب خود دیکھنے جا رہا ہے۔ باپ صاحب بھی چلے گئے اور کہنے لگے کہ واقعتاً مولوی صاحب وہ کتاب کوئی مانگ کر لے گیا ہے۔ اب نہیں مل رہی۔

میں نے کہا کہ اب وہ ملنی بھی نہیں ہے۔ کیونکہ مجھ سے غلطی ہو چکی ہے۔ اگر میں صفحہ نہ بتلاتا تو تم کتاب لے آتے اور میں خود صفحہ نکال کر دیتا۔ یہ بہت پرانی بات ہے۔ آہستہ آہستہ تجربہ ہوتا ہے۔ پھر تو بات سمجھ آ گئی۔

وہ جو مرزا کا بیٹا تھا جو ماں کے پیٹ میں باتیں کرتا تھا یاد ہے؟ (یاد ہے) اسکا نام تھا مبارک احمد مرزا صاحب اپنے اس بیٹے کی پیدائش کی یادداشت لکھ رہے ہیں۔ اسی کتاب میں جس میں لکھتا ہے کہ میرے بیٹے نے ماں کے پیٹ میں دو مرتبہ باتیں کی ہیں۔ اسی کتاب میں لکھ رہا ہے کہ کہتا ہے کہ یہ میرا چوتھا بیٹا ہے۔ پہلا ہو گیا بشیر الدین محمود، دوسرا شریف احمد، تیسرا ہو گیا بشیر احمد M.A اور چوتھا میرا یہ بیٹا ہو گیا مبارک احمد۔

مرزا قادیانی سے سوال لاجواب:

اب مرزا سے پوچھو کہ تیری جو پہلی بیوی تھی اس سے جو سلطان احمد اور فضل احمد پیدا ہوئے وہ کس کے بیٹے تھے؟ کیا وہ کسی اور کے بیٹے تھے؟ یہ جو کہتا ہے کہ یہ میرا چوتھا بیٹا ہے۔ کیا پہلی بیوی والے دو بیٹے تیرے نہیں ہیں۔

مرزا کی جو پہلی بیوی ''پھجے دی ماں'' تھی اور اس سے دو لڑکے پیدا ہوئے ایک کا نام سلطان احمد اور دوسرے کا نام فضل احمد تھا۔

وہ بھی مرزا ہی کی اولاد تھے چاہے اس پر ایمان لے آئے یا نہیں۔ لیکن وہ بیٹے اس کے تھے۔ انکو شمار کیوں نہیں کیا؟

چھ بیٹے گننے چاہئے تھے یا نہیں؟ (گننے چاہئے تھے) اگر وہ اسکے بیٹے نہیں تو بتلائے وہ کس کے بیٹے ہیں؟

جناب مرزا صاحب! اگر وہ دونوں تیرے ہیں تو پھر مبارک احمد تیرا چھٹا بیٹا ہے۔ اگر مبارک احمد تیرا چوتھا بیٹا ہے تو تیری پہلی بیوی سے پیدا ہونے والے فضل احمد اور سلطان احمد کو تو اپنا بیٹا شمار نہیں کرتا تو پھر بتلاؤ وہ کس کے ہیں؟

خیر یہ بات تو میں نے ضمناً عرض کر دی ہے۔ اس بات کی طرف تو میں نے ویسے ہی اشارہ کر دیا۔

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

یہ میرا چوتھا بیٹا ہے کون؟ (مبارک احمد) اور اسکو چار کے عدد سے بڑی مناسبت ہے۔ اسکے حق میں اللہ نے مجھے چار مرتبہ پیشگوئیاں کی ہیں۔

لڑکا بھی چوتھا اور پیشگوئیاں بھی چار، یہ لکھ کر آگے کہتا ہے کہ یہ اسلامی مہینوں میں چوتھے مہینہ میں پیدا ہوا یعنی ''ماہ صفر'' اور ہفتہ کے دنوں میں بھی چوتھا تھا چہار شنبہ یعنی بدھ حالانکہ (چہار شنبہ) پانچواں دن ہوتا ہے۔ ❶

❶ تریاق القلوب ص ۹۰ روحانی خزائن ص ۲۱۸ جلد ۱۵

قادیانیوں سے سوال کرنے کا طریقہ:

آپ کو قادیانیوں میں سے اگر کسی سے بات کرنیکا موقع ملے یا ویسے کوئی مل جائے تو اس سے تو سوال کریں کہ آپ بڑے اسلام کے ٹھیکے دار بنے ہوئے ہیں۔ بڑے مبلغ بنے ہوئے ہیں۔ ذرا اسلامی مہینوں کے نام تو سناؤ۔ لیکن خود پہلے اسلامی مہینوں کے نام یاد کر لینا اگر خود کو نہ آتے ہوں گے تو سوال کا کیا ہی مزہ ہوگا؟

تو جب وہ مرزائی یقیناً ماہ صفر کو دوسرا مہینہ کہے گا۔ آپ اس سے کہیں کہ تیرا دماغ خراب ہے۔

وہ تمہیں کہیں گا کہ تیرا دماغ خراب ہے۔

تم کہو کہ تیرا دماغ خراب ہے۔

جب جھگڑا ہو جائے تو اسکے بعد یہ کہو کہ اچھا! یہ بتلاؤ کہ

جو صفر کو چوتھا مہینہ کہے اسکا دماغ خراب ہے یا نہیں؟

وہ اُلو کا پٹھا ہے یا نہیں؟

وہ مان جائیگا۔

اسکے بعد اسکو یہ حوالہ بتلانا کہ تیرے ابا نے لکھا ہے کہ

صفر کا مہینہ چوتھا ہے۔

مرزا لکھتا ہے کہ ہفتہ کے دنوں میں دن بھی چوتھا تھا یعنی چہارشنبہ یعنی بدھ چوتھا دن ہوتا ہے یا پانچواں؟۔۔۔ پانچواں

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ہفتہ کے دنوں میں سے دن بھی چوتھا یعنی بدھ تھا۔

حالانکہ ہفتہ ایک اتوار دو، سوموار تین، منگل چار، اور بدھ پانچواں بنتا ہے۔

مرزا جاہل کا جاہل اسے اتنی بھی تمیز نہیں کہ بدھ چوتھا دن یا پانچواں اور صفر دوسرا مہینہ ہے یا چوتھا۔

میں کہتا ہوں قادیانیوں کو کہ بھائی شاید مبارک احمد نے جو ماں کے پیٹ میں باتیں کر رہا تھا دو مرتبہ۔ ممکن ہے اسنے اندر سے یہی باتیں کی ہوں کہ صفر کا مہینہ دوسرا ہوتا ہے۔ اب میں آرہا ہوں لہذا اب چوتھا ہو گیا ہے۔ پہلے بدھ کا دن پانچواں ہوتا ہے۔ اب میری آمد کی وجہ سے چوتھا ہو رہا ہے۔ شاید یہی ماورائے عقل باتیں ہی مبارک احمد نے ماں کے پیٹ میں بتلائی ہوں۔

تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ جسکو اتنی بھی تمیز نہیں مہینے کا بھی پتہ نہیں ہے۔ وہ مہدی، مسیح، نبوت تو بڑی دور کی باتیں ہیں۔ ایک عالم پڑھے لکھے شخص کے درجہ تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کے بارے امام اعظمؒ ابوحنیفہؒ کا فتویٰ:

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ایک بات سن لو پھر ختم کرتا ہوں۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کا فتویٰ سنو!

کسی پاکستانی، مصری، عربی ملا کا فتویٰ نہیں۔ دنیا میں فقہ کے سب سے بڑے امام حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کا فتویٰ ہے پوری دنیا میں جن کے مقلدین مسلمانوں میں سے 2/3 ہیں بقیہ آئمہ کے مقلدین اور غیر مقلدین 1/3 حصہ ہیں۔ امام اعظم فتویٰ میں اس قدر محتاط تھے۔ فرماتے تھے:۔

اگر کسی شخص کا قول ہو جس میں ننانوے وجوہ تو کفر کی ہوں ایک وجہ ایسی بھی نکل سکتی ہو جو کفر نہ ہو تو اسے اس وقت کافر نہیں کہا جائیگا۔ جب تک یہ تسلی نہ ہو جائے کہ اس نے اس کلمہ سے مراد وہ معنیٰ نہیں لیا جو کفر کا نہیں بلکہ کفریہ معنیٰ مراد لیا ہے۔ حضرت امام اعظم فرماتے ہیں کہ حضور اکرم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے تو اس سے جو نبوت کی دلیل پوچھے گا یا معجزہ طلب کریگا وہ کافر ہو جائیگا فرمایا:

من طلب منه علامة فقد كفر

حالانکہ جو معجزہ یا دلیل طلب کر رہا ہے وہ ابھی اس پر ایمان تو نہیں لایا لیکن امام صاحب فرماتے ہیں کہ دلیل طلب کرنے سے ہی کافر ہو جائیگا۔ کیونکہ دلیل طلب کرنا شک کی علامت

ہے تو وہ اتنے شک کرنے سے کافر ہو جائیگا۔ کیونکہ دلیل وہاں طلب کی جاتی ہے جہاں گنجائش ہو اب دو اور دو کتنے ہوتے ہیں؟ ''چار'' اگر کوئی کہے ''پانچ یا تین'' تو کیا اس سے اس پر دلیل طلب کرنے کی ضرورت ہے۔ یہی کہا جائیگا کہ اسکا دماغ خراب ہے۔

اسی طرح اگر کوئی خدائی کا دعویٰ کریں تو کیا اس سے دلیل طلب کرنے کی کوئی ضرورت ہے؟ بالکل نہیں تو جیسے کوئی انسان خدا نہیں بن سکتا تو اسی طرح محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی انسان نبی بھی نہیں بن سکتا۔ کیا خلیفہ اول صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسیلمہ کذاب اور طلیحہ وغیرہ جھوٹے مدعیان نبوت سے کوئی دلیل طلب کی تھی۔ ہرگز نہیں دلیل کی ضرورت ہی نہیں۔ جیسے خدائی کے دعویدار سے دلیل نہیں مانگی جاتی۔

فاروقی علاج:

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص نے خدائی کا دعویٰ کر دیا۔ اسے پکڑ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضرت نے پوچھا کیوں گرفتار کیا ہے؟۔۔۔۔ بتایا گیا کہ یہ شخص خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ آپ نے اس سے کچھ نہیں پوچھا فرمایا کہ میرا جوتا ہے لے جائیں اور اسے دس جوتے ماریں۔ معلوم ہوتا ہے اس کے دماغ کا کوئی پرزہ خراب ہو گیا یا کوئی چول ڈھیلی ہو گئی۔ اس سے کوئی سوال و جواب نہیں کیا۔ کیونکہ ضرورت ہی نہ تھی۔ چنانچہ اسے لے جا کر جب جوتے مارنے شروع کے تو ابھی دس جوتے بھی پورے نہ ہوئے تھے کہ اس کا دماغ درست ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا جوتا مارنے کو دیا تھا۔ کیونکہ جیسا آپ کا قد بڑا۔۔۔ جوتا بھی اس کے مطابق تھا۔ کہتے ہیں ''جتنا قد اتنا صد''۔ ایک مسئلہ آپ کو بتاؤں مسلمان مرد کیلئے ریشم اور سونا دونوں حرام ہیں۔ خواہ سونے کی انگوٹھی سسرال سے ملے وہ بھی مرد کیلئے پہننی حرام ہے۔ ایسے ہے جیسے آگ کا زیور پہن لیا۔ ہاں انشاء اللہ مومنوں کو جنت میں ریشم اور سونا پہننا ہوگا۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اگر لنگی ہو تو اسکی کنی یعنی کنارہ ریشم کا جائز ہے اور وہ چار انگل ہے۔ اب انگلیاں موٹی بھی ہوتی ہے پتلی بھی تو کس کی چار انگل معتبر

ہوگی۔ علامہ شامی نے رد المختار جو ہمارے فتویٰ کی مشہور کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ چار انگل، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اور انکی چار انگلیاں ایک ''بالشت'' کے برابر تھیں تو اس سے مسئلہ نکالا گیا کہ لونگی کا ایک بالشت کی مقدار کنارہ ریشم کا جائز ہے۔ اب آپ اندازہ لگائیں کہ جب آپکی چار انگل بالشت برابر تھیں تو ماشاء اللہ پاؤں کتنا بڑا ہوگا۔ اور جوتا کتنا بڑا ہوتا ہوگا۔ اسلئے آپ نے فرمایا کہ میرا جوتا لے جائیں اور اس کو دس جوتے لگائیں اس کا دماغ صحیح ہو جائیگا۔ یہ ہے اصل علاج اگر اس سے بحث کرتے، دلیل طلب کرتے تو وہ کئی دلیلیں پیش کر دیتا۔

لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے:

ہمارے علاقہ کا ایک مشہور واقعہ ہے ایک گاؤں میں ایک شخص نے خدائی کا دعویٰ کر دیا۔ چند مشٹنڈے اسکے مرید بھی بن گئے آج تو کوئی بھی دعویٰ کر دے کچھ نہ کچھ الو لوگ اس کے ماننے والے مل جاتے ہیں۔ جو الف تلف ننگا ہو، کہتے ہیں یہ تو بہت پہنچی ہوئی سرکار ہے پہنا گئے شاہ ہیں اس کے بھی عقیدت مند مل جاتے ہیں۔ جب مرزا قادیانی جیسے شخص کو مرید مل گئے جسے دائیں بائیں جوتے کی تمیز نہ تھی۔ دایاں جوتا بائیں پاؤں میں اور بایاں دائیں میں پہنا کرتا تھا۔ بیوی نے تنگ آ کر نشان لگا دیے۔ لیکن ایسی مت ماری ہوئی پھر بھی پتہ نہ لگتا تھا۔ نچلے والا بٹن اوپر والے کاج میں اور اوپر والا نیچے والے میں اور کبھی صدری کا بٹن کوٹ میں اور کوٹ کا صدری میں۔

یہ ''نبی'' تھا یا کوئی ''کارٹون'' تھا

جب اس طرح بٹن لگا کر نکلتا ہوگا تو لوگ کیا کہتے ہونگے؟ جوتا تک وائن شراب پیتا ہو اور ہر وقت نشے میں مدہوش رہتا ہو کبھی کبھی اس کا مرید کہتا ہے کہ حضرت صاحب زنا بھی کر لیا کرتے تھے۔ جب ایسے مدہوش شرابی زانی کو نبی، مسیح اور مہدی ماننے والے موجود ہیں تو خدائی کے دعویٰ کرنے والے کو بھی کچھ الو کے پٹھے مل جاتے ہیں۔ چنانچہ اس پیر نے جب خدائی کا دعویٰ کیا تو اس گاؤں کی بڑھیا مائی تھی اسکا ایک ہی بیٹا تھا وہ بھی گمراہ ہو گیا اور اس جھوٹے خدا کا مرید بن

گیا۔ ضلع ہزارہ کے سید احمد شاہ ہزاروی مشہور پیر محمود شاہ ہزاروی کے صاحبزادے تھے وہ بھی بڑے بزرگ اور نیک تھے۔ میں نے بچپن میں انکی زیارت کی ہے۔ وہ بڑھیا مائی ان کے پاس آئی اور کہا کہ پیر صاحب میرا ایک ہی لڑکا تھا اور وہ گمراہ ہوگیا ہمارے ہاں ایک پیر نے خدائی کا دعوٰی کیا ہے۔ اور وہ اسکا مرید بن گیا ہے۔ آپ کوئی چیز دم کردیں یا کوئی تعویذ لکھ دیں کہ اللہ تعالٰی اس کو ہدایت دے۔ پیر صاحب نے فرمایا کہ وہ تعویذ اور دم سے ٹھیک نہیں ہوگا میں آپکے گاؤں میں آؤنگا اور تمہارے بیٹے کو بھی سمجھاؤں گا اور جھوٹے خدا کو بھی۔۔۔۔ آپ چلی جائیں۔

چنانچہ کچھ دنوں کے بعد پیر صاحب ان کے گاؤں گئے خدا کو بلایا گیا۔ خدا اور اس کے چند چیلے چانٹے بھی آگئے۔ پیر صاحب "خدا" سے بات چیت کرنے لگے کہ تو کیسے خدا بن گیا ہے۔ لوگوں کا کیوں ایمان خراب کر رہا ہے۔ تو وہ جھوٹا خدا بولا تمیز سے بات کرو۔ تم خدا سے بات کر رہے ہو۔ تمیز نہیں ہے۔ تو تو کر رہا ہے۔ پیر صاحب نے کہا کہ تو خدا کیسا ہے خدا تو وہ ہے جس نے زمین آسمان بنایا اس نے کہا کہ بھولے پیر! یہ سب کچھ میں نے بنایا ہے۔ میں ہی خدا ہوں پیر صاحب نے کہا تو تو کھاتا پیتا ہے۔ پیشاب اور پاخانہ کرتا ہے۔۔۔ کیا خدا ایسا کرتا ہے؟

وہ جھوٹا خدا بولا بھولے پیر میں بشری جامہ میں آیا ہوا ہوں اب پیر صاحب جو بھی اعتراض کرتے وہ کوئی نہ کوئی جواب دے دیتا۔ دراصل پیر صاحب غلط راستہ پر چل پڑے تھے۔ اس سے دلیل کی تو بات ہی نہ تھی۔ جوتا اور ڈنڈا چاہیے تھا۔ جو علاج حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ لوگ چاروں طرف پیر اور خدا کا مکالمہ سن رہے تھے۔ ایک "جٹ" کو بات سمجھ میں آگئی کہ اس کا علاج تو اور ہے پیر صاحب غلط چل رہے ہیں۔ وہ پیر صاحب کے پاس آکر کان میں کہنے لگا کہ پیر صاحب اگر آپ اجازت دیں تو دو باتیں خدا سے میں بھی کرلو۔ اب پیر صاحب تو تھک ہار چکے تھے ان سے کچھ بن نہیں رہا تھا۔ انہوں نے جٹ کو کہا ٹھیک ہے آپ دو باتیں کرلیں۔ اب اس جٹ نے سر سے پٹکا اتارا (پگڑی) اور اپنے گلے میں ڈال کر دونوں پلوؤں کو ہاتھوں میں پکڑ کر ہاتھ جوڑ کر بڑے ادب واحترام سے جھوٹے خدا سے کہنے لگا کہ:

جناب آپ خدا صاحب ہے۔ اس نے کہا ہاں میں ہی خدا ہوں۔ اس نے کہا کتنی ہماری

خوش قسمتی ہے کہ آپ ہمیں یہاں زمین پر مل گئے ہم تو آسمانوں پر تلاش کرتے تھے۔ وہ کہنے لگا ہاں تمہارے لئے ہی تو آیا ہوں۔ جٹ نے کہا کہ خدا مارتا ہے اور زندہ بھی کرتا ہے۔ آپ بھی مارتے ہیں اور زندہ کرتے ہیں۔ جھوٹے خدا نے کہا کہ ہاں میں ہی مارتا ہوں اور زندہ کرتا ہوں۔ جٹ نے جھٹ سے اپنا پٹکا اپنے گلے سے نکال کر جھوٹے خدا کے گلے میں ڈال کر مضبوطی سے پکڑ لیا اور کہا کہ میرا ایک ہی بیٹا تھا وہ بھی تو نے مارا اور کل میری بھینس مرگئی وہ بھی تو نے ماری اب تو خدا ہے میری بھینس اور میرا لڑکا زندہ کر ادھر سے پگڑی کو وٹنا بھی چڑھاتا جائے اور یہ بھی کہتا جائے کہ کر زندہ جب "جٹ" کا خوب "وٹنا" چڑھا تو جھوٹے خدا کا گلہ بند ہوگیا۔ اور دم گھٹنے لگا آنکھیں باہر آگئی، پیر صاحب کو بھی خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں یہ جھوٹا خدا مر گیا تو میرے ذمہ لگے گا۔ بڑی مشکل سے جٹ کے ہاتھ چھڑائے خدا صاحب تو ہوگئے بے ہوش اب لوگ اس کے ہاتھ پاؤں ملنے لگے۔ منہ میں پانی ڈالا جب جھوٹے خدا کو کچھ ہوش آئی تو جٹ نے جوتا اتار لیا اور کہاں نکل یہاں سے اگر پندرہ میل کے ایریا تک تیری گرد بھی نظر آئی تو تجھے جان سے ماردونگا۔ جھوٹے خدا کا بھاگتے پتہ بھی نہ چلا تو جھوٹے خداؤں اور جھوٹے نبیوں کا علاج یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جوتا یا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تلوار ہے ان سے مناظرے کرنے اور دلائل سے بات کرنے کی ضرورت نہیں۔

حلالی بیٹا دلیل نہیں طلب کرتا:

تو میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کر رہا تھا کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دلیل طلب کرنے والا بھی کافر ہے۔ کیونکہ دلیل طلب کرنا شک کی علامت۔۔۔ میں ایک اور طریقے سے بھی سمجھایا کرتا ہوں اگر ایک شخص اپنے باپ کا حلالی بیٹا ہے اس کے پاس کوئی آدمی آئے اور وہ اس سے کہے کہ میں تیرا باپ ہوں۔ تو بتائیں کہ اگر وہ حلالی ہے تو وہ اس سے دلیل پوچھے گا کہ آپ میرے باپ ہیں کیا دلیل ہے؟ یا جوتا اتار کر اس کا دماغ صحیح کریگا کہ تو کون ہوتا ہے میرا باپ بننے والا۔ نبی امت کا باپ ہوتا ہے۔ نبی کی بیویاں امت کی

مائیں ہوتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ازواجهٗ اُمھاتھم

نبی کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں اور نبی امت کا باپ ہوتا۔ ہمارے روحانی باپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اب جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ ہمارا باپ بنناچاہتا ہے۔ تو جیسے حلالی بیٹا کسی دوسرے باپ بننے والے سے دلیل طلب نہیں کرتا اسی طرح ہم بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حلالی امتی ہیں ہمیں کسی نبوت کے دعویدار سے دلیل طلب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اسلامی حکومت ہو تو انکا علاج صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تلوار سے کیا جائیگا۔ یادر کھئے انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان میں ایک وقت آئیگا جب مرتد کی شرعی سزا یہاں نافذ ہو کر رہے گی۔ اگر ۱۹۷۴ء سے پہلے والے حالات نہیں رہیں تو یہ حالات بھی نہیں رہیں گے۔ قادیانیوں کو ایک مہلت ہے کہ اب بھی سچے دل سے توبہ کر کے مرزا قادیانی کذاب و دجال کو چھوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی امی کی ختم نبوت سے وابستہ ہو جائیں۔ ہم ان کو اب بھی گلے سے لگانے کیلئے تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت فرمادیں اوراس کذاب کو چھوڑنے کی ہمت عطا فرمائیں۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام

بمقام: قلعہ دیدار سنگھ

الحمد للّٰہ وحدہٗ والصلوٰۃ و السلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد!
فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم ۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم و ان من اہل الکتاب الالیو منن بہ قبل موتہ و یوم القیامۃ یکون علیہم شہیدا۔
وقال النبی ﷺ کیف أنتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم (بخاری و مسلم)

صدق اللّٰہ مولٰنا العلی العظیم

حضرات محترم!

میں آپ کے سامنے جلسہ کی انتظامیہ کی طرف سے سونپے گئے موضوع پر مختصر وقت میں اظہار خیال کروں گا۔ اور وہ موضوع ہے حیات عیسیٰ علیہ السلام ۔۔۔۔۔۔،

مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام انتہائی اہم ہے۔

اور اس پر کافی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔

یہ علمی مسئلہ ہے اس کیلئے وقت تو بہت چاہئے لیکن آج ۔۔۔ اس مختصر وقت میں ۔۔۔ آپ کے سامنے چند باتیں بیان کروں گا۔

امت کا اجماعی عقیدہ:

امت کا اتفاق اور اجماع ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمانوں پر اٹھائے گئے اور اس وقت آسمانوں پر موجود ہیں اور قیامت کے قریب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ ❶

اس پر تمام امت کا اجماع ہے۔ حتیٰ کہ ۔۔۔۔۔۔۔

مرزا غلام احمد قادیانی بھی باون سال کی عمر تک نہ صرف اس عقیدہ پر قائم رہا بلکہ قرآنی آیات سے اس عقیدہ کو ثابت کرتا۔ بقول اس کے بارہ سال کی مسلسل وحی (شیطانی) جو مثل بارش نازل ہوتی رہی اس قرآنی عقیدہ کو اب شیطانی الہامات سے تبدیل کر دیا بعد میں اسی عقیدہ کو شرک عظیم قرار دیا دیکھو اس کی کتاب ❷ گویا باون سال تک نہ صرف خود شرک رہا اور شرک کی تبلیغ کرتا رہا بلکہ صحابہ کرام سمیت 1400 سال کی پوری امت کو مشرک بنا دیا۔ ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے۔

قادیانیوں کا یہ بڑا مایہ ناز مسئلہ ہے اور جب بھی وہ بات چھیڑتے ہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کرتے ہیں ۔۔۔ کہ آؤ! ۔۔۔ پہلے یہ بحث کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا مر گئے ہیں۔

---

❶ تفسیر جامع البیان ص ۵۲
❷ حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰ رخ ص ۱۵۴ جلد ۲۲

لیکن عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوں تب بھی مرزا قادیانی جھوٹا ہے اور اگر خدانخواستہ عیسیٰ علیہ السلام مرگئے ہوں تب بھی مرزا جھوٹا ہے۔ اس لئے مرزا کے ساتھ ہمارا اس مسئلہ پر کوئی تعلق نہیں ہے۔ مرزا دونوں صورتوں میں سے کسی صورت میں نہ تو مسیح بن سکتا ہے نہ یہ مہدی بن سکتا ہے۔ مرزا اپنے تمام دعوؤں میں جھوٹا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قرآن وسنت اور اجماع امت کے مطابق آسمانوں پر زندہ ہیں۔ اس کے اوپر کسی مسلمان کا اختلاف نہیں اور جو عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر زندہ نہ سمجھے تو اس کے لئے بھی امت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔ اور اگر توبہ نہ کرے تو واجب القتل ہے۔

اور قادیانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور کشمیر سری نگر محلہ یار خان میں ان کی قبر ہے۔ ❶

قرآن کریم اور حیات عیسیٰ علیہ السلام:

میں نے پہلی آیت تیسرے پارے کی

وَمکروا وَمکر اللّٰہ و اللّٰہُ خیر الماکرین (سورۃ آل عمران)

اس آیت کے اندر اللہ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا۔۔۔

وَمکروا کہ یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کیخلاف سازش اور ان کے قتل کرنے کا پروگرام بنایا۔

وَمَکَرَ اللّٰہ

اور اللہ تعالیٰ نے ان کے تدبیر کو ناکام بنانے کیلئے اپنی تدبیر اختیار کی۔ اللہ نے لفظ "مکر" کا استعمال کیا۔

پہلی بات تو یہ سمجھیں کہ "مکر" کا کیا مطلب ہے؟

❶ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۲۲۸ روحانی خزائن ص ۳۱۴ جلد ۱۷

"مکر" کا معنی جو ہماری زبانوں اردو اور پنجابی میں ہوتا ہے۔۔۔ عربی میں اس کا معنی وہ نہیں ہوتا۔

عربی کا "مکر" اور ہے اور اردو اور پنجابی کا "مکر" اور ہے۔

کئی الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو مختلف زبانوں میں بولے جاتے ہیں۔ لیکن ان کا معنی اور مفہوم اور ہوتا ہے۔

عربی میں "مکر" کہتے ہیں کوئی خفیہ تدبیر یا سازش کرنا

مثلاً قرآن کریم میں

وَمَکَروا و مکر اللّٰہ و اللّٰہ خیر الماکرین

یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کی تدبیر کی

وَمَکَرَ اللّٰہ۔۔۔۔

اور اللہ نے ان کے بچانے کی تدبیر کی اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والے ہیں۔

یہودیوں نے۔۔۔۔۔

عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کی تدبیر کی اور اللہ نے ان کو بچانے کی تدبیر اختیار کی اور اللہ تعالیٰ

خیر الماکرین

اور اللہ تعالیٰ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر غالب ہوگئی۔۔۔۔۔

اور یہودیوں کی تدبیر مغلوب ہوگئی۔۔۔۔

اسی آیت کے اوپر تیرہ سو سال کے مفسرین نے لکھا ہے کہ خدا نے کونسی تدبیر کی ہے؟

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا رفع آسمانی:

یہودی نے 30 روپے لیکر کہا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑوا دیتا ہوں۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام جس مقام پر تھے۔۔۔۔

وہ اندر جاتا ہے ۔۔۔۔۔ تاکہ دیکھے اور باہر والوں کو اطلاع دے اور عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑوائے ۔۔۔۔۔۔ لیکن خدا کی قدرت ۔۔۔۔۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر اٹھالیا۔ جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کو بھیج کر روشن دانوں کے ذریعہ اس مقام سے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھالیا۔ اور جو آدمی اندر گیا تھا اسکو عیسیٰ علیہ السلام کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ کچھ لمحات کے بعد باہر انتظار کرنے والوں نے سوچا کہ ہمارا آدمی واپس نہیں آیا۔۔۔ کدھر مر گیا ہو؟

لہذا ہم خود ہی اندر جاتے ہیں۔

تو جب وہ اندر گئے تو عیسیٰ علیہ السلام کو تو رب نے آسمانوں پر اٹھالیا تھا وہ آدمی جوان کا بھیجا ہوا تھا عیسیٰ علیہ السلام کی شکل میں تبدیل شدہ بیٹھا تھا۔ انہوں نے اس کو پکڑ لیا وہ کہتا تھا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں۔ اس وقت اس کی بات کون سنتا تھا۔۔۔؟

کیونکہ اس کی شکل ہی عیسیٰ علیہ السلام جیسی تھی وہ کہتے کہ تم عیسیٰ ہو؟۔۔۔ علیہ السلام

وہ کہتا میں عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں

اس وقت اس کی بات کون سنتا تھا؟

کیونکہ اس کی شکل ہی عیسیٰ علیہ السلام جیسی تھی

وہ کہتے کہ تم ہی عیسیٰ علیہ السلام ہو۔!!!

انہوں نے جو کچھ کرنا تھا کیا۔۔۔ مارا پیٹا، تھوکا، پسلیاں توڑیں اور سولی پر چڑھادیا۔ ہاتھوں پاؤں میں میخیں ٹھونک دیں۔

عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے آسمان پر لے گئے یہ تدبیر لکھی ہے تمام مفسرین کرام نے۔۔۔۔

مرزا کی کذب بیانی:

مرزا قادیانی نے کیا لکھا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ

عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے پکڑ لیا اور پکڑ کر بادشاہ کے دربار میں پیش کیا۔ ان پر فرد جرم لگی ان کو کانٹوں کا تاج بنا کر پہنایا گیا۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کہتے تھے کہ میں یہودیوں کا بادشاہ ہوں۔ انہوں نے تمسخر کے طور پر ایک کانٹوں کا تاج بنا کر عیسیٰ علیہ السلام کو پہنایا۔ اور کہا کہ یہ ہمارا بادشاہ ہے۔ (العیاذ باللہ)

ان کے منہ پر تھوکا۔ ان کو برا بھلا کہا پھر ان کو جوتے مارے پھر ان کی پسلی توڑی پسلی میں سوراخ کیا۔ اور اس کے اندر کچھ چیزیں ڈالیں اور پھر کافی توہین وتذلیل کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھادیا گیا۔ ❶

اور انہوں نے سمجھا کہ یہ مر گیا ہے چنانچہ شام ہو گئی یہ جمعہ کا دن تھا اور دوسرے دن سنیچر کا دن تھا اور ساتھ دو اور آدمی بھی پھانسی لگائے تھے۔۔۔

شام ہفتہ کی رات یہودیوں کے ہاں عزت والی رات ہے جسطرح مسلمانوں کے ہاں جمعہ کی رات عزت والی رات ہے۔ انہوں نے سمجھا کہ رات "خلاص" آ گئی ہے اور ان کو سولی سے اتاریں۔ مغرب سے قبل اندھیری آ گئی اندھیرا چھا گیا انہیں خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں شام نہ ہو جائے انہوں نے اسی اندھیرے میں تینوں کو سولی سے اتار دیا۔

حضرت عیسیٰ نے ابھی وفات نہیں پائی تھی (بقول مرزا قادیانی کے)

ابھی جان کچھ باقی تھی ۔۔۔۔۔۔ لیکن یہودیوں نے سمجھا کہ وہ وفات پا چکے ہیں۔

وہ چلے گئے۔ ❷

اور عیسیٰ رہائی کے بعد وہاں سے چوری سے کھسک گئے اور اپنا علاج کرایا۔۔۔ عیسیٰ علیہ السلام نے مرہم بنائی اور اپنے زخموں پر مرہم لگائی اور جب ٹھیک ہو گئے تو وہاں سے چوری سے کھسک گئے اور نصیبین میں چلے گئے ۔۔۔۔ وہاں سے فلسطین چلے گئے ۔۔۔ پھر وہاں سے کوہ بغمان میں رہے۔۔۔ وہاں سے کشمیر میں آ کر چھپ گئے۔ 87 برس کشمیر رہے۔ 125 سال عمر

❶ ازالہ اوہام ص ۳۷۹ تا ۳۸۱ ، رخ جلد ۳ ص ۲۹۵ تا ۲۹۶

❷ ازالہ اوہام ص ۳۷۹ تا ۳۸۱ ، رخ جلد ۳ ص ۲۹۵،۲۹۶

پاکر وفات پاگئے اور سری نگر کے محلہ یار خان میں دفن ہو گئے۔ ❶

غور طلب چیز:

میں آپ کو غور کی دعوت دیتا ہوں کہ اگر یہ مرزا کی بات مانی جائے تو۔۔۔۔ میں پوچھتا ہوں کہ۔۔۔۔

اللہ پاک نے جو فرمایا ہے:

وَمکرو و مکر اللہ و اللہ خیر الماکرین

اللہ نے تدبیر کی ہے اور اللہ کی تدبیر بہتر اور غالب ہے۔

تو اللہ کی پھر یہ کیا تدبیر ہوئی۔۔۔

کہ یہودی جو کچھ کرنا چاہتے تھے انہوں نے سب کچھ کرلیا اور پھر خدا کی تدبیر کہاں گئی؟؟؟

جس وقت ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مکہ کے کافر اور مشرک اکٹھے ہوئے۔۔۔ تلواریں لے آئے۔۔۔۔ اور آپ کے گھر کا محاصرہ کیا اور آپ کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے کا پروگرام بنایا وہاں پر بھی اللہ نے فرمایا:

واللہ خیر الماکرین

اور اللہ نے یہاں اپنے آخری نبی کو ایسے بچایا کہ کوئی انکو ہاتھ بھی نہ لگا سکا۔۔۔۔۔۔ کافروں کے گروہ میں ایسے محفوظ نکل گئے کسی کو خبر تک نہ ہوئی۔

اسی طرح رب نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی قدرت کاملہ کے ساتھ آسمان پر اٹھایا اور یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہاتھ بھی نہ لگا سکے اور انہیں کچھ خبر نہ ہوئی کہ عیسیٰ علیہ السلام کو کب اور کیسے اٹھالیا گیا؟

مرزائیوں کا اعتراض:

مرزائی کیا کہتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں اتنے ناری کھڑے ہیں وہاں سے بچکر بھلا انسان وہاں

❶ مسیح ہندوستان میں ص ۱۷، ۳ رخ ص ۴۹۹ جلد ۱۵

کیسے جا سکتا ہے؟ کہتے ہیں کہ:

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کے مشرکوں نے کہا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم تیرے اوپر اس وقت ایمان لائینگے کہ تم ہمارے سامنے آسمانوں پر چڑھو اور ہمارے سامنے آسمانوں سے کوئی کتاب لے آؤ تو پھر ہم ایمان لے آئیں گے۔۔۔۔۔۔

ورنہ ہم آپ کو نہیں مانیں گے۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ھل کنت الابشراً رسولا (بنی اسرائیل)

کہ میں تو ایک بشر اور رسول ہوں۔ میرے بس میں نہیں کہ میں آپ کے سامنے آسمانوں پر چڑھ جاؤں۔۔۔ اگر دو جہانوں کا سردار آسمانوں پر نہیں چڑھ سکتا تو عیسیٰ علیہ السلام کیسے چڑھ گئے۔۔۔؟

یہ ان کی دلیل ہے۔

جواب:

میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم یہ کبھی نہیں کہتے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر چڑھے ہیں یا عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر جا سکتے ہیں۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ رب ان کو اوپر لے گیا۔

عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر کون لے گیا؟؟؟۔۔۔ اللہ

میں پوچھتا ہوں رب لے جا سکتا ہے یا نہیں؟؟؟۔۔۔ لے جا سکتا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کو بھی خدا لے گیا۔

معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ لے گئے۔

آپ نہیں جا سکتے ہیں۔۔۔۔ لیکن کیا خدا بھی لیجا سکتا ہے یا نہیں؟۔۔۔۔ لے جا سکتا ہے

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ

فرمایا پاک ہے وہ اللہ جو لے گیا اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔۔۔

سوال جانے کا نہیں لے جانے کا ہے جو کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نہیں جا سکتا۔۔۔۔۔

نبی نہیں جا سکتا۔۔۔۔۔

میں پوچھتا ہوں اس سے کہ اللہ لے جا سکتا ہے یا نہیں؟

اگر کہو کہ خدا نہیں لیجا سکتا تو بے ایمان ہو۔

تو پھر پورا ہو۔۔۔۔۔

اور اگر خدا نہیں لے جا سکتا تو وہ پھر خدا کس چیز کا ہوا؟

یاد رکھو!

جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج جسمانی کا قائل نہیں ہے۔

وہ عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں پر جانا بھی نہیں مانتا۔

یا اس طرح کہو!

کہ جو عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں پر جانا نہ مانے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج بھی نہیں مانتا۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام کے منکرین:

سر سید احمد خان جو مرزا سے کچھ دن پہلے ہوا ہے اس نے تمام معجزات کا انکار کیا ہے۔۔۔۔!

عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر جانے کا اس نے انکار کیا ہے۔ اور دوبارہ نازل ہونے کا بھی انکار کیا ہے اور غلام احمد قادیانی نے انکار کیا۔۔۔۔

اس نے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کے جانے کا انکار کیا۔۔۔۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کا بھی انکار کیا۔۔۔۔

اور غلام احمد پرویز نے بھی انکار کیا۔۔۔۔

یہ تینوں بھائی بنے یا نہ بنے؟

سر سید احمد غلام احمد قادیانی اور غلام احمد پرویز تینوں بھائی ہیں۔۔۔۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کا پہلا انکار کرنے والا کون ہے؟۔۔۔۔ابو جہل

آج جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کا انکار کریگا وہ

ابو جہل کا بھائی۔۔۔

اس کا نام چاہے غلام احمد ہو۔۔۔ چاہے سر سید ہو۔۔۔ چاہے کوئی اور ہو۔

اور جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کا انکار کریگا وہ عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر جانے کا منکر ہوگا۔ اور جو عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں پر جانا مان لیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج بھی مان لیگا اس کیلئے کوئی مشکل نہیں۔۔۔۔

نکتے کی بات:

میں ایک بات نکتے کی آپ کو سمجھا دوں۔

قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تاکہ قرآن اہل کتاب یہود و نصاریٰ کی غلط باتوں کی تردید کرے اور صحیح باتوں کی تائید کرے۔۔۔

آیت:

وما انزلنا علیك الكتاب الا لتبین لهم الذی اختلفوا فیه وهدی ورحمة لقوم یومنون (سورة نحل آیت نمبر ۶۴)

ترجمہ:۔ اور ہم نے اتاری تجھ پر کتاب اس واسطے کہ کھول کر سنا دے تو ان کو وہ چیز کہ جس میں جھگڑ رہے ہیں اور سیدھی راہ سمجھانے کو اور واسطے بخشش ایمان لانے والوں کی۔

ذرا توجہ سے سماعت کریں۔

عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عیسائیوں کے چند عقیدے ہیں۔۔۔۔

یہودیوں کے چند عقیدے ان کے بارے۔۔۔۔

ہم اللہ پاک کی اس آخری کتاب سے پوچھتے ہیں۔

کہ سچ ہیں یا غلط۔۔۔۔؟

عیسائیوں اور یہودیوں کے عقائد:

پہلا عقیدہ:۔ عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب سے پوچھا کہ کیا عیسائیوں کا یہ عقیدہ صحیح ہے یا غلط؟

تو قرآن نے بتلایا۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ (مائدہ: ۱۷)

فرمایا کہ وہ لوگ کافر ہیں جو یہ کہتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام خود خدا ہیں عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں۔

دوسرا عقیدہ:۔ عیسائیوں کا ایک یہ عقیدہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام تین خداؤں میں سے ایک خدا ہیں۔ اللہ کی کتاب سے پوچھا تو قرآن نے بتلایا:

لقد کفر الذین قالو ان اللہ ثالث ثلثہ۔ (مائدہ آیت ۷۳)

ترجمہ:۔ وہ لوگ بھی کافر ہیں کہ جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ تین خداؤں سے ایک خدا ہے۔

تیسرا عقیدہ:۔ عیسائی یہ بھی کہتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ تو قرآن نے بتلایا وَقالت النصاری مسیح ابن اللہ (التوبہ ۳۰)

عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا بیٹا ہے۔

ذالک قولھم بافواھھم

فرمایا یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں۔ خدا کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (سورہ اخلاص)

نہ وہ کسی کا بیٹا ہے نہ اسکا کوئی بیٹا ہے۔

چوتھا عقیدہ:۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سولی پر لٹکائے گئے ہیں اور ہمارے گناہوں کا کفارہ بن گئے۔

یہودی کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو قتل کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کا رد کیا اور فرمایا:۔

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ

کہ عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے نہ قتل کیا اور نہ سولی پر لٹکایا یہ دونوں جھوٹ بول رہے ہیں

وقولھم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم

کہ یہودی کہتے ہیں کہ ہم نے قتل کیا ہے یہ جھوٹ ہے۔

وَمَا قَتَلُوْهُ

کہ یہودیوں نے قتل نہیں کیا۔

وَمَا صَلَبُوْهُ

اور عیسیٰ علیہ السلام کو سولی بھی کسی نے نہیں لٹکایا۔

جس طرح قرآن کریم نے عیسائیوں کے چار غلط عقیدوں (الوہیت مسیح، تثلیث مسیح، ابنیت مسیح، صلیب مسیح) کی واضح اور واشگاف الفاظ میں تردید کی ہے۔ اس طرح یہودیوں کے غلط عقائد کی بھی بڑے واضح الفاظ میں تردید کی ہے اور ان کے ملعون ہونے کے اسباب کو بھی ذکر فرمایا:۔

وعلی مریم بھتانا عظیما

مریم پر بہتان عظیم لگایا

جسکی وجہ سے وہ مردود ہوئے اسی طرح وہ قتل مسیح کے مدعی تھے اسکا ذکر فرمایا:

قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم

ہم نے قتل کیا عیسیٰ بن مریم کو اس کہنے سے وہ مردود ہوئے قتل کا فعل واقع نہیں ہوا بلکہ ایک پیغمبر خدا کیلئے یہ کہنا کہ ہم نے اسے قتل کیا یہ بھی انکے مردود ہونے کا سبب ہے وہ قتل نہیں ہوئے۔ تیسرا ان کا عقیدہ تھا کہ عزیر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اسکا بھی ذکر فرما کر واضح الفاظ میں انکی تردید فرمائی:

وقالت الیھود عزیر ابن اللہ

عزیر اللہ کا بیٹا نہیں اللہ تعالیٰ بیٹوں سے پاک ہیں یہ انکی منہ کی باتیں ہیں۔

تو آؤ اب دیکھو!

عیسائیوں کے چار غلط عقائد کی قرآن نے تردید کی ہے عیسائیوں کا ایک اور عقیدہ ہے۔ وہ یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام قتل ہوئے۔ قبر میں گئے، پھر زندہ ہوئے۔

آسمانوں پر اٹھائے گئے اور قیامت سے پہلے انہوں نے آنا ہے۔ یہ آج بھی بائبل اور چاروں انجیلوں میں لکھا ہوا ہے۔ ❶

مرزا قادیانی نے بھی یہ مانا ہے کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ اٹھائے گئے ہیں اور قیامت سے پہلے نازل ہونگے۔ ❷

ہمارا سوال:

اب میرا ایک سوال ہے کہ اگر عیسائیوں کا یہ رفع ونزول والا عقیدہ غلط ہے تو قرآن وحدیث سے اس کا رد دکھائیں۔

چار عقیدوں کا واضح الفاظ میں رد، میں نے دکھلایا ہے۔

وَمَاقَتَلُوْہُ

وَمَاصَلَبُوْہُ

وَمَا مِنْ اِلٰہٍ واحِدٍ

تثلیث کا رد کیا۔ الوہیت کا رد کیا

ابنیت کا رد کیا صلیب اور قتل کا رد کیا

❶ رسولوں کے اعمال باب ۱، آیت ۹، ۱۰، ۱۱ رسولوں کے اعمال باب نمبر ۳ آیت ۲۰ تا ۲۲ متی باب ۲۶ آیت نمبر ۶۴ متی باب نمبر ۲۴ آیت ۳۰، مرقس باب ۱۴ آیت ۱۹، ۲۰، لوقا، باب ۲۴ آیت ۵۱، یوحنا، باب ۲۰ آیت ۱۷

❷ ازالہ اوہام ص ۲۴۸، رخ جلد ۳ ص ۲۲۵

سوال یہ ہے کہ اگر عیسائیوں کا رفع ونزول والا عقیدہ بھی غلط تھا تو قرآن اس عقیدے کا بھی رد کرتا۔ قرآن نے اس کا رد نہیں کیا۔ بلکہ رفعہُ اللّٰہ کہہ کر انکے اس عقیدہ کی تائید کر دی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی واضح الفاظ میں اسکی تائید کی۔۔۔۔

تو معلوم ہوا کہ عیسائیوں کا جو عقیدہ صحیح تھا۔ قرآن نے اس کی تائید کی ہے۔۔۔۔ اور جو غلط تھا اسکی تردید کی۔۔۔۔

چیلنج:

میرا چیلنج ہے کہ قیامت تک کوئی مرزائی عیسائیوں کے عقیدہ رفع ونزول کا قرآن وحدیث سے رد نہیں دکھلا سکتا۔۔۔۔

ہم قرآن وحدیث سے اسکی تائید دکھلاتے ہیں۔۔۔۔

حالانکہ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے۔

"اگر قرآن یہودی وعیسائیوں کے کسی عقیدے کا رد نہ کرے تو ہم کو ماننا پڑیگا کہ ان کا یہ عقیدہ صحیح ہے۔" ❶

تو معلوم ہوا کہ قرآن اہل کتاب کے جن عقائد کا رد نہ کرے بلکہ خاموش ہو جائے تو ہمیں ماننا پڑیگا کہ ان کا یہ عقیدہ صحیح ہے اور جہاں قرآن ان کے عقائد کی تائید کر دے تو پھر کیا اس میں شک رہے گا۔۔۔۔؟؟؟

ہمیں حکمت دریافت کرنے کی اجازت نہیں ہے:

اللہ نے فرمایا کہ:

وَمَا قَتَلُوْہُ یقیناً عیسیٰ علیہ السلام کو کسی نے قتل نہیں کیا تو کیا ہوا۔۔۔؟

بَلْ رفعہ اللّٰہ

بلکہ اللہ نے آسمان پر اٹھالیا۔

❶ ریویو آف ریلیجنز اپریل 1919ء جلد ۱۸ شمارہ نمبر ۶ ص ۱۴۹، ۱۵۰

وَكَانَ اللّٰه عزيزاً حكيما ۔

اور اللہ بڑے زور والے اور حکمت والے ہیں۔

خدا کیلئے آسمانوں پر اٹھانا کوئی مشکل ہے؟؟؟

حکیماً ! وہ حکمت والا ہے۔

کوئی شکایت نہیں ہے۔ کیوں اٹھا کر لے گئے؟؟؟

حکمتیں وہ جانتا ہے۔ ہم۔۔۔ کسی کو حق نہیں۔۔۔

کہ وہ رب کے کسی کام کی حکمت پوچھے۔۔۔

رب بتلادے تو صحیح ہے ورنہ ہمیں حق نہیں ہے۔

اگر کوئی کہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو باپ کے ساتھ کیوں پیدا کیا؟؟ اسکی حکمت کیا ہے؟

تم کون ہو۔۔۔ حکمت پوچھنے والے۔۔۔؟

مسلمان کیلئے تو یہ ہے کہ جب قرآن نے کہہ دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں تو وہ۔۔۔ بغیر حکمت پوچھے مان لے۔

حدیث نبوی اور مرزائیوں کو چیلنج:

عیسیٰ علیہ السلام کو (اللہ تعالیٰ) اپنی قدرت کاملہ اور حکمت کے ساتھ آسمان پر لے گیا۔۔۔

عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آئیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا:۔

والذی نفسی بیدہٖ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلا

کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عیسیٰ بیٹا مریم کا تم میں ضرور بالضرور اترے گا۔ ❶

مرزا قادیانی جو کہتا ہے کہ:

❶ بخاری جلد ا ص ۴۹۰، مسلم جلد ا ص ۸۷

میں عیسیٰ علیہ السلام ہوں۔

یہ چراغ بی بی کا بیٹا ہے یا مریم کا؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو قسم کھا کر کہتے ہیں کہ عیسیٰ بیٹا مریم کا نازل ہوگا۔۔۔!!!

ایٹم بم نمبر 1:۔ ''سنہری اصول''

پڑھے لکھے دوستوں اور طالب علموں کیلئے میں ایک قیمتی حوالہ دے رہا ہوں اگر ان کی توجہ ہے تو۔۔۔۔

مرزا قادیانی نے خود ہی ایک اصول گھڑا تھا۔۔۔

اپنے مقصد کیلئے۔۔۔ لیکن وہ ہمیں بڑا فائدہ دیتا ہے۔ اس کا نام میں نے رکھا ہوا ہے۔ ایک ''سنہری اصول'' یا ''ایٹم بم'' وہ اصول یہ ہے کہ مرزا نے اپنی کتاب حمامة البشریٰ میں لکھا ہے۔

والقسم یَدُلّ علیٰ انّ الخبر محمول علی الظّاهر لا تاویل فیه وَلَا استثناء وَالّا فَایّ فائدة کانت فی ذِکْرِ الْقَسْمِ۔ ❶

کہ جو بات قسم سے کی جائے تو قسم اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس خبر کو اپنے ظاہر پر رکھو اور نہ اس میں کوئی تاویل ہو سکتی ہے اور نہ استثناء ہو سکتا ہے۔

ورنہ کہتا ہے کہ قسم کا فائدہ ہی کیا ہے؟

تو معلوم ہوا کہ جو بات قسم سے کی جائے اسکو اپنے ظاہر پر رکھو اس میں کسی قسم کی تاویل نہیں چل سکتی۔۔۔

والّذی نفسی بیدی

تو میں نے جو حدیث پڑھی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قسم سے بیان کی ہے۔ کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بن مریم تم میں نازل ہوں

❶ حمامة البشریٰ ص ۲۶ رخ جلد ۷ ص ۱۹۲

گے۔تو یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم سے بیان فرمائی ہے یا نہیں؟ (فرمائی ہے)

تو جو قسم سے بات کی جائے اسے ظاہر پر رکھا جاتا ہے۔

تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریم کا بیٹا نازل ہوگا۔ تو اس نے ابن مریم سے چراغ بی بی کا بیٹا بنالیا۔۔

مریم کے بیٹے سے چراغ بی بی کا بیٹا کیسے بن گیا؟۔۔۔۔۔

تو مریم کے بیٹے سے چراغ بی بی کا بیٹا مراد لینا۔۔۔۔۔۔اور نزول سے مراد یہ لینا کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہونا ہے۔ یہ ظاہر سے ہٹانا اور تاویل ہے یا نہیں؟۔۔۔۔ہے

یہ ظاہر کے خلاف ہے یا نہیں؟۔۔۔۔ہے

خدا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہے قسم والی۔۔۔۔اور مرزا نے خود یہ اصول باندھ دیا کہ قسم والے کلام میں تاویل نہیں ہو سکتی ہے اس کو اپنے ظاہر پر رکھو۔

اس میں کوئی تاویل نہیں چل سکتی۔۔۔

مرزائی جب نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث میں تاویلیں کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم سے بیان کردہ احادیث کو مرزا کے اصول کے مطابق ظاہر پر رکھا جائیگا۔۔۔یا تاویل کی جائے گی؟۔۔۔ظاہر پر رکھا جائیگا۔

اور مرزائیوں کا کام تاویل کے بغیر چل ہی نہیں سکتا کہ:

ابن مریم سے ابن چراغ بی بی مراد لینا

نزول سے مراد ماں کے پیٹ سے پیدا ہونا مراد ہے

دمشق سے مراد قادیان ہے۔

زرد چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں۔

یہ سب تاویلیں ہیں۔

یہ اس کلام کو ظاہر سے پھیرنا ہے کہ نہیں ہے؟

حالانکہ قسم والے کلام میں بقول مرزا کے کسی قسم کی تاویل نہیں چل سکتی۔ اسے ظاہر معنی پر ہی

رکھا جائیگا۔ مرزا قادیانی بغیر تاویلات کے ظاہری معنیٰ کے مطابق ابن مریم قیامت تک نہیں بن سکتا، انکی تمام تاویلات اسکے اپنے اس قاعدہ سے باطل ہو جاتی ہیں۔

ایٹم بم نمبر 2:

میں ایک اور حوالہ عرض کردوں۔ وہ حوالہ بھی ایٹم بم ہے۔ حیات عیسیٰ علیہ السلام کے بارے مرزائیوں کے تمام اعتراضوں کا جواب ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کے بارے وہ جو سوال کریں اس کا ایک ہی جواب کہتے ہیں سو سنار کی ایک لوہار کی۔

یہ ایک لوہار کی تمہیں دے رہا ہوں

یہ حوالہ یاد کرلیں۔ بالخصوص طلباء ضرور یاد کرلیں اور اگر یہ حوالہ یاد کرلیں تو عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلہ میں کوئی مرزائی تمہارے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔

آپ کو اور حوالہ چاہے یاد نہ ہو یہ ایٹم بم ہے اسے یاد کر کے حرز جان بنالیں۔

ان کے تمام دلائل کا رد ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مرزا کے ہاتھ سے اپنی قدرت سے ایک بات لکھوادی۔۔۔۔۔وہ لکھتا ہے کہ

هذا هو موسٰى فتى اللّٰه الذى اشار اللّٰه فى كتابه الىٰ حياته فرض علينا ان نومن بانه حيٌّ فى السّماءِ ولم يمت و ليس من الميتين ۔ ❶

مرزا کہتا ہے کہ:

یہ موسیٰ علیہ السلام وہی مرد خدا ہے جسکی حیاتی (زندگی) کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اشارہ کیا اور ہم پر فرض قرار دیا کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ

موسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں۔ نہ وہ مرے ہیں اور نہ وہ مردوں میں شامل ہیں کہاں زندہ ہیں؟ آسمانوں پر۔۔۔

---

❶ نور الحق در روحانی خزائن جلد ۸ ص ۶۹

مرزا کس نبی کو زندہ لکھ رہا ہے؟۔۔۔۔موسیٰ علیہ السلام کو

اور کہاں زندہ۔۔۔۔آسمان پر

اور وہ موسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور وہ مردوں میں سے نہیں ہیں۔

دوسرا حوالہ بھی ایک ہے۔

بل حياة كليم الله ثابت بنص القرآن الكريم ❶

کہ موسیٰ علیہ السلام کی حیاتی (زندگی)۔۔۔

یہ تو قرآن کریم سے ثابت ہے۔

مردے زندوں کو نہیں مل سکتے مگر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر گئے تو موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی تھی تو معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔۔۔لم یمت۔۔۔فوت نہیں ہوئے اور و لیس من المیتین وہ مردوں میں سے نہیں۔

مرزائی کہتے ہیں کہ تیس آیات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔تو میں کہتا ہوں کہ تیس آیات کی موجودگی میں موسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے وہ بچ سکتے تو عیسیٰ علیہ السلام بھی بچ سکتے ہیں۔

وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کیسے چڑھ گئے (آسمانوں پر)

میں کہتا ہوں جیسے موسیٰ علیہ السلام چڑھ گیا۔۔۔۔!!!

کیونکہ۔۔۔

مرزا کے بقول وہ آسمانوں پر زندہ ہے (جس کی تفصیل اوپر گذر چکی ہے)

وہ کہتے ہیں کہ:

عیسیٰ علیہ السلام کیا کھاتا ہے؟

میں کہتا ہوں کہ:

جو موسیٰ علیہ السلام کھاتا ہے۔

❶ حمامۃ البشریٰ درروحانی خزائن ص ۲۲۱ ج ۷

ان کو بڑی فکر ہے کہ:

عیسیٰ علیہ السلام پیشاب کہاں کرتا ہے؟

میں کہتا ہوں کہ:

''تمہارے منہ میں کرتا ہے''

ورنہ جہاں موسیٰ علیہ السلام کرآتا ہے۔

وہیں عیسیٰ علیہ السلام کرآتے ہیں۔

عیسیٰ علیہ السلام کدھر منہ کر کے نماز پڑھتا ہے؟؟

میں کہتا ہوں۔۔۔جدھر موسیٰ علیہ السلام منہ کر کے نماز پڑھتا ہے۔۔۔!جن غریبوں کو موسیٰ علیہ السلام زکوۃ دیتا ہے ان کو عیسیٰ علیہ السلام بھی دیتا ہے

''عیسیٰ کیلئے موسیٰ''

وہ جب بھی عیسیٰ علیہ السلام کی بات کریں تم موسیٰ علیہ السلام کو آگے کھڑا کر دو۔انکو کہو۔۔۔تمہارے ابا نے لکھا ہے کہ موسیٰ آسمانوں پر زندہ ہے اور ''لیس من المیتین'' اور وہ مرا بھی نہیں ہے۔عیسیٰ علیہ السلام کیلئے موسیٰ علیہ السلام جو تم جواب دو گے وہی ہمارا جواب ہوگا۔

اس حوالے کو پلے باندھ لو (خوب یاد کر لو)

عیسیٰ علیہ السلام کے بارے جو سوال کریں ان کے مقابلے میں موسیٰ علیہ السلام کو کھڑا کر دیں کہ یہ تمہارے باپ نے لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام زندہ ہے اور آسمانوں پر بیٹھا ہے۔۔۔۔

اگر وہ چڑھ سکتا ہے اور زندہ رہ سکتا ہے۔تو عیسیٰ علیہ السلام کیلئے کیا تکلیف ہے؟؟؟

ناری کرّے پار کر کے جس راستہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام آسمان پر گئے ہیں۔

اسی راستہ سے عیسیٰ علیہ السلام بھی گئے ہیں جو وہ کھاتے پیتے ہیں وہ عیسیٰ علیہ السلام بھی کھاتے پیتے ہیں جس لیٹرین کو وہ استعمال کر لیتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام بھی اسی کو استعمال کر لیتے ہوں گے۔

ما ھو جوابکم فھو جوابنا

إنّ عیسیٰ لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیامة ۔ ❶

کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور وہ قیامت سے پہلے تمہاری طرف نازل ہونیوالے ہیں۔

چیلنج:

میں چیلنج کرتا ہوں کہ مرزائیو! میں تمہیں حدیث سے لفظ ''لم یمت'' دکھلاتا ہوں۔

کہ وہ فوت نہیں ہوا۔۔۔ اگر تم یہ نہیں مانتے تو پھر اسکی ضد دکھلادو۔۔۔

مات عیسیٰ۔۔۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام مرگیا۔

دس ہزار انعام دونگا اور مذہب مرزائی قبول کرلوں گا۔

میں عیسیٰ علیہ السلام کیلئے دکھلاتا ہوں۔

''یَمُوْتُ'' مریگا۔۔۔

تم کہتے ہو مرگیا۔۔۔ میں '' یموت '' دکھلاتا ہوں۔۔۔

''مات'' تم دکھلادو دس ہزار انعام دوں گا۔

تیسرا لفظ ''یُدْفَنُ مَعِی فی قبری'' میں دکھلاتا ہوں حدیث صحیح سے عیسیٰ علیہ السلام دفن کیا جائیگا۔۔۔

تو معلوم ہوا کہ ابھی تک دفن نہیں ہوا۔

تم کہتے ہو کہ:

دفن ہوگیا ہے۔۔۔

میں دکھلاتا ہوں کہ:

یُدفن۔ دفن کیا جائیگا۔۔۔

تم دُفِنَ کہ دفن ہوگیا دکھلادو۔۔۔ میں دکھلاتا ہوں یأتی علیه الفناء کہ اس پر فنا آئیگی۔

---

❶ کنز العمال

کتنے الفاظ ہوگئے چار۔۔۔

میں نے دکھلایا ''لم یمت'' ان سے مانگا ''مات''

میں نے دکھلایا '' یموت'' ان سے مانگا ''مات'' (کہ مرگیا)

میں نے دکھلایا ''یُدْفن'' ''دفن کیا جائیگا وہ دکھلادیں ''دُفِنَ'' کہ دفن ہوگیا۔

میں نے دکھلایا ''یاتی علیه الفناء'' اس پر فنا آئیگی۔

وہ دکھلادیں ''اتی علیه الفناء'' کہ اس پر فنا آگئی۔

میں دکھلاتا ہوں ''ینزل '' کہ وہ نازل ہوں گے۔ وہ دکھلادیں '' لا ینزل '' کہ نازل نہیں ہوگا۔

یہ پانچ الفاظ میں نے دکھلائے وہ ان کے مقابلے میں پانچوں میں سے کوئی ایک حدیث دکھلادیں تو منہ مانگا انعام حاصل کریں۔ لیکن یاد رکھو!

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

دعوت فکر:

مرزا قادیانی ۵۲ سال کی عمر تک عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر زندہ مانتا رہا۔ قرآن کی آیات سے ثابت کرتا رہا۔ پھر کہتا ہے کہ بارہ سال مجھے وحی ہوتی رہی۔۔۔ کہ تو عیسیٰ علیہ السلام ہے۔۔۔ لیکن بارہ سال تک میں نے خدا کی بات نہ مانی۔۔۔

میں اپنے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔۔۔ میں نے کہا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام نہیں ہوں۔۔۔

میں اپنے سابقہ عقیدہ پر جما رہا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور اس نے آسمانوں سے نازل ہونا ہے۔ جب بارش کی طرح وحی ہونے لگی اور بارہ سال تک ہوتی رہی تو میں نے اپنا عقیدہ چھوڑ دیا تو میں نے سمجھ لیا کہ وہ مرگیا ہے۔ اور وہ میں ہی عیسیٰ علیہ السلام ہوں۔ ❶

---

❶ حقیقۃ الوحی ص ۱۴۹، رخ ص ۱۵۳ جلد ۲۲

پھر کہتا ہے کہ

عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ماننا شرک عظیم ہے۔ ❶

او مرزائیو!

خود مرزا باون سال تک عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ مانتا رہا تو مرزا باون سال تک خود کیا رہا۔۔۔؟

مشرک یا مشرکِ اعظم۔۔۔؟؟؟

جو باون سال تک شرک کی تبلیغ کرتا رہا ہو وہ قوم کا مجدد مہدی اور مسیح کیسے بن سکتا ہے؟؟؟

عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمانوں پر اٹھایا جانا اور قیامت سے پہلے نازل ہونا قرآن وحدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

سوائے مرزا قادیانی اور سرسید جیسے بے دینوں کے کوئی بھی انکار نہیں کرتا۔۔۔

جو انکار کرے۔۔۔۔وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

شیطان کا شیطانی اصول:

س:۔ مرزائیوں کا سوال ہے کہ جب "توفی" فعل ہو اور فاعل اللہ ہو اور ذی روح مفعول ہو تو اس صورت میں توفی کا معنی موت اور روح کا قبض ہونا ہوتا ہے۔

یہ مرزا کا ایک چیلنج ہے۔ پہلے یہ بات سمجھیں کہ مرزا یہ کہتا ہے کہ علم نحو کا یہ قاعدہ ہے۔۔۔۔

مرزا قادیانی تحفہ گولڑویہ میں لکھتا ہے کہ علم نحو کا یہ ایک مانا ہوا قاعدہ ہے۔ کہ توفی باب تفعل فعل ہو۔ اللہ فاعل ہو۔ ذی روح مفعول ہو۔ تو اس کا معنی قبض روح ۔۔۔۔

اور سوائے موت کے اور کوئی نہیں ہوتا۔ ❷

ج:۔ پہلے تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ علم نحو کی بات ہے یا علم لغت کی؟ مرزا کی جہالت کی یہ ایک ادنیٰ سی مثال ہے۔

---

❶ الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص ۳۹، رخ جلد ۲۲ ص ۶۶۰

❷ تحفہ گولڑویہ ص ۶۷، در خزائن ج ۱۷ ص ۶۲۔ ایام صلح ص ۱۳۹ رخ ص ۳۸۴ جلد ۱۴

مرزا قادیانی نے جو علم نحو کا اصول لکھا ہے تو یہ نحو کی کس کتاب میں ہے۔ یہ مرزا کا اپنا گھڑا ہوا قاعدہ ہے۔ ہمارا کھلا چیلنج ہے کہ نحو کی کسی کتاب میں یہ قاعدہ موجود نہیں اگر کوئی قادیانی علم نحو کی کسی کتاب سے یہ قاعدہ دکھا دے تو منہ مانگا انعام پالے۔ مرزا کا یہ من گھڑت قاعدہ اسی کی اپنی کلام سے میں آپ کو رد کر کے دکھلاتا ہوں۔

مرزا قادیانی "براھین احمدیہ" میں لکھتا ہے جو اسکی مشہور اور انعامی کتاب ہے۔

یا عیسیٰ انی متوفیک

اے عیسیٰ میں تجھے پوری پوری نعمت دونگا۔ ❶

یہاں باب تفعل ہے اللہ فاعل ہے اس کا مفعول ہے ذی روح ہے کہ نہیں؟۔۔۔۔۔ ہے

اور مرزا قادیانی خود اس عبارت کا ترجمہ کر رہا ہے کہ میں تجھے پوری پوری نعمت دونگا۔ پھر سترہ سال بعد مرزا اپنی کتاب سراج منیر میں لکھتا ہے کہ

اس الہام کا معنی اب مجھ پر خوب کھلے ہیں کہ یہ الہام عیسیٰ پر اترا۔ جب یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا پروگرام بنایا تھا اور اب مجھے یہ الہام ہوا جو میں براھین احمدیہ میں درج کر چکا ہوں جب ہنود میرے قتل کے درپے ہیں۔

کہ اے عیسیٰ (مرزا) کہ میں تجھے ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچاؤں گا۔ ❷

تو کیا یہاں وہی قاعدہ نہیں ہے؟

توفی فعل باب تفعل اللہ فاعل۔ مفعول ذی روح

سب شرطیں پائی گئیں اور مرزا نے معنی کیا ذلیل اور لعنتی موتوں سے بچانا اس کا یہ قاعدہ تو ہم نے اس کی عبارتوں سے توڑ دیا۔

---

❶ براہین احمدیہ حصہ ۳ ص ۵۲۰ رخ ص ۶۲۰ جلد ۱

❷ سراج منیر ص ۱۷ رخ ص ۲۳ جلد ۱۲

جواب چیلنج:

ایک تحفہ اور۔۔۔۔حدیث کا بھی تمہیں دیتا جاؤں

جس حدیث میں لفظ توفی آیا۔ ہے اس میں معنی قبض روح اور موت کا کسی صورت میں بھی نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

قیامت تک کوئی مرزائی اس کا جواب نہیں دے سکتا دس لاکھ کا یہ حوالہ ہے۔

مرزائی اپنے من گھڑت قاعدہ مذکورہ بالا کا دس ہزار روپیہ انعام رکھتے ہیں۔ اگر میں نبی کی حدیث دکھلا دوں جس میں یہ تمام شرطیں پائیں جائیں اور معنی موت کے نہ ہوں تو پھر کیا ہم دس ہزار کے مستحق ہوئے یا نہیں؟۔۔۔۔ہوئے

ان کو کہو کہ تم دس ہزار روپیہ رکھو! حوالہ حدیث کا سنو کتاب الحج باب رمی الجمار۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عن ابن عمر واذا رمی الجمار لا یدری احد ماله حتی یتوفاه اللّٰه یوم القیامه. (1)

''کہ جو شخص شیطان کو کنکری مارتا ہے اس کو کوئی علم نہیں ہے کہ اسے کیا ملنا ہے؟ حتیٰ کہ اللہ قیامت کے دن اسے پورا پورا بدل دیگا۔''

جو فی باب تفعل ہے اللہ فاعل ہے ذی روح مفعول ہے کیا اس کا یہ معنی ہو سکتا ہے کہ قیامت والے دن اللہ اسکی روح قبض کریگا۔ (نہیں)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے توفی باب تفعل اللہ فاعل ذی روح مفعول۔۔۔۔

یہاں موت کا قرینہ نہیں ہے

اور نہ یہاں موت کا معنی ہو سکتا ہے

تو مرزا کا چیلنج ٹوٹا ہے یا نہیں؟۔۔۔۔ٹوٹا ہے

(1) الترغیب والترہیب ص ۲۰۵ ج ۲

تو مرزائیوں کو کہو کہ ہمیں انعام دیں۔

ہمارا چیلنج:

ہمارے اساتذہ کا بنایا ہوا ایک چیلنج ہے وہ سن لو ہم کہتے ہیں باب تفعل سے فعل ہو۔۔۔اللہ فاعل ہو۔ مفعول ذی روح ہو۔۔۔جو بغیر باپ کے پیدا ہوا ہو۔۔۔

وہاں توفی کا معنی سوائے آسمان پر اٹھائے جانے کے اور کوئی نہیں ہے۔

ہے کوئی مرد میدان جو میرا چیلنج توڑ سکے؟

میں نے ان کا چیلنج توڑ دیا ہے۔

مرزائی میرا چیلنج قیامت تک نہیں توڑ سکتا۔۔۔انشاء اللہ

لیکن مرزائی سوال کر سکتے ہیں کہ تمہارے اساتذہ کا بتلایا ہوا قاعدہ کہاں لکھا ہے؟

تو آپ کہیں کہ یہ نحو کی اس کتاب کے اگلے صفحے پر لکھا ہوا ہے جہاں مرزا کا قاعدہ لکھا ہوا ہے۔ مرزا کہتا ہے کہ یہ علم نحو کا مانا ہوا قاعدہ ہے تو جس علم نحو کی کتاب میں مرزا کا قاعدہ ہے اس کے اگلے صفحے پر لکھا ہوا ہے جہاں مرزا کا قاعدہ لکھا ہوا ہے۔

اس کا بھی گھڑا ہوا۔۔۔ہمارا بھی گھڑا ہوا۔

ان کے ذمہ ہے کہ وہ اپنے قاعدہ کا حوالہ دیں میرا قاعدہ اسی کتاب کے اگلے صفحہ پر ہے۔

میں نے ان کا قاعدہ توڑ دیا لیکن وہ میرا نہیں توڑ سکتے۔ ان شاء اللہ

اللہ مجھے اور آپ کو حق سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

و آخر دعونا ان الحمد اللّٰه رب العالمین

عیسائیوں اور یہودیوں کے غلط عقائد اور قرآن حکیم

عیسائیوں اور یہودیوں کے غلط عقائد اور قرآن حکیم

الحمد للّٰہ وحدہٗ والصّلوٰۃ والسّلام علی من لا نبی بعدہ۔

اما بعد فاعوذباللّٰہ من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم و انہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا واتبعون ھٰذا صراط مستقیم ولا یصدنکم الشّیطٰن انہ لکم عدوٌمّبین۔

وقال النبی علیہ السلام :عن ابی ھریرۃ مرفوعًا لیھبطن عیسیٰ بن مریم حکما عدلا واما ما مقسطا ولیسلکن فجا حاجا اَو معتمرًا اولیاتین قبری حتی یسلم علی ولا ردن علیہ (مستدرک حاکم)صدق اللّٰہ العلی العظیم۔

(مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام سمجھنے کیلئے یہ خطاب مدلل تمہید کے طور پر ہے)

یہ تمہید اجمالی طور پر دوسرے بیانات میں بھی موجود ہے لیکن یہاں مفصلاً حضرت استاذ یم مولانا چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کی وجہ سے درج کی جارہی ہے۔

حضرات محترم!

پچھلے جمعہ غیر ملکی دورہ کی تفصیلات عرض کی تھیں۔ آج سورۃ ال عمران کی یہ آیت تلاوت کی ہے۔

غیر ملکی دورہ میں زیادہ تر سوالات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے اور انکے دوبارہ نازل ہونے کے بارے میں ہوتے ہیں۔ تو جو سوالات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں ہوئے ہم نے ان کو تسلی بخش جوابات دیئے۔

مسئلہ حیات مسیح کی ضرورت:

میں نے کئی دفعہ یہاں بھی تمہارے سامنے یہ مسئلہ بیان کیا ہے۔ لیکن پھر بھی ضرورت ہے۔ کہ اس مسئلے کو بار بار بیان کیا جائے۔ تا کہ آپ اس مسئلہ کو ذہن نشین کر لیں۔ قادیانیوں کے پاس اس مسئلے کے علاوہ اور کوئی مسئلہ نہیں۔ جس سے وہ مسلمانوں کو ورغلانے کی کوشش کریں۔ قرآن کی روشنی میں اس مسئلے کی کیا حیثیت ہے اور عیسیٰؑ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

قابل حفظ اصول:

اس مسئلہ کو بیان کرنے سے قبل بطور عقیدہ آپ ایک بات کو ضرور ذہن نشین کر لیں۔ اور اگر آپ اس بات کو ذہن نشین کر لیں گے تو یہ مسئلہ اور کئی دیگر مسائل آپ اس تمہید کی روشنی میں حل کر لیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کوئی بھی باطل والا آپ کی اس تمہید کو توڑ نہیں سکتا۔ اس کا جواب کوئی نہیں ہے۔

مسئلہ یہ ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ جو آخری پیغمبر پر نازل ہوئی اس میں اللہ تعالیٰ نے جہاں اور باتیں بیان کیں ہماری بھلائی کیلئے' ہماری نجات اور کامیابی کیلئے عقائد بیان کیے' اخلاق بیان کیے' معاملات پر روشنی ڈالی' حکومت کے طریقے ہمیں بتائے۔ حقوق

العباد کی وضاحت کی وہیں قرآن کا ایک دعویٰ یہ بھی ہے۔ کہ اہل کتاب جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھے۔ عیسائی اور یہودی جو آپس میں اختلاف رکھتے تھے۔ قرآن کریم ان کے بارے میں فیصلہ دیتا ہے۔ کہ یہودیوں کی کونسی بات صحیح ہے یا غلط؟

عیسائیوں کی کونسی بات صحیح ہے یا غلط؟

قرآن کریم میں واضح ہے۔

لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ (بقرہ آیت ۲۱۳)

اہل کتاب جن باتوں میں اختلاف کرتے ہیں قرآن کریم کے فرائض میں ہے کہ ان کے درمیان فیصلہ کرے۔ کہ کونسی بات صحیح ہے اور کونسی بات غلط ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفار کے غلط عقائد کی تردید:

عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت یہودیوں اور عیسائیوں کے درمیان زیر بحث تھی۔ یہودی عیسیٰ علیہ السلام اور مائی مریمؑ پر بہت بڑے بڑے الزامات لگاتے تھے۔ عیسائی عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا سمجھتے تھے اور کبھی کبھی تثلیث کے عقیدہ کے قائل ہوتے ہیں کہ تین خدا ہیں۔ ان میں ایک عیسیٰؑ بھی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہودیوں اور عیسائیوں کے جو غلط عقائد تھے انکی کھلے کھلے انداز میں تردید کی ہے انکی جو باتیں صحیح تھیں ان کی تائید کی ہے۔ نہ یہودیوں کی ساری باتیں صحیح اور نہ ساری غلط نہ عیسائیوں کی ساری باتیں صحیح ہیں اور نہ ساری غلط۔ ان کی جو باتیں غلط ہیں قرآن ان کو واشگاف الفاظ میں کہتا ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ اگر قرآن انکی کسی بات پر چپ رہ جائے انکی کسی بات کی تردید نہ کرے تو بھی یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ یہ بات صحیح ہے۔ اگر ان کی یہ بات غلط ہوتی تو قرآن دوسری باتوں کی طرح اسکا بھی رد کرتا۔ اگر قرآن کریم یہودیوں یا عیسائیوں کی کسی بات کی تردید نہ کرے تو کیا سمجھا جائیگا کہ ان کی یہ بات صحیح ہے یا غلط؟۔۔۔۔ صحیح

اگر غلط ہوتی تو قرآن تردید کرتا۔ اگر قرآن کریم یہودیوں یا عیسائیوں کی کسی بات کی تردید کرنے کی بجائے تائید کردے تو پھر یہ بات قرآن کی سمجھی جائیگی یا عیسائیوں کی؟۔۔۔۔ قرآن کی

چاہے وہ بات عیسائیوں کی ہے۔ اگر وہ بات صحیح ہے تو قرآن اسکی تائید کرتا ہے۔

یہودیوں اور عیسائیوں کا ہر عقیدہ غلط نہیں:

ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ قرآن کیا رہنمائی کرتا ہے صرف اس بات سے کہ یہ تو عقیدہ عیسائیوں کا ہے۔ اس لیے غلط ہے یا فلاں عقیدہ یہودیوں کا ہے اس لئے غلط ہے۔ کیا یہودیوں اور عیسائیوں کے تمام عقیدے غلط ہیں؟ (نہیں) عیسائیوں سے پوچھو آسمان کس نے بنایا۔

تو وہ کیا کہیں گے۔

''اللہ نے''

تو اب ہم کہیں کہ یہ بات غلط ہے۔ (نہیں)

کیا عیسائیوں اور یہودیوں کی تمام باتیں غلط ہیں۔ (نہیں)

عیسائی کہتے ہیں آسمان وزمین بنانے والا، چاند سورج کا نظام چلانے والا اللہ ہے۔ اور انکا عقیدہ قیامت پر بھی ہے۔ یہودیوں کا عقیدہ بھی قیامت پر ہے۔ کہ مرنے کے بعد پھر نئے سرے سے دنیا کھڑی ہوگی۔ حساب وکتاب ہوگا۔ اہل کتاب اس عقیدہ میں مسلمانوں کے ساتھ متفق ہیں۔ ہمارا عقیدہ قیامت کا ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔۔۔ ہے

اب چونکہ عیسائیوں کا بھی ہے تو کیا ہم اسے چھوڑ دیں؟۔۔۔۔ نہیں

عیسائیوں کی جو بات غلط ہو اس کو چھوڑ دیں جو صحیح ہو وہ مان لیں۔

اہل کتاب اور دوسرے کافروں میں فرق:

آخر اہل کتاب ہیں۔ کسی سچے نبی کے ماننے والے ہیں۔ تعلیمات بگاڑ ڈالیں جتنی بھی بگاڑ ڈالیں پھر بھی کچھ نہ کچھ ان میں حقیقت واصلیت باقی رہتی ہے۔

اسی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کو عقیدے کے بگڑنے کے باوجود شرک کرنے کے باوجود دوسرے کافروں سے ممتاز رکھا ہے۔ فضیلت دی گئی ہے۔ ہندو سکھ بھی کافر۔ یہودی اور عیسائی بھی کافر۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرق کیا کونسا فرق؟

یہودیوں کو دوسرے کافروں سے ممتاز رکھا ہے۔ فضیلت دی گئی۔ کہ یہودی اور عیسائی اگر ذبح کریں تو حلال ہے۔ اگرچہ کافر ہیں۔ ہندو اور سکھ اگر ذبح کریں تو حلال نہیں۔

اگر یہودی اور عیسائی کی عورت سے مسلمان نکاح کریں تو حلال ہے۔ اگر ہندو یا سکھ کی عورت سے مسلمان نکاح کریں تو حلال نہیں ہے۔ دوسرے کافروں میں ان میں فرق ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔ ہے

انکی کچھ باتیں صحیح ہیں یہ آسمانی کتابوں کو بھی مانتے ہیں۔ یہ خدا کے نبی کو بھی مانتے ہیں۔

شرک میں مبتلا مسلمان:

لیکن بعد میں عقیدے بگڑ گئے شرک آگیا۔ آج اس قرآن اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے شرک کرتے ہیں۔

کرتے ہیں یا نہیں؟۔۔۔۔۔ کرتے ہیں

میں آپ کو حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتا ہوں۔ نبی کی بات سچ ہے یا جھوٹ؟۔۔۔ سچ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

میری امت بھی شرک کریگی۔ ہر گناہ کریگی جس طرح پہلی امتیں کرتی تھیں۔ تم میری امت والے لوگ پہلی امتوں کے لوگوں کی تابعداری کروگے۔ جس طرح ایک جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ فرمایا کہ

اگر پہلی امتوں میں سے کسی نے ماں کے ساتھ زنا کیا تو میری امت میں بھی ایسا کیا جائیگا اور آج کل اس قسم کے واقعات سننے میں آتے ہیں کہ بھائی نے بہن یا والد نے بیٹی کے ساتھ منہ کالا کیا ہے۔ (اعاذنا اللہ تعالیٰ)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

کہ شرک پہلی امتیں کرتی تھیں میری امت بھی کریگی۔

اور فرمایا:۔

لعن الله اليهود و النصارىٰ اتخذو ا قبور انبياء هم مساجدًا۔ ❶

اللہ نے یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کی ہے۔انہوں نے اپنے بزرگوں اور نبیوں کی قبروں پر سجدے شروع کر دیئے تھے۔

آج میں پوچھتا ہوں کہ کیا مسلمان قبروں پر سجدہ کرتا ہے یا نہیں؟۔۔۔۔کرتا ہے

حقیقتِ شرک سے ناواقفی:

اگر یہودی اور عیسائی آج شرک کرتے ہیں تو آج مسلمانوں میں بھی شرک آ گیا ہے۔شرک والے کام کرتے ہیں اور شرک کو شرک نہیں سمجھتے۔آج اللہ کے سوا غیروں سے مدد مانگی جاتی ہے یا نہیں؟۔۔۔۔مانگی جاتی ہے

''یا علی مدد''

''یا دستگیر مدد''

مافوق الاسباب مدد کرنیوالا کون ہے؟۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ

مدد اللہ ہی کرتے ہیں اللہ کے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا۔

اللہ کے سوا کسی اور سے مدد مانگنا شرک ہے کہ نہیں؟۔۔۔۔ہے

آج یہ شرک نہیں ہو رہا؟ میں کہتا ہوں کہ آج سو(100) میں سے نوے(90) نہیں تو اسی(80) مسلمان شرک کر رہے ہیں۔

آج سو(100) بسوں میں سے اسی(80) بسوں میں ٹرکوں، ویگنوں پر یا اللہ کی بجائے ''یا علی مدد'' لکھا ہوتا ہے۔

ٹرک پشاور سے کراچی تک چلتا ہے۔شرک کی تبلیغ کر رہا ہے۔کسی پر اثر نہیں ہوتا کہ یا اللہ مدد کہنا چاہیے تو اگر کوئی یا اللہ مدد کہے تو لوگ اسے برا بھلا کہتے ہیں۔اول تو کہتا ہی کوئی نہیں۔

---

❶ بخاری

''کون لڑائی مول لے''

میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ:

آج یہ شرک اس امت میں بھی ہے۔اللہ تعالیٰ اس امت کو شرک سے بچائے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''مجھے اس بات کا خطرہ ہے کہ میری امت شرک میں نہ مبتلا ہو جائے۔'' تو یہود و نصاریٰ بھی شرک کرتے ہیں۔

ہم ہر اختلاف کو قرآن کے مطابق پرکھیں:

تو بہرحال میں یہ عرض کر رہا تھا۔کہ یہود و نصاریٰ کے نہ تمام عقائد صحیح اور نہ ہی تمام عقائد غلط ہیں بلکہ ہم قرآن کریم کو دیکھتے ہیں کہ اللہ کی کتاب جو ذمہ لیتی ہے کہ

''لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ'' (البقرہ آیت ۲۱۳)

کہ میں لوگوں کے اختلافات میں ''حَکم'' بن کر آیا ہوں

میں فیصلہ دوں گا کون صحیح ہے کون غلط ہے۔ہم پر فرض ہے کہ ہر اختلاف کو قرآن مجید سے پرکھ لیں۔قرآن مجید سے پوچھیں کہ اے کتاب تو ہمیں بتا کہ یہودیوں کی یہ بات صحیح ہے یا غلط۔جس بات کی تردید کریگی ہم اس کو چھوڑ دیں گے۔

جس بات کی قرآن تائید کریگا یہودی کہتے ہوں یا نصرانی ہم کہیں گے کہ یہ اسلام کی بات ہے۔قرآن نے اس کی تائید کی ہے میری بات سمجھ میں آئی ہے۔۔۔۔اسے سمجھیں!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نظریات:

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تین جماعتیں ہیں۔

۱) عیسائی ۲) یہودی ۳) مسلمان

عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق غلط یا صحیح نظریات رکھنے والی تین جماعتیں ہیں۔یہودی کیا کہتے ہیں۔وہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا سچا نبی نہیں مانتے ان کو جھٹلاتے ہیں۔اور انکو مجرم قرار دیتے ہیں۔(العیاذ باللہ) وہ کہتے ہیں کہ مریمؑ کی شادی نہیں ہوئی یہ بات تو صحیح ہے لیکن انکا عقیدہ ہے کہ

عیسیٰ علیہ السلام ناجائز طریقہ سے پیدا ہوئے ہیں اور حضرت مریمؑ کے کسی مرد کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے۔ اس سے عیسیٰؑ پیدا ہوئے۔ (العیاذ باللہ) اس لیے وہ نبی اور رسول نہیں ہو سکتے یہ ان کا خیال ہے۔ جب حضرت عیسیٰؑ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو یہودیوں نے انہیں جھوٹا قرار دیا ان کی تکذیب کی۔ انہیں مجرم قرار دیا۔ عدالت سے قتل کا فیصلہ چاہا کہ یہ باغی ہے اس لیے اس کو قتل کیا جائے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ:

عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ مریم علیہا السلام کا کوئی خاوند نہیں تھا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں تھا۔ اتنی بات تو عیسائیوں کی اور ہماری صحیح ہوگئی۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں تھا۔ عیسائی کہتے ہیں کہ (العیاذ باللہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ خدا تھا۔ جب عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں تھا تو انہوں نے چاہا کہ خدا کا بیٹا بنادیں اور کہا کہ اس کا باپ خدا ہے۔

مریم علیہا السلام کو عیسائی بھی پاکیزہ مانتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کی قدرت سے پیدا ہوئے جس رب نے اپنی قدرت سے آسمان بنایا۔

آسمان کا کوئی باپ ہے؟۔۔۔۔۔۔نہیں

چاند سورج کس نے بنایا؟۔۔۔۔اللہ نے

انکا کوئی ماں باپ ہے؟۔۔۔۔۔۔نہیں

رب نے جس قدرت سے آسمان، چاند، سورج کو پیدا کیا اسی قدرت سے عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا۔ خدا نہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا اس بات میں ہمارا اختلاف ہوگیا۔ اب ہمارا فرض ہے کہ اللہ کی کتاب سے پوچھیں کہ کون صحیح ہے کون غلط۔

مسلمانوں کا عقیدہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت مریمؑ کے بیٹے ہیں۔ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ حضرت مریم علیہا السلام کا تعلق کسی انسان سے نہیں ہوا خدا کی قدرت سے وہ حاملہ ہوئیں۔ اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اب ہم قرآن کریم کی طرف رجوع کر کے فیصلہ لیتے ہیں۔

یہودی بھی غلط ہیں

عیسائی بھی غلط ہیں

مسلمانوں کا عقیدہ صحیح ہے۔

قرآن سے عیسائیوں کی تردید:

ہمارا عقیدہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں۔ قرآن کہتا ہے:۔

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ

مسیح بن مریم اللہ کے رسول ہیں۔

ہماری تائید ہوگئی یہودیوں اور عیسائیوں کی تردید ہوگئی۔ کیا عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَقَالَتِ النَّصٰرى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ (التوبہ ۳۰)

عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کا بیٹا ہے۔ رب کہتا ہے وہ غلط کہتے ہیں وہ روح اللہ کلمۃ اللہ تو ہیں۔ بیٹا نہیں ہیں۔ وہ رسول اللہ ہیں۔ عیسیٰ کلمۃ اللہ ہیں لیکن ابن اللہ نہیں ہیں۔ اس طرح اللہ نے ہماری تائید کی اور عیسائیوں کی تردید کی۔

یہودیوں کے متعلق قرآن کا حکم:

یہودی بجائے عیسیٰ علیہ السلام کے عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ ہم نے اللہ کی کتاب سے پوچھا اے اللہ کی کتاب یہودیوں کا یہ عقیدہ کیسا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بتایا:۔

"وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ"

یہودی بھی کہتے ہیں کہ عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔ جس طرح عیسائی غلط کہتے ہیں اسی طرح یہودی بھی غلط کہتے ہیں۔ خدا کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔

دیکھیں! لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ

خدا نے نہ کسی کو جنا اور نہ اس کو کسی نے جنا۔ خدا کا کوئی بیٹا نہیں اور نہ والد ہے۔ اللہ نے ان کے عقیدہ کی تردید کر دی۔ اب دیکھیے یہودیوں اور عیسائیوں کے عقیدے اور ہیں۔ یہودیوں نے مریمؑ پر بہتان باندھا تو اللہ نے فرمایا:

وَعَلٰی مَرْیَمَ بُھْتَانًا عَظِیْمًا

یہودی لعنتی ہوگئے۔

یہودی پھٹکارے گئے۔

یہودی میری درگاہ سے روندے گئے۔

کیوں دھتکارے گئے؟

اس لیے کہ ان میں بڑے بڑے گناہ ہیں ان میں سے ایک یہ ہے

وَعَلٰی مَرْیَمَ بُھْتَانًا عَظِیْمًا

کہ انہوں نے مریمؑ خدا کی نیک بندی پاک عورت صدیقہ پر بہتان عظیم باندھا۔

یہودی، مرزائی بھائی بھائی:

اور چلتے ہوئے یہ بات کہہ دوں کہ مریمؑ پر بہتان تراشی میں یہودی اور مرزائی برابر ہیں۔ کیسے؟ یہودی بھی کہتے ہیں کہ مریمؑ کو بغیر شادی کے حمل ہوگیا ناجائز تعلقات کی وجہ سے۔ اور یہ کہتا ہے کہ مریمؑ کی منگنی ہوگئی تھی یوسف ترکھان سے۔ ابھی نکاح نہیں ہوا تھا کہ مریمؑ کو حمل ہو گیا۔ اور منگنی کے دوران وہ آپس میں ملتے تھے سیر و تفریح کیلئے جاتے تھے۔ اسی دوران مریمؑ کو نکاح سے پہلے حمل ہوگیا۔ ❶

❶ ایام الصلح حاشیہ ص ۶۵، روحانی خزائن ج ۱۴ ص ۳۰۰

نکاح سے پہلے اس بات میں یہودیوں اور مرزائیوں کا عقیدہ ایک ہوا کہ نہیں؟۔۔۔۔ہوا یہودی کہتے ہیں کہ ناجائز تعلقات کی وجہ سے حمل ہوگیا۔ مرزا کہتا ہے کہ منگنی کے بعد ناجائز تعلقات سے حمل ہوگیا۔ مرزا بے ایمان کہتا ہے کہ ابھی نکاح نہیں ہوا تھا۔ منگنی ہوئی۔ یوسف اور مریم کا میل جول تھا وہ سیر و تفریح پر جاتے تھے۔ اسی دوران حمل ہوگیا۔

سب کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ کرو (العیاذ باللہ)

حضرت مریم پر ”بہتان“ مرزا کا ”انٹرنیشنل“ کفر:

مرزا قادیانی کے سارے کفر معاف کر دیئے جائیں۔ اس کا دعویٰ نبوت بھی چھوڑ دیا جائے؟ ایمان سے کہو جو اس کو مسلمان کہتا ہے اس کے کفر میں کوئی شک رہ جاتا ہے؟ اس کا مجدد ہونا، مسیح ہونا نبی ہونا، سب چھوڑ دو میں کہتا ہوں کہ اگر مرزا کی یہ بات لکھی ہوئی پیش کی جائے کہ مریمؑ کے اسکے منگیتر کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے اور نکاح سے قبل حمل ہوگیا اسی مجبوری سے جلدی نکاح کیا گیا۔ تو بتاؤ مرزا خدا کی اس کتاب کو جھٹلاتا ہے کہ نہیں (جھٹلاتا ہے) اس کا مجدد مسیح یا نبی ہونا کیا وہ تو مسلمان ہی نہیں بلکہ کافر اور بے ایمان ہے۔ ہے کہ نہیں؟ (ہے)

لاہوری پارٹی کیوں کافر ہے؟

ہم سے سوال کیا گیا کہ لاہوری پارٹی کیوں کافر ہے وہ تو اس کو مجدد مانتی ہے نبی نہیں مانتی۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ لاہوری پارٹی مرزا کو نبی نہیں مانتی بلکہ مجدد کہتی ہے۔ تو اس کو کافر کیوں کہتے ہو؟ تو جواب دے رہا ہوں کہ جو خدا کی نیک بندی پر بہتان باندھے کہ وہ نکاح سے قبل حاملہ ہو گئی۔ ایسے شخص کو جو مسلمان مانے وہ بھی کافر ہے۔ ایسے ہی جو شخص بے ایمان ابوجہل کو کہے کہ میں نبی نہیں مانتا صرف مجدد مانتا ہوں۔ کیا اس کا ایمان باقی رہیگا، اسی طرح اگر کوئی کہے کہ میں مسیلمہ کو نبی نہیں مانتا بلکہ مجدد مانتا ہوں تو مجدد ماننے والے کا ایمان ختم۔ ابوجہل اور مسیلمہ کے ماننے والے کو کافر بھی ماننا پڑے گا تب جا کے ایمان محفوظ ہوگا۔ یاد رکھو ایک کافر کو مجدد کہنا، ایک کافر کو مسلمان کہنے سے بھی آدمی کافر ہو جاتا ہے اور ایک مسلمان کو (اعتقاداً) کافر کہنے سے بھی

آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ تو لاہوری پارٹی مرزا کو مجدد مانتی ہے۔ اس کے کفر میں کوئی شک ہے؟ نہیں۔ پہلے یہ حل کیجئے کہ مرزا کیا ہے۔ اگر مرزا مسلمان ثابت ہو جائے تو لاہوریوں کو گنجائش ہے اگر وہ کافر ہے، بے ایمان کذاب اور دجال ہے تو اس کو جو مجدد مانتا ہے اسکے کفر میں کون سا شک ہے۔

اب یہودیوں اور مرزائیوں کا عقیدہ حضرت ابن مریمؑ کے بارے میں ایک ہے۔ ایک نعرہ لگاؤ یہودی مرزائی بھائی بھائی۔ آج بھی انکے تعلقات ہیں۔ اسرائیل کے ساتھ بھی انکے تعلقات ہیں۔ وہ اسلام مسلمان پاکستان کے دشمن، لیکن قادیانی کے دوست ہیں۔ تو یہ ایک ہوئے کہ نہیں؟

یہودیوں کے باطل نظریات کا رد:

تو میں عرض یہ کر رہا تھا۔ کہ یہودی کہتے ہیں کہ حضرت مریمؑ کے ناجائز تعلقات تھے۔ جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے نکاح سے قبل۔ ہم نے خدا کی کتاب سے پوچھا کہ یہودی سچے ہیں یا جھوٹے؟ قرآن نے کہا کہ وہ ملعون ہیں۔ خدا کہتا ہے کہ حضرت مریمؑ کو کسی انسان کا ہاتھ نہیں لگا۔ وہ تو خدا کے کلمہ کن سے حاملہ ہوئیں اسی لیے حضرت عیسیٰؑ کا نام کلمۃ اللہ روح اللہ ہے۔ کسی اور نبی کا نام کلمۃ اللہ ہے؟۔۔۔ نہیں

روح اللہ کی وجہ تسمیہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں حالانکہ ہر ایک اللہ کے امر سے پیدا ہوا۔ لیکن معلوم ہوا کہ دوسرے نبیوں اور عیسیٰؑ میں کوئی فرق ہے۔ خدا نے کسی اور پیغمبر کو کلمۃ اللہ روح اللہ نہیں کہا۔ یہ ایک قابل غور بات ہے کہ اللہ رب العالمین فرماتے ہیں کہ جب کسی کو بلاؤ تو باپ کی طرف نسبت کر کے بلاؤ۔ یہ کون کہہ رہا ہے؟ اللہ۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ نے کس کی طرف نسبت کی۔ (ماں کی طرف)

سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ماں کی طرف نسبت کیوں کی؟
اگر عیسیٰؑ کا باپ تھا جیسے مرزا غلام احمد نے کہا کہ مریم کی شادی یوسف کیساتھ ہوئی تھی۔

یوسف سے عیسیٰ علیہ السلام بھی پیدا ہوئے جیسا کہ عام میاں بیوی کے گھر کوئی۔ سوال یہ ہے کہ اللہ نے اپنے بتائے ہوئے ضابطے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یوسف کیطرف کر کے پورے قرآن میں بیان نہیں کیا۔ قرآن میں خود کہہ رہا ہے جب کسی کو بلانا ہو تو اس کی باپ کیطرف نسبت کر کے بلانا چاہیے تو خدا خود اپنے اصول کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ عیسیٰؑ کی باپ کیطرف نہیں بلکہ ماں کیطرف نسبت کر رہا ہے۔ کسی ایک مقام پر بھی اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت باپ کی طرف نہیں کی۔ اس سے سمجھ لو کہ عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں تھا جو کہتا ہے کہ باپ تھا وہ بے ایمان اور کافر ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کی مشابہت:

اللہ نے قرآن میں دوسری جگہ فرمایا ہے کہ اے لوگو!

ان عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم

میرے ہاں عیسیٰ کی مثال آدم جیسی ہے، آدم کا باپ تھا؟۔۔۔ نہیں

پورے قرآن میں دکھاؤ کہ:

اللہ نے آدم کیساتھ عیسیٰ کے علاوہ کسی اور کو مشابہت دی ہو۔ یہ آدم بھی بغیر باپ کے پیدا ہوئے تو عیسیٰ بھی بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ عیسیٰ کے سوا کسی اور نبی کو آدم سے تشبیہ نہیں دی۔

حضرت مریمؑ پر بہتان کی حقیقت بزبان قرآن:

ہم نے قرآن سے پوچھا کہ اے اللہ کے کلام! یہودی جو حضرت مریم پر بہتان لگاتے ہیں اس کے اندر کیا حقیقت ہے۔ قرآن نے واضح انداز میں کہا کہ یہودی کذب بیانی کرتے ہیں۔ اور اللہ کی پاک بندی پر بہتان باندھتے ہیں۔ اللہ نے پارہ نمبر ۱۶ میں پوری سورۃ اتار دی پورے قرآن میں صرف سورۃ مریم عورت کے نام پر ہے۔ قرآن میں کسی اور عورت کے نام پر کوئی سورۃ نہیں۔ جب حضرت مریم اپنے بیٹے کو لیکر قوم کے پاس آئی، تو قوم نے کہا کہ:

تیرا باپ بھی برا نہیں تھا۔ تیری ماں بھی بدکارہ نہیں تھی۔ تو تو یہ بیٹا کہاں سے لیکر آئی۔ تو وہ خود

آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ تو لاہوری پارٹی مرزا کو مجدد مانتی ہے۔ اس کے کفر میں کوئی شک ہے؟ نہیں۔ پہلے یہ حل کیجئے کہ مرزا کیا ہے۔ اگر مرزا مسلمان ثابت ہو جائے تو لاہوریوں کو گنجائش ہے اگر وہ کافر ہے، بے ایمان کذاب اور دجال ہے تو اس کو جو مجدد مانتا ہے اسکے کفر میں کون سا شک ہے۔

اب یہودیوں اور مرزائیوں کا عقیدہ حضرت ابن مریمؑ کے بارے میں ایک ہے۔ ایک نعرہ لگاؤ یہودی مرزائی بھائی بھائی۔ آج بھی انکے تعلقات ہیں۔ اسرائیل کے ساتھ بھی انکے تعلقات ہیں۔ وہ اسلام مسلمان پاکستان کے دشمن، لیکن قادیانی کے دوست ہیں۔ تو یہ ایک ہوئے کہ نہیں؟

یہودیوں کے باطل نظریات کا رد:

تو میں عرض یہ کر رہا تھا۔ کہ یہودی کہتے ہیں کہ حضرت مریمؑ کے ناجائز تعلقات تھے۔ جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے نکاح سے قبل۔ ہم نے خدا کی کتاب سے پوچھا کہ یہودی سچے ہیں یا جھوٹے؟ قرآن نے کہا کہ وہ ملعون ہیں۔ خدا کہتا ہے کہ حضرت مریمؑ کو کسی انسان کا ہاتھ نہیں لگا۔ وہ تو خدا کے کلمہ کن سے حاملہ ہوئیں اسی لیے حضرت عیسیٰؑ کا نام کلمۃ اللہ، روح اللہ ہے۔ کسی اور نبی کا نام کلمۃ اللہ ہے؟۔۔۔۔نہیں

روح اللہ کی وجہ تسمیہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ ہیں حالانکہ ہر ایک اللہ کے امر سے پیدا ہوا۔ لیکن معلوم ہوا کہ دوسرے نبیوں اور عیسیٰؑ میں کوئی فرق ہے۔ خدا نے کسی اور پیغمبر کو کلمۃ اللہ، روح اللہ نہیں کہا۔ یہ ایک قابل غور بات ہے کہ اللہ رب العالمین فرماتے ہیں کہ جب کسی کو بلاؤ تو باپ کی طرف نسبت کر کے بلاؤ۔ یہ کون کہہ رہا ہے؟ اللہ۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ نے کس کی طرف نسبت کی۔ (ماں کی طرف)

سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ماں کی طرف نسبت کیوں کی؟

اگر عیسیٰؑ کا باپ تھا جیسے مرزا غلام احمد نے کہا کہ مریم کی شادی یوسف کیساتھ ہوئی تھی۔

یوسف سے عیسیٰ علیہ السلام بھی پیدا ہوئے جیسا کہ عام میاں بیوی کے گھر کوئی۔ سوال یہ ہے کہ اللہ نے اپنے بتائے ہوئے ضابطے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یوسف کیطرف کر کے پورے قرآن میں بیان نہیں کیا۔ قرآن میں خود کہہ رہا ہے جب کسی کو بلانا ہو تو اس کی باپ کیطرف نسبت کر کے بلانا چاہیے تو خدا خود اپنے اصول کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ عیسیٰؑ کی باپ کیطرف نہیں بلکہ ماں کیطرف نسبت کر رہا ہے۔ کسی ایک مقام پر بھی اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت باپ کی طرف نہیں کی۔ اس سے سمجھ لو کہ عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں تھا جو کہتا ہے کہ باپ تھا وہ بے ایمان اور کافر ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کی مشابہت:

اللہ نے قرآن میں دوسری جگہ فرمایا ہے کہ اے لوگو!

ان عیسیٰ عند اللّٰہ کمثل آدم

میرے ہاں عیسیٰ کی مثال آدم جیسی ہے، آدم کا باپ تھا؟۔۔۔۔نہیں

پورے قرآن میں دکھاؤ کہ:

اللہ نے آدم کیساتھ عیسیٰ کے علاوہ کسی اور کو مشابہت دی ہو۔ یہ آدم بھی بغیر باپ کے پیدا ہوئے تو عیسیٰ بھی بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ عیسیٰ کے سوا کسی اور نبی کو آدم سے تشبیہ نہیں دی۔

حضرت مریمؑ پر بہتان کی حقیقت بزبان قرآن:

ہم نے قرآن سے پوچھا کہ اے اللہ کے کلام! یہودی جو حضرت مریم پر بہتان لگاتے ہیں اس کے اندر کیا حقیقت ہے۔ قرآن نے واضح انداز میں کہا کہ یہودی کذب بیانی کرتے ہیں۔ اور اللہ کی پاک بندی پر بہتان باندھتے ہیں۔ اللہ نے پارہ نمبر ۱۶ میں پوری سورۃ اتار دی پورے قرآن میں صرف سورۃ مریم عورت کے نام پر ہے۔ قرآن میں کسی اور عورت کے نام پر کوئی سورۃ نہیں۔ جب حضرت مریم اپنے بیٹے کو لیکر قوم کے پاس آئی، تو قوم نے کہا کہ:

تیرا باپ بھی برا نہیں تھا۔ تیری ماں بھی بدکارہ نہیں تھی۔ تو تو یہ بیٹا کہاں سے لیکر آئی۔ تو وہ خود

چپ رہی۔ بچے کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے بات کرو تو یہودیوں نے کہا کہ یہ تو بچہ کہاں سے لے کر آئی اسوقت اللہ عیسیٰ علیہ السلام کو قوت گویائی دی اور عیسیٰ علیہ السلام اپنی ماں کے جواب میں بولے۔

انی عبد اللّٰہ آتانی الکتاب و جعلنی نبیا (سورۃ مریم)

ترجمہ:۔میری ماں سے پوچھنے والے میں تجھے بتاتا ہوں میں کہتا ہوں کہ میں خدا کا ایک بندہ ہوں خدا مجھے کتاب دے رہا ہے۔ اور مجھے نبی بنا رہا ہے۔ یہ سب کچھ بیان کر کے اللہ فرماتے ہیں۔

کہ یہ ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا یوسف کا بیٹا نہیں

یہ قول ہے جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔

باطل عقائد کی تردید:

اب عیسائیوں کی بات غلط ہوتی ہے۔ فرمایا کہ

خدا کے لائق نہیں کہ وہ اپنا بیٹا بنائے فرمایا کہ اللہ پاک ہے بیٹوں سے۔ عیسیٰ کی پیدائش بغیر باپ کے کیسے ہوئی۔ فرمایا کہ میں کسی کا محتاج نہیں ہوں۔ جس کام کا فیصلہ کرتا ہوں تو کُن کہتا ہوں وہ ہو جاتا ہے۔ میں نے کہہ دیا کہ "عیسیٰ" پیدا ہو۔ پس "عیسیٰ" پیدا ہو گیا۔ عیسیٰ کلمۃ اللہ ہو گیا میرا کلمہ کُن بن گیا۔ بہر حال یہاں پر تفصیلات کی ضرورت نہیں۔

یہود و نصاریٰ کے جو غلط عقائد تھے اللہ نے ان کی تردید کی ہے قرآن کریم اہل کتاب کے بارے میں حکم بن کر آیا ہے۔ جو باتیں غلط ہیں انکی تردید کرتا ہے جو صحیح ہیں انکی تائید کرتا ہے۔ میں نے کہا عیسائیوں اور یہودیوں کے جتنے باطل عقائد ہیں قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید کی۔ یہودی کہتے ہیں العیاذ باللہ عیسیٰؑ ناجائز طریقے سے پیدا ہوئے۔ عیسائی کہتے ہیں عیسیٰؑ اللہ کے بیٹے ہیں۔ قرآن نے تردید کی۔ قرآن کریم، اختلافات کا فیصلہ کرتا ہے۔ قرآن کہتا ہے عیسیٰ اللہ کا رسول ہے۔ کلمۃ اللہ، روح اللہ ہے، اللہ کا بیٹا نہیں، "مریم" کی پاک دامنی کو بیان فرمایا کہ

انکے کسی کے ساتھ تعلق نہیں تھے خدا کی قدرت سے حاملہ ہو گئی تھیں۔ اور ان سے عیسیٰؑ پیدا ہوئے۔ قرآن نے ان باتوں کی وضاحت کی۔

عیسائیوں کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ عیسیٰ خود خدا ہے۔ ہم نے خدا کی کتاب سے پوچھا اے اللہ کی کتاب! اس کو بتا و درست ہے یا غلط اللہ فرماتے ہیں۔

لقد کفر الذین قالو ا ان اللّٰہ ھو المسیح ابن مریم

وہ لوگ بھی کافر ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ بیٹا مریم خدا ہے۔ اور الٰہ ہے۔

عیسائیوں کا یہ عقیدہ غلط ہے۔

رفع و نزول عیسیٰ کے بارے قرآنی فرمان:

عیسائیوں کا ایک عقیدہ اور ہے۔ وہ یہ ہے کہ عیسیٰ کو سولی دینے کے بعد آسمانوں پر اٹھالیا گیا اور آسمانوں پر زندہ ہیں۔ پھر اسی جسم کیساتھ قیامت سے پہلے آسمانوں سے نازل ہونگے۔ انکے اس عقیدہ کو رفع و نزول عیسیٰؑ کا عقیدہ کہتے ہیں۔ یہ عقیدہ حضور ﷺ کے دور میں تھا اور اب بھی ہے۔ کہ ان کو زندہ آسمانوں پر اٹھایا گیا۔ اسی جسم کیساتھ۔ اب ہمارا فرض ہے کہ اللہ کی کتاب سے یہ بھی دریافت کریں کہ عیسائیوں کا جو حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں عقیدہ ہے کہ وہ زندہ جسم کیساتھ آسمانوں پر اٹھائے گئے اور دوبارہ نازل ہونگے آیا یہ عقیدہ صحیح ہے یا غلط؟

اگر غلط ہوتا تو قرآن کہتا:

مَارَفَعَهُ اللّٰہ

کہ اللہ نے عیسیٰ کو نہیں اٹھایا۔

جس طرح اللہ نے کہا ما قتلو ہ وما صلبو ہ

اور دوسرے باطل عقائد کی تردید کی۔ اگر انکا یہ عقیدہ بھی غلط تھا تو قرآن میں ما رفعہ اللہ یہ الفاظ آنے چاہیے تھے یا نہیں؟۔۔۔۔ آنے چاہیے تھے۔

کہ اللہ نے انکو اٹھایا نہیں۔ تو جس طرح پچھلے باطل عقائد کی تردید کی ہے اسی طرح ان

حیات عیسیٰ علیہ السلام پر

ایک صاحب کے اشکالات کے جواب میں یادگار گفتگو

الحمد للّٰہ وحدہٗ والصّلوٰۃ والسّلام علی من لا نبی بعدہ

اما بعد! فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک

منہ ط مالھم بہٖ من علم الا اتباع الظن ، وما قتلوہُ یقیناً ۔ وقال اللّٰہ

عزوجل فی موضعٍ آخر ومکروا ومکر اللّٰہ واللّٰہ خیر الماکرین۔

صدق اللّٰہ العظیم

برادر محترم!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور قیامت سے قبل نازل ہوں گے۔ اس پر امت کا اجماع ہے۔ یہ عقیدہ ہر مسلمان کیلئے رکھنا ضروری ہے۔ اور یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا ختم نبوت کے خلاف نہیں ہے بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف لا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت پر مہر تصدیق ثبت فرمائیں گے۔

رفع نزول کیلئے بنیادی اصول:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول کے بارے میں آپ کو ایک بنیادی اصول بتلاتا ہوں۔ جس کو سمجھنے کے بعد یہ مسئلہ آپ پر روز روشن کی طرح انشاء اللہ واضح ہو جائیگا۔۔۔ اس کو توجہ سے سماعت فرمانا یہ نایاب اور قیمتی ضابطہ ہے۔

قرآن حکیم اللہ کی ایسی آخری کتاب ہے کہ یہ "حکم" اور "فیصل" بن کے آئی ہے۔

وانزلنا الکتاب لتحکم بین الناس فیما اختلفو افیہ۔ (البقرہ)

یہودیوں کا رد:

کہ جن باتوں میں ان کا اختلاف ہے ان میں یہ حکم بن کے آئی ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ

اہل کتاب یہود و نصاریٰ کے جتنے عقائد اور نظریات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے تھے ان میں سے جو غلط تھے قرآن نے ان کا رد کیا ہے۔۔۔ مثلاً

یہودی حضرت مریم علیہ السلام پر بہتان باندھتے تھے کہ (العیاذ باللہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام زنا سے پیدا ہوئے ہیں۔ تو قرآن نے جھٹلایا۔

وَعَلٰی مَرْیَمَ بُهتَانًا عَظِیمًا۔

کہ یہ مائی مریم پر بہتان عظیم ہے۔

یہودیوں کا ایک یہ دعویٰ تھا کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کہا کہ:

وَمَاقتلوه (النساء ۱۵)

کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا۔

عیسائیوں کے عقائد کا رد:

اسی طرح عیسائیوں کے چند عقائد تھے ان میں سے ایک عقیدہ تثلیث کا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام ان تین خداؤں۔۔۔ میں سے ایک تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

لقد کفر الذین قالو ان اللہ ثالث ثلاثۃ (المائدہ-۷۳)

کہ تثلیث کا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے۔

لا الٰہ الا اللہ واحد

کہ اللہ ایک ہے۔

دوسرا عقیدہ یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام خود خدا ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر فرمایا کہ نہیں۔

لقد کفر الّذین قالو ا ان اللہ ھُوالمسیح ابن مریم (المائدہ-۷۳)

کہ جو کہتے ہیں کہ خدا خود عیسیٰ ابن مریم ہے تو وہ بھی کافر ہیں۔ اس عقیدہ کی بھی تردید ہوگئی

تیسرا ان کا عقیدہ "ابنیت" تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں۔ اور اسی طرح یہودیوں کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ حضرت عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔

اس پر فرمایا:-

قالت الیھود عزیرُ ابن اللہ وقالت النّصاریٰ مسیح ابن اللہ ذالک قولھم بافواھم۔ (سورۃ توبہ -۲۹)

فرمایا کہ یہودیوں کا جو عقیدہ ہے کہ عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں یا نصاریٰ کا جو عقیدہ ہے

کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں۔۔۔

فرمایا کہ

ذلک قولهم بافواههم

ان کے منہ کی باتیں ہیں۔۔۔خدا کا کوئی بیٹا نہیں۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (سورۃ اخلاص)

تو ان کے عقیدہ ''ابنیت'' کی بھی تردید ہو گئی۔

عیسائیوں کا ایک چوتھا عقیدہ یہ بھی تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام سولی چڑھ کر ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گئے ہیں۔(العیاذ باللہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے بیٹے کو سولی چڑھا کر ہمارے گناہوں کا کفارہ کر دیا ہے ہم کو اب کوئی سزا نہیں ملنی۔۔۔

کفارہ کا دارومدار صلیب پر ہے (سولی پر)

کہ ان کو سولی دی گئی ہے۔اور ان کے عقیدے کے مطابق ان کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس عقیدہ کی بھی تردید کر دی کہ:

وَمَا صَلَبُوْهُ۔۔۔

کہ عیسیٰ علیہ السلام کو کسی نے سولی نہیں دی۔۔۔

سولی کی تردید سے کفارہ کا عقیدہ خود بخود باطل ہو گیا جسکی بنیاد ہی سولی تھی۔

عیسائیوں کا رفع ونزول کا عقیدہ اور قرآنی تائید:

اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہودیوں کے جو غلط عقیدے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کے بارے تھے ان کی تردید کر دی گئی۔اسی طرح حضرت عیسیٰ، مریم علیہا السلام کے بارے عیسائیوں کے جتنے باطل نظریات تھے۔۔۔مثلاً تثلیث، ابنیت، والوھیت اور کفارہ کا عقیدہ۔۔۔ان کی بھی تردید کر دی۔۔۔

لیکن عیسائیوں کا ایک اور۔۔۔پانچواں عقیدہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے تھا اور اب بھی ہے چاہے کسی عیسائی سے پوچھ لو۔ان کا عقیدہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں اور قیامت سے پہلے نازل ہوں گے۔

ان کی چاروں انجیلوں میں۔۔۔آسمانوں پر جانا

اور وہاں سے آنا لکھا ہوا ہے۔۔۔

اور عیسائیوں کا متفق علیہ عقیدہ ہے۔۔۔کہ

عیسیٰ علیہ السلام سولی کے بعد مرے رہے اس کے بعد زندہ اٹھائے گئے پھر قیامت کو آئیں گے۔

سوال یہ ہے کہ اگر ان کا یہ عقیدہ۔۔۔عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانیوالا اور دوبارہ نازل ہونیوالا۔۔۔ابھی غلط ہوتا تو قرآن ان کے دوسرے باطل نظریات کی تردید کے ساتھ اسکی بھی تردید کرتا اور

مَا رُفِعَ۔ لم يرفع۔

ما رفع الله۔ ولا ينزل۔۔۔ کہتا

لیکن قرآن نے اس کا رد نہیں کیا۔۔۔بلکہ اسکی تائید کی ہے۔اس وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ اگر عیسائیوں کا یہ عقیدہ بھی غلط تھا تو دوسرے عقائد کی طرح اسکی بھی تردید کرنی چاہیے تھی۔۔۔

قرآن نے تردید نہیں بلکہ تائید کی ہے۔۔۔

مرزا قادیانی سے سوال:

ہم نے مرزائیوں سے یہ سوال کیا ہے۔۔۔بلکہ مرزا کی زندگی میں اس سے یہ سوال کیا گیا تھا۔۔۔اور اس نے ازالہ اوہام میں اس کا جواب دیا ہے۔۔۔وہ جواب بھی تمہیں بتلاتا ہوں۔۔۔

سوال ہمارا یہ ہے کہ قرآن حکیم ''حکم'' بن کر آیا ہے۔

اور اہل کتاب کے جتنے غلط عقائد ہیں ان کی وہ بیخ کنی اور تردید کرتا ہے عیسائیوں کا اس زمانے میں بھی رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام والا عقیدہ تھا۔

اور اب بھی ہے۔۔۔

اگر رفع و نزول والا عقیدہ دوسرے عقائد کی طرح غلط تھا تو قرآن واشگاف الفاظ (مارفع) میں اس کا رد کرتا کہ

مَا رُفِعَ

وغیرہ کے ساتھ اس عقیدے کی تردید بھی دوسرے عقائد کی طرح ہو جاتی۔۔۔!!!

تو پھر ہم کہتے کہ یہ عقیدہ بھی غلط ہے

لیکن قرآن نے اسکی تردید نہیں کی بلکہ تائید کی ہے۔۔۔ تو پھر ہم کو ماننا پڑتا ہے کہ یہ عقیدہ صحیح ہے اور ہم یہ عقیدہ مان رہے ہیں۔۔۔

وہ عیسائیوں کی تائید میں نہیں۔۔۔

بلکہ قرآن وسنت سے ثابت شدہ ہونے کی وجہ سے مان رہے ہیں اور عیسائیوں کا

یہ رفع نزول کا عقیدہ غلط نہیں تھا۔۔۔

جیسے عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں۔۔۔

تو یہ ان کا عقیدہ صحیح ہے۔ کیونکہ قرآن میں بھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی باپ نہیں۔۔۔

لیکن خدا کے بیٹا ہونے والا عقیدہ غلط تھا۔۔۔ اسکی تردید کر دی۔۔۔

رفع نزول کے بارے میں عیسائیوں کا عقیدہ تھا اور ہے۔۔۔

سوال یہ ہے کہ اگر یہ عقیدہ غلط ہے تو قرآن کو تردید کرنی چاہیے تھی بلکہ بقول مرزا قادیانی کے۔۔۔

اگر قرآن اہل کتاب کے کسی عقیدہ سے سکوت و خاموشی اختیار کرے تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ یہ عقیدہ صحیح ہے۔ (ریویو آف ریلیجنز اپریل ۱۹۱۹ شمارہ نمبر ۹ ج ۱۸ ص ۱۴۹، ۱۵۰)

کیوں۔۔۔؟ اگر غلط ہوتا تو قرآن اسکی تردید کرتا۔۔۔!!!

اب بقول مرزا کے۔۔۔ یہاں تک کہ اگر قرآن اہل کتاب کے کسی عقیدہ سے صرف سکوت کرے تو تب بھی مانو کہ وہ عقیدہ صحیح ہے۔

اگر غلط ہوتا تو قرآن اس کا رد کرتا۔۔۔ یہاں ہم کو صرف سکوت نہیں ملتا بلکہ قرآن میں اس عقیدہ کی تائید ملتی ہے۔۔۔ لہذا ہم مجبور ہیں کہ یہ عقیدہ قرآن وسنت کے مطابق عیسائیوں کا صحیح تسلیم کریں۔۔۔

مرزا قادیانی کے دجل بھرے جوابات:

نمبر ا:۔ مرزا سے جب یہ سوال ہوا تو اس نے اس کا دجل بھرا جواب (ازالہ اوہام حصہ اول ص ۲۱۹ روحانی خزائن ۳۱۹، جلد ۳) میں دیا کہ یہ عیسائیوں کا اجماعی عقیدہ نہیں ہے۔ دو انجیلوں میں ہے اور دو میں نہیں ہے۔ صحابیوں کی دو انجیلیں یوحنا۔ متی میں نہیں ہے۔۔۔ لہذا جب یہ اجماعی عقیدہ نہیں تو اسکی تردید بھی۔۔۔ اسی لئے نہیں کی گئی۔

اس کے دجل بھرے جواب کو میں نے کئی وجوہ سے باطل ثابت کیا ہے۔

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے:

پہلی بات تو یہ غلط ہے کہ یہ اجماعی عقیدہ نہیں ہے بلکہ یہ تو اجماعی عقیدہ ہے اور مرزا نے خود اپنی اسی کتاب جس میں کہا ہے کہ یہ اجماعی عقیدہ نہیں ہے اس کے ستر صفحات قبل لکھ دیا ہے کہ یہ عیسائیوں کا اجماعی عقیدہ ہے اور چاروں انجیلیں متفق ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اٹھائے گئے ہیں۔ اور قیامت سے قبل نازل ہوں گے۔ [1]

اب مرزا کا جواب خود اس کی اپنی عبارت سے غلط ہو گیا۔

تو کتاب کے ص ۱۲۵ پر لکھ رہا ہے کہ عیسائیوں کے اس عقیدہ پر چاروں انجیلیں متفق ہیں۔۔۔ اب جب آگے سوالوں کے جواب دینے لگا تو کہنے لگا کہ دو میں ہے اور دو میں نہیں۔۔۔ لیکن رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے چاروں انجیلیں متفق ہیں۔

---

[1] ازالہ اوہام ص ۱۲۵ اص ۲۴۸ روحانی خزائن ص ۲۲۵ ج ۳

جس کی تائید مذکورہ کتب کے ان حوالوں سے ہوتی ہے۔

نمبر 1:۔ مرزا قادیانی خود انجیل متی کے حوالہ سے رفع ونزول کو مان رہا ہے۔

اور ازالہ اوھام میں انکار کر رہا ہے۔

نمبر 2:۔ انجیل متی کی عبارت جس میں موجود ہے کہ رفع ونزول متفقہ عقیدہ ہے اور وہ یہ ہے۔

اور اس وقت انسان کے بیٹے کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور اس وقت زمین کی ساری قومیں چھاتی پیٹیں گی۔ اور انسان کے بیٹے کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان پر سے آتے دیکھیں گے۔ (متی باب ۲۴۔ آیت۔۳)

مزید اصل حوالے ان میں دیکھیں:۔

متی باب ۲۶ آیت ۲۴

متی باب ۲۴ آیت ۳۰

انجیل یوحنا باب ۲۰ آیت ۱۷

لہذا اس کا یہ جواب تو اپنے قول واقرار۔۔۔ اور متی یوحنا کے حوالہ جات سے غلط ہو گیا۔

کیونکہ چاروں انجیلیں متفق ہیں۔

مرزا کے دجل کا دوسرا جواب:

میں کہتا ہوں کہ اگر بالفرض چاروں انجیلیں متفق نہ بھی ہوں سب عیسائیوں کا یہ عقیدہ نہ بھی ہو۔۔۔ بعض کا ہو اور بعض کا نہ ہو۔۔۔۔ تو پھر بھی قرآن کو تردید کرنی چاہیے تھی۔ تائید نہیں کرنی چاہیے تھی۔ تو اجماعی عقیدہ نہ ہونے کے باوجود بھی قرآن نے اسکی تائید کیوں کی؟ بلکہ اگر بقول مرزا قادیانی بعض کا عقیدہ تھا تو پھر بھی ہمارا سوال قائم ہے کہ بعضوں کے اس غلط عقیدہ کی بھی تردید کرنی چاہیے تھی نہ کہ تائید جیسا کہ بعض دیگر غلط عقیدے جو متفقہ نہ تھے لیکن غلط تھے ان کی تردید کی ہے۔

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا:

مرزا قادیانی کا جب یہ جواب نہ چل سکا اور اپنے ہاتھوں غلط ثابت ہو گیا تو دوسرے جواب کا سہارا لیا۔

مرزا نے دجل بھرا دوسرا جواب یہ دیا ہے کہ چونکہ قرآن نے عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت کی ہے لہذا جب موت ثابت ہوگئی ہے تو رفع ونزول خود بخود باطل ہو گیا۔ جو مر گیا اس کا رفع کیسا ہونا ہے۔۔۔؟

تو لہذا جب عیسیٰ علیہ السلام کی موت قرآن سے ثابت ہوگئی تو عیسائیوں کے عقیدہ رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام کی تردید ہوگئی۔

سہارے ٹوٹ گئے:

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر قرآن سے بالفرض والمحال موت عیسیٰ علیہ السلام ثابت ہو بھی جائے تب بھی عیسائی عقیدے کا رد نہیں ہوتا۔ کیونکہ عیسائی تو خود مانتے ہیں۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام تین دن یا چالیس دن مرے رہے اور اس کے بعد وہ زندہ ہو کر اٹھائے گئے تھے۔ یعنی عیسائی موت کے تو قائل ہیں۔ موت کے بعد رفع ونزول کا مسئلہ ہے۔ تو صرف موت کے ثابت ہونے سے رفع ونزول کی تردید کیسے ہوگئی جب تک صراحتاً قرآن سے رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کی تردید نہ ہو۔

عیسائی سائل کو کیا جواب دو گے:

اگر آج آپکے پاس کوئی پادری آتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے تمہارے قرآن کا مطالعہ کیا ہے۔ میرا تثلیث کا عقیدہ تھا لیکن قرآن نے کہا کہ یہ غلط ہے۔ اس لئے میں اب اس کو چھوڑ دیتا ہوں۔ میں عقیدہ الوھیت (عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں) کا قائل تھا۔ قرآن نے اسکی بھی تردید کی۔۔۔۔

لہذا اب میں اسکو چھوڑتا ہوں

جس کی تائید مذکورہ کتب کے ان حوالوں سے ہوتی ہے۔

نمبر1:۔ مرزا قادیانی خود انجیل متی کے حوالہ سے رفع ونزول کو مان رہا ہے۔

اور ازالہ اوھام میں انکار کر رہا ہے۔

نمبر2:۔ انجیل متی کی عبارت جس میں موجود ہے کہ رفع ونزول متفقہ عقیدہ ہے اور وہ یہ ہے۔

اور اس وقت انسان کے بیٹے کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور اس وقت زمین کی ساری قومیں چھاتی پیٹیں گی۔ اور انسان کے بیٹے کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان پر سے آتے دیکھیں گے۔ (متی باب ۲۴۔ آیت۔۳)

مزید اصل حوالے ان میں دیکھیں:۔

متی باب ۲۶ آیت ۲۴

متی باب ۲۴ آیت ۳۰

انجیل یوحنا باب ۲۰ آیت ۱۷

لہذا اس کا یہ جواب تو اپنے قول واقرار۔۔۔ اور متی یوحنا کے حوالہ جات سے غلط ہوگیا۔ کیونکہ چاروں انجیلیں متفق ہیں۔

مرزا کے دجل کا دوسرا جواب:

میں کہتا ہوں کہ اگر بالفرض چاروں انجیلیں متفق نہ بھی ہوں سب عیسائیوں کا یہ عقیدہ نہ بھی ہو۔۔۔ بعض کا ہو اور بعض کا نہ ہو۔۔۔۔ تو پھر بھی قرآن کو تردید کرنی چاہیے تھی۔ تائید نہیں کرنی چاہیے تھی۔ تو اجماعی عقیدہ نہ ہونے کے باوجود بھی قرآن نے اسکی تائید کیوں کی؟ بلکہ اگر بقول مرزا قادیانی بعض کا عقیدہ تھا تو پھر بھی ہمارا سوال قائم ہے کہ بعضوں کے اس غلط عقیدہ کی بھی تردید کرنی چاہیے تھی نہ کہ تائید جیسا کہ بعض دیگر غلط عقیدے جو متفقہ نہ تھے لیکن غلط تھے ان کی تردید کی ہے۔

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا:

مرزا قادیانی کا جب یہ جواب نہ چل سکا اور اپنے ہاتھوں غلط ثابت ہوگیا تو دوسرے جواب کا سہارا لیا۔

مرزا نے دجل بھرا دوسرا جواب یہ دیا ہے کہ چونکہ قرآن نے عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت کی ہے لہذا جب موت ثابت ہوگئی ہے تو رفع ونزول خود بخود باطل ہوگیا۔ جو مر گیا اس کا رفع کیسا ہوتا ہے۔۔۔؟

تو لہذا جب عیسیٰ علیہ السلام کی موت قرآن سے ثابت ہوگئی تو عیسائیوں کے عقیدہ رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام کی تردید ہوگئی۔

سہارے ٹوٹ گئے:

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر قرآن سے بالفرض والمحال موت عیسیٰ علیہ السلام ثابت ہو بھی جائے تب بھی عیسائی عقیدے کا رد نہیں ہوتا۔ کیونکہ عیسائی تو خود مانتے ہیں۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام تین دن یا چالیس دن مرے رہے اور اس کے بعد وہ زندہ ہو کر اٹھائے گئے تھے۔ یعنی عیسائی موت کے تو قائل ہیں۔ موت کے بعد رفع ونزول کا مسئلہ ہے۔ تو صرف موت کے ثابت ہونے سے رفع ونزول کی تردید کیسے ہوگئی جب تک صراحتاً قرآن سے رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کی تردید نہ ہو۔

عیسائی سائل کو کیا جواب دو گے:

اگر آج آپکے پاس کوئی پادری آتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے تمہارے قرآن کا مطالعہ کیا ہے۔ میرا تثلیث کا عقیدہ تھا لیکن قرآن نے کہا کہ یہ غلط ہے۔ اس لئے میں اب اس کو چھوڑ دیتا ہوں۔ میں عقیدہ الوھیت (عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں) کا قائل تھا۔ قرآن نے اسکی بھی تردید کی۔۔۔۔

لہذا اب میں اسکو چھوڑتا ہوں

میرا عقیدہ ''صلیب''، ''کفارہ'' کا تھا۔ اس کو بھی میں نے چھوڑ دیا۔ میرا ایک عقیدہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اٹھائے گئے اور دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔۔۔

مجھے اسکی تردید نہیں ملی۔۔۔

ہم اگر کہیں کہ قرآن مجید میں موت ثابت ہے لہذا جب وہ مر گئے تو رفع ونزول ختم ہو گیا۔۔ وہ کہے کہ موت تو میں بھی مانتا ہوں کہ موت آئی تھی لیکن اگر موت کے بعد زندہ ہو کر اٹھایا جانا غلط تھا تو اسکی تردید دکھلاؤ۔۔۔؟؟

وہ کہتا ہے کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام موت کے بعد آسمانوں پر اٹھائے گئے ہیں۔ کیا میرا یہ عقیدہ صحیح ہے یا غلط؟ اگر غلط ہے تو اسکی تردید دکھلاؤ؟

وہ کہے کہ میں تو تمہیں اسکی تائید دکھلاتا ہوں تو ہم عیسائی کو صرف یہ بات کہہ کر کہ قرآن نے عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت کردی ہے۔۔۔

جواب دے سکتے ہیں؟ (نہیں)

کیا وہ صرف اس پر مطمئن ہو جائیگا؟ (نہیں)

وہ کہے گا کہ:

موت تو میں خود مانتا ہوں اگر قرآن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت کرتا ہے تو میرے اس عقیدے کی تو تائید ہو گئی لیکن میرا عقیدہ رفع ونزول کا اپنی جگہ قائم ہے۔ اگر غلط ہے تو مجھے تو اسکی واضح الفاظ میں تردید دکھلاؤ جیسے دوسرے باطل عقائد کی تردید کی گئی۔

رفع آسمانی کی قرآن سے تائید:

قرآن کریم نے عقیدہ رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کی تائید کی ہے۔ عقیدہ رفع کی تائید کہ جس وقت یہودیوں نے آپ کا قتل کا منصوبہ بنایا۔۔۔

اسی وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ انی " رافِعُكَ الیَّ کہ میں تجھے اٹھالونگا۔

پھر اللہ تعالیٰ قتل و صلیب نفی کر کے فرماتے ہیں فرماتے ہیں۔

وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ۔۔۔

وَمَا قَتَلُوْہُ

یقیناً

بَلْ رفعه الله اليه۔۔۔

کہ یہودیوں نے ان کو قتل نہیں کیا۔ (جھوٹ بولتے ہیں)

ان کو سولی پر نہیں چڑھایا گیا۔۔۔

یہ یقینی بات ہے بلکہ ان کو اٹھالیا گیا ہے۔

بل رفعه الله اليه۔۔۔۔ میں یہ معنی بھی ہے کہ اس کو زندہ اٹھالیا گیا۔ دو معانی اور بھی ہو سکتے ہیں۔

۱) یہ معنی بھی ہے کہ ان کے درجات بلند ہو گئے۔

۲) اور یہ معنی بھی ہے کہ ان کا روحانی رفع ہوا ہے۔ یہ دونوں مرزائیوں کے اقوال ہیں۔۔۔ لیکن قرآن ایسے الفاظ استعمال کر رہا ہے۔ جو خود عیسائی عقیدہ (رفع ونزول) کی تائید کر رہے ہیں۔

کیونکہ عیسائیوں کا عقیدہ رفع واضح ہے اس لئے قرآن بھی وَرفعه کہہ رہا ہے اور اس سے پہلے ''انی رافعك'' کہہ کر پھر بل رفعه الله اليه کہہ دیا اور عیسائیوں کے اس عقیدہ کی تائید کردی۔

رفع جسمانی کا ثبوت:

اگر تم بل رفعہ اللہ پر غور کرو گے تو اس میں رفع جسمانی پر بہت سے دلائل ہیں رفع روحانی مراد نہیں ہو سکتا۔۔۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اسمیں چار ضمیریں ہیں۔ وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَمَا قَتَلُوْہُ ۔۔۔ یقیناً بل رفعه الله اليه۔

تین ضمیروں کا مرجع ۔۔۔اس کو قتل نہیں کیا۔اس کو سولی پر نہیں لٹکایا یہ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ضمیریں لوٹ رہی ہیں۔۔۔

قتل اور سولی کا فعل اس وقت ہوتا ہے کہ جب روح اور جسم اکٹھے ہوں۔اگر روح جدا ہو تو پھر قتل کیا ہو؟

اب عربی قاعدہ یہ ہے کہ ضمیر جب آتی ہے تو وہ اسکی طرف لوٹتی ہے جس کا ذکر پیچھے آیا ہو۔۔عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے اس کو قتل نہیں کیا۔اس کو سولی پر نہیں لٹکایا۔بل رفعہ اللہ۔۔۔

اس عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھایا ہے۔اب یہ ضمیر بھی ادھر لوٹ جائیگی۔۔۔

جدھر قتلوہ اور صلبوہ کی ضمیریں گئی ہیں۔

وہ ہے۔۔۔عیسیٰ علیہ السلام زندہ۔۔۔روح مع جسم اس (ہ) ضمیر نے بھی ادھر جانا ہے کہ اس کو اٹھایا ہے۔

بَلْ کا یہ طریقہ ہے کہ جس کلام سے پہلے نفی ہو اس کا بَلْ کے بعد اثبات ہوتا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام سے قتل اور صلیب کی نفی ہو رہی ہے۔۔۔

اور اسے بَل کے بعد کہا جا رہا ہے کہ اسکو اٹھا لیا گیا ہے۔۔۔

جس زندہ کو انہوں نے قتل نہیں کیا۔۔۔جس کو انہوں نے سولی نہیں دی اس کو اللہ تعالیٰ نے اٹھایا ہے۔۔۔بَل کے طریقہ استعمال کو مثال سے یوں سمجھیں کہ جیسے کوئی کہتا ہے کہ میں نے اسلم کو نہیں مارا بلکہ اکرم کو۔۔۔

جیسے میں نے روٹی نہیں کھائی بلکہ چاول کھائے ہیں۔۔۔

بَل سے پہلے جس چیز کی نفی ہو رہی ہے تو بَل کے بعد اس کا اثبات ہو گیا۔۔۔

بَل کا مفہوم۔۔۔بَل رفعہ اللہ میں امید ہے کہ آپ سمجھ چکے ہوں گے بَل رفعہ اللہ سے عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ رفع جسمانی مراد لینے پر دوسرا قرینہ وکان عزیزاً حکیما ہے۔

یہ جو اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اللہ زور والا اور حکمت والا ہے وغیرہ۔۔۔جن آیات کے آخر میں ہوں ان کے بارے علمائے لکھتے ہیں کہ یہ پہلے مضمون کے بارے بطور دلیل ہوتے ہیں۔

عزیزاً میں بتلایا گیا ہے کہ خدا زور والا ہے،غالب،طاقت والا ہے کیوں۔۔۔؟

اگر رفع روح کا ہوتا تو یہ عزیزاً کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔

اس پر زور جتلانے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔روح تو ایک لطیف چیز ہے۔اس نے تو اوپر چلے ہی جانا ہے۔۔۔یہ زور والی صفت بیان کی ہے۔۔۔یہ اسی لئے کہا گیا ہے کہ ایک اشکال ذہن میں آتا ہے کہ جسم کو اوپر کیسے لے جایا گیا۔۔۔اس واسطے فرمایا کہ اللہ بڑے زور والا بھی ہے۔

اس کے لئے ان کو اوپر اٹھالے جانا کوئی مشکل نہیں ہے۔پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کیوں لے گئے۔دوسروں کو کیوں نہیں لے گئے تو وہ فرمایا کہ حکیماً۔کہ وہ حکمت والا ہے اسکا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہے۔تو یہ دونوں صفات ان دو شبہات کو دور کرنے کیلئے لائی گئی ہیں۔

اگر رفع روحانی مراد لیا جائے تو کلام الٰہی میں دونوں صفات زائد اور بے فائدہ ہو جاتی ہیں۔

قرآن میں ایک حرف اور ایک نقطہ بھی زائد اور بلا فائدہ نہیں ہے۔

رفع روحانی تو تمام انبیاء بلکہ کفار کا بھی ہے اسمیں تو کوئی اشکال نہ تھا جس کو دور کرنے کیلئے۔۔۔ان دو صفات کا لانا ضروری ہو۔لہذا ثابت ہوا کہ آپ کا رفع جسمانی ہوا ہے نہ کہ روحانی۔۔۔۔

عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام در حدیث:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے جلیل القدر صحابی ہیں اور انہوں نے قسم کھا کر یہ فرمایا:۔

حدیث:۔

قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الحرب و

يفيض المال حتیٰ لا يقبله احد وحتیٰ تكون السجدة الواحدة خير من الدنيا وما فيها ثم يقول ابو هريرة وقرؤا ان شئتم وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته ويوم القيمة يكون عليهم شهيداً۔ ❶

ترجمہ:۔ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے البتہ ضرور بضرور تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام نازل ہوں گے حاکم اور عادل ہوں گے صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور لڑائی کو موقوف کریں گے اور مال بکثرت تقسیم کریں گے یہاں تک کہ مال قبول کرنے والا کوئی نہ رہیگا۔ اور اس وقت ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اس کی تائید قرآن سے بھی ہوتی ہو تو یہ پڑھو!

وان شئتم فاقرؤا و ان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيداً (آیت ۱۵۹ سورۃ النساء)

اور اہل کتاب میں سے کوئی نہ رہیگا مگر ضرور بضرور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ان کی وفات سے پہلے ان پر ایمان لائے گا اور قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان پر گواہ ہوں گے۔''

اگر تم سے کوئی اسکی دلیل پوچھنا چاہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کب آئیں گے اور کیا کریں گے؟؟؟

اسکی دلیل قرآن سے کیا ہے؟؟؟

تو یہ آیت پڑھ لو۔۔۔

اس آیت کی تفسیر خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے ہیں۔ حضرت مولانا ادریس کاندھلویؒ نے اپنے رسالہ ''حیات عیسیٰ علیہ السلام'' میں بڑی روایات و مثالیں دیکر لکھا ہے کہ اگر

❶ بخاری جلد ۱ ص ۴۹۰ واللفظ لہ و ابن ماجہ ص ۳۰۸ و مسند احمد جلد ۲ ص ۴۰۶ و مسلم جلد ۱ ص ۸۷

کوئی حدیث بیان کی اور اسکی دلیل قرآن مجید سے بیان کرنی ہو تو فرماتے ہیں کہ:

وقال رسول الله ﷺ وان شئتم فاقرؤ هذه الاية اور کبھی قال رسول اللہ نہیں فرماتے تھے۔ اور حدیث کے ضمن میں بطور دلیل یہ فرما دیتے ہیں کہ:

فان شئتم فاقرؤا هذه الاية

یہاں انہوں نے یہ نہیں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا لیکن قرینہ یہ ہے کہ ایسی بات جب وہ حدیث سنا کر۔۔۔ قرآن پیش کرتے ہیں۔

تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کا یہی مطلب بیان فرمایا ہے۔۔۔ ❶

بالفرض اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کا یہ مطلب نہیں کیا تو حضور ﷺ کا شاگرد اور صحابی حدیث بیان کر کے آگے دلیل میں قرآن کی آیت پیش کرتا ہے۔

تفسیر صحابی ہوگئی۔ صرف انہوں نے نہیں بلکہ دوسرے صحابہ و تابعین اور اسلاف نے بھی اس آیت کے تحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا اثبات فرمایا۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۲۳۳ جلد ۳)

وان من اهل الكتاب (سورۃ النساء ۱۵۹)

اہل کتاب میں سے ہر ایک عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے قبل ایمان لائے گا جب نزول کی حدیث سنا کر انہوں نے یہ آیت پیش کی تو یہ آیت نزول کے بارے نص صریح ہوگئی۔۔۔ اب قرآن کی اس آیت کا خود یہ معنی لینا کہ اہل کتاب اپنے مرنے سے قبل ایمان لے آتا ہے۔ یہ احتمال ہوسکتا ہے کہ یہ ضمیر اہل کتاب کی طرف لوٹ جائے۔۔۔

لیکن جس وقت صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر حدیث سنا کر یہ آیت بطور دلیل پیش کی ہے۔ تو اب اس آیت کا اپنی من مانی سے کوئی اور مفہوم و مطلب نہیں لیا جا سکتا۔ اسی طرح دوسری آیت جس پر تمام مفسرین اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے جو

❶ یہ تفسیر صحابی ہوگئی۔ صرف انہوں نے نہیں بلکہ دوسرے صحابہ و تابعین اور اسلاف نے بھی اس آیت کے تحت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا اثبات فرمایا۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۲۳۳ جلد ۳)

مشہور مفسر قرآن ہیں لکھ رہے ہیں۔

وانہ لعلم للساعۃ (آیت پارہ ۲۶)

وانـــہ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹ رہی ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اس آیت پر تمام مفسرین، تابعین، اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اتفاق ہے۔

اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا ثابت ہو رہا ہے اور انہوں نے قیامت سے پہلے آنا ہے اور ان کا آنا علامات قیامت میں داخل ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

وہ قیامت کا نشان ہیں۔

انہ لعلم للساعۃ

اس آیت کی تفسیر جو صحابہؓ اور تابعین نے کی ہے وہ ہمیں ماننی چاہیئے کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے قبل نازل ہوں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو علامات قیامت میں سے۔۔۔ علامت بتلایا ہے۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث متواتر ہیں:

اس حدیث کے علاوہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار احادیث ہیں۔ نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث حد تواتر تک پہنچتی ہیں۔ تقریباً تیرہ صدیوں میں ہر ایک مجدد سے روایت موجود ہے اور جب قرآن وحدیث سے عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا ثابت ہے تو پھر ہم کو وہ ماننا پڑیگا۔۔۔ اس پر اجماع امت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے۔ مزید وضاحت کیلئے علامہ محمد انور کشمیریؒ کی کتاب "التصریح بما تواتر فی نزول المسیح" کا مطالعہ فرمائیں۔

قرآن سے رفع ونزول کی دوسری دلیل:

اب ایک اور آیت پر غور کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی پیغمبر علیہ السلام کو حضرت آدمؑ سے تشبیہ نہیں دی صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تشبیہ دی ہے۔۔۔ کیوں؟

اگر عیسیٰ علیہ السلام کی عام آدمیوں کی طرح پیدائش ہے اور عام آدمیوں کی طرح فوت ہوئے اور ان کی ایسی خاص بات نہیں تو سوال ہے کہ

ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم

تو یہ مثال تشبیہ من کل الوجوہ تو نہیں ہوتی۔ کیونکہ آدم علیہ السلام تو بغیر باپ اور ماں کے پیدا ہوئے۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ نہیں تھا لیکن ماں تو تھی یا حضرت آدمؑ جنت میں رکھے گئے پھر دوبارہ جنت میں گئے تو مسئلہ یہ ہے کہ

ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم

اگر عیسیٰ علیہ السلام کا دوسرے انبیاء علیہم السلام سے کوئی فرق نہیں تو آدم علیہ السلام سے تشبیہ کیسی؟؟؟ بسیار غور وفکر اور تتبع تفاسیر کے بعد ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ تشبیہ رفع ونزول میں مختص ہے۔ اور پیدائش میں بھی۔۔۔

کہ آدم علیہ السلام کو بھی پہلے جنت میں رکھا گیا۔
پھر زمین کی طرف اتارا گیا۔۔ جس طریقے سے
حضرت آدم علیہ السلام کا رفع ونزول ہوا ہے
اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع ہوا اور نزول۔۔۔

اس واسطے حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تشبیہ دی اور کسی نبی کو آدمؑ سے تشبیہ نہیں دی اور نہ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کسی اور نبی سے تشبیہ دی۔ تشبیہ ان دونوں پیغمبروں میں ہی مختص ہے اگر بقول مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام عام نبیوں کی طرح ماں اور باپ سے پیدا ہوتے اور انکی طرح زمین پر وفات پا کر دفن ہو چکے ہیں اور آسمانوں پر نہیں اٹھائے

گئے اور نہ ہی اتر نا ہوتا تو پھر آخر آدم علیہ السلام سے تشبیہ کس بات میں ہے۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام پر ایک مزید قرآنی دلیل:

ایک اور دلیل سنو!

(اللہ تعالیٰ نے) جو فرمایا ہے کہ اے مریم علیہ السلام میں تجھے بیٹا دوں گا۔

وَ یکلم الناس فی المھد و کھلاً (آل عمران آیت ۴۶)

کہ وہ لوگوں سے ماں کی گود میں باتیں کریگا اور زمانہ کہولت میں، قیامت کے دن جب اللہ احسان جتلائیگا تو اس وقت بھی کہیگا کہ اے عیسیٰ! تو نے ماں کی گود میں بچپن کے زمانہ باتیں کی تھیں اور زمانہ کہولت میں بھی۔

قیامت کے دن بھی جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام پر احسان جتلائیں گے تو فرمائیں گے۔
اے عیسیٰ علیہ السلام تو نے ماں کی گود میں بچپن کے زمانہ میں باتیں کی تھیں اور زمانہ کہولت میں بھی۔

تو یہاں مفسرین نے لکھا ہے کہ ماں کی گود میں باتیں کرنا خرق عادت اور معجزہ تھا تب ہی تو احسان تھا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ احسان جتلاتے ہیں۔ اور اسی کے ساتھ ہی زمانہ کہولت (ادھیڑ عمر) کے کلام پر احسان جتلا رہے ہیں۔ اب اگر وہ بھی اسی طرح خرق عادت ہو تب احسان بنتا ہے ورنہ عیسیٰ علیہ السلام کہہ سکتے ہیں کہ اے اللہ! ماں کی گود میں تو تو نے مجھ سے باتیں کرائیں وہ آپکا احسان ہے۔ ادھیڑ عمر (زمانہ کہولت) تو ہر ایک باتیں کرتا ہے وہ تیرا کونسا احسان ہے؟

اسی لئے مفسرین نے لکھا ہے انہوں نے کہولت کا زمانہ ابھی تک نہیں پایا اور رب تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تو نے بچپن میں بھی باتیں کیں اور زمانہ کہولت میں بھی کرے گا۔

تو پھر ماننا پڑتا ہے کہ کہولت کا زمانہ کوئی اور ہے۔ معجزہ اور احسان تب ہی بنتا ہے کہ جب وہ اس زمانہ پر عرصہ دراز کے بعد آئیں اور کہولت کا زمانہ پائیں اور باتیں کریں۔

یہ امام رازیؒ نے لکھا ہے جیسے بچپن میں عیسیٰ علیہ السلام کا کلام خرق عادت ہے۔ اور ساتھ

ادھیڑ عمر کے کلام کو بھی خرق عادت کہا ہے ادھیڑ عمر کا کلام خرق عادت و احسان تب ہی بن سکتا ہے جب وہ عرصہ دراز گزار کر آئیں اور زمانہ کہولت پائیں۔ تو اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے بھی قبل کہہ دیا تھا کہ اے مریم! تجھے ایک ایسا بیٹا دونگا جو ماں کی گود میں بھی اور زمانہ کہولت میں بھی باتیں کریگا۔ تو کہولت کا کیا جوڑ بنتا ہے؟ اور قیامت میں بھی رب نے بچپن و کہولت کے زمانہ کی گفتگو کرنے کا احسان جتلاتا ہے تو مفسرین کرام بالخصوص امام رازیؒ نے لکھا ہے کہ کہولت کے زمانہ میں کلام کرنے کے بارے جو رب نے کہا ہے اور اسے احسان کہا ہے یہ کیا احسان ہے؟ اس زمانہ میں تو ہر ایک باتیں کرتا رہتا ہے تو ماں کی گود میں باتیں کرنا جیسا خرق عادت ہے تو اس وجہ سے ماننا پڑیگا کہ جس زمانہ کہولت میں باتیں کرنے کا احسان رب نے جتلایا ہے وہ بھی کوئی خرق عادت ہے اور یہ خرق عادت
تب بن سکتا ہے کہ وہ دوبارہ اس دنیا میں آئیں اور کہولت کا زمانہ پائیں اور باتیں کریں۔
اس آیت سے زمانہ کہولت کی وجہ سے انہوں نے انکا دوبارہ آنا ثابت کیا ہے۔ اس آیت میں اس سے قبل فرمایا۔

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ (آل عمران آیت ۴۸)

کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے اس بیٹے کو کتاب، حکمۃ، تورات اور انجیل کی تعلیم دی پھر جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے۔

یاد کر میں نے جب تجھے کتاب، حکمۃ کی تعلیم دی اور انجیل کی تعلیم دی۔

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ سے کیا مراد ہے؟

ہم یہ پوچھتے ہیں کہ:

آیت میں

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

سے کیا مراد ہے؟

الکتاب سے کونسی کتاب مراد لی ہے؟

قرآن میں جہاں بھی "الکتاب والحکمۃ" کا لفظ آیا ہے وہاں قرآن مراد ہے۔ اگر انہوں نے دوبارہ اس امت میں نہ آنا ہوتا تو قرآن کی تعلیم سکھلانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ انکو اسوقت قرآن سکھلانے کا کیا فائدہ تھا؟

تورات کی تعلیم اسلئے دی کیونکہ وہ موسیٰ علیہ السلام پر اتری تھی۔ اور الکتاب و الحکمۃ کا لفظ جہاں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ سے الگ آیا ہے تو اس سے مراد قرآن شریف ہے۔ جیسے حضور علیہ السلام کے بارے آیا ہے

"ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم۔"

تو یہاں بھی الکتاب والحکمۃ سے مراد قرآن شریف ہے۔ تو پھر اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر کیساتھ الکتاب والحکمۃ آیا ہے تو یہاں "قرآن" والا ترجمہ کیوں نہیں مانتے۔

ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے انکو پیدا ہونے سے قبل انکے متعلق فرمادیا تھا کہ میں انہیں قرآن کی تعلیم دونگا۔ مقصد کیا تھا؟

مقصد یہ ہے کہ انکو قرآن کی تعلیم پہلے دے دی گئی کیونکہ انہوں نے دوبارہ امت محمدیہ میں آنا تھا۔ اسلئے رب نے نازل ہونے سے پہلے تعلیم دے دی کیونکہ انہوں نے کسی مولوی سے تو پڑھنا نہیں ہے۔ تو یہ آیت بھی عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر دلالت کرتی ہے۔

اب ذرا آپکے دوسرے اشکال کا جائزہ لیتے ہیں۔

نزول مسیح اور ختم نبوت:

کیا عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ تشریف لانا حضور ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف ہے؟ کیونکہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور آپکے بعد کوئی نبی کیسے آسکتا ہے؟

تو یہ اٹل عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں۔ انکے بعد کسی نبی نے نہیں آنا۔ پہلے نمبر پر حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور آخری نمبر پر حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام ہیں۔ اب اس فہرست

میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ہیں اگر وہ آسمانوں پر گئے ہیں اور لمبی عمر پا کر دوبارہ آگئے تو اس فہرست میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اب اگر کوئی ایسا نبی مانیں جو انبیاءؑ کی لسٹ میں بھی نہ آیا ہو اور وہ کل پیدا ہوا ہو اور نبی بن بیٹھا ہو کیا اس سے ختم نبوۃ متاثر نہیں ہوتی؟

اصل تو نبوت پر ڈاکہ بھی اسی نے مارا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آسمانوں سے نازل ہونا حضور ﷺ کی خاتمیت کو متاثر نہیں کرتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کے امتی ہو کر آئیں گے۔

آپ مثال سے سمجھیں کہ جیسے آپ کے ملک کا صدر یا گورنر کسی دوسرے ملک میں چلا جاتا ہے۔ وہ اب جس ملک یا حکومت میں جائیگا وہ اس حکومت کے ماتحت ہوگا۔ اسی طرح عیسیٰ نبی ہیں لیکن وہ جب ہمارے نبی علیہ السلام کی امت میں نازل ہونگے تو حضورؐ کے تو وہ امتی ہونگے لیکن انکی نبوت اپنی جگہ قائم ہے۔ جیسے معراج کی رات تمام انبیاءؑ جمع ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کروائی تو اسوقت تمام انبیاءؑ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتدی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امام تھے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کے باوجود ان انبیاءؑ کی نبوت قائم و دائم تھی۔

جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی تھے اور حارون علیہ السلام نبی تھے اور انکے پیروکار بھی تھے۔ تو ایک نبی کا دوسرے نبی کے تابع ہو جانا یا انکی نبوت کے منافی نہیں۔

جس وقت قرآن وحدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل ہونا ہے۔ لڑائی جھگڑے ختم کرتے ہیں۔ دجال کو قتل کرنا ہے۔ تو ان تمام کاموں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ ومقام میں کوئی فرق نہیں پڑتا اور عیسیٰ علیہ السلام کے آنے سے وہ (عیسیٰ علیہ السلام) "خاتم" آخری نبی نہیں بنتے۔ بلکہ انکی آمد سے تو حضور علیہ السلام کی ختم نبوۃ ثابت ہوتی ہے اور حضور علیہ السلام کی اتباع سے عیسیٰ علیہ السلام کے مقام و منصب میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

عقلی دلیل:

اب ذرا مذکورہ بالا شبہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کی آمد حضور ﷺ کی ختم نبوت کے منافی ہے کو ایک عقلی دلیل و مثال کے ذریعہ زائل کرتے ہیں۔

آپ مثال سے سمجھیں کہ ایک شخص کے تین بیٹے تھے۔

اسلم ۔ اکرم ۔ زید ۔

زید آخری بیٹا تھا جو سب سے چھوٹا تھا۔ اسلم سب سے بڑا تھا۔ اسلم فوت ہو گیا اور زید بھی وفات پا گیا لڑکپن میں زید آخری لڑکا تھا۔ اب اکرم زندہ ہے تو ہم اسکو اب آخری بیٹا نہیں کہہ سکتے۔ اکرم اپنی جگہ ہے آخری بیٹا زید ہی ہے۔

اکرم درمیان والا ہی ہے اگر چہ اسکی عمر زیادہ ہے اب اکرم کو آخری بیٹا نہیں کہہ سکتے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر لمبی ہو گئی آسمانوں پر ان کے بعد بھی ان کا نمبر وہی رہا ہے۔ انکے نمبر میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ اور حضور علیہ السلام کا جو آخری نمبر ہے وہ اسی طرح برقرار ہے اور آپ خاتم النبیین رہے۔ آپکی ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں پڑا۔

علامات مسیح اور مرزا قادیانی:

اب دیکھنا یہ ہے کہ:

قرآن و حدیث میں وعدہ عیسیٰ علیہ السلام کا ہے۔ کیا وہ عیسیٰ مرزا غلام احمد قادیانی ہے یا کوئی اور ہے؟

مرزا غلام احمد قادیانی میں تو قرآن حدیث میں بیان شدہ علامات مسیح میں سے کوئی ایک بھی علامت نہیں پائی جاتی۔

ایک حدیث میں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور وہ (عیسیٰ علیہ السلام) نازل ہونے والے ہیں۔ اور یہ مرزا غلام احمد قادیانی نازل نہیں ہوا بلکہ پیدا ہوا ہے۔ لہذا اس حدیث

سے ثابت ہوا کہ جس عیسیٰ علیہ السلام اور حضور علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہو نا وہ تم میں دوبارہ آنے والا ہے۔

تو موعود وہی ہوا جسکا نبی نے وعدہ کیا ہے۔ اور نازل بھی اسی نے ہونا ہے۔ نیا پیدا ہونیوالا کوئی عیسیٰ نہیں ہو سکتا تو مرزا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام والی ایک نشانی بھی نہیں پائی جاتی یہ مرزا تو کل پیدا ہوا ہے جبکہ نزول عیسیٰ علیہ السلام احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔

دوسرا یہ کہ جید علماء و آئمہ کی کتابوں سے دکھلا سکتا ہوں کہ انہوں نے لکھا ہے کہ مسئلہ نزول عیسیٰ پر اجماع ہے۔ بڑے بڑے جید علمائے کرام کے اقوال اس پر موجود ہیں۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام کے بارے مرزائیوں کا دھوکہ دینے کا انداز:

مرزائیوں نے:

مَاقُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَا امرتنی بہ ان اعبدو للہ ربی و ربکم و کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی (مائدہ آیت ۱۱۷)

سے ایک تقریر گھڑی ہوئی ہے اور وہ اپنی من گھڑت تقریر کے ذریعہ سے اپنی دلیل بناتے ہیں۔ اور لوگوں کی قرآن کیطرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔ قرآن میں اس آیت میں لفظ حیا نہیں ہے۔ مرزائی ہمیشہ یہ تقریر کرتے ہیں۔ مجھے وہ تقریر یاد ہے۔ ہمارے سامنے وہ اکثر یہ تقریر کرتے ہیں انکی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر تم کہتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ آنا ہے۔ قیامت میں وہ کہیں گے کہ جب تک میں زندہ تھا تو میں انکا ذمہ دار تھا (یعنی عیسائیوں کا) اور جب تو نے مجھے وفات دے دی تو انکا نگران تو تھا۔

تو اب تمہارے عقیدے کیمطابق عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں تو یہ جو عیسائی اب بگڑے ہوئے ہیں انکے ذمہ دار بھی عیسیٰ علیہ السلام ہوئے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے قیامت کو فرمانا ہے کہ میں جب تک زندہ رہا تو انکا نگران و ذمہ دار تھا۔ اور جب میں مرگیا تو ذمہ دار نہ رہا تو لہذا معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام آجکل کے بگڑے ہوئے عیسائیوں کی ذمہ داری سے اسی وقت

سبکدوش ہو سکتے ہیں جب انکی موت مانی جائے۔

مرزائیوں کے دجل کا جواب:

مرزائیوں کے اس دجل بھرے اشکال کا بڑا ہی آسان سا جواب ہے۔ انہوں نے جو آیت میں مادمت کے بعد حیاً کا لفظ لاتے ہیں۔ اور حیاً کا ترجمہ کیا کہ میں جبتک زندہ تھا تو انکا ذمہ دار تھا۔ یہ لفظ ''حیاً'' انکا دجل ہے ہم انکو کہتے ہیں کہ تم لفظ ''حیاً'' قرآن میں اس آیت میں دکھلاؤ۔ ہمارا چیلنج ہے۔ ''حیاً'' یہاں نہیں ہے۔ یہ لوگوں کو لاعلمی کی وجہ سے دھوکہ دیتے ہیں۔ بلکہ قرآن میں اس جگہ "مادمت فیھم" ہے کہ میں جب تک ان میں تھا تو۔۔۔۔ ان پر ذمہ دار رہا۔ یہاں موت وحیات کی بحث نہیں بلکہ قوم کی نگرانی کا تعلق ان میں موجودگی وعدم موجودگی کے ساتھ ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ اے اللہ میں جبتک ان میں تھا تو نگران تھا۔ تو خلاصہ یہ ہوا کہ اس آیت میں حیاً کا لفظ لانا قرآن میں بڑی خطرناک تحریف ہے۔

مرزائیوں کا دوسرا اعتراض:

مرزائیوں کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ قیامت میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال ہوتا ہے۔

آیت:۔

ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰھَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ (مائدہ ۱۱۶)

کیا تم نے ان عیسائیوں کو کہا تھا کہ وہ تمہیں خدا مانیں یا خدا کا بیٹا۔ تو وہ کہیں گے کہ مجھے تو علم نہیں۔ تو جب تمہارے (مسلمانوں) کے خیال کیمطابق عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور انہوں نے آنا ہے۔ تو کیا عیسیٰ علیہ السلام کو علم نہیں ہے کہ یہ بتوں کی پوجا کر رہے ہیں؟ تو پھر کیا وہ جھوٹ بولیں گے کہ اے اللہ مجھے علم نہیں ہے۔

یہ ہے مرزائیوں کا اعتراض؟ سمجھے ہو؟ (جی سمجھے)

مرزائیوں کی فریب کاری کی نقاب کشائی:

مرزائیوں کے اشکال کے جواب سے پہلے ذرا مذکورہ آیت کا ترجمہ دیکھو!

اذ قال اللّٰہ یا عیسیٰ ابن مریم

اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) کہیں گے اے عیسیٰ! کیا تم نے انکو کہا تھا۔ کہ مجھے اور میری ماں کو خدا بناؤ۔

(جواب میں کیا فرمائیں گے) اے اللہ! تو پاک ہے میرے لیے یہ حق نہیں تھا کہ میں وہ بات کرتا جسکا مجھے حق نہیں پہنچتا۔

اب سوال تو یہ ہونا ہے ءانت قلت للناس کیا آپ نے انکو کہا تھا؟

یہاں اللہ تعالیٰ سوال ''قول'' کا کر رہے ہیں یا ''علم'' کا؟

کہ کیا تجھے علم ہے کہ انہوں نے تجھے اور تیری ماں کو خدا بنایا تھا؟

کیا خدا نے یہ سوال کیا ہے؟ (نہیں)

بلکہ خدا نے تو یہ سوال کیا ہے کہ تو نے انکو کہا تھا کہ وہ تجھے اور تیری ماں کو خدا بنائیں؟

سوال قول کا ہے علم کا نہیں۔

مرزائی مبلغین مذکورہ آیت سے اس دجل سے تقریر لے آتے ہیں کہ خدا قیامت میں سوال کریگا کہ اے عیسیٰ! کیا تجھے علم نہیں تھا؟ تو یہ انداز دجل بھرا ہے۔

یہ کہتے ہیں کہ جب وہ زندہ ہے اور اسنے آنا ہے تو پھر کیوں کہے؟ کہ مجھے علم نہیں ہے۔ اس صورت میں کیا عیسیٰ علیہ السلام (نعوذ باللہ) جھوٹ بولیں گے؟

ہم یہ کہتے ہیں کہ ان سے سوال قول کا ہونا ہے علم کا نہیں۔

خدا فرماتے ہیں۔

ءانت قلت للناس کیا تو نے کہا تھا؟

یہ سوال نہیں ہونا کہ تجھے علم ہے کہ نہیں ہے؟

اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے "ماقُلْتُ" میں نے نہیں کہا۔ کیونکہ سوال بھی قول کا اور جواب بھی قول کا۔

عیسیٰ علیہ السلام آگے فرماتے ہیں کہ ان کُنْتُ قُلْتُ فَقَدْعَلِمْتَه اگر میں نے کہا ہوتا تو تیرے علم میں ہوتا۔ کیونکہ تَعْلَمُ ما فی نَفْسِی تو میرے نفس باطن کو جانتا ہے۔

میں تیری دل کی باتوں کونہیں جانتا

عیسیٰ علیہ السلام جوعلم کی نفی کر رہے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک۔

کہا اے اللہ! جو تیرے علم میں ہے۔ میں اسکونہیں جانتا یا اس علم کی نفی کر رہے ہیں کہ میں اسکونہیں جانتا کہ یہ بگڑے ہیں یا نہیں؟

جب رب تعالیٰ نے سوال ہی بگاڑ کے علم کا نہیں کیا بلکہ قول کا کیا ہے کہ اے عیسیٰ! کیا تو نے لوگوں کو کہا تھا کہ تم مجھے اور میری ماں کو خدا بناؤ؟

عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں نے تو نہیں کہا۔ یہ جواب تو صحیح ہے لیکن ساتھ ہی فرما دیا کہ:

اے اللہ اگر میں نے کہا ہوتا تو آپ ساری باتوں کو جاننے والے ہیں اگر میں نے کہا ہوتا تو آپ کو علم ہوتا۔ اب وہ نفی اس بات کی کرتے ہیں کہ میں تیرے دل کی باتیں نہیں جانتا تو انکے جھوٹ کے پلندہ کا پتہ چل گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام نعوذ باللہ قیامت کو جھوٹ بولیں گے؟ عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کے دن قول کا سوال ہونا ہے انکے بگاڑ کے علم کا سوال نہیں اور انہوں نے جواباً بھی قول ہی کی نفی کرنی ہے۔

بقیہ آیت:۔

کنت علیهم شهیدًا مادمت فیهم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب

اس آیت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فرمارہے ہیں کہ میں ان پر نگران یا گواہ تھا۔ "مادُمْتُ فیهم" کہ جب تک میں ان میں تھا۔ ما دُمْتُ حیاً نہیں کہا۔

"مادُمْتُ فیهم" کہ جب تک میں ان میں رہا۔ یہ لفظ بتلا رہا ہے کہ ان پر ایک ایسا زمانہ آتا ہے کہ جس میں انہوں نے ان میں ہونا ہے اور ایک زمانہ ایسا ہونا ہے کہ انہوں نے ان میں نہیں ہونا لیکن زندہ ہونا ہے۔

اگر موت، حیات والی بات ہوتو کہتے مادُمْتُ حیا کہ جبتک میں زندہ تھا تو میں انکا نگران تھا اور جب میں مرگیا تو نگران نہیں تھا۔ لیکن انہوں نے یہ الفاظ نہیں کہے۔

عیسائیوں کا جو بگاڑ ہے اس میں انکا اس زمانہ میں موجود ہونے کا ذکر ہے۔ جب وہ ان میں موجود نہیں ہیں تو وہ ذمہ دار نہیں ہیں۔

اس وقت وہ آسمانوں پر ہیں اور زندہ ہیں وہ ان میں نہیں تو وہ ذمہ دار نہیں ہیں لیکن وہ زندہ ہیں۔ اگر وہ کہتے کہ مادُمْتُ حیا کہ جبتک میں زندہ تھا تو ذمہ دار تھا جیسے مرزائی کہتے ہیں۔ لیکن حیا کا لفظ قرآن میں نہیں ہے۔ مذکورہ بالا آیت میں وہ بے ایمانی کرتے ہیں:

یہاں انکے دو دجل ہیں۔ ایک حیاً والا دوسرا جب تک میں زندہ تھا تو میں انکا نگہبان تھا۔ حالانکہ قرآن میں حیاً کا لفظ نہیں ہے۔

دوسرا دجل قول والا۔ کہ ان سے رب نے قول کا سوال کرنا ہے۔ علم کا نہیں کرنا۔ جبکہ مرزائی علم کا سوال بنا کر پیش کرتے ہیں۔

کسی قوم میں عدم موجودگی موت کو مستلزم نہیں:

اب یہاں ایک اور اشکال ہوتا ہے کہ جب تک وہ قوم میں رہے تو زندہ رہے۔ جب قوم میں نہ رہے تو معلوم ہوا کہ وہ وفات پا گئے ہیں اسکا جواب یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ جبتک عیسیٰ علیہ السلام ان میں تھے۔ تو زندہ رہے اور جب ان میں نہیں رہے تو وہ فوت ہو گئے۔ اسکو ایک مثال سے سمجھیں جیسے مولانا عبیداللہ سندھیؒ ہندوستان سے روس کیطرف چلے گئے۔ یعنی ادھر نہ رہے۔ تو ہم کیا کہیں گے کہ جبتک وہ ہندوستان والے لوگوں میں تھے تو زندہ تھے اور جب ادھر سے چلے گئے تو فوت ہو گئے؟ کیونکہ وہ ادھر نہ رہے؟ (نہیں) یا وہ خود کسی کو کہیں کہ جبتک میں اپنے

ہندوستان والوں میں تھا تو میں انکا نگران و ذمہ دار تھا جب میں انکو چھوڑ کر چلا گیا تو پھر میں انکی کوتاہیوں کا کیسے نگران یا ذمہ دار ہوں؟

لیکن ہندوستانیوں کو چھوڑ جانے سے انکی موت تو ثابت نہیں ہوتی۔ تو بات آیت کی چل رہی تھی۔ اسی طرح اگر اس آیت سے موت ثابت ہوتی ہوتی تو "مادُمْتُ حیاً" قرآن میں آتا پھر عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں۔

فلمّاتوَفّیتنی کہ جسوقت تو نے مجھے پورا پورا لے لیا تو میں ذمہ دار نہ رہا۔

عیسیٰ علیہ السلام کے "مادُمت حیاً" نہ کہنے کی وجہ:

فلمّاتوَفّیتنی سے قبل عیسیٰ علیہ السلام نے جو یہ لفظ "فیھم" کہا ہے کہ میں انکا نگران تھا جب تک میں ان میں رہا۔ یہ لفظ "فیھم" بتلا رہا ہے کہ حیاً کیوں نہیں کہا تو یہ بتلاتا ہے کہ ان پر ایسا زمانہ گزرا ہے جس میں وہ زندہ بھی ہوں اور ان میں بھی نہ ہوں۔ کیونکہ وہ اس زمانہ میں انکے ذمہ دار نہیں ہیں۔ ورنہ سیدھی سی بات ہے یہ بات کرنے کی ضرورت ہی نہیں صرف قیامت کو یہی کہنا کافی ہوگا کہ اے اللہ! میں جبتک زندہ تھا وہ بگڑتے رہے یا جو کچھ ہوا تو میں ذمہ دار تھا لیکن عیسیٰ فرما رہے ہیں کہ میں جبتک ان میں تھا تو نگران تھا اور جب تو نے مجھے پورا پورا لے لیا یعنی اٹھا لیا تو پھر تو انکا ذمہ دار تھا میں تو نہیں ہوں۔ یہ انہوں نے قیامت میں جواب دینا ہے اللہ نے ابھی بتلا دیا ہے کہ قیامت کو یہ مکالمہ ہونا ہے۔

فَلمّا توَفّیتنی کے "ترجمہ" میں قادیانیوں کی تلبیس اور انکا جواب:

فَلمّا توَفّیتنی کا قادیانی ترجمہ وفات کرتے ہیں کہ جب تو نے مجھے وفات دے دی۔ وہ ایک دلیل دیتے ہیں کہ انی متوفیک میں بھی بعض مفسرین نے موت والا معنی کیا ہے کہ میں تجھے موت دونگا لہذا فلمّا توَفّیتنی میں بھی موت والا معنی کیا جائے۔ اس سے وہ ثابت کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ اسکا جواب سنو فلمّا توَفّیتنی میں ایک مفسر نے بھی "موت والا" معنی نہیں کیا۔ انی متوفیک میں بعض حضرات نے وفات والا معنی کیا ہے کیونکہ

وہاں تو وعدہ ہے کہ اے عیسیٰ علیہ السلام! میں تجھے پورا پورا لے لونگا یا میں تجھے وفات دے دونگا انی متوفیک میں جنہوں نے "وفات" معنی کیا ہے انہوں نے تقدیم و تاخیر کا اعتبار کیا ہے کہ جسوقت تجھے موت دینے کا وقت آئیگا تو موت دونگا لیکن اب تجھے اٹھا لیتا ہوں۔ اور فلمّا توَفّیتنی والی آیت میں کسی مفسر نے موت معنی مراد نہیں لیا تمام مفسرین نے فلمّا توَفّیتنی کا معنی رَفَعْتَنِی کیا ہے کہ جب تو نے مجھے اٹھا لیا یا مجھے پورا پورا لے لیا جسم اور روح کیساتھ اسکے بعد تو نگران تھا۔

مرزائی کہتے ہیں کہ یہاں معنی موت ہے تو ہمارا جھگڑا اس بات میں ہے کہ فلمّا توَفّیتنی میں موت کا معنی ہے یا نہیں؟ انی متوفیک میں تو موت مان لینے سے ہمیں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہاں تو وعدہ ہے کہ میں تجھے موت دونگا لیکن فلمّا توَفّیتنی کے اندر موت کا معنی نہیں کیا۔

حدیث بخاری شریف سے مرزائیوں کا استدلال:

وفات مسیح علیہ السلام پر مرزائی بخاری شریف کی ایک حدیث پیش کرتے ہیں۔ اور اسکی تقریر یوں کرتے ہیں حدیث شریف یہ ہے۔

عن ابن عباس قال خطب رسول الله ﷺ فقال یا ایھا الناس انکم محشورون الی اللّٰہ حفاۃ عراۃ غرلا ثم قال کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین الی آخر الآیۃ ثم قال الا وان اول الخلائق یکسی یوم القیامۃ ابراھیم الا وانہ یجاء برجال من امتی فیؤ خذبھم ذات الشمال فاقول یا رب اصیحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح و کنت علیھم شھیدا مادمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم فیقال ان ھؤلاء لم یزالوا مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم۔ (صحیح بخاری جلد ثانی صفحہ ۶۶۵ کتاب التفسیر، سورۃ المائدہ)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے خطبہ دیا، ارشاد فرمایا:

اے لوگو! بے شک تم اللہ کیطرف جمع کیے جاؤ گے ننگے پاؤں، ننگے بدن غیر مختون۔

پھر یہ آیت پڑھی ''کما بدأنا اول خلق نعیدہ الخ ''

'' جیسے ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا ایسے ہی لوٹائیں گے یہ ہمارا وعدہ ہے بے شک ہم کر گزرنے والے ہیں الخ'' پھر فرمایا آگاہ ہو جاؤ مخلوق میں سب سے پہلے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور حالت یہ ہوگی کہ میری امت سے کچھ لوگ لائے جائینگے پس انکو جہنم کے فرشتے پکڑے ہوئے ہونگے۔ میں کہوں گا اے میرے پروردگار وہ میرے ساتھی ہیں پس کہا جائے گا۔ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا ایجاد کیا پس میں ایسے کہوں گا جیسے عبد صالح (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا۔ میں تو ان پر اس وقت تک کا گواہ ہوں جب تک میں ان میں رہا۔ جب آپ نے مجھے اٹھالیا آپ انکے نگران تھے۔ کہا جائیگا جب سے آپ نے انکو چھوڑا یہ ہمیشہ الٹے پاؤں چلتے رہے (یعنی بدعات کو ایجاد کیا)

خلاصہ یہ کہ جسوقت لوگوں کو جہنم کی طرف لے جایا جائیگا۔ حضور علیہ السلام فرمائیں گے یہ تو میرے اُمتی ہیں۔ جواب دیا جائیگا کہ آپکو کیا معلوم کہ انہوں نے آپکے بعد کیا کیا؟ تو حضور ﷺ فرمائیں گے کہ انہیں مجھ سے دور کردو۔

آگے آتا ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

وَ اَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِح وَ کنت علیهم شهیداً مادُمْت فیهم فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِی ۔(مشکوۃ ص ۴۸۳)

اسوقت میں ایسا کہونگا کہ جیسا عبد صالح کہیگا کہ میں جب تک ان میں زندہ تھا تو میں انکا نگران و ذمہ دار تھا اور جب تو نے مجھے وفات دے دی تو پھر انکا تو ذمہ دار تھا تو اب یہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضور علیہ السلام نے جب پڑھی ہے اور انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی طرح کلام کرنا ہے تو حضور ﷺ کی تو وفات ہوئی ہے انکا رفع تو نہیں ہوا۔ حضور ﷺ کی وفات کے بعد کچھ بگڑے ہو گئے تو حضور ﷺ فرمائیں گے کہ جب تک میں ان میں زندہ تھا تو نگران تھا اور اے اللہ جب تو

نے مجھے وفات دے دی تو میں ذمہ دار نہ تھا۔ وہ ہمارے سامنے بخاری کی یہ حدیث بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں جسوقت حضور ﷺ توفیتنی کہیں گے تو وہاں معنی موت مراد اور عیسیٰ علیہ السلام اگر توفیتنی کہیں تو وہاں موت مراد کیوں نہیں لی جاتی ؟ یہ ہے مرزائیوں کا استدلال۔ اسکے دو تین جوابات ہیں۔

پہلا جواب:

حضور ﷺ نے فرمایا ہے:

''اقولُ کَمَا قالَ عَبْدُ صالِح ''

میں کہوں گا کہ جیسے عبد صالح کہیگا ''کَمَا '' تشبیہ کیلئے ہوتا ہے تو پھر اگر حضور علیہ السلام نے بھی وہی کہنا ہوتا جو عیسیٰ علیہ السلام نے کہنا ہے تو پھر '' کَمَا '' نہ آتا بلکہ حضور علیہ السلام فرماتے:

''اقول ما قالَ عَبْدُ صالِح ''

میں کہونگا جو کچھ عبد صالح کہیگا۔ ''مــا'' کے معنی ''جو'' ہیں لیکن حضور ﷺ تو فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام جیسے کہیں گے میں ویسا کہونگا تو عیسیٰ علیہ السلام عذر کرینگے کہ اے اللہ جبتک میں ان میں تھا تو میں انکا نگران تھا اور جب تو نے مجھے آسمانوں پر اٹھالیا تو میں انکا ذمہ دار نہ رہا۔

تو حضور علیہ السلام فرمارہے ہیں کہ:

میں بھی اسی طرح کا عذر کرونگا کہ جب تک میں ان میں تھا تو میں انکا نگران تھا اور جسوقت تو نے مجھے موت دے دی تو میں انکا کوئی ذمہ دار نہ رہا۔

اگر عیسیٰ علیہ السلام اور حضور علیہ السلام کا مقولہ ایک ہوتا تو پھر عربی میں ''کــمــا'' نہ ہوتا بلکہ ''ما'' ہوتا۔ کیونکہ حضور علیہ السلام جیسے فصیح و بلیغ عربی دان پیغمبر کبھی بھی ''کــمــا'' کا لفظ نہ بولتے بلکہ ''ما'' کا لفظ بولتے۔ اور جس وقت حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

اقولُ کَمَا قالَ

کہ جیسے وہ کہیگا ویسے میں کہونگا یعنی جیسے وہ عذر کریں گے ایسے میں عذر کرونگا یہ نہیں کہ جو

عذر انہوں نے کرنا ہے وہی عذر میں کرونگا۔

دوسرا جواب:

دوسرا جواب یہ کہ ہم مان بھی لیں کہ حضور علیہ السلام بھی وہی کلام کرینگے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کرنا ہے تو پھر بھی مشبہ اور مشبہ بہ کو قائم رکھنے کیلئے فرق کرنا پڑیگا۔ ورنہ تشبیہ نہیں ہوتی۔ جیسے میں اب کہوں کہ بھائی ظہور بھائی ظہور جیسا ہے۔

یہ تو کوئی تشبیہ نہیں ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔

بلکہ یہ کہنا صحیح ہے کہ بھائی ظہور بھائی محمود جیسا ہے۔

تب تشبیہ بنتی ہے۔ کیونکہ تشبیہ میں مغائرت ثابت کرنا ضروری ہے۔

اگر ہم کہیں کہ حضور ﷺ نے بھی وہی بات کرنی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہنی ہے تو یہ تشبیہ کے خلاف ہے۔ تشبیہ کا تقاضا یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے کلام کی ہم مثل کلام ہونا ہے وہی کلام نہیں ہونا۔

تشبیہ رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے کلام کے معنی اور ہوں اور حضور علیہ السلام کے کلام کا معنی اور تا کہ کچھ نہ کچھ مغائرت ہو۔ جیسے کہتے ہیں۔

"زیدٌ کالاَسدِ" کہ زید شیر کی طرح ہے۔

اس میں تشبیہ ہے لیکن کوئی یہ تو نہیں کہتا کہ زید زید کیطرح ہے؟

یا شیر شیر کی طرح ہے؟

کوئی نہیں کہتا کیونکہ جسکو جسکے ساتھ تشبیہ دینا ہوتی ہے ان میں مغائرت ضروری ہے اور اصول بھی یہی ہے کہ جب کسی کے ساتھ تشبیہ دی جائے تو جسکے ساتھ تشبیہ دینی ہو تو اس میں مغائرت ہوتی ہے۔ تو لہذا حضور علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقولہ میں مغائرت ہونی چاہیے یہ تشبیہ کا تقاضا ہے۔ اگر آپ کہیں کہ حضور علیہ السلام کا مقولہ بھی وہی ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کا ہے تو پھر فرق کیسے ہوگا۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ پھر بھی تشبیہ کو قائم رکھنے کیلئے فرق ضروری

ہے کہ حضور علیہ السلام کا مقولہ الفاظ وہی ہوں لیکن معنی اور ہوں۔ عیسیٰ علیہ السلام کا مقولہ وہی ہو لیکن معنی اور ہوں۔

تیسرا جواب:۔

یہ بات بھی ہے کہ حضور علیہ السلام کی وفات دلائل سے ثابت ہے۔ اگر حضور علیہ السلام کہیں کہ میں جب تک ان میں زندہ تھا تو میں ذمہ دار تھا اور جب مجھے تم نے وفات دے دی تو میں نگران نہ رہا تو وہاں اگر حضور علیہ السلام تَوَفَّیْتَنِی کہیں تو وہاں معنی موت ہوگا کیونکہ واقعتاً ان پر موت آئی۔

عیسیٰ علیہ السلام جب یہ الفاظ بولیں گے تو یہ ضروری نہیں کہ حضور ﷺ کیلئے موت ہے تو عیسیٰ علیہ السلام کیلئے بھی موت کا معنی ہو کیونکہ جب دوسرے قرائن خارجیہ سے ثابت ہے کہ انکا رفع ہوا ہے تو اسوقت لفظ "تَوَفَّیْتَنِي" بمعنی رفع ہوگا (جیسے تمام مفسرین نے لیا ہے) اور اگر بالفرض حضور علیہ السلام بھی وہی الفاظ بولیں تو ان کے لئے معنی موت ہوگا دوسرے دلائل کیوجہ سے۔ تو مرزائیوں کے یہ استدلالات باطل ہوئے۔

آیت اَوْصانی بالصَّلوٰۃ و الزَّکوٰۃ سے مرزائیت کا سفیہانہ استدلال

اب مرزائیوں کا ایک اور دجل سنو۔

سورۃ مریم کی آیت ہے۔

وَاَوصانی بالصَّلوٰۃ و الزَّکوٰۃ مادُمْتُ حیًّا (سورہ مریم۔ آیت ۳۱)

اللہ نے مجھے وصیت کی نماز اور زکوٰۃ کی جبتک میں زندہ ہوں۔

تو اس آیت کی وجہ سے مرزائی اعتراض کرتے ہیں کہ اگر وہ زندہ ہیں تو نماز و زکوٰۃ کی ادائیگی کس طرح کرتے ہیں؟

جواب نمبر 1:۔

پہلی بات یہ ہے کہ انکی یہ بڑی فضول بات ہے حضرت عیسیٰ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم تھا لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زندگی بھر زکوٰۃ نہیں دی۔ کیونکہ انکے پاس نصاب ثابت ہی کوئی نہیں کر سکتا۔

نماز یا زکوٰۃ اسوقت فرض ہوتی ہے جب انکی اہلیت یا وقت ہو۔ یہ تو انہوں نے فرمایا کہ رب نے مجھے نماز، زکوٰۃ کا حکم دیا ہے جب تک میں زندہ رہوں۔ تو زکوٰۃ انہوں نے اسوقت دینی ہے جسوقت ان پر فرض ہو اور جب انکے پاس مال ہی نہ ہو تو زکوٰۃ کا ہے کی؟ اور نماز فرض ہوگی جب وقت ہو اور یہ کلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں کہا تھا کیا ماں کی گود میں جب وہ زندہ تھے تو نماز پڑھتے تھے؟ اور زکوٰۃ ادا کرتے تھے؟ کیوں نہیں کہ وہ فرض ہی نہیں ہے۔

جواب نمبر۲:

دوسری بات یہ ہے کہ اس دنیا کے احکام اور ہیں اور عالم بالا کے احکام اور ہیں۔

مثلاً:۔ نماز ہے تو اس کیلئے اوقات ہونے ضروری ہیں۔

اگر وہاں سورج کا طلوع غروب ہے ہی نہیں۔ اوقات ہی کوئی نہیں۔ تو پھر نماز کس چیز کی؟

اور زکوٰۃ کیلئے مال کا ہونا اور سال کا گزرنا ضروری ہے تو یہاں سے عیسیٰ علیہ السلام کونسا مال، سونا، چاندی وغیرہ لیکر گئے ہیں جس پر زکوٰۃ فرض ہو؟

اب جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خود زکوٰۃ دینے کا حکم ہے لیکن اب حضور علیہ السلام کے پاس جو مال آتا تھا وہ راتو رات ہی تقسیم کر دیا کرتے اور ان پر کبھی زکوٰۃ فرض نہیں ہوئی۔ تو اب کوئی (العیاذ باللہ) کیسے کہہ سکتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس حکم پر عمل نہیں کیا؟ عمل تو تب ہی ہوتا تھا جب آپکے پاس نصاب ہوتا کیونکہ زکوٰۃ تو صاحب نصاب ہی پر فرض ہوتی ہے۔

بعد از نزول عیسیٰ علیہ السلام کا پہلا عمل:

اور نماز کا جب وقت انکو میسر آئیگا وہ نماز پڑھیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد س

ب سے پہلے نماز پڑھیں گے۔ جیسا کہ روایت سے ظاہر ہے۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب جامع مسجد دمشق کے مشرقی مینار پر نازل ہونگے تو فجر کی نماز کا وقت ہوگا۔ مسلمانوں کے امام مہدی اسوقت مصلیٰ امامت پر موجود ہونگے۔

(مہدی الگ شخصیت ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام الگ شخصیت ہیں)

حضرت مہدی کہیں گے اے عیسیٰ علیہ السلام!

تعال صَلِّ لنا

کہ اے خدا کے پیغمبر آؤ اور ہمیں نماز پڑھاؤ۔

عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے "لا" نہیں

اس امت کی شرافت وعظمت کو ظاہر کرنے کیلئے آپ نماز پڑھائیں۔ میں آپ کے پیچھے نماز پڑھونگا تو وہ نماز عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کے پیچھے پڑھیں گے۔ نماز تو ہماری طرح ہی پڑھتی ہے۔ (مسلم جلد۲ص ۱۰۲، مسلم جلد۱ص ۸۷،۱ابن ماجہ ص ۳۰۸)

بعض مواقع پر وہ خود بھی جماعت کروائیں گے لیکن نزول کے بعد پہلی نماز وہ امام مہدی کے پیچھے پڑھیں گے۔ اگر انکو مال غنیمت سے مال ودولت حاصل ہو گیا تو زکوٰۃ بھی دینگے۔

مذکورہ بالا تقریر کی تاثیر حضرت چنیوٹی کی آپ بیتی:

پیر منور دین صاحب سرگودھا کے ایک مضافاتی چک (چک منگلا) میں رہتے تھے۔ مولانا حسین علی واں بھچروی کے خلیفہ تھے۔

انکے بڑے بڑے قبیلے مرید تھے جن کو انہوں نے شرک وبدعت سے نکالا تھا۔ لیکن انکو وفات مسیح کی غلطی لگ گئی اور کہنے لگے کہ اگر مرزا نے کہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں تو اس نے یہ بات صحیح کہی ہے اور مرزا کو کافر بھی نہیں کہنے دیتے تھے۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ اتنے بڑے عالم نے مرزا کو مسلمان مان لیا ہے تو گاؤں کے گاؤں مرزائی ہو گئے۔ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ اور سید عنایت اللہ شاہ صاحبؒ انکے پاس جاتے رہے کیونکہ وہ

آپس میں پیر بھائی تھے۔

اور جا کر مناظرہ کرتے رہے اور سمجھاتے رہے۔

دلائل کی کثرت کے بعد آخر کار پیر منور دین نے کہا کہ میں تحقیقاً تو نہیں مانتا مگر تقلیداً حیات عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہوں۔ کیونکہ تم بھی اور تمام بڑے بزرگ بھی کہتے چلے آرہے ہیں۔ لہذا تقلیداً مانتا ہوں۔

تو 1962ء میں ختم نبوة کانفرنس جو چنیوٹ میں ہوا کرتی تھی اس پر حضرت شیخ القرآنؒ تشریف لائے۔ تقریر کی اور مجھے ساتھ لیگئے اور میں نے انکی مسجد (چک منگلا کی جامع مسجد) میں تقریر کی۔

وہ بیٹھ کر سنتے رہے۔ جسوقت تقریر ختم ہوئی تو مجھے گلے ملے اور کہا۔

واہ مولوی صاحب! تئیں کمال کر دیتا اے۔

اتھے نہ غلام اللہ پہنچیا اے نہ عنایت اللہ کیتھوں دا مقدمہ ہا اور تیں کیتھے دا بنا دیتا۔

کہ واہ مولوی صاحب تو نے تو کمال ہی کر دیا۔ یہاں نہ غلام اللہ پہنچا ہے اور نہ عنایت اللہ پہنچا ہے مقدمہ کہاں کا تھا اور تو نے کہاں کا بنا دیا۔

تو یہ میرا کوئی کمال نہیں ہے بلکہ یہ تو میرے اساتذہ کی تقریر ہے۔ جسکو سنکر پیر منور دین صاحب تقریر کے بعد مجھے گلے ملے اور کہا کہ آج سے میں تحقیقاً حیات عیسیٰ کا قائل ہوں۔ اسکے بعد میں نے مرزا کے کفر پر ان سے بات کی تو بڑے زوردار انداز میں انکی تکفیر کی اللہ نے آپ کے اس خادم کے ذریعہ ان پر حقیقت کو واضح کیا۔ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ:

قرآن یہودیوں اور عیسائیوں کے ہر باطل عقیدہ کی تردید کرتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کے بارے جو عیسائیوں کا عقیدہ ہے تو قرآن نے انکی تردید نہیں کی بلکہ تائید کی ہے تو معلوم ہوا کہ انکا یہ عقیدہ صحیح ہے۔ کیونکہ قرآن نے انکے غلط عقائد کی تردید کر دی اور صحیح کی تائید کر دی۔ عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے یہ بھی صحیح ہے اور عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اٹھائے گئے ہیں اور انہوں نے دوبارہ آنا ہے یہ عقیدہ بھی صحیح ہے۔

باقی یہودیوں اور عیسائیوں کے صلیب وقتل یا مائی مریم پر بہتان کے عقائد تھے تو قرآن نے ایک ایک کا رد کیا۔

تو ہم کہتے ہیں کہ اگر رفع ونزول والا عقیدہ بھی غلط تھا تو اسکا رد کیوں نہیں کیا؟ اگر رد نہیں کیا بلکہ تائید کی ہے تو معلوم ہوا کہ انکا یہ عقیدہ صحیح ہے۔

اگر کوئی عیسائی آپکو کہے کہ میرے چاروں عقیدوں (ابنیت، الوھیت، صلیب وکفارہ) کی تردید ہو چکی ہے میرے اس عقیدہ رفع ونزول کی تردید دکھلاؤ میں تب تمھیں درست مانتا ہوں تو آپ کیا دکھلائینگے؟

لامحالہ طور پا ماننا پڑیگا کہ انکا یہ عقیدہ صحیح ہے۔

تو یہ ہے خلاصہ میرے اساتذہ کی نایاب تقریر کا۔

مرزائیوں کا وفات عیسیٰ علیہ السلام پر قرأتِ شاذہ سے استدلال:

مرزائی مسلمانوں کو طرح طرح کے شبہات کے ذریعہ ورغلاتے ہیں کہ کسی نہ کسی طریقے سے انکے ایمان کو متزلزل کیا جاسکے۔

اب وہ وفات مسیح علیہ السلام پر آیت کی قرأت شاذہ پیش کرتے ہیں۔

وَ انّ مِنْ اھلِ الکتاب اِلا لیو منَنَّ بِہٖ قبل موتِہٖ

میں ایک قرأت شاذہ ہے۔ قبل موتِہٖ کی ضمیر ایک قرأت شاذہ میں قبل موتھم ہے۔ اور معنی یہ ہونگے کہ ہر اہل کتاب اپنی موت سے قبل اس پر ایمان لے آتا ہے۔ تو اب ضمیر کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام نہ رہا بلکہ اہل کتاب ہیں۔ لہذا اس آیت سے حیات عیسیٰ ثابت نہیں ہوسکتی۔

جواب:۔

اسکا جواب یہ ہے کہ یہ قرأت شاذہ ہے۔ متواترہ نہیں ہے۔ متواترہ کے مقابلہ میں شاذہ کا اعتبار نہیں ہوتا۔ علماء نے ایک قاعدہ لکھا ہے کہ اگر قرأت شاذہ ہو اور وہ متواترہ کے برخلاف ہو تو اسکا ایسا معنی کرو جو متواترہ کے خلاف نہ ہو۔

تو یہاں قرأت متواترہ "موتہٖ" والی ہے اور اگر قرأت شاذہ موتھم کا اگر معنی لیں تو اس میں ایسی تاویل کرنی پڑیگی جو قرأت متواترہ کے خلاف نہ ہو۔

کہ کوئی اہل کتاب میں سے نہیں مگر وہ ایمان لے آیگا عیسیٰ علیہ السلام پر اپنے مرنے سے پہلے۔

تو پھر یہ آیت اس بات سے نکل گئی کہ اس میں عیسیٰ علیہ السلام کی موت وحیات کی بات ہو۔ اور وہ (حیات) دوسرے دلائل سے ثابت ہے۔ اور مذکورہ معنی کی صورت میں اسکا یہ مطلب رکھو کہ آیا اہل کتاب جو اپنے مرنے سے پہلے ایمان لے آیا کیا اسکا ایمان معتبر ہے یا نہیں؟

(مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرأت شاذہ کے قول کا جواب بڑے ہی عمدہ انداز میں دیا ہے جو انکی تصنیف حیات عیسیٰ علیہ السلام سے بعینہ نقل کیا جاتا ہے۔ از مرتب)

ترجیح ارجح وتصحیح اصح:

جمہور سلف اور خلف کے نزدیک آیت کی تفسیر میں راجح اور مختار قول اول ہے اور دوسرا قول ضعیف ہے۔ اس لیے کہ اس قول کا دارومدار ابی بن کعبؓ کی قرأت پر ہے اور یہ قرأت شاذ ہے۔ کسی صحیح یا حسن سند سے بھی ثابت نہیں۔ سند کے راوی ضعیف اور مجروح ہیں۔ تفسیر ابن جریر میں اس قرأت کی اسانید مذکور ہیں اور علی ہذا اس باب میں جس قدر روایتیں ابن عباسؓ سے مروی ہیں وہ بھی ضعیف ہیں امام جلیل وکبیر حافظ عماد الدین بن کثیرؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

و اولی هذه الاقوال بالصحة القول الاول وهو انه لا یبقی احد من اهل الکتاب بعد نزول عیسیٰ علیه السلام الا امن به قبل موته ای قبل موت عیسیٰ علیه السلام و لا شك ان هذا الذی قاله ابن جریر هو الصحیح لانه مقصود من سیاق الایة وهذا القول هو الحق کما سنبینه بالدلیل القاطع ان شاء الله تعالیٰ وبه الثقة و علیه التکلان۔ ❶

ترجمہ: حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ صحیح قول فقط یہی ہے کہ دونوں ضمیریں عیسیٰ علیہ

❶ تفسیر ابن کثیر ص ۲۳۳ ج ۳

السلام کی طرف راجع ہیں اور آیت کی تفسیر اس طرح کی جائے کہ آئندہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ جس میں تمام اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ایمان لے آئیں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام بے شک رسول ہیں اور یہی ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار فرمایا ہے اور کوئی شک نہیں کہ یہی صحیح اور درست ہے کیونکہ سیاق آیت سے عیسیٰ علیہ السلام ہی کا ذکر مقصود ہے اور یہی قول حق ہے جیسا کہ ہم اس کو دلیل قطعی سے ثابت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی پر اعتماد ہے اور اسی پر بھروسہ ہے۔

اور دلیل قطعی وہ احادیث متواترہ ہیں کہ جن میں صراحۃً یہ مروی ہے کہ قیامت کے قریب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ اور اس وقت کوئی شخص ایسا باقی نہ رہے گا کہ جو عیسیٰ علیہ السلام پر عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے آئے۔

تطبیق وتوفیق:

جاننا چاہیے کہ دو قرأتیں دو مستقل آیتوں کا حکم رکھتی ہیں ابیؓ بن کعب کی قرأت سے ہر کتابی کا اپنے مرنے سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لانا معلوم ہوتا ہے۔ اور قرأت متواترہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ آئندہ میں تمام اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے حضرت علیہ السلام پر ضرور ایمان لے آئیں گے۔ ان دونوں قرأتوں میں کوئی تعارض نہیں دونوں حق ہیں۔ ہر ایک قرأت بمنزلہ مستقل آیت کے ہے جو حجت ہے۔ ہر کتابی اپنے مرنے کے وقت بھی حضرت مسیح کی نبوت پر ایمان لاتا ہے اور جب قیامت کے قریب حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اس وقت بھی ہر کتابی حضرت مسیح علیہ السلام کی موت سے پہلے حضرت مسیح علیہ السلام پر ضرور ایمان لے آئے گا۔ قرأت متواترہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور نزول کا ذکر ہے اور اہل کتاب کے اس ایمان کا ذکر جو نزول کے بعد لائیں۔

اور ابیؓ بن کعب کی قرأت شاذہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات اور نزول کا ذکر نہیں۔ نہ حیات کا ذکر ہے نہ وفات کا، فقط اہل کتاب کے اس ایمان کا ذکر ہے کہ جو اہل کتاب اپنی روح

نکلتے وقت لاتے ہیں۔ غرض یہ کہ ہر قرأت میں ایک جدا واقعہ کا ذکر ہے۔ جیسا کہ الٓمٓ غلبت الروم میں دو قرأتیں ہیں۔ ایک معروف اور ایک مجہول اور ہر قرأت میں علیحدہ علیحدہ واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن حضرات صحابہؓ اور تابعینؒ سے یہ قرأت شاذہ منقول ہے وہ سب کے سب بالاتفاق حضرت مسیح علیہ السلام کے بجسدہ العنصری آسمان پر اٹھائے جانے اور قیامت کے قریب آسمان سے اترنے کے بھی قائل ہیں چنانچہ تفسیر درمنثور میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے کہ جو لوگ حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول سے پہلے مریں گے وہ اپنی موت کے وقت حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان لاتے ہیں اور جو اہل کتاب حضرت مسیح کے زمانہ نزول کو پائیں گے وہ تمام حضرت مسیح علیہ السلام پر حضرت مسیح علیہ السلام کی موت سے پہلے ایمان لائیں گے۔ لہٰذا ابی بن کعبؓ کی قرأت نزول عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے مرنے والوں کے حق میں ہے اور قرأت متواترہ ان لوگوں کے حق میں ہے کہ جو نزول کے بعد حضرت مسیح کی موت سے پہلے ایمان لائیں گے۔

(حیات عیسیٰ علیہ السلام از مولانا ادریس کاندھلوی احتساب قادیانیت ج ۲ ص ۲۰۵ تا ۲۰۷)

باقی ہم یہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسولؐ نے جس وقت حدیث نزول مسیح بیان کی اور اسکے بعد دلیل میں یہ آیت مذکورہ بالا ان من اهل الكتاب الخ پڑھی ہے۔ تو یہ آیت ہمارے لئے قرآن سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کی دلیل بن گئی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر کیسے گئے؟

اب یہ سوال ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر کیسے گئے؟

آسمان کیسے پار کر گئے؟

تو میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ جب ہم خدا کو قادر مانتے ہیں تو یہ خدا کیلئے کونسا مسئلہ ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان کیسے پار کر گئے؟ تو ہم کہتے ہیں کہ واقعتاً وہ نہیں جا سکتے۔

اسی طرح کفار نے حضور علیہ السلام کو کہا تھا کہ تم ہمارے سامنے جاؤ اور جا کر کتاب لاؤ تب

ہم مانیں گے تو

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تو نہیں جا سکتا۔

تو مرزائی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ تو نہ گئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیسے چلے گئے؟

ہم کہتے ہیں کہ نہ عیسیٰ علیہ السلام جا سکتے ہیں اور نہ حضور علیہ السلام۔ جانے کا مسئلہ نہیں بلکہ لیجانے کا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اليه

بلکہ اللہ اسے لے گیا ہے۔ عیسیٰ خود تو نہیں گئے اور اسی طرح آسمانوں پر معراج کی رات حضور ﷺ کو بھی رب لیگئے ہیں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔

میں خود تو نہیں جا سکتا میں ایک بشر و رسول ہوں۔

اگر اللہ لیجائیں تو کوئی حرج نہیں۔

تو قرآن و حدیث سے بدیہاً ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ خود آسمانوں پر لیگئے ہیں وہ خود نہیں گئے۔ اور اللہ کی ذات اس پر قادر ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کیا کھاتے پیتے ہیں؟

ایک اور سوال بھی انکی طرف سے بڑی شدومد سے ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کیا کھاتے پیتے ہیں؟

اسکے الزامی جواب تو کئی ہیں۔

لیکن تحقیقی جواب یہ ہے۔

علامہ شعرانیؒ نے الیواقیت والجواہر میں لکھا ہے کہ:

فان قيل : فما الجواب عن استغنائه عن الطعام والشراب مدة رفعه فان الله تعالى قال وما جعلنٰهم جسدًا لا ياكلون الطعام الاية۔ فالجواب:

ان الطعام انما جعل قوة لمن يعيش فی الارض لانه مسلط عليه الهواء الحار و البارد فينحل بدنه فاذا انحل عوضه اللّٰه تعالىٰ بالغذاء اجراء لعادته فی هذه الخطة الغبراء واما من رفعه اللّٰه الى السماء فحينئذٍ طعامه التسبيح وشرابه التهليل۔ (اليواقيت الجواهر ج ٢ ص ٢٢٩)

ترجمہ: ''اگر کوئی عیسیٰ علیہ السلام کی بابت یہ سوال کرے کہ آسمان پر قیام کے دوران انہیں کھانے پینے سے کیسے استغناء ہوگا؟ جبکہ ارشاد باری ہے:

''کہ ہم نے کوئی ایسا جسم نہیں بنایا کہ جو کھاتا پیتا نہ ہو''

تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جو زمین پر رہنے والا ہے اس کے بدن کی قوت کیلئے کھانا بنایا گیا ہے اس لیے کہ اس کے جسم پر گرم اور سرد ہواؤں کا عمل دخل ہے جن سے جسم تحلیل ہوتا ہے۔ اس اثر پذیری کے پیش نظر قدرت نے کھانے کے عمل کو رکھ دیا ہے۔ باقی جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر اٹھالیا بس اس کا وہاں کھانا پینا تسبیح وتہلیل ہے۔''

پس وہاں اس دن رات کے اثرات نہیں پڑتے۔ وہ جس حالت میں گئے ہیں اسی حالت میں واپس آنا ہے۔

حدیث میں ہے کہ جسوقت وہ آئیں گے پانی کے قطرے انکے بالوں سے ٹپک رہے ہونگے۔ (مسلم) کیونکہ وہ جسوقت اٹھائے گئے تو غسل کے فوراً بعد والی حالت میں اٹھائے گئے تھے۔ اتنی مدت کے بعد انہوں نے اسی طرح ہو کر آنا ہے۔ اس واسطے انکی حالت میں کوئی تغیر نہیں آنا۔

٢) آدم علیہ السلام کی طرح جو خوراک انکی دنیا سے قبل تھی وہی ہوگی۔ کیونکہ دونوں ایک دوسرے سے بعض اوصاف میں مطابقت رکھتے ہیں۔

مرزائیوں کیلئے ایٹم بم:

یہ تو تحقیقی طور پر جوابات تھے۔ اب ذرا الزامی طور پر مرزائیوں کا منہ بند کرنے کیلئے مرزا کی

کتابوں سے ایک حوالہ دیتا ہوں جسکا نام میں نے ایٹم بم رکھا ہوا ہے۔ پنجابی میں اسے ''موڑی'' کہا کرتا ہوں (پچانہ)

مرزائیوں کے جتنے اعتراضات ہیں وہ سب ختم ہو جاتے ہیں وہ ایسا ایٹم بم ہے۔

مرزا کی خدا نے عقل ختم کی ہوئی تھی اس نے لکھ دیا:۔

هذا هو موسى فتى اللّٰه الذى اشار اللّٰه فی کتابه الىٰ حياته وفرض علينا ان نؤمن بانه حیّ فی السماء ولم يمت وليس من الميّتين۔ (نور الحق در روحانی خزائن ص ٦٩ ج ٨)

یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے جسکی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔ اب ہم کہتے ہیں کہ مرزائی جتنی بھی وفات مسیح علیہ السلام پر آیات پیش کرتے ہیں تو آپ کہیں کہ اگر عیسیٰ مر گیا۔

تو پھر موسیٰ بھی مر گیا۔

اگر موسیٰ زندہ رہ سکتا ہے تو عیسیٰ بھی زندہ رہ سکتا ہے۔

مرزائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر کیسے چڑھا؟

ان کو کہو جیسے موسیٰ چڑھا۔

اگر موسیٰ کھاتے پیتے ہیں تو عیسیٰ بھی کھاتے پیتے ہیں۔ اگر موسیٰ نماز پڑھتے ہیں تو عیسیٰ بھی نماز پڑھتے ہیں۔ جو کام موسیٰ علیہ السلام کر سکتے ہیں وہ عیسیٰ علیہ السلام بھی کر سکتے ہیں۔

دوسرا حوالہ:

مرزا کہتا ہے۔

بل حياةُ كليم اللّٰه ثابت بنصّ القرآن الكريم الخ۔ (حمامة البشرى در روحانی خزائن ص ٢٢١ ج ٧)

تو مرزا کہتا ہے کہ:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات قرآن کریم کی نص صریح سے ثابت ہے کیا تو قرآن نہیں پڑھتا؟ کہ جب حضور علیہ السلام معراج پر گئے تھے تو موسیٰ علیہ السلام سے ملے تھے اور ملاقات میں شک نہ کر۔ کیونکہ مردے تو زندہ کو مل نہیں سکتے۔''

تو مرزا کے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ:

موسیٰ علیہ السلام کی حیات قرآن سے ثابت ہے اور ہم پر فرض ہے کہ ہم انکی حیات پر ایمان لائیں کیونکہ وہ نہ مرے ہیں اور نہ مُردوں میں سے ہیں۔

تو میں کہا کرتا ہوں وہ جو اعتراض عیسیٰ علیہ السلام پر کریں۔ آپ آگے موسیٰ علیہ السلام کو کھڑا کر دیں۔ ہم کو مزید دلائل کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ یہ ایٹم بم ہی کافی ہے۔ بہر حال عیسیٰ علیہ السلام کو بھی خدا تعالیٰ لیگئے اور حضور ﷺ کو بھی وہی لیگئے وہ خود نہیں گئے اور رب قادر ہے۔ جو رب کو قادر نہیں سمجھتا وہ کافر ہے۔

سر سیّد کا نظریہ:

بعض نام نہاد مسلمان بھی عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول کے قائل نہیں تھے جیسے سر سید احمد خان نیچری تھا۔ عیسیٰ علیہ السلام کے بغیر باپ کے پیدا ہونے کا بھی منکر تھا۔ رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کو بھی نہیں مانتا تھا بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں موت کا قائل تھا۔

ہم یہ کہتے ہیں مرزا نے کوئی نئی بات نہیں نکالی۔

مرزا سے پہلے اس نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا ہے۔ اس نے تمام معجزات سے انکار کیا ہے تو مرزا نے بہت سی چیزیں سر سیّد سے لی ہیں۔

سر سید ہر اس چیز کا منکر ہے جو عقل کے خلاف ہو۔ جتنی چیز یا بات تمہاری عقل میں آجائے بس وہی ہے۔

اسکا معنی یہ ہے کہ: خدا کی کوئی قدرت نہیں۔ وہ محدود ہے۔ وہ نیچری تھا اور نیچر (فطرت) کا

قائل تھا حالانکہ دن رات اس دنیا میں ایسے مشاہدے ہوتے رہتے ہیں جو فطرت سے ہٹ کر ہیں۔

جھوٹ آخر جھوٹ ہے:

اب بعض حضرات کو بیٹھے بیٹھے یہ سوجھتا ہے کہ نزول مسیح علیہ السلام پر دلائل کی کمی کی وجہ سے مرزا نے دعویٰ نبوت کیا۔

حالانکہ یہ بات غلط ہے۔

ختم نبوۃ کا عقیدہ تو دوٹوک ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

لا نبیَّ بَعْدِی

میرے بعد کوئی نبی نہیں

لیکن اسکے باوجود جھوٹے نبی ہوئے ہیں۔ اسکا یہ معنی نہیں کہ ختم نبوۃ پر دلائل نہیں ہیں۔

ایک غدار و کذاب ''لا'' نامی شخص تھا۔ اسنے نبوّت کا دعویٰ کر دیا اور دلیل یہ دی کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔

لا نبیَّ بَعْدِی

کہ میرے بعد ''لا'' نبی ہوگا۔ تو یہ حدیث میری نبوت کی دلیل ہے۔

اسی طرح سجاح نامی عورت نے بھی دعویٰ نبوت کیا۔ اس سے پوچھا گیا کہ تو کیسے نبی بن گئی عورت تو کوئی نبی ہوئی نہیں ہے۔ اسنے کہا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ

خاتمُ النبیین لا نبی بَعْدِی

اسکا مطلب یہ ہے کہ پہلے جو مرد نبی آئے تھے وہ اب ختم ہو گئے اب کوئی مرد نہیں ہوگا بلکہ عورتیں نبی ہونگی۔ جو بھی باطل ہیں انہوں نے قرآن وحدیث سے کھینچا تانی کر کے اپنا مطلب تو بنا لیا ہے۔ یہ سب باطل تاویلات اور جھوٹے سہارے ہیں۔ سچ بہر حال سچ ہوتا ہے۔ جھوٹ اور باطل کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا۔

نبوت کے جھوٹے دعویدار سے دلیل طلب کرنا کفر ہے:

اب آپکوایک لطیفہ سے قبل امام ابوحنیفہؒ کا فتویٰ سناتا ہوں۔ امام ابوحنیفہؒ کا فتویٰ ہے جو حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے اور جو اس سے دلیل طلب کرے وہ بھی کافر ہے۔ یہ امام صاحب کا فتویٰ ہے۔

وہ فرماتے ہیں کہ اس سے دلیل اسلئے طلب کی ہے کہ اسے شک پڑا ہے۔ دو اور دو چار ہیں اب اگر کوئی کہے کہ دو اور دو پانچ ہیں تو دو اور دو پانچ کہنے والے سے کوئی دلیل طلب نہیں کریگا بلکہ اسے بے وقوف کہیں گے۔

امام صاحب فرماتے ہیں کہ اسے حضور ﷺ کی ختم نبوت پر شک پڑا ہے تب اس نے دلیل طلب کی ہے۔ لہذا وہ کافر ہوگیا۔ ان جھوٹے مدعیان نبوت سے دلیل طلب کرنے کی ضرورت نہیں۔ جھوٹے مدعیان نبوت کا علاج تلوار صدیقی ہے۔

میں نے آپکا کافی وقت لیا ہے۔ بڑی تفصیل سے رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام پر گذارشات عرض کی ہیں اور مرزائیوں کے چیدہ چیدہ اعتراضات کا تحقیقی طور پر جائزہ لیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حق سمجھنے اور اس پر استقامت کی توفیق نصیب فرمائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

حیات مسیح اور ”خسوف وکسوف“

مناظرہ کی کامیابی کی مختصر تفصیل

عنائت پور بھٹیاں ضلع جھنگ

الحمد للّٰہ وحدہٗ والصّلوٰۃ والسّلام علی من لا نبی بعدہ

اما بعد فاعوذباللّٰہ من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ۔

اذ قال اللّٰہ یٰعیسی ابن مریم اذکر نعمتی علیک وعلیٰ والدتک اذا یدتک بروح القدس وتکلم الناس فی المہد و کہلاج واذ علمتک الکتٰب و الحکمہ والتورۃ والا نجیل ج۔

وقال النبی ﷺ عن عبد اللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ ﷺ ینزل عیسٰی ابن مریم الی الارض فیتزوج و یولد ویمکث خمساواربعین سنۃ ثم یموت فید فن معی فی قبر فاقوم انا و عیسٰی بن مریم فی قبری فاقوم (مشکوٰۃ شریف باب نزول عیسی فصل ثالث ص ۴۸۰)

صد ق اللّٰہ مولٰنا العلی العظیم

وصد ق رسولہ النبی الکریم

حضرات محترم!

چودھویں صدی میں آپ کے اس گاؤں میں حاضری ہوئی تھی۔اب پندرھویں صدی ہے۔ زندگی کا کوئی پتہ نہیں ہے۔دواڑھائی سال قبل میرا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔دوسری گاڑی کے پانچوں آدمی مرگئے۔ہم چاروں بچ گئے۔میں شدید زخمی ہوگیا تھا۔مرزائیوں نے بڑی خوشیاں کیں۔ مٹھائیاں تقسیم کیں،دیگیں پکائیں۔ربوہ کے سکولوں میں چھٹی ہوگئی کہ مولوی منظور مرگیا ہے۔

لیکن اللہ کو ابھی انکی خوشی منظور نہ تھی۔اللہ نے دوبارہ زندگی دے دی۔شاید اللہ نے ابھی کچھ اور کام بھی لینا ہو۔

میں اپنی صحت یابی کے بعد دومرتبہ لندن گیا ہوں دومرتبہ سعودی عرب کا چکر لگا آیا ہوں۔ ایک دفعہ بنگلہ دیش سے ہوآیا ہوں۔ابھی حج سے پہلے اڑھائی ماہ انگلینڈرہ کے آیا ہوں۔تاکہ مرزاطاہر کو بھی پتہ چل جائے کہ ابھی میں زندہ ہوں (الحمدللہ)

تو میں نے کہا کہ چلتے چلتے عنائیت پور بھٹیاں کا بھی چکر لگا آؤں انکی دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ ابھی چند روز قبل مرزائیوں اور مسلمانوں کے مابین مناظرہ ہوا ہے۔الحمدللہ مناظرہ کے اچھے اثرات ہوئے بعض کو رب نے توفیق دی اور انہوں نے توبہ کرلی۔اور مرزائیت کو خیرباد کہہ دیا۔ بابا محمد بخش کتنا خوش نصیب ہے کہ ۲۶ تاریخ کو توبہ کی۔اور ۲۹ تاریخ کو فوت ہوگیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انما العبرۃُ بالخوایتم۔

انسان کا اعتبار خاتمہ کیساتھ ہے۔

آدمی ساری زندگی کفر کرتا ہے۔آخر عمر میں اللہ ہدایت دے دیتا ہے۔ایک آدمی ساری زندگی نیکی کرتا رہتا ہے مرنے سے پہلے کوئی ایسی بات بنتی ہے کہ کفر کرکے مرجاتا ہے۔اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم امت کو دعا سکھلاتے تھے کہ:

''اے اللہ میرا خاتمہ اچھا ہو''

میں یہ سن کر بہت خوش ہوا اور میں نے مولنٰا غلام محمد صاحب سے کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں بھی حاضر ہو کر ان خوش نصیبوں کو مبارکباد دوں جن کو اللہ نے ہدایت عطا فرمائی۔

ہدایت اللہ کے اختیار میں ہے:

ہدایت اللہ کے اختیار میں ہے یہ نہ مولوی منظور چنیوٹی کے پاس ہے نہ مولوی غلام محمد (خطیب آف عنایت پور بھٹیاں) کے پاس ہے۔ حتیٰ کہ یہ تو حضور اکرمؐ کے قبضہ میں بھی نہ تھی۔ کہ جسکو چاہیں ہدایت دیں۔

اللہ نے چاہا تو بلال حبشی رضی اللہ عنہ و سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جیسوں نے کلمہ پڑھ لیا اگر رب نے نہ چاہا تو حقیقی چچے ابولہب اور ابو طالب ہدایت سے محروم رہ گئے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب کو انکی زندگی کے آخری لمحات میں کہا کہ میرے کان میں کلمہ پڑھ لے۔ تاکہ میں گواہی دے سکوں۔ وہ تیار بھی ہو گیا لیکن ابوجہل جیسوں نے کہا کہ ابو طالب!

''مرتے وقت یہ داغ نہ لگوانا''

کہ لوگ کیا کہیں گے کہ مرتے وقت ماں باپ کا دین چھوڑ گیا۔ ان کم بخت کے عار دلانے کی وجہ سے ابو طالب کلمہ نہ پڑھ سکا۔ تو معلوم ہوا کہ برادری کے طعنے بھی قبول ہدایت میں بہت بڑی رکاوٹ ہوتے ہیں۔

ہدایت اللہ کے اختیار میں ہے چاہے مولوی غلام محمد کے ذریعے کسی کو دے دیں یا کسی اور کے ذریعے سے۔

حسن محمود عودہ کا قبول اسلام:

اس گنہگار کے ہاتھوں پر بڑے بڑے قادیانی مسلمان ہوئے ہیں۔ افریقہ میں ہزاروں قادیانی مسلمان ہوئے ہیں۔ وہاں ایک پوری جماعت مع انکے امام مسلمان ہوگئی۔ مرزا طاہر کا

سیکرٹری حسن محمود عودہ لندن میں ہوتا ہے۔ جسکا دادا، نانا 1924ء میں مرزائی ہوئے تھے۔ یہ عرب تھے فلسطین کے رہنے والے جسکا پورا خاندان مرزائی ہے۔ اسنے تعلیم بھی قادیان جا کر حاصل کی اور شادی بھی وہیں پر کر لی پھر مرزا طاہر جب فرار ہو کر لندن پہنچا تو اسنے اسکو بلوایا اور اپنا سیکرٹری بنایا پھر عربی میں ایک رسالہ ''التقویٰ'' نکالا۔ اس کو اس کا چیف ایڈیٹر بنایا۔ 1989ء میں یکم اکتوبر کو اس گنہگار کے ہاتھوں وہ مسلمان ہو گیا۔

وجہ یہ بنی کہ میرے متعلق مرزا طاہر نے 1988ء میں ایک تقریر کی اور دعویٰ کیا کہ 15 ستمبر 1989ء سے پہلے منظور احمد چنیوٹی نے مرجانا ہے۔ اس پر مباہلہ کی دعوت کا اثر پڑتا ہے۔ یہ خدا کی پکڑ میں آئیگا اور مر جائیگا۔

میں 13 اگست 1989ء کو لندن گیا ویمبلے ہال لندن میں گستاخ رسول رشدی ملعون کیخلاف کانفرنس تھی۔ میں نے وہاں تقریر کی پھر جب میں اپنی قیام گاہ پر آیا۔ حسن محمود عودہ رابطہ کر کے ملاقات کیلئے آگیا۔ اس نے کہا کہ مرزائیت کے بارے شبہات کا تو میں پہلے ہی سے شکار ہوں۔ لیکن میں 15 ستمبر دیکھنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ مرزا طاہر نے کہا ہے کہ پندرہ ستمبر تک منظور چنیوٹی نے مرجانا ہے اگر آپ اس تاریخ تک زندہ رہے تو میں آکر مسلمان ہو جاؤنگا۔ میں نے اسے کہا کہ پندرہ ستمبر تک مجھے موت نہیں آئیگی۔ موت کا علم تو رب کے پاس ہے۔ لیکن مرزائی جب میرے متعلق پیشگوئی کر دیں کہ اس نے فلاں تاریخ تک مرجانا ہے۔ تو مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ اب اس تاریخ تک میں نے مرنا نہیں۔ مجھے دوستوں نے کہا کہ ابھی پاکستان نہ جاؤ اکتوبر قریب ہے پھر آنا پڑیگا۔ میں نے کہا کہ نہیں میں پھر آؤنگا۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ میں نے پندرہ ستمبر تک تو مرنا نہیں ہے۔ اگر مرا تو بعد میں مرونگا۔ میں وہاں سے آگیا میں نے آکر اخبارات میں اعلان کر دیا کہ پندرہ ستمبر گزر گئی تو سولہ ستمبر کو میں لاہور کے ''فلیٹی ہوٹل'' میں پریس کانفرنس کرونگا۔

''جنگ'' اخبار والوں نے خبر لگادی کہ اگر مولانا پندرہ ستمبر تک زندہ رہے تو سولہ ستمبر کو پریس کانفرنس کرینگے۔ میں نے ''اگر''، ''مگر'' نہیں لگائی تھی۔ میں نے واضح کہا تھا کہ پندرہ ستمبر گزر گئی

تو میں سولہ ستمبر کو آ کر پریس کانفرنس کرونگا۔ میں نے سولہ ستمبر کو جا کر پریس کانفرنس کی۔ اور زندہ رہا اور ابھی تک زندہ پھر رہا ہوں۔ پھر یکم اکتوبر کو "لندن ویمبلے ہال" میں ہماری ختم نبوت کانفرنس تھی۔ تو جب حسن محمود عودہ نے مجھے دیکھا تو وہ سٹیج پر آ گیا۔ اور اسنے آ کر اعلان کر دیا کہ

"مرزائیت جھوٹا مذہب ہے میں اس پر لعنت بھیجتا ہوں"

اور میں توبہ کرتے ہوئے مسلمان ہوتا ہوں۔

نعرہ تکبیر : اللہ اکبر

اسلام : زندہ باد

حضرات محترم!

میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ہدایت اللہ کے پاس ہے۔ ہاں اگر کوئی ضد اور تعصب کو نکال کر حق کا متلاشی ہو کر بات سنے گا تو اللہ اسکے لئے بھی راستے، دروازے کھول دیتے ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنھوں نے حق کی تحقیق کیلئے مناظرہ کرایا۔ اور سنا اور پھر انکا شرح صدر ہو گیا کہ مرزا قادیانی جھوٹا ہے۔ نبی و مہدی تو دور کی بات یہ تو ایک سچا انسان بھی ثابت نہیں ہوتا۔ انکو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے دی۔

مرزا کا کردار مرزائیوں کیلئے موت ہے: (دو واقعے)

میں نے علاقہ کے دوسرے قادیانیوں کی خدمت میں بھی چند گزارشات پیش کرنی ہیں۔ باقی تو پانچ گھنٹے کا مناظرہ بڑا لمبا مناظرہ ہے یہ تو ہمارے شاگرد عزیز مولوی غلام محمد صاحب نے کیا ہے۔ ہماری ٹکر تو مرزا طاہر کے والد مرزا محمود اور انکے رئیس المناظرین قاضی نذیر سے رہی ہے۔

میں حیران اور خوش بھی تھا کہ موضوع "مرزا کی سیرت" کیسے رکھ لیا گیا یہ تو انکے لئے موت ہے۔ ایک طرف زہر کا مٹکا رکھ دو وہ تو یہ پی جائینگے لیکن مرزا صاحب کی سیرت پر بات نہیں کرینگے۔

پتہ معلوم مولوی غلام محمد نے کیسے منوالیا؟

پہلا واقعہ:

میں نے دو دفعہ انہیں پھنسایا ہے ایک دفعہ "ڈاور" (چناب نگر کا مضافاتی علاقہ) میں دو گھنٹے لگا کر یہ موضوع منوایا مولانا لال حسین اختر بھی تھے۔ مناظرہ کا پہلا موضوع ختم نبوت تھا۔ میں نے کہا کہ ختم نبوت کے بعد مناظرہ مرزا کی سیرت پر ہوگا۔ جسکو تم مجدد، مہدی اور مسیح و نبی کہتے ہو۔ پہلے اسکو دیکھتے ہیں کہ کیا وہ ایک شریف انسان بھی ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔ اپنی تحریروں کیمطابق۔

یا تو اسے چھپا کر رکھو تبلیغ نہ کرو۔ اگر تم نے جب دعوت دینی ہے کہ مہدی آگیا ہے مسیح آگیا ہے تو ہمارا حق ہے کہ ہم اسے دیکھیں، پرکھیں یا ایسے ہی آنکھیں بند کر کے مان لیں جیسے تم نے کوئی گائے بھینس جانور لینا ہو تو پہلے اسکا دودھ دوہتے ہو۔ اسے دیکھتے ہو۔ کوئی گھوڑی لینی ہو تو اسکو پہلے دوڑا کر پھر لیتے ہو یا آنکھیں بند کر کے لیتے ہو؟ اسے مہدی و مسیح اور نبی مانتا ہے اسکو دیکھیں نہیں کہ اسکا بچپن کیسا تھا۔

اسکی جوانی کیسی تھی۔

اس میں کیا کرتا رہا؟

"ڈاور" میں پھنسایا تو کہنے لگا کہ آج مناظرہ نہیں کرنا پندرہ دنوں کے بعد کرنا ہے۔ میں نے کہا کہ پندرہ دنوں کی مہلت اس لئے مانگ رہا ہے کہ تو نے آنا نہیں۔ کہنے لگا نہیں۔ ہم نے ضرور آنا ہے۔ میں نے کہا کہ میری پیش گوئی ہے کہ تم نے نہیں آنا۔ یہی بات بنی کہ اس دن ختم نبوت پر مناظرہ ہو گیا۔ دوسری تاریخ پر ہم کتابیں لے کر ڈاور پہنچ گئے ہم انتظار کرتے رہے قاضی نذیر تو کیا اس کا کوئی شاگرد یا بچہ تک کوئی بھی نہ آیا۔

دوسرا واقعہ:

ایک دفعہ میں نے اس سے مناظرہ کیا للیانی میں۔ جو ضلع سرگودہا میں ایک گاؤں ہے۔ تین

گھٹنے لگے میں نے اس سے "مرزا کی سیرت" موضوع منوالیا۔ مدعی بھی وہی بن گیا۔ مناظرہ بھی شروع کر دیا۔ پھر جب میری باری آئی تو جیپ ساتھ کھڑی تھی۔ کتابیں صندوقوں میں بند کرتے چار پانچ مناظر اور بھی ساتھ تھے۔ سب میدان چھوڑ کر چلے گئے۔ (تاریخ ساز فتح اسلام کا واقعہ ہے)

الحمد للہ اس گنہگار کے سامنے انکا کوئی مناظر بھی نہ ٹھہر سکا اور نہ ہی انکا دوسرا خلیفہ نہ تیسرا اور نہ ہی چوتھا۔ کہتے تھے کہ خلیفہ صاحب دو ماہ کے دورہ پر گئے ہیں۔ پھر وہ دورہ لمبا ہو گیا۔ چار ماہ کا، پھر اتنا لمبا ہو گیا کہ اب گیارہ سال ہو گئے ابھی تک دورہ ہی پڑا ہوا ہے۔ (یہ ۱۹۹۵ء کی بات ہے)

یہ دورہ اب پڑا ہی رہیگا۔ پاکستان نہیں آئیگا۔ (اور اب اس دورے نے اسے خالق حقیقی کے پاس بھی پہنچا دیا ہے۔ فروری ۲۰۰۴ء)

مرزائیوں کی مذہبی حمیت:

سمجھداروں کیلئے میں ایک اور بات بھی کہتا رہتا ہوں کہ ضیاء الحق نے ان پر آرڈیننس لگا دیا

کہ اذانیں۔۔۔۔۔۔۔نہ دو

کلمے۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہ لکھو

اپنے آپ کو مسلمان۔۔۔۔نہ کہو

اب اسکا فرض تھا کہ یہ جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا تھا بڑا لیڈر تصور کرتا تھا۔ تو یہ یہاں ہی رہتا اور سب سے پہلے اذان یہ خود دیتا۔ کیونکہ اذان تو اسلامی شعائر میں سے ہے۔ جہاں لوگ اذان بند کر دیں۔ وہاں تو قتال و جہاد کا حکم ہے۔ اسکا تو یہ فرض تھا کہ پہلی اذان مسجد اقصیٰ "مرزاڑا" (جو چناب نگر میں انکا اہم مذہبی مرکز ہے) میں کھڑا ہو کر دیتا۔

اور حکومت کو کہتا کہ مجھے کرو گرفتار اور یہ گرفتار ہوتا۔ پیچھے سارے مرزائی لگتے اور جیلوں میں جاتے تو یہ ایک تحریک بن جاتی اگر ہم جیلیں بھر سکتے ہیں تو یہ دین اور ایمان کے لئے جیلیں نہیں بھر سکتے۔ اولیاء جیلوں میں گئے۔ علماء حق جیلوں میں گئے۔۔ اگر یہ چلا جاتا تو کیا ہو جاتا۔ لیکن

اس نے راہ فرار اختیار کرتے ہوئے لندن میں جا کر سکون لیا۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

سزائے موت کا اعلان سنکر اذان دینا:

ایک واقعہ میں کبھی کبھی سنایا کرتا ہوں۔ شاید یہاں سنایا نہ ہو اور آیا بھی بڑی مدت کے بعد ہوں۔ بڑی عمر کے آدمیوں کو علم ہو تو جوانوں کو معلوم نہیں۔ 1953ء میں ختم نبوت کی تحریک چلی۔ بڑی عمر والوں کو تو یاد ہوگا نوجوانوں کو علم نہیں ہے۔ لاہور مارشل لاء لگ گیا۔ ہزاروں نوجوان شہید ہو گئے۔

نوجوان کہتے ختم نبوت زندہ باد   گولی سینے سے پار ہو جاتی

لاہور کے گلی کوچے خون شہیداں سے رنگین ہو گئے۔ ہم نے بھی اپنے علاقے میں تحریک چلائی۔ میں اپنے علاقے ضلع جھنگ میں سب سے آخر میں گرفتار ہوا۔ پہلے تو انہوں نے ہمیں جھنگ میں رکھا۔ جھنگ سے پھر ہمیں 74 قیدیوں کو لاہور بوسٹل جیل منتقل کر دیا گیا۔ میرے کئی ساتھی ابھی زندہ ہیں جو میری گواہی بھی دینگے۔ واقعہ سن لو اور مقابلہ کر لو۔ اپنے خلیفہ اور منظور چنیوٹی کا۔

ہم قیدیوں کیلئے خصوصی ریل گاڑی لائی گئی۔ لاہور پہنچ گئے۔ مارشل لاء کی وجہ سے عجیب عالم تھا۔ اسٹیشن سے پولیس والے ہمیں ہتھکڑیاں لگا کر جیل لے گئے۔

جیل میں ہم سے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے تقریر کی اس نے کہا کہ مولویو! یہ لاہور ہے۔ یہاں مارشل لاء لگا ہوا ہے یہ جھنگ نہیں یہاں تم نعرہ نہیں مار سکتے۔ اذان نہیں دے سکتے۔ جو اذان دیگا اسے گولی مار دینگے شوٹ کر دینگے۔

اسکے بعد ہمیں ایک ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا۔ ایک بجے انہوں نے ہمیں نکالا تا کہ پانی وغیرہ بھر سکیں۔ جس وقت انہوں نے ہمیں باہر نکالا میں نے باہر نکل کر وضو کیا۔ وضو کر کے میں نے اپنی کوٹھی کے سامنے لان میں اذان دینی شروع کر دی۔

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

اشھدان لا الہ الا اللہ اشھدان لا الہ الا اللہ

اشھدان محمد رسول اللہ اشھدان محمد رسول اللہ

اوپر سے آوازیں آئیں کیونکہ کمزور دل بھی ہوتے ہیں انہوں نے کہا او مولوی چنیوٹی!

کیوں گولی کھانا چاہتا ہے؟

کیوں اذان دے رہا ہے۔

میں نے ایک نہ سنی اذان مکمل کی۔ اذان کے بعد میں نے کہا کہ میں نے اذان دی ہے گولی کھانے کیلئے۔ اب جس نے نماز باجماعت ادا کرنی ہو وہ آجائے۔ نماز باجماعت ہوگئی الحمدللہ دس پندرہ مسلمان آگئے۔ اور پہلی نماز ظہر کی جماعت کیساتھ پڑھی۔ ہماری رپورٹ ہوگئی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ایک رباتی تھا۔ اس نے میز کرسی لگا کر عدالت لگائی۔ مجھے بلالیا میرے ساتھ پانچ سات اور بھی چلے گئے۔ اس نے کہا کہ اذان کس نے دی ہے میں نے کہا کہ میں نے دی ہے۔

اس نے کہا کیوں دی ہے؟

میں کہا کہ:

اللہ کا حکم سمجھ کر دی ہے۔ کہ جب نماز کا وقت ہو تو اذان دو۔ یہ اسلامی ملک ہے۔ ہم مسلمان ہیں نماز کا وقت ہوا ہے میں نے اذان دے دی ہے اس نے کہا کہ تجھے پتہ نہیں ہے یہاں مارشل لاء ہے اور مارشل لاء کی خلاف ورزی کرنے والے کی پتہ ہے کہ کیا سزا ہے؟

تو میں نے کہا کہ:

جی گولی سزا ہے۔

تو اس نے کہا کہ:

تو نے کیوں اذان دی؟

میں نے کہا کہ:

گولی کھانے کیلئے دی ہے۔

اس واقعہ کی تصدیق کرلو ہمارے چنیوٹ میں بھی سالار نذر محمد وغیرہ زندہ موجود ہیں۔ جو میرے ساتھی تھے۔ اس نے میرا بیان لکھ لیا۔ اور کوٹھڑی میں مجھے بند کردیا۔ اور کہا کہ رپورٹ اوپر جائیگی۔ اور آرڈر آجائیگا۔

عصر کا وقت ہوا تو میں نے کوٹھڑی کے اندر بھی اذان شروع کردی میں نے کہا کہ گولی تو لگنی ہے چاہے ایک اذان ہو یا دس اذانیں۔ اذان تو دیتا رہوں اور ہر نماز اذان کے ساتھ پڑھوں۔ مغرب اور عشاء کی اذانیں بھی دیں لیکن عشاء کے وقت میرے ساتھ کئی اور بھی اذانیں دینے لگے۔

صبح ہوئی تو ہر کوٹھڑی سے اللہ اکبر کی صدائیں آنے لگیں۔ جنہوں نے کبھی اذان دی بھی نہیں تھی وہ بھی اذان سیکھ کر اذان دینے لگے۔

ارادے جن کے پختہ ہوں:

حضرات محترم!

اس وقت یہ پتہ نہیں تھا۔ کہ ہمیں گولی نہیں لگی۔ گولی لگنے کا یقین کرکے اذان دی تھی۔ گولی کی سزا سنکر اذان دی تھی۔

عنایت پور کے مرزائیو!

میں زندہ بیٹھا ہوں، مصیبتیں برداشت کی ہیں۔ جیلوں کو کاٹ چکا ہوں۔ بھٹو کو میں نے دیوث اور بے غیرت خنزیر اعظم اور چنگیز کا بیٹا کہا۔ میری تقریریں نوٹ ہوئیں، مقدمے بنے، ہائیکورٹ گئے۔ چیف جسٹس اقبال نے یہ جملے دیکھے سرخ لائنیں لگی ہوئی تھیں۔

مجھے دیکھ کر کہا کہ مولوی صاحب!

ان جملوں کو پڑھو لیکن دل میں پڑھنا زور سے نہیں تاکہ کوئی اور نہ سنے اور یہ بتلا کہ یہ جملے تو نے کہے ہیں یا نہیں؟ میں نے کہا کہ میں نے یہ جملے کہے ہیں۔ سٹیج پر بھی کہے ہیں۔ اور تیری

عدالت میں بھی کہہ رہا ہوں۔

جیل گئے، بیڑیاں لگیں، ماریں پڑیں، تکلیفیں اٹھائیں۔ شیخ رشید بہاولپور جس جیل میں ہے اور قید تنہائی کاٹ رہا ہے۔ ❶

مجھے بھی قید تنہائی میں رکھا گیا۔ اس کو تو بیڑیاں نہیں لگی ہوئیں۔ مجھ کو تو بیڑیاں لگی ہوئی تھیں۔

جون جولائی کا مہینہ تھا پنکھے اور بلب کا کنکشن کاٹ دیا گیا۔ یہ سب کچھ اس وقت ہوتا ہے جب ایمان کی چنگاری ہو۔

تو مرزا طاہر کیلئے سزائے موت نہیں تھی۔ (اگر چہ وہ اسکا مستحق ہے) کتنی سزا تھی؟ تین سال قید۔ اگر وہ مذہب کو سچا سمجھتا تو اسکو چاہیے تھا کہ سب سے پہلے خود خلاف ورزی کر کے اپنے ایمان کا ثبوت دیتا۔ اب میں مرزائیوں کو کہا کرتا ہوں کہ جو تمہیں مشکلات کے وقت میں چھوڑ گیا۔ مصیبتوں میں ڈال گیا۔ اسکا فرض تھا کہ وہ تمہاری مدد کرتا۔ رہنما اور لیڈر کا فرض ہوتا ہے۔ کہ مشکل وقت میں اپنے کارکنوں کا ساتھ دے۔ وہ مشکل وقت میں تمہیں چھوڑ گیا ہے۔ اب تمہیں کونسی مجبوری لگی ہوئی ہے۔ تم بھی چھوڑ دو۔ یا اسکو کہو کہ:

اِدھر آؤ واپس پاکستان تمہارا ملک ہے۔
پاسپورٹ بھی تیرا پاکستانی ہے۔
یہاں تم نے اپنا مرکز بنایا ہوا ہے۔
آؤ چیلنجوں کا مقابلہ کرو۔
مقدمات کا سامنا کرو۔
تمہاری دلیری کا پتہ چلے۔

جو اتنے بزدل اور بھگوڑے ہوں وہ اس قابل ہیں کہ آدمی انہیں لیڈر اور مذہبی رہنما مانے۔

---

❶ یہ بے نظیر بھٹو دور حکومت کی بات ہے جب مسلم لیگ پر عتاب شاہی کا نزول تھا

حضرات محترم!

میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ رب نے جنہیں ہدایت دی ہے وہ خوش نصیب ہیں۔ ہدایت اللہ کے قبضہ میں ہے۔ میں انہیں مبارکباد دینے کیلئے آیا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا سوال وجواب انبیاء کرامؑ سے قیامت کے دن:

میں آج آپ کے سامنے ایک انتہائی اہم اور ضروری مسئلہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کیساتھ قیامت میں جو باتیں کرنی ہیں وہ سورۃ مائدۃ پارہ نمبر ۷ میں ابھی بتلا دی ہیں۔ اب اگر کامل توجہ ہوگی تب تو مسئلہ سمجھ میں آئیگا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ (سورۃ مائدہ : ۱۰۹)

کہ جس دن اللہ سارے رسولوں کو اکٹھا کریگا۔ اللہ تعالیٰ ان سے سوال کریگا کہ میرا کلمہ توحید جو تم لے کر گئے تھے اس پر قوم نے کیا جواب دیا تھا۔

قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

سب نبی اس وقت کہیں گے کہ

اللہ ہمیں تو کوئی علم نہیں ہے تو ہی سارے غیب کو جاننے والا ہے۔

اسکے دو معنی ہیں یا تو اس دن کی ہولناکی کی وجہ سے انبیاءؑ بھول جائیں گے۔ ورنہ جو کچھ قوموں نے انبیاءؑ کو کہا (جھوٹا، مجنون، شاعر) انکا علم تو انکو ہے۔ لیکن قیامت کے ڈر کی وجہ سے وہ بھول جائینگے۔ یا اس لئے کہ اللہ کے علم کے مقابلے میں نبیوں کے علم کا کوئی درجہ نہیں۔ چھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والے ہیں۔ وہ نبی بھی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے سامنے تفاخرانہ نہیں کہیں گے کہ ہمیں علم ہے۔ بلکہ یہ کہیں گے اے اللہ تعالیٰ تو سب کچھ جاننے والا ہے ہمیں اسکے مقابلے میں کیا پتہ ہے۔ کیا اسکو کوئی کہہ سکتا ہے۔ پیغمبروں نے جھوٹ بولا ہے۔

آج تک کسی نے کہا کہ:

قیامت کے دن سارے نبی جھوٹ بولیں گے؟۔۔۔۔۔نہیں

اب عیسیٰ نے بھی رسولوں کی اس جماعت میں ہونا ہے یا نہیں۔ اگر عیسیٰ نے بھی انبیاء کی جماعت کیساتھ کہہ دیا تو کیا انکا زیادہ جرم ہو گیا۔ جب سب کہہ رہے ہیں ہمیں علم نہیں۔

اعتراض کا انداز:

مرزائی کہتے ہیں کہ تمہارے خیال کے مطابق جو عیسیٰؑ آئیں گے یہاں آ کر دیکھیں گے کہ یہاں بہت سے فتنے ہیں۔ عیسائی خدا کو چھوڑ کر مریم کی پوجا کر رہے ہیں۔ تو جب اللہ تعالیٰ عیسیٰؑ سے پوچھے گا۔ اور وہ جواب نفی میں دینگے تو جب عیسیٰ کو پتہ ہے کہ وہ بگڑ گئے ہیں۔ تو کیا پھر وہ جھوٹ بولیں گے؟

یہ مرزائیوں کا سوال ہے اور کہتے ہیں کہ:

مان لو کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں۔ کیونکہ اگر اس نے آنا ہے اور آ کر یہ سب فتنے عیسائیوں کے گرجا گھر اور مریم کی پرستش دیکھنی ہے۔ تو پھر قیامت کو یہ کیوں کہیگا۔ کہ مجھے اسکا کوئی علم نہیں ہے۔

کیا جھوٹ بولیں گے۔

یہ مرزائیوں کا اعتراض ہے؟

اعتراض سمجھتے ہو (سمجھ گئے) اب جواب سمجھو

قادیانیوں کے اشکال کا جواب

جواب نمبر 1: جواب سنو

میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں۔ مذکورہ بالا آیت

سبحانك لا علم لنا

جس سے مرزائی اعتراض کرتے ہیں۔ اس میں وہ جواب صرف عیسیٰ کا نہیں بلکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء کا ہے۔

سارے نبی کہیں گے کہ ہمیں علم نہیں۔ اگر سارے انبیاء کا کہنا جھوٹ نہیں ہے تو پھر عیسیٰ کا بھی کہنا جھوٹ نہیں ہے۔ یہ کہاں کا جرم بن گیا ہے۔ اتنا سوال تھا تمام انبیاء کرام سے پھر آگے دو رکوع ہیں جو عیسیٰؑ کے سوال و جواب کیساتھ بھرے پڑے ہیں۔

نکتہ:

یہاں ایک نکتہ ہے۔ ایک تو مشترکہ سوال ہوتا ہے۔ صرف انبیاء کرام سے پھر اگلا رکوع حضرت عیسیٰؑ کیساتھ سوالات سے بھرا پڑا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ رب نے عیسیٰؑ سے اتنی طویل باتیں کیوں کرنی ہیں۔

اگر عیسیٰ بھی دوسرے انبیاء کی طرح آ کر زندگی گزار کر زمین میں فوت ہو گیا ہے۔ کشمیر دفن ہو گیا ہے۔ تو پھر دوسرے انبیاء سے جدا ہو کر رب نے عیسیٰ سے ان باتوں کا ذکر کیوں کیا؟

رب نے عیسیٰؑ سے اتنی لمبی کلام کیوں کرنی ہے؟

بقول مرزائیوں کے جبکہ عیسیٰؑ تو اپنی زندگی گزار کر کشمیر میں دفن ہو گئے دوسرے انبیاء کی طرح۔ ①

بارگاہ ایزدی میں عیسیٰؑ کی طویل گفتگو کا راز:

میں کہتا ہوں کہ عیسیٰ دنیا میں دوبارہ آئیں گے دنیا میں اور کوئی نبی دوبارہ نہیں آیا۔ اس واسطے عیسیٰؑ کو علیحدہ کر کے یہ باتیں کہیں۔ اگر عیسیٰؑ بھی دوسرے انبیاء کی طرح فوت ہو گئے ہوتے اور دوبارہ نہ آنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ دو رکوع الگ عیسیٰ کے ساتھ باتیں نہ کرتا۔

سوال:

میرا سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کے ساتھ الگ دو رکوع باتیں کیوں کی ہیں؟؟؟

① مسیح ہندوستان میں ص ۱۵، ۱۶ / روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۱۴۲، ۱۴۳

کہ دوسرے انبیاء میں سے کوئی نبی اس دنیا پر دوبارہ نہیں آیا میں تو کہتا ہوں کہ عیسیٰ دوبارہ آئے۔ قوم بگڑی ہوئی دیکھی انکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل کیا پھر یہودیوں کیساتھ جنگ کی وغیرہ۔ اس لئے رب نے عیسیٰ سے علیحدہ دورکوع باتیں کیں۔ ہمارے ہاں تو یہ وجہ ہے۔

عیسیٰ ابن مریم کہنے میں راز:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اذ قال اللّٰہُ یٰعیسی ابن مریم (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۴۶)

اور جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کہیں گے۔

اذ قال اللّٰہُ یٰعیسی ابن مریم

عیسیٰؑ کا قرآن میں جہاں بھی ذکر آیا ہے۔ عیسیٰ ابن مریم کا ہے۔ اب بتلاؤ کہ مریم عیسیٰؑ کی ماں ہے یا باپ؟۔۔۔۔ ماں

قرآن کہتا ہے کہ کسی کو بلانا ہو تو نسبت باپ کی طرف کرو۔ قرآن پاک میں آتا ہے

اُدْعُوهم لآبائهم

جیسے:

یوسف بن یعقوب

یعقوب بن اسحاق

اسحاق بن ابراہیم

ماں کی طرف نسبت نہ کرو باپ کی طرف کرو۔ اگر عیسیٰؑ کا واقعۃً کوئی باپ تھا۔ یوسف نجار وغیرہ جیسے مرزا کہتا ہے۔ تو پھر قرآن میں یوں بھی آسکتا تھا۔ عیسیٰ ابن یوسف کیا خدا یوسف سے لڑا ہوا تھا۔ کہ جہاں بھی عیسیٰ کا ذکر ہوتا ہے عیسیٰ ابن مریم کہتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ عیسیٰ کا باپ کوئی نہیں تھا۔

اب نسبت ماں کی طرف کرنی پڑتی تھی۔ تو عیسیٰؑ کا باپ کوئی نہیں۔ اسلئے سارے قرآن میں

عیسیٰ کی نسبت ماں کی طرف ہے باپ کی طرف نہیں کیونکہ آپ کا باپ کوئی نہیں تھا۔ اگر باپ ہوتا تو رب ماں کی طرف کبھی بھی نسبت نہ کرتا۔

تو خدا تعالیٰ قیامت والے دن کہیگا۔

''اے عیسیٰ مریم کا بیٹا یاد کر میری نعمت جو میں نے تجھ پر کی اور تیری والدہ پر کی''

والدہ کا ذکر کیوں کیا؟

باپ سے ناراض تھا۔ اگر والد ہوتا تو خدا کہتا کہ میں نے تیری والدہ اور والد دونوں پر نعمت کی۔

علیٰ والدیك کہتا

لیکن اللہ نے کیا کہا ہے۔ ورنہ اسکا ذکر بھی رب کرتا کہ

یاد کر احسان جو تیرے اوپر اور تیری والدہ کے اوپر کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ والد نہیں ہے۔ مرزا نے لکھا ہے کہ مریم کی منگنی ہوئی تھی۔ یوسف نجار کیساتھ اور وہ منگنی کے دوران دونوں نکاح سے پہلے اکٹھے سیر پر جاتے تھے۔ اور اس دوران حضرت مریم کو حمل ہوگیا۔ (العیاذ باللہ) اس حمل کی مجبوری کی وجہ سے جلدی نکاح کیا۔ (استغفر اللہ) ❶

مرزائیو!

خدا کا خوف کرو اور صرف اس عبارت پر ہی غور کرو۔ کہ یہ کتنا بڑا کفر ہے۔ مرزا کے سارے کفر چھوڑ دو یہی سب سے بڑا کفر ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کی نرالی شان:

اسکے بعد رب العلمین نے فرمایا:

اِذ ایدتك بروح القدس و تکلم الناس فی المھد و کھلاً

اے عیسیٰ م یاد کر اب اللہ تعالیٰ نے احسانات جتلوانے شروع کردیئے جب تو ماں کی گود میں

❶ ایام الصلح اردو حاشیہ ص ۷۲، روحانی خزائن جلد ۱۴، ص ۳۰۰

تھا تو میں نے جبرائیل بھیج کر تیری مدد کی۔ اور تو نے ماں کی گود میں باتیں کیں۔

تکلم الناس فی المهد و کهلاً

تو نے ماں کی گود میں باتیں کیں اور "کہلاً" اور پھر میں نے تجھے اوپر بلا لیا۔ اور دوبارہ دنیا میں بھیجا۔ پھر تیری ادھیڑ عمر ہوئی پھر بھی قوم سے باتوں کا موقع ملا۔ دو موقعوں کی گفتگو کے احسانات رب جتلا رہا ہے۔

ایک تو ماں کی گود میں۔ دوسرے اتنی مدت آسمانوں پر رہنے کے بعد دوبارہ آئے۔ اور ادھیڑ عمر میں باتیں کیں۔ یہ شان بھی کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ رب نے یہ دو احسان جتلائے۔

اگر عیسیٰ فوت ہو گیا ہے۔ تو ادھیڑ عمر میں تو ہر کوئی باتیں کرتا ہے تو پھر زیادہ احسان کس چیز کا؟

تو پھر کیا عیسیٰ نہ یہ کہیں گے کہ ماں کی گود میں تو واقعۃً میں نے باتیں کی تھیں۔ یہ تو تیرا میں احسان مانتا ہوں لیکن ادھیڑ عمر میں تو ہر کوئی بولتا ہے۔ یہ کونسا کوئی علیحدہ اور نرالا احسان کیا ہے۔ جو جتا رہا ہے۔ اگر عیسیٰ یہیں زندگی گزار کر گئے ہیں اور فوت ہو گئے ہیں۔ آسمان پر نہیں گئے اور واپس نہیں آنا۔ تو عیسیٰ کہہ سکتے ہیں کہ اے اللہ ماں کی گود میں باتیں کرنا تو احسان سمجھ میں آتا ہے لیکن ادھیڑ عمر میں باتیں کرنا کونسا احسان ہے یہ تو ہر کوئی کرتا ہے۔ احسان تو تب بنتا ہے۔ جب اتنی مدتوں کے بعد عیسیٰ آئیں اور پھر ادھیڑ عمر میں باتیں کریں۔

اسی آیت کے تحت مفسرین نے وہی معنی لکھا ہے جو ہم نے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد عیسیٰ کے نزول کے بعد عالم کہولت کی باتیں ہیں۔ (1)

مرزا کے بیٹے نے ماں کے پیٹ میں کونسی باتیں کیں:

مرزا قادیانی بھی مانتا ہے اور اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھتا ہے کہ:
عیسیٰ نے تو ماں کی گود میں باتیں کیں تھیں لیکن میرے بیٹے مبارک احمد نے ماں کے پیٹ میں دو مرتبہ باتیں کیں۔

(1) تفسیر رازی جلد۲ ص۴۷،۴۷، خازن جلد۲ ص۲۹۱

دوسری بیوی سے

مرزا کے چار بیٹے ہیں۔

۱) بشیر الدین محمود

۲) شریف احمد

۳) بشیر احمد ایم۔اے

اور اسکا چھوٹا بھائی

۴) مبارک احمد

یہ مرزا کا چوتھا بیٹا ہے۔

۱) مرزا کہتا ہے کہ عیسیٰ نے تو ماں کی گود میں باتیں کیں۔ لیکن میرے بیٹے نے ماں کے پیٹ میں دو مرتبہ باتیں کیں۔ وہ باتیں کیا تھیں؟

باہر آنے سے پہلے کی ہونگی۔ شاید مرزا نے وائرلیس لگائی ہو اور وہ سن رہا ہو وہ باتیں سناؤ۔ میں اب مرزائیوں سے پوچھ سکتا ہوں۔ کہ بتلاؤ کہ وہ باتیں کیا تھیں۔ کیا میں پوچھنے کا حق رکھتا ہوں۔ کیونکہ عیسیٰ نے جو باتیں ماں کی گود میں کی تھی وہ رب نے قرآن میں بتلائی ہیں وہ قرآن میں موجود ہیں۔

اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔ (1)

آیت: انی عبد اللّٰه آتنی الکتاب و جعلنی نبیًّا (مریم ۳۰)

میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

تو رب نے ماں کی گود میں کی ہوئی عیسیٰ کی کلام کو بیان فرمایا۔ مرزا نے کیوں لکھا ہے۔ کہ اسلئے کہ عیسیٰ کا معجزہ ماں کی گود میں باتیں کرنا تھا تو اس نے کہا میرے بیٹے کا معجزہ دیکھو کہ ماں کے پیٹ میں باتیں کر رہا ہے۔

(1) تریاق القلوب ص۸۹، رخ ۲۱۷ ج۱۵

ہمارا حق ہے کہ ہم وہ باتیں پوچھیں ورنہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ جھوٹ ہے۔ قیامت تک وہ باتیں نہیں بتلا سکتے۔ اسکی کہی ہوئی ہوں تو بتلائیں؟ پیٹ میں فون تھا۔ کونسی وائرلیس لگی ہوئی تھی۔ جس سے وہ (مرزا) سن رہا تھا۔ عیسیٰؑ نے ایک دفعہ باتیں کیں۔ اس نے دو دفعہ کیں۔ عیسیٰ کی باتیں ہم سے سنو! اپنے صاحبزادے کی ہمیں سناؤ پرانے لوگوں کو یاد ہوگا۔ کہ یحییٰ خان کا زمانہ تھا۔ ایک انڈونیشیا کی عورت تھی۔ ''زہرا فونا'' وہ کہتی تھی۔ کہ بچہ میرا پیٹ میں باتیں کرتا ہے۔ وہ یہاں پاکستان کے صدر (یحییٰ) سے ملاقات کیلئے آئی۔ وہ اسلام آباد گئی۔ صدر سے ملاقات ہوئی وہ بڑا خوش ہوا اس نے انعام دیا۔ لیکن اسلام آباد کے ڈاکٹر اسکے پیچھے پڑ گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اسکا بچہ چیک کرنا ہے۔ ہم بھی باتیں سنیں اب وہ پریشان ہوئی لیکن ڈاکٹروں نے اسے مجبور کر دیا۔ جب تحقیق کے بعد دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس نے ایک چھوٹی سی ٹیپ ریکارڈر رکھی ہوئی تھی۔

زہرا فونا کا بھانڈا تو ہمارے ڈاکٹروں نے پھوڑ دیا۔ اب چنیوٹی مرزا کے بیٹے کی باتوں کا بھانڈا پھوڑنا چاہتا ہے۔ مجھے وہ باتیں بتلاؤ کچھ سمجھ آئی۔ اب آگے سنو۔

الکتاب والحکمۃ سے مراد قرآن ہے

﴿اعتراض کا جواب﴾

آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِذ علمتك الكتاب والحكمة والتورٰة والانجيل (مائدہ ۷۳)

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے احسانات جتلا رہے ہیں۔ اے عیسیٰ یاد کر جب میں نے تجھے الکتاب والحکمۃ اور تورات وانجیل پڑھائی۔

الکتاب والحکمۃ جہاں اکٹھے ہو جائیں وہاں قرآن مراد ہوتا ہے۔ اللہ جب عیسیٰ کو دوبارہ بھیجے گا۔ تو خود قرآن پڑھا کر بھیجے گا۔

مرزائی سوال کرتے ہیں۔ کہ جب عیسیٰ گئے تھے۔ اس وقت قرآن تو آیا نہیں تھا۔ اور جب

نازل ہونگے تو پھر کیا کسی مولوی سے قرآن پڑھیں گے؟

اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ یہ دجال سوال کرینگے اللہ تعالیٰ نے پہلے جواب دے دیا۔ کہ میں عیسیٰ کو خود قرآن پڑھا کر بھیجونگا۔

اللہ تعالیٰ عیسیٰؑ کو معجزات کا احسان جتلائیں گے:

اب آگے سنو!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ کَھَیْـَٔةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ

اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام سے اتنی لمبی پیاری باتیں کیوں کر رہے ہیں۔

دوسروں سے صرف ایک سوال اور عیسیٰ علیہ السلام سے اتنے سوالات!

اصل میں دوسرے نبی آئے نہیں۔ اور حضرت عیسیٰؑ دوبارہ آئے ہیں۔

فرمایا:

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ کَھَیْـَٔةِ الطَّیْرِ

کہ یاد کر جب تو مٹی کے پرندے بناتا تھا

فَتَنْفُخُ فِیْھَا فَتَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِیْ

پھر وہ پرندے میرے حکم سے اڑنے لگ جاتے تھے۔

میں نے تجھے دوسرا معجزہ دیا تھا کہ تو مادرزاد اندھوں کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرتا تھا تو میرے حکم سے وہ اندھے بینا ہو جاتے۔

وَتُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ

اور کوڑھوں۔۔۔۔۔ان پر تو ہاتھ پھیرتا ہے تو انکا کوڑھ صحیح ہو جاتا ہے۔ اور تو قبر پر کھڑے ہو کر مردے کو کہتا:

قُمْ باذن اللہ

تو وہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہو جاتا تھا۔

یہ معجزے رب نے دیئے ہیں اور قرآن میں بتلائے ہیں۔

مرزا قادیانی کا عیسیٰؑ کے تمام معجزات سے انکار:

اب مرزا کی سنو!

کہ عیسائیوں نے عیسیٰؑ کے بہت سے معجزے ذکر کئے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ (العیاذ باللہ) ❶

۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ کیا یہ معجزات عیسیٰؑ قرآن نے بتلائے ہیں یا عیسائیوں نے؟۔۔۔ قرآن نے

۲) دوسری بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا یہ صاف صاف قرآن کا انکار ہے یا نہیں؟۔۔۔ انکار ہے

حضرت عیسیٰؑ کی شان میں مرزا کی گستاخیاں:

قرآن معجزے بتلاتا ہے یا نہیں (بتلاتا ہے) مرزا کہتا ہے کہ عیسائیوں نے بہت سے آپکے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ بعض اوقات مرزائی کہتے ہیں کہ:

عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو باتیں لکھی ہیں۔ وہ عیسائیوں کے جواب میں الزاماً لکھی ہیں۔ یہاں تو کہتا ہے عیسائی معجزات مانتے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اگر یہی ہوتا تو بھی کفر ہوتا۔ آگے کہتا ہے کہ

اس دن سے کہ جب آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور حرام کی اولاد ٹھہرایا اسی دن سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ یعنی جب لوگوں نے عیسیٰؑ سے معجزے مانگے تو آپ نے انہیں ننگی گالیاں دیں۔

❶ ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ رخ حاشیہ ص ۲۹۰ جلد ۱۱

یہ خود بے ایمان، جیسے گالیاں دیتا تھا ایسا ہی الزام انبیاء پر لگایا۔ اور کہا کہ آپ نے انکو حرام کار کہا اس دن سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔ اور یہ نہ چاہا آپ سے معجزہ مانگ کر حرام کار اور حرام کی اولاد یں ٹھہریں۔ انہوں نے معجزہ مانگنا چھوڑ دیا۔

آگے چلکر لکھتا ہے کہ ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ اچھا کیا ہو۔ یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہونگے۔

اس سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے۔ اور اس تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہو تو وہ معجزہ آپکا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے۔

آپ کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ (استغفر اللہ) ❶

کہا کہ خدا کا نبی مکروفریب والا ہوتا ہے۔

مرزا کی تحریر اور ایمان بالقرآن:

اے میرے ساتھیو! میں نے آپ کے سامنے اس رکوع کا کچھ حصہ بیان کیا ہے۔ آپ ایک طرف اللہ تعالیٰ کا قرآن کھولیں۔ دوسری طرف مرزا کی کتابیں کھول لیں اور گھر بیٹھ کر فیصلہ کر لینا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

"عیسیٰ نے ماں کی گود میں بھی باتیں کیں اور بڑھاپے میں بھی"

اور فرمایا کہ:

"عیسیٰؑ کو تورات اور انجیل میں نے پڑھائی اور معجزات بھی دیئے۔ مرزا ان سب کا انکار کرتا ہے۔ تو کیا قرآن کا انکار ہے یا نہیں۔ (انکار ہے)"

❶ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ رخ ص ۲۹۱ حاشیہ جلد ۱۱

عیسیٰؑ کی ذات اقدس پر مرزا کے الزامات:

اور کہتا ہے کہ آپ کی تین دادیاں، نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جسکے خون سے آپ کا وجود بنا۔ اور آپکا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو۔ ❶

ایک دوسری جگہ لکھتا ہے کہ:

کنجریاں تیل لگاتی تھیں۔ ❷

آپ کو ایک اور جواب بھی دیتا ہوں مرزا کی کتاب دافع البلاء میں ہے۔

حوالہ نوٹ کرو:

مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اسکے سر پر عطر ملا تھا۔ یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اسکے بدن کو چھوا تھا۔ یا کوئی بے تعلق جوان عورت اسکی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن کریم میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہیں رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام رکھنے سے مانع تھے۔ ❸

کیا ایسا شخص مہدی، مجدد، عالم یا مسلمان ہو سکتا ہے یا کفار کا ایجنٹ سپہ سالار ہے۔

دوسرا مسئلہ:

خسوف وکسوف کی وضاحت:

ایک چیز بیان کر کے ختم کرتا ہوں۔ اس پر میں نے ایک رسالہ بھی لکھ دیا ہے وہ ہے ''خسوف وکسوف'' مرزائی مغالطہ دینے کیلئے ایک بات کہتے ہیں۔ یعنی جھوٹ بولتے ہیں۔ ایک بڑا جھوٹ جو مرزا نے خود بولا ہے۔ مرزائی آجکل اسکو بڑا اچھال رہے ہیں۔ چناب نگر سے تین رسالے

❶ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ ، ر خ ص ۲۹۱ حاشیہ جلد ۱۱
❷ ملفوظات احمدیہ حصہ ششم ص ۲۷۳ مرتبہ محمد منظور الٰہی صاحب
❸ مقدمہ دافع البلاء ص ۴ ، روحانی خزائن ص ۲۲۰ جلد ۱۸

نکلے ہیں ایک رسالے کا مستقل نمبر 100 صفحہ کا نکلا ہے میں لندن گیا وہاں سے ایک ''انٹرنیشنل الفضل'' نکلتا ہے۔ اس میں چار صفحات کا ایک مضمون چھپا ہوا ہے۔ مرزا نجس (طاہر) میں اسکو نجس کہتا ہوں جیسے مرزا قادیانی نے مولنا سعد اللہ کو نحس کہا تھا۔ تاکہ تمہیں پتہ چل جائے کہ اگر طاہر کو نجس کہنا غلط ہے تو سعد کو نحس کہنا بھی غلط ہے۔ میں نے وہاں بھی ایک تقریر کی ہے تو اس میں مرزا قادیانی کے کذب کی ایک دلیل بتائی ہے۔

''خسوف وکسوف'' کے ذریعہ صداقت مرزا پر استدلال:

یہ کہتے ہیں سب نشانی چھوڑ دو۔ آسمان نے گواہی دی جو مرزا کی صداقت کی دلیل ہے وہ کیسے؟

مرزائی کہتے ہیں کہ:

نبی پاک کی حدیث ہے کہ امام مہدی کے زمانے میں رمضان کے مہینے میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن لگے گا۔

تنکسف القمر لاول لیلة من رمضان وتنكسف الشمس فی النصف منه۔

یہ مہدی کی نشانی ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے زمانے میں رمضان کے اندر چاند اور سورج کو دو مرتبہ گرہن لگا ہے۔ یہ آسمان کی گواہی ہے۔ اس لئے چاہے کوئی اور نشانی ہے یا نہیں یہ نشانی تو ہے لہٰذا یہ سچا مہدی ہے۔ مرزا بھی کہتا ہے کہ حدیث سند کے اعتبار سے چاہے کمزور ہو یا قوی۔ لیکن سورج گرہن میرے زمانے میں لگا ہے۔ میں مہدی موجود ہوں اس لئے یہ نشانی تو ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے صرف چاند گرہن لگا ہے۔ میرے لئے چاند گرہن اور سورج گرہن دونوں لگے ہیں۔

یہ مرزائی حدیث پیش کرتے ہیں۔

مرزائیوں کے دجل کے جوابات

اسکی حقیقت سنو یسے تو ہمارے بزرگوں نے صرف اسی حدیث پر سو صفحہ کی ایک کتاب لکھی ہے۔ جسکا نام ہے۔ دوسری شہادت آسمانی میں نے بھی اس پر چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے۔ جو آپ کو ہمارے ادارہ سے مل سکتا ہے۔ میں نے آپ کو تین باتیں بتلائی ہیں۔ انکو پلے باندھ لو۔

جواب نمبر 1:

پہلی بات تو یہ ہے کہ مرزائی کہتے ہیں کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے میں دعویٰ سے کہتا ہوں۔ کہ دنیا کی کسی کتاب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نہیں ہے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے۔

میرا چیلنج ہے کہ:

جو مرزائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث ثابت کردے۔ قال رسول اللہ علیہ وسلم سے یہ عبارت پیش کردے۔ تو دس ہزار روپیہ انعام نقد دونگا۔ اور مذہب مرزائی قبول کرلونگا۔ اگر نہیں دکھلا سکتے۔ تو پھر اس مذہب پر لعنت بھیج کر سچا مذہب اختیار کرلو ابھی جو ماہنامہ انصار اللہ نے نمبر شائع کیا ہے۔ اس میں چالیس مرتبہ لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضور نے فرمایا میں نے وہاں نشان بھی لگا دیئے ہیں۔

مرزائیو!

میرا رسالہ بھی چھپ چکا ہے۔ چناب نگر (ربوہ) بھی قریب ہے۔ مجھے حضور کی حدیث دکھلا دو۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ مہدی کے زمانہ میں چاند اور سورج کو گرہن لگے گا۔

تو میرا اعلان ہے کہ میں تمہیں منہ مانگا انعام دونگا۔ اور آپ کے مذہب کو قبول کرونگا۔

نعرہ تکبیر : اللہ اکبر

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی یہ نہیں فرمایا۔ اگر کوئی مرزائی کہے تو اسکو گردن سے

پکڑلو۔ کہ اگر تو حلالی ہے تو حدیث دکھلا اور دس ہزار کا انعام بھی لے۔

جیسے میں نے تمہارے بھٹی کو پکڑا تھا۔ اس نے حوالہ مانگا۔ کہ یہ حوالہ دکھلا۔ میں مرزا پر لعنت بھیجوں گا۔ میں نے اسے کہا کہ تیرے مرزا بشیر الدین نے اپنی کتاب آئینہ صداقت میں لکھا ہے۔ کہ وہ تمام مسلمان جو مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے انکا نام بھی نہیں سنا۔ وہ سب کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس نے کہا کہ یہ حوالہ دکھلا دو۔ میں مرزائیت چھوڑ دونگا۔

پتہ نہیں اس نے مرزائیت چھوڑی ہے یا نہیں۔ لیکن میں نے اسکا گریبان پکڑ لیا۔ تمہیں بھی اگر کوئی کہے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے اسکا گریبان پکڑلو۔ اور کہو کہ دکھلا حدیث دس ہزار انعام بھی لو تو قیامت تک نہیں دکھلا سکتے۔

۲﴾ امام کا قول حدیث نہیں ہوتا:

دوسری بات یہ ہے کہ یہ امام محمد باقر کا قول ہے۔ اماموں کے اپنے قول ہوتے ہیں یا نہیں ہوتے ہیں جیسے امام ابوحنیفہ کا قول، مالک، امام شافعی، ابن حنبل تو کیا جو امام کا قول ہو وہ نبی کی حدیث بن جاتی ہے۔ (نہیں)

یہ دار قطنی کی روایت ہے۔ امام محمد باقر کا قول ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں ہے۔ امام محمد باقر زین العابدین کے بیٹے ہیں۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تھی۔ تو اس وقت حضرت حسن وحسین پانچ چھ برس کے تھے۔ اور اسکے بعد پیدا ہوئے زین العابدین۔ اسکے بیٹے ہوئے ہیں امام محمد باقر تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کیسے ہوگئی؟

امام کا قول نبی کی حدیث نہیں ہوا کرتا۔ عام طور پر لوگ پڑھے لکھے نہیں ہوتے۔ جب وہ پڑھیگا کہ یہ نبی کی حدیث ہے تو کتنا بڑا دھوکہ ہے۔ معلوم یہی ہوا کہ یہ قول ہے اور امام کا قول حدیث نہیں ہوتا۔

سند کے لحاظ سے یہ قول ضعیف ہے:

امام باقر کا قول ہو یا حدیث ہو تو راوی یا سند دیکھنے پڑتے ہیں یا نہیں؟ (دیکھنے پڑتے ہیں) امام باقر کا یہ قول سند کے اعتبار سے انتہائی ساقط اور مردود ہے۔ قول یہ ہے:

عن عمرو بن شمر عن جابر عن محمد بن علی قال ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق الله السموٰت والارض تنكسف القمر لاول ليلة من رمضان و تنكسف الشمس في النصف منه ولم تكونا منذ خلق الله السموٰت والارض۔ ❶

اس عبارت میں پہلا راوی عمر بن شمر ہے جس کے متعلق میزان الاعتدال جلد۲ ص ۲۶۲ میں لکھا ہے:

ليس بشي، زائغ، كذاب، رافضي، يشتم الصحابة ويروي الموضوعات عن الثقات منكر الحديث لا يكتب حديثه متروك الحديث

علامہ شمس الدین ذہبیؒ امام فن رجال کے ان نو جملوں سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ راوی ہر گز قابل اعتبار نہیں ہے۔

دوسرا راوی جابر ہے اس نام کے بہت سے راوی ہیں یہاں کونسا جابر مراد ہے کسی کو کچھ پتہ نہیں یہ ایک مجہول آدمی ہے ہاں انہیں میں سے ایک جابر جعفی ہے جس کے متعلق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مجھے جس قدر جھوٹے لوگ ملے ہیں جابر جعفی سے زیادہ جھوٹا میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ یہی حال تیسرے راوی کا ہے محمد بن علی نام کے بہت سے راوی ہیں اس کی کوئی دلیل نہیں اس محمد سے محمد باقر ہی مراد ہوں کیونکہ عمرو بن شمر عادت تھی کہ ثقہ راویوں کی جانب سے موضوع روایت منسوب کر کے نقل کیا کرتا تھا۔۔۔۔ اب بتایئے جس روایت کی سند کا یہ حال ہو

❶ دار قطنی جلد اول ص ۱۸۸، انصار دہلی

وہ کیسے قابل حجت ہو سکتی ہے؟

مرزا امام باقر کے قول کیمطابق بھی جھوٹا ہے:

تیسری بات یہ ہے کہ امام محمد باقر نے کہا ہے کہ جب سے آسمان وزمین بنا ہے تب سے ایسے نشان نہیں ہیں۔ مہدی کے زمانے میں پہلی رمضان کو چاند گرہن لگے گا۔ اور رمضان کے نصف میں سورج گرہن لگے گا۔ امام باقر نے نشانی کیسے بتلائی۔ دوبارہ غور کر لو۔ کہ چاند گرہن رمضان کی پہلی کو اور سورج گرہن رمضان کی پندرہویں کو۔

اب دیکھو کہ مرزا کے زمانے میں گرہن کیسے لگا۔ مرزا کے زمانے میں رمضان کی ۱۳ کو لگا ہے چاند گرہن اور ۲۸ کو لگا ہے سورج گرہن ان دو تاریخوں میں اب خود فیصلہ کر لیجئے کہ مرزا قادیانی امام باقر کی نشانی کے مطابق بھی سچا ہے یا جھوٹا؟ ۔۔۔۔ جھوٹا

مہدی کے زمانے میں چاند گرہن پہلی رمضان کو اور سورج گرہن رمضان کی ۱۵ کو لگے گا۔

جبکہ یہ لگا ہے چاند گرہن رمضان کی ۱۳ کو اور سورج گرہن لگا ہے ۲۸ کو۔

تو امام باقر کے قول کے کیمطابق بھی یہ جھوٹا ہوا۔ جھوٹا ہوا ہے یا نہیں؟ ۔۔۔۔ ہوا ہے

مرزائیوں کی تاویل:

اب مرزا نے تاویل کی ہے اور یہ تاویلوں کے بادشاہ یہ ہوتے ہیں۔ تاویل سے پہلے ایک حکایت سن لیں۔ یہ مولانا لال حسین اختر حکایت سنایا کرتے تھے۔ مرزائیوں کی تاویل کے بارے میں کہ یہ کیسے تاویل کرتے ہیں۔ حکایت یوں ہے کہ ایک مالدار آدمی تھا وہ مر گیا اسکا ایک اکلوتا بیٹا تھا اور خوبصورت بھی بہت تھا۔ ساتھ ساتھ مالدار بھی تھا۔ تو مالداروں سے شادی کی عورتوں کو بڑی خواہش ہوتی ہے۔ تا کہ ان سے مال کھینچیں۔ ایک کنجری اور بازاری عورت نے اسکی طرف نکاح کا پیغام بھیجا۔ پیغام لے جانے والے نے اس کنجری کی بڑی تعریف کی۔ کہا کہ بس وہ تو جنت کی حور ہے۔ وہ تجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ اس نے کہا کہ وہ تو کنجری عورت ہے میں تو شادی نہیں کرتا۔ آخر جب پانچ دس دس آدمی اس کے پیغام لیکر آئے تو مسلسل پیغام رسانی کی وجہ

سے وہ تیار ہو گیا۔ نکاح ہو گیا۔ رخصتی بھی ہو گئی۔ پہلی رات جب اکٹھے ہوئے تو کنجری کو اپنے کر توتوں کا علم تھا تو اسنے اسکی ذہن سازی کرنا شروع کر دی۔ کہ دیکھ رب نے تیری اور میری روحیں ملائی تھی۔ لیکن لوگوں کو بڑا دکھ اور غم ہے۔ کہ شادی کیوں ہوئی ہے؟ اب لوگ میرے پاس آکر تیری شکایت کرینگے اور تیرے پاس جا کر میری شکایت کرینگے کہ یہ ایسی ہے ایسی۔ جب میرے پاس کوئی تیری شکایت لیکر آئیگا۔ تو میں سمجھ جاؤنگا کہ وہ تیرا حاسد ہے۔ اور جب تیرے پاس آکر میری شکایت کریگا تو سمجھنا کہ یہ میرا حاسد ہے۔ وہ چاہتا ہوگا کہ اس عورت سے میری شادی ہونی چاہیے تھی۔ تو کیا مقصد نکلا کہ تو نے میری شکایت اور گلہ کا اعتبار نہیں کرنا۔ جو تیرے پاس آکر کہے اور میں نے تیرے گلہ کا اعتبار نہیں کرنا جو کوئی میرے پاس آکر کریگا۔ معاہدہ ہو گیا۔ جب عورت نے خاوند کو اس بات پر پکا کر لیا تو پھر جب دوستوں کو پتا چلا تو انہوں نے لعن طعن کی اور کہا کہ تجھے کنجری کے علاوہ شادی کے لئے اور کوئی جگہ نہ تھی۔ وہ کہتا کہ اچھا کیا! تمہارا ارادہ تھا کہ ہمیں مل جاتی۔ مجھے کیوں ملی ہے۔ دن گزرتے گئے تین ماہ کے بعد بچہ پیدا ہو گیا۔ اب اسکے دوست آئے انہوں نے کہا کہ اب دیکھ۔ یہ کیا ہو گیا۔ ہم نہیں کہتے تھے کہ یہ کنجری ہے تو نہیں مانتا تھا۔ وہ گھر گیا مغموم پریشان، بیوی نے کہا کہ خدا نے چاند جیسا بچہ دیا ہے۔ تجھے خوشی ہونی تھی۔ تو پریشان ہے۔ جیسے کوئی فوت ہو گیا ہو۔ اس نے کہا کہ تیری بربادی ہو اب تک تو میں ٹالتا رہا۔ لیکن ہماری شادی کے صرف تین ماہ بعد یہ بچہ کیسے پیدا ہو گیا؟

اس نے کہا کہ مجھے یہی خطرہ تھا۔ کہ تو نے آدمیوں کی باتوں میں آجانا ہے۔ اور تیری عقل خراب ہو جانی ہے۔

چاند جیسا بیٹا تو دیکھ! اسنے کہا کہ میں نے پہلے نہیں کہا تھا کہ حاسدوں نے دماغ خراب کرنا ہے۔ تو انکی باتوں میں آگیا ہے۔

سن! تیری شادی کو کتنا عرصہ ہوا؟ کہا تین ماہ

پھر اس نے کہا کہ میری شادی کو کتنا عرصہ ہوا۔ اسنے کہا تین ماہ کہا پھر یہ کتنے ماہ ہو گئے؟ خاوند نے کہا کہ چھ ماہ ہو گئے۔ اس نے کہا کہ یہ بچہ کتنے ماہ بعد پیدا ہوا؟ اس نے کہا تین ماہ بعد۔

تو اسنے کہاں کہ یہ کل کتنے ماہ ہو گئے تو اس نے جواب دیا نو ماہ ہو گئے۔

(سب مجمع ہنس پڑا)

اس عورت نے کہا کہ لوگ ایسے ہی حسد کرتے ہیں یہ تو بالکل پورے نو ماہ کا حلالی لڑکا ہے۔ لوگ خواہ مخواہ تیرا دماغ خراب کر رہے ہیں یہ سب تیرے حاسد ہیں۔

اس چالاک عورت نے حرامی لڑکے کو حلالی بنایا تھا مرزائی بھی ایسے حلالی بنتے ہیں۔

مذکورہ بالا قول کی قادیانی تاویل:

اب مرزا کی دلیل سنو!

امام باقر کے قول کیمطابق چاند گرہن کب لگے گا۔ (رمضان کی پہلی تاریخ کو) سورج گرہن کب لگے گا۔ (رمضان کی ۱۵ کو) لیکن مرزا کے دور میں رمضان کی تیرہ کو چاند گرہن اور رمضان کی اٹھائیس کو سورج گرہن لگا تو مرزا نے کہا کہ قانون قدرت یہ ہے کہ چاند گرہن ہمیشہ تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کو لگتا ہے۔ اور سورج گرہن چاند کی ۲۷، ۲۸، ۲۹ تاریخ کو لگتا ہے یہ قانون قدرت ہے۔

تو اب مرزا نے کہا کہ امام باقر نے جو کہا کہ رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن لگے گا۔ اس سے مراد رمضان کی تیرہ تاریخ ہے کیونکہ چاند گرہن لگنے کی پہلی تاریخ تیرہ ہے اور جو انہوں نے کہا ہے کہ رمضان کے نصف میں سورج گرہن لگے گا۔ اس سے مراد ۲۸ رمضان ہے کیونکہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ تاریخ میں درمیان والی تاریخ مراد ہے۔ اسطریقے سے تاویل کر کے جان چھڑائی۔

مرزا کی تاویل کے جوابات

جواب نمبر 1:

میں نے آپ کو دو باتیں بتلائی ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ امام باقر نے جو کہا تھا۔ کہ جو مہدی کی نشانی والا گرہن ہوگا۔ وہ ایسا ہوگا کہ جب سے زمین و آسمان بنے ہیں ایسا کبھی نہیں لگا ہوگا۔ وہ تب ہی درست ہو سکتا ہے۔ کہ یکم سے یکم رمضان مراد ہو کیونکہ جب سے چاند بنا ہے مہینہ کی یکم کو

کبھی بھی چاند گرہن نہیں لگا۔ اور سورج گرہن مہدی کے زمانہ میں نصف رمضان یعنی ۱۵ تاریخ کو لگے گا۔ کیونکہ جب سے سورج بنا ہے ۱۵ تاریخ کو کبھی بھی نہیں لگا۔

جواب نمبر 2:

تیرہ اور اٹھائیس رمضان کو گرہن مرزا سے پہلے بھی ہزار مرتبہ لگا ہے۔ اور اسکے بعد بھی لگا ہے۔ تو پھر یہ نشان کیسے بن گیا۔ ہاں جب سے زمین و آسمان بنے ہیں یکم رمضان کو چاند گرہن نہیں لگا اور ۱۵ رمضان کو سورج گرہن نہیں لگا۔

اگر ان معمول کی راتوں میں لگنا ہوتا تو پھر امام باقرؒ نے یہ کیوں کہا کہ جب سے زمین و آسمان بنا ہے ان راتوں میں کبھی بھی نہیں لگا۔ دو دفعہ کہا ہے کہ جب سے یہ کائنات بنی ہے اس جیسا یعنی نشانی مہدی جیسا گرہن نہیں لگا۔

اب جیسا گرہن مرزا کے زمانے میں لگا ایسا گرہن تو مرزا سے پہلے بھی ہزار ہا مرتبہ لگا ہے۔ صرف مرزا سے ۴۵ برس پہلے چار مرتبہ لگا ہے۔ مرزا نے کہا کہ اس زمانے گرہن تو لگا ہے۔ لیکن اس زمانے مہدی کا دعویدار تو کوئی نہیں تھا۔ اصل بات تو یہ ہے کہ

یہ گرہن بھی لگے اور مہدی کا دعویدار بھی ہو تو میں نے اپنے رسالہ میں یہ بھی ثابت کیا ہے اور آپکو بھی بتلاتا ہوں کہ چار دعویدار مرزا سے پہلے گزرے ہیں۔ اور گرہن بھی لگا ہے اور رمضان کی انہی تیرہ اور ۲۸ تاریخ کو لگا ہے اور دعویدار بھی موجود تھے تو یہ نشان کیسے بنا۔

قول باقر سچا ہو تو بھی مرزا جھوٹا:

اگر امام باقر کے اس قول کو بھی دیکھیں تو پھر بھی مرزا جھوٹا ہے۔ ایک منٹ کیلئے مان لیں کہ واقعۃً یہ گرہن مہدی کی علامت ہوگا تو پھر امام باقر کا تو یہ قول ہے کہ:

پھر ایسا گرہن جواب تک نہ لگا ہو اور چاند گرہن پھر رمضان کی ایک تاریخ کو ہو اور سورج گرہن پھر رمضان کی ۱۵ تاریخ کو۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے رمضان کی پہلی رات کہا تھا۔ نہ کہ گرہن کی پہلی رات۔ تیرہ رمضان کو کوئی ہے جو کہے یہ پہلی رات ہے۔ اور ۲۸ رمضان کو

کوئی نصف رمضان کہتا ہو۔۔ ان میں فرق ہے یا نہیں؟۔۔۔۔ فرق ہے۔ دوسری بات ۲۷، ۲۸، ۲۹ میں سے ۲۸ پر انکا درمیانہ ہے نصف نہیں ہے۔ امام باقرؒ نے تو نصف کہا تھا۔ درمیانہ نہیں کہا تھا۔ پھر اس جیسا گرہن تو ہزار مرتبہ لگا ہے اور مہدی کے دعویدار بھی موجود ہیں اور پھر اسکا نشان کیسے بنا؟

تو خلاصہ یہ ہوا کہ:

اگر یہ قول مان لیں تو اول اسکی کوئی سند نہیں۔ دوم یہ نبی کی حدیث نہیں ہے امام باقر کا قول ہے قیامت تک اسے حدیث کوئی بھی ثابت نہیں کر سکتا۔ یہ جو کہتے ہیں کہ امام باقرؒ نے کہا ہے آخر وہ خود تو نہیں کہہ سکتے آخر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے بغیر کیسے اپنے پاس سے کہہ سکتے ہیں۔ آخر انہوں نے حضورؐ سے سنا ہوگا۔

لیکن جب اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تک بھی نہیں ہے پھر تمہارا کہنا کہ "سنا ہو گا"۔ کیسے درست ہو سکتا ہے۔ اگر سنا ہوگا تو پھر سند تو ہوتی کہ وہ کہے کہ میں نے فلاں سے سنا ہے اور وہ کہے کہ میں نے نبی سے سنا ہے ہر بات و حدیث کی سند ہوتی ہے۔ اگر یہ امام محمد باقر کا قول ہے تو اگر انہوں نے نبی سے نہیں سنا تو جن سے سنا ہے ان کا نام لیتے۔ وہ اگلے کا نام لیتا اور وہ حضور ﷺ کا نام لیتا۔ قول امام باقرؒ کو تم نے حدیث بنا دیا۔ پھر جو قول ہے اسکے مطابق گرہن بھی نہیں لگا سند کے اعتبار سے بھی صحیح نہیں ہے تو پھر تم ہی بتلاؤ یہ کیسے مرزا کی صداقت کی نشانی بن سکتی ہے۔

دوسری شرائط کہاں ہیں؟

میں ایک بات کہتا ہوں کہ فرض کرو اگر ایک گرہن والی شرط ہو بھی جائے واقع میں ہے کوئی نہیں۔ فرض کر لیں تو پھر باقی شرائط کدھر گئیں۔

کیا مہدی نے حج نہیں کرنا۔

کیا اس نے جنگ نہیں کرنی۔

وہ سب کدھر جائینگی۔

اس میں ایک بھی شرط نہیں ہے۔

ہم کو آپ سے دشمنی نہیں:

مرزائیو!

خدا کی قسم! ہم کو آپ سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ چڑھتے سورج کی طرح مرزا قادیانی کا کذب دیکھ رہے ہو اسکے جھوٹے ہونے کا تمہیں بھی یقین ہے۔ لیکن ضد اور تعصب کی وجہ سے برباد ہو رہے ہیں۔

ابوجہل اور ابوطالب نبی کو سچا سمجھنے کے باوجود اسلام نہ لے آئے۔ کہ لوگ کیا کہیں گے کہ باپ دادا کا مذہب چھوڑ دیا ہے اب تو مرزائی بھی سمجھ چکے ہیں۔ حقیقت واضح ہو چکی ہے۔

بہر حال ہدایت اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اللہ تعالیٰ ان سب بیچارے گمراہوں کو راہ ہدایت نصیب فرمائے۔ جنہوں نے اس کفر وضلالت سے توبہ کی ہے خدا انہیں استقامت بخشے۔ خدا انکی حفاظت فرمائے۔ خدا ان سب مرزائیوں کو مرزا پر لعنت بھیج کر سچے اسلام کے دامن سے وابستگی نصیب فرمائے۔

ہم اپنے دلائل و براہین کے بعد دعا ہی کر سکتے ہیں۔ ہدایت اللہ تعالیٰ نے دینی ہے۔

اللہ

تمام مسلمانوں کی بھی حفاظت فرمائے اور بھٹکے ہوؤں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

ردمرزائیت پر تاریخی گاؤں میں تاریخی خطاب

بمقام: گولیکی

گاؤں کا تعارف

خطاب شروع کرنے سے قبل موضع کوٹلی کا محل وقوع اور اسکی اہمیت بیان کرنا ضروری ہے۔ یہ ضلع گجرات کا مشہور گاؤں ہے۔ مشہور قادیانی شاعر ظہور الدین اکمل اس گاؤں کا رہنے والا تھا۔ جس نے مرزا کی شان میں مشہور قصیدہ لکھ کر اسے پیش کیا تھا۔ جسے سن کر قادیانی دجال نے ''جزاك الله'' کہا۔ اور پھر اس نظم کو اپنے اخبار میں شائع کیا۔

مرزا قادیانی کی جب شہرت شروع ہوئی تو اس گاؤں کے لوگوں نے ظہور الدین اکمل کے والد امام دین کو مرزا قادیانی کے حالات معلوم کرنے کیلئے قادیان بھیجا۔ وہ وہاں جا کر مرزا کی بیعت کر کے مرتد ہو گیا۔ جسکی وجہ سے اسکے تمام مقتدی اور گاؤں والے اسکی اتباع میں قادیانی ہو گئے۔

(منظور احمد عفا اللہ عنہ)

اَلْحمد للّٰہِ وَحدہٗ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ مَنْ لَّا نبیَّ بعدَہٗ اما بَعد

فاعوذ باللّٰہِ منَ الشَّیْطٰنِ الرَّجیم بسم اللہ الرحمن الرّحیم ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ و کفیٰ با للّٰہِ شھیدًا۔ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَ کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا٥

قال النبی ﷺ ان الرسالۃ و النبوّۃ قد انقطعَت وَلا رسولَ بعدی وَ لا نبیَّ وقال النبی ﷺ انہ سیکون فی امتی ثلاثون کذّابون وَ فی روایۃٍ دَجّالون کلھم یزعم انہٗ نبیُّ اللّٰہ اَنا خاتم النبیین لا نبیَّ بعدی۔ وقال النبی ﷺ لو کان بعدی نبی لکان عمر۔ وقال النبی ﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب وَیقتل الخنزیر وَ یضع الحرب و یفیض المال حتی لایقبلہ احد حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرًا من الدنیا وما فیھا وقال النبی ﷺ انّ عیسی لم یمت وانہٗ راجع الیکم قبل یوم القیٰمَۃِ قال علیہ السلام الجھا دُ ماض الیٰ یو م القیٰمۃِ۔

صدق اللّٰہُ العلی العَظیم وَ صدق رسولہٗ النبی الکریم

واجب التعظیم علماء کرام، حاضرین مکرم، قابل صد تکریم ماؤں اور بہنو!

میں آج پہلی دفعہ بڑھاپے کی حالت میں آپکے مشہور و معروف گاؤں گوئیکی میں آیا ہوں۔ جوانی کے زمانہ میں آپکے ارد گرد والے قصبوں (شادیوال، کھاریاں، ڈوگہ تہال، سمائلہ وغیرہ) میں آتا رہا بلکہ جہاں جہاں قادیانیت کا پودا تھا وہیں وہیں آتا رہا۔ لیکن مجھے افسوس رہا کہ گوئیکی میں حاضری نہیں ہوئی۔

پچھلے سال یہ برخوردار مولوی محمود الحسن میرے پاس سالانہ تربیتی رد مرزائیت کورس کیلئے آئے جو میں ہر سال ۱۰ شعبان سے ۲۵ شعبان تک کراتا ہوں۔ انکا تعارف ہوا تو میں نے از خود آپ کے اس علاقہ میں حاضری کی خواہش کی۔ جس علاقہ میں اکمل قادیانی شاعر ہوا ہے۔ اس نے مرزا کے بارے میں ایک قصیدہ مداحیہ لکھا۔ جسے پوری دنیا میں ہم سناتے ہیں۔

افریقہ کے اندر ہمارا پورا مناظرہ اسی قصیدہ پر ہوا تو بہر حال میری معلومات کیمطابق یہاں ختم نبوت کا یہ پہلا پروگرام ہے۔

بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے؟

۱۹۷۴ء سے قبل ہم اپنی تقریروں میں قادیانیوں کا کفر ثابت کرنے پر زیادہ زور دیتے تھے کہ مرزائی۔

چاہے نمازیں پڑھیں
چاہے روزے رکھیں
چاہے زکوۃ دیں
چاہے حج کریں
یہ کافر ہی ہیں

بھٹو دور کے ایک وزیر صاحب جو مولنا بھی تھے۔ انہوں نے تو کہہ دیا کہ

''جو قادیانیوں کو کافر کہے گا اسکی زبان گدی سے کھینچ لیں گے''

لیکن!

اللہ پاک نے اسی زمانے میں قادیانیوں کی طرفدار بھٹو حکومت سے آئین میں قادیانیوں کو کافر قرار دلوایا۔

ایک وقت ہوتا تھا جب مرزائیوں کو ہم کافر کہتے تھے۔ تو جیلوں میں جاپہنچتے تھے۔ ۱۹۶۹ء میں ایوب خان کے دور میں مجھے صرف اس بات پر جج نے ایک سال قید با مشقت کی سزا سنائی کہ میں نے اوکاڑہ میں اپنی تقریر کے اندر قادیانیوں کو کافر کہا تھا۔

۱۹۷۴ء کے بعد زمانہ بدل گیا۔ جب یہ آئینی طور پر کافر ہو گئے لیکن یہ پھر بھی نہیں مانتے تھے بلکہ کہتے کہ تم سرکاری مسلمان ہو اور ہم سرکاری کافر ہیں۔

اذانیں بھی دیتے
کلمہ بھی پڑھتے

انکا خلیفہ امیر المومنین لکھا جاتا۔ مرزا کی بیوی کو ام المومنین لکھتے۔ لیکن ضیاء الحق نے پھر ایک علماء کنونشن بلایا۔ جس میں میں نے پھر بڑی وضاحت سے بتلایا کہ

''قادیانی اسلامی اصطلاحات کیسے استعمال نہیں کر سکتے؟''

الحمد للہ

اسکے بعد ضیاء الحق نے آرڈیننس کے ذریعے انکی اذان تبلیغ وغیرہ پر پابندی لگادی۔ کیونکہ جب یہ مذکورہ افعال کرینگے تو غلط فہمی کی وجہ سے لوگ انہیں مسلمان سمجھیں گے۔ اسی طرح جب یہ کلمہ کا بیج لگائیں گے تو یہ مسلمان سمجھے جائیں گے۔

حالانکہ

یہ کافر ہیں ______ تو یہ دھوکا ہے۔

جیسے

خنزیر پر بکرے کا۔۔۔۔۔۔لیبل

یا

شراب پر زم زم کا لیبل لگا دیا جائے۔

اب اس آرڈیننس کے بعد قادیانی اپنے آپکو مسلمان کہے تو تین سال کی قید

کلمہ کا بیج لگائے تو تین سال اندر

تبلیغ کرے تو تین سال اندر

اس سے پہلے یہ باؤلے کتے کی طرح تبلیغ کیا کرتے تھے۔

اب یہ لالچ دیتے ہیں۔

نوکری اور چھوکری کا

یہ عیسائیوں کا انداز ہے۔

اسلام میں پیسے وغیرہ کا کوئی لالچ نہیں ہے۔ اسلام جو قبول کرتے تھے وہ مصائب کو دعوت دیتے تھے۔

ہم مرزائیوں کو جہنم سے بچاتے ہیں:

بہر حال یہ بات مسلّم ہے کہ مرزا قادیانی جہنمی ہے اور یہ بات میں مرزائیوں سے بھی منواتا ہوں۔

میں تو انکا خیر خواہ ہوں۔

یہ مجھے دشمن سمجھتے ہیں۔ میں تو انکو جہنم سے بچاتا ہوں۔

میں نے ابتداً عرض کرنا تھا۔ کہ جنکے دل و دماغ میں قادیانیوں کے بارے کوئی شبہ و سوال ہو۔

سائل قادیانی ہو یا مسلمان

وہ سوال چٹ پر لکھ کر سٹیج پر پہنچا دے۔ انشاء اللہ جواب دیئے بغیر چنیوٹی نہیں جائیگا اور

قادیانی ضرور کہیں نہ کہیں مری تقریر سن رہے ہو نگے۔ کیونکہ انکا "بابا مرزا طاہر" حالیہ تقریر ۱۹۹۵ء میں صرف میرا اور ضیاء الحق کا نام لیتا رہا ہے۔ اور اسی تقریر میں اسکی طرف سے دیئے گئے مباہلہ کے چیلنج کے جواب میں میں ہائیڈ پارک لندن میں اپنے سینکڑوں علماء سمیت پہنچا۔ مصرین، صحافی، بی بی سی کے نمائندے پہنچ گئے۔ لیکن نہ مرزا طاہر آیا۔ اور نہ ہی اسکا کوئی نمائندہ آیا۔

اکمل ملعون کی مرزا کی عقیدت میں کفریہ نظم:

تمہارے گولیکی کے اکمل کی ایک نظم ہے۔ جو اسنے مرزا کی شان میں لکھی تھی۔ اگر میں (مولنا چنیوٹی) اسوقت ہوتا تو میں اس دجال کو گولی مارتا۔ اسکی یہ نظم مرزا نے بڑی پسند کی اور اپنی زندگی میں اپنے اخبار البدر ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء میں شائع کروائی۔

آج تمہیں اسکی نظم کے ہر ہر جملہ کی تشریح بھی سناتا ہوں۔

نظم سنو!

امام اپنا اس زماں میں

غلام احمد ہوا ہے دارالاماں میں

یہ بے ایمان کہہ رہا ہے کہ اس زمانہ میں اپنا امام غلام احمد ہوا ہے کہاں ہوا ہے؟

دارالاماں میں

دارالاماں، قادیان کو کہتے ہیں۔ اللہ نے تو مکہ کو دارالامان کہا اور فرمایا:

مَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا

جو مکہ میں داخل ہوگیا وہ امن میں ہوگیا۔

مکہ میں جانور اور پرندے بھی امن سے ہیں۔

مرزا نے کہا!

کہ اس آیت میں قادیانی کی مسجد کی صفت بیان کی گئی ہے۔ یعنی وہ امن والی ہے۔ ❶

---

❶ براہین احمدیہ ص ۵۵۸ رخ ص ۶۶۷ جلد ۱

اور کہتا ہے کہ:

زمین قادیان اب محترم ہے

ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین ص ۱۵۴)

قادیان ''دارالامان'' کہاں؟

اکمل نے قادیان کا نام ہی نہیں لیا۔ بلکہ قادیان کو دارالامان سے تعبیر کیا ہے۔ میں قادیانیوں سے پوچھتا ہوں:

کہ اگر قادیان کو دارالامان اللہ نے بنایا تھا تو کسی اور کو امن ملتا یا نہ ملتا مرزا کی اولاد کو تو ملتا۔

جب ۱۹۴۷ء میں ملک تقسیم ہوا تو انکی غداری سے قادیان اور ضلع گورداسپور ہندوستان چلا گیا۔ مرزا محمود اپنی ماں، بھائی، بیوی سمیت جان بچا کر ادھر چلے آئے۔

میرا سوال ہے کہ قادیانیو!

اگر خدا نے اسے دارالامان بنایا تھا۔ تو تم نے اسے کیوں چھوڑا؟

یا جب چھوڑا تھا تو اس وقت اپنے مرزا پر لعنتیں بھیجتے۔

کہ جس نے اسے دارالامان کہا تھا۔ امن تو تم کو وہاں بھی نہ ملا۔ وہ دارالامان آپ کے لئے صرف ''دارالفرار'' نہیں بلکہ ''دارالھلاک'' بن گیا۔

پھر نیا چنیوٹ کے قریب ربوہ شہر کو بسا لیا (جواب چناب نگر کے نام میں تبدیل ہو چکا ہے)

اور ۱۹۸۴ء میں جب ضیاء الحق کا آرڈیننس نافذ ہوا تو اس وقت مرزا طاہر ربوہ چھوڑ کر لندن جا بیٹھا۔

پناہ ملی کہاں ملی۔ کسی اسلامی ملک میں نہیں جہاں سے یہ پودا کاشت کیا گیا۔ وہیں پہنچ گیا۔

بقول شاعر

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

تو قادیان دارالامن ثابت نہ ہوا اور ربوہ دار پناہ نہ بن سکا۔

اگر مرزا ''مہدی'' تھا تو امن قائم کیوں نہ ہوا:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی (علیہ الرضوان) کا زمانہ امن کا ہوگا۔ (مشکوۃ و مسلم شریف)

مرزا نے مذکورہ حدیث کا اردو شعروں میں ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائے گا
پیویں گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
کھیلیں گے بچے سانپوں سے بےخوف و بے گزند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۸ رخ ص ۷۸ جلد ۱۷)

جب آئیگا تو صلح کو ساتھ لائیگا

یعنی وہ وقت امن کا ہوگا جنگ کا نہ ہوگا۔ جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا۔

لیکن عالمی دو جنگیں مرزا قادیانی کی آمد کے بعد ہوئی ہیں۔ اگر یہ مہدی تھا تو جنگیں ختم کیوں نہ ہوئیں؟ بھائی کا بھائی سے اختلاف کیوں؟

پیویں گے ایک گھاٹ سے شیر و گوسپند

اب یہ بتلاؤ کہ کیا مرزا کی آمد کے بعد شیر و بکری اور گائے نے کیا اکٹھے ایک گھاٹ سے پانی پیا ہے؟

ء کھیلیں گے بچے سانپوں سے بے خوف بے گزند

کیا بچوں نے سانپوں سے کھیلا ہے؟

دو چار سانپ پکڑ کر مرزائیوں کے گھر چھوڑ دیں اور کہو کہ بچو اب ان سے کھیلو۔

''چندے مانگنے والا مہدی''

مسیح علیہ السلام کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ مال کی بہتات ہوگی مال پانی کیطرح بہتا ہوگا۔ لوگ مال لئے پھریںگے کوئی لینے والا نہ ہوگا۔ اب چندہ مانگنے والے بہت ہیں دینے والے کم ہیں۔

جب تک تم سے مولوی چندہ مانگتے رہیں۔ اسوقت سمجھو کہ ابھی سچا مہدی نہیں آیا۔ کیونکہ اسوقت مال کی کثرت ہوگی تم سے چندہ اسوقت کسی نے نہیں لینا۔

یہ اچھا مہدی آیا کہ:

جو خود بھی ساری زندگی چندہ مانگتا رہا

اس کی جماعت بھی چندہ مانگتی رہی

اور مانگ رہی ہے اور مسلمان بھی چندہ مانگتے ہیں۔

دعا کریں کہ:

اصل مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام جلدی آئیں تا کہ ہماری چندہ مانگنے سے جان چھوٹے اور آپکی دینے سے۔

چودہویں صدی کا مجدد کون؟

مرزا کے دعوے مجدد سے شروع ہو کر خدا تک جا پہنچتے ہیں۔ پہلے یہ نبی کی بات کرتے ہیں۔

پھر مسیح کی

پھر مہدی کی

پھر مجدد تک آجاتے ہیں۔

جب کہیں بھی پاؤں نہیں لگتا تو کہتے ہیں چلو مجدد ہی مان لو۔ اور یہ چودھویں صدی کا مجدد

ہے اور مرزائیوں کے ہاں یہ چودھویں صدی آخری صدی ہے۔

اب تک بھی کئی بوڑھے چودھویں صدی کو آخری صدی کہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اب پندرہویں صدی نہیں ہے بلکہ چودھویں صدی لمبی ہوگئی ہے۔

احادیث میں مہدی کی بہت سی نشانیاں آئی ہیں۔ مرزا قادیانی میں ان میں سے ایک بھی نہیں پائی جاتی۔ مہدی کا نام محمد باپ کا نام عبداللہ حضرت حسن کی اولاد میں سے ہوگا۔ زبان تھوڑی سی لکنت والی ہوگی۔ دائیں رخسار پر کالے تل کا نشان ہوگا۔ خانہ کعبہ کے طواف کے دوران اس وقت پہچان ہوگی جب وہ حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان ہوں گے اور بیعت کریں گے، سات سال حکومت کرے گا۔ دنیا کو عدل وانصاف سے پھیر دے گا۔ امن وامان قائم ہو جائے گا۔

آپ بتائیں ان نشانیوں میں سے کونسی نشانی قادیانی میں پائی جاتی ہے۔ مہدی کی سیڑھی سے ہٹ کر یہ مجددیت پر آجاتے ہیں۔ کہ یہ چودھویں صدی کا مجدد ہے۔ کیونکہ حدیث کے اندر آتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهِ يبعث علی راس کل مائة سنة من يجدد لها دينها (ابوداؤد کی حدیث)

اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایسا آدمی بھیجتے ہیں۔ جو دین کی تجدید کرتا ہے۔ وہ مجدد ہوتا ہے۔

مرزائی پہلے ایک سوال چھاپتے تھے تیرہ صدیوں کے مجددین کا نام لکھتے تھے۔ اور آگے لکھتے تھے کہ:

چودھویں صدی کا مجدد کون؟

تا کہ لوگ سوچیں ہر صدی کا مجدد تو ہے۔ اور اس صدی کے مجدد ہونیکا دعویٰ مرزا نے کیا ہے۔

لہٰذا اس صدی کا یہی مجدد ہے۔

مرزائیوں کو میں کہتا ہوں!

کہ چودہویں صدی کا مجدد میں ہوں۔

مرزا کے کردار کی چند جھلکیاں:

اپنے مجدد سے میرا مقابلہ کرلو۔ (وہ تو نمازیں کھا جاتا تھا)

میں نے الحمد للہ کبھی نماز نہیں چھوڑی ایک دن قضاء ہوئی تو دوسرے دن اسکو ادا کرلیا۔

تمہارا مجدد روزے کھا جاتا تھا۔ جب رمضان آتا تھا۔ حضرت صاحب کو دورہ پڑ جاتا تھا۔ اور دورہ بھی ایسا دانا تھا کہ جونہی رمضان آتا دورہ شروع ہو جاتا تھا۔

میرے ذمہ ایک روزہ نہیں۔ ایکسیڈنٹ میں روزے رہ گئے تھے۔ انکی قضاء کرلی۔

میں الحمد للہ ۱۵ حج کر چکا ہوں۔ جبکہ مرزا نے ایک حج بھی نہیں کیا۔ مرزا شراب پیتا تھا۔ میرے پاس اخبار موجود ہے۔ ❶

مرزا ٹانک وائن شراب پیتا تھا۔

میرے پاس الفضل اخبار موجود ہے جس میں اسکا مرید کہتا ہے کہ:

''حضرت صاحب کبھی کبھی زنا کرلیا کرتے تھے''

ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ مرزا محمود پر ہے:

جو ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔

الحمد للہ:

میرا دامن ابتک زنا سے بھی پاک ہے۔

مرزا کی خوبصورتی کا معیار:

اور مرزا سے میں خوبصورت بھی زیادہ ہوں۔ مجھ سے زیادہ حسین اور بڑے بڑے موجود ہیں۔ یہ اسکا فوٹو دیکھو (کتاب سے فوٹو نکال کر مجمع کو دکھلایا) کیسی شکل ہے جیسے بارش میں پڑی رہی چارپائی ہوتی ہے۔

تمہارے اکمل نے اس دجال کو آقا علیہ السلام سے تشبیہ دی۔

❶ الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۳۵ء

کہاں یہ اور کہاں آقا مدنی علیہ السلام

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا کہنے؟

ایک روایت ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی کے صحن میں تشریف فرما تھے۔ چودھویں کا چاند بھی چمک رہا تھا۔ میں ایک نظر آسمانوں کے چاند پر ڈالتا اور دوسری نظر عبداللہ کے چاند پر ڈالتا تو میرے ضمیر نے گواہی دی کہ آسمانوں کے چاند سے عبداللہ کا چاند زیادہ روشن ہے۔

ایک شاعر نے پنجابی زبان میں اس روایت خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے کہ:

روایت کریندائے صحابی مرارا
میں اک دن ڈٹھا محمد ﷺ پیارا
جتوں چودھویں سی تے کوئی کوئی تارا
میں دوہاں توں ویکھاں دوبارا دوبارا
خدا دی قسم! آسمان داچن مدھم ڈیسیوے
محمد ﷺ دا چہرہ سوہنڑا نظریں آوے

ایک پنجابی شاعر کہتے ہیں۔

عبداللہ دا چن دکھیاں داچن
جتھوں جتھوں لنگد اگیا رنگ لیند اگیا

یعنی:

جہاں جہاں سے آپ علیہ السلام گزرے بہاروں نے وہیں ڈیرے جمادیے۔

مرزا کی شخصیت:

اور مرزا قادیانی

''جھنوں جھنوں لنگداگیا مترینداگیا''

مرزا صاحب: دن میں سوسو مرتبہ پیشاب کرتے تھے۔ جہاں جہاں سے گزرتا گیا وہاں وہاں سے پیشاب کرتا گیا۔ یعنی گمراہی وغلاظت اور جہالت پھیلاتا گیا۔

خود مرزا نے لکھا ہے کہ مجھے دن رات میں سوسو مرتبہ پیشاب آتا ہے۔ ❶

چوبیس گھنٹے کا حساب لگانے سے یہ ۵ منٹ بنتے ہیں کہ ہر ۵ منٹ بعد اسکو پیشاب آتا تھا۔ اور شوگر کا اتنا سخت مریض لیکن کم بخت!

شوگر کیساتھ میٹھائی بھی استعمال کرتا تھا۔ گڑ بھی کھاتا تھا اور کثرت پیشاب کی وجہ سے مٹی کے ڈھیلے جیب میں رکھتا تھا۔ اور اسی جیب میں گڑ بھی ڈالتا تھا۔

مٹی کی جگہ گڑ اور گڑ کی جگہ مٹی (ماشاء اللہ)

یہ کوئی نبی تھا؟

یا کارٹون تھا؟ ❷

اس سے تو میں بھی زیادہ خوبصورت ہوں اور مجھ سے بھی کئی زیادہ خوبصورت ہیں۔

''یہ مقابلہ کرے دو جہانوں کے سردار سے''

میں کہہ رہا تھا کہ مرزا میں مہدی والی تو کوئی نشانی ہی نہیں مہدی کے دور میں تو چندہ کسی نے نہیں لینا۔

مسیح کا نام تو عیسیٰ علیہ السلام ہے

اور والدہ کا نام مریم علیہا السلام ہے۔

❶ ضمیمہ اربعین نمبر ۳،۴ ص ۴، رخ ص ۴۷۱، ۴۷۰ جلد ۱۷

❷ مرزا کے حالات زندگی مرتبہ معراج الدین عمر ترجمہ براہین احمدیہ پہلا ایڈیشن ص ۶۷

اسکا نام ''غلام احمد'' اور

ماں کا نام چراغ بی بی ہے

''کیسے مہدی یا مسیح بن گیا''

مرزائیو!

مرزا قادیانی کی نرالی شان:

مرزائیو!

آؤ پہلے یہ فیصلہ کریں کہ:

مرزا مرد تھا یا عورت؟

میرے پاس کتاب ❶ موجود ہے۔ جس میں مرزا نے کہا ہے کہ:

عورتوں کو جو ماہواری خون (حیض) آتا ہے وہ مجھے شروع ہو گیا۔

کیا کسی مرد کو یہ خون آتا ہے یا نہیں؟۔۔۔۔نہیں

کسی مرزائی سے پوچھو کہ تجھے اپنے نبی کی سنت میں کیا کبھی حیض آیا ہے؟

پھر مرزا کہتا ہے کہ مجھے دس مہینے حمل رہا۔ عورتوں کا تو حمل نو مہینے ہوتا ہے۔ بھینسوں اور گھوڑوں کا حمل دس مہینے ہوتا ہے۔ تو حمل کس کو ہوتا ہے؟۔۔۔۔عورتوں کو یا مردوں کو

تو آؤ پہلے یہ طے کریں کہ مرزا مرد تھا یا عورت؟

یہ قصہ نہ سمجھنے کا اور نہ سمجھانے کا؟

مرزا کا ایک شعر ہے۔

؎ کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد
ہوں بشر کی جائے نفرت اور باعث عار

یہ نظم ۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

❶ کشتی نوح ص ۴۷، رخ ص ۵۰ جلد ۱۹

شاعری نبوت کے منافی ہے:

یہ بات بھی یادرکھو کہ نبی شاعر نہیں ہوتا۔

وَما علمنہُ الشعر وَما ینبغی لہ (یٰسین)

کہ ہم نے نبی کو شعر نہیں سکھلائے اور وہ اسکے لائق بھی نہیں ہوتا۔

کیونکہ شعر میں مبالغہ ہوتا ہے۔ اور مبالغہ لائق نبوت نہیں ہوتا۔

مرزائیو!

اگر یہ ظل و بروز محمد ہے۔ تو جو چیز محمد علیہ السلام کے لائق نہ ہو۔ وہ اس مرزا کے بھی لائق نہیں ہونی چاہیے تھی۔ ہمارے نبی کیلئے شعر عیب اور مرزا کیلئے شعر خوبی اور الٹا نبوت کی دلیل ہے۔

اسکی الٹی کھوپڑی!

جو چیز نبی کیلئے عیب ہے وہ قادیانی کیلئے خوبی

مرزا کے رنگ و روپ:

مرزا کہتا ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد

کہ میں خاکی کیڑا اور آدم کا بیٹا نہیں ہوں۔

(فقرے کے درمیان میں "نہ" آجائے تو دونوں کی نفی ہوتی ہے)

ان سے پوچھیں کہ وہ تھا تو آدم کا بیٹا۔ غلام مرتضیٰ اسکا والد محمود اسکا بیٹا، طاہر اسکا پوتا، اور یہ بھر رہا ہے کہ میں آدم کا بیٹا نہیں ہوں۔ تو یا اس نے جھوٹ بولا اور جھوٹا نبی نہیں ہوتا۔

دوسری جگہ کہتا ہے۔

؎ میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں میری نسلیں ہیں بے شمار
اور منم مسیح زمان و منم کلیم خدا

منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد گا ❶

کوئی ایک رنگ ہوتا ہے کوئی دورنگا ہوتا ہے۔ اسکا پتہ بھی نہیں ہے کہ یہ کیا ہے؟

کرم خاکی والے شعر کے دوسرے مصرعہ میں کہتا ہے۔

؎ ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

تو بندے کی نفرت والی جگہ کونسی ہے؟ خود ہی بتلادیں۔

؎ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اب مرزائی خود ہی بتلادیں۔ کہ سر سے پیر تک جائے نفرت کونسی ہے۔ اگر زبان سے بتلاتے ہوئے۔ شرم محسوس کریں تو ہاتھ لگا کر بتادیں کہ وہ جگہ کونسی ہوتی ہے۔

جب مرزا سے کہا گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام تو مریم کا بیٹا ہونا چاہیے تو چراغ بی بی کا بیٹا کہاں سے مسیح ہے؟ تو اس نے کہا کہ:

سنو!

میں خود مریم بن گیا اور میری طرف وحی ہوئی

فاجاءہ المخاض الیٰ جزع النخلۃ قالت یالیتنی مت قبل ھذا و کنت نسیا منسیا۔ ❷

قرآن میں ہے کہ جب مائی مریم کو بچہ کی تکلیف ہوئی۔ تو وہ پریشان ہوئیں۔ اور جنگل کی طرف چلی گئیں۔ تو قرآن میں یہ آیا۔

کہ مائی مریم کو بچہ جننے کی تکلیف جنگل لے گئی۔

تو مائی مریم کیلئے لفظ فاجاھا آیا ہے۔ کیونکہ "ھا" ضمیر عورت کیلئے آئی ہے۔ اور مرد کیلئے "ہ" ضمیر آتی ہے۔ مرزا کہتا ہے کہ میری طرف وحی ہوئی۔ فاجاہ۔

تو "بے وقوف" جب تو مریم بن گیا ہے تو پھر "ہ" کیسی؟

---

❶ اخبار "الفضل" قادیان مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۳۰، نمبر ۶۵، جلد ۱۷، ص ۱۱

❷ تذکرہ ص ۱۷ (الہام نمبر ۱۰۰) تذکرہ ص ۵۳۱ (الہام نمبر ۹۲۷)

تو ''حا'' ہی رہنے دے۔ تو بچہ جننے کے وقت اور ادھر حمل ہے پھر ''ہ'' کیسے بن گیا۔ اور کہتا ہے کہ میں خود پھر عیسیٰ بن گیا۔

مرزا اور ''منارۃ المسیح''

علماء نے کہا ہے کہ چلو تجھے بالفرض جعلی طور پر جعلی عیسیٰ مانتے ہیں۔

لیکن عیسیٰ کے بارے ہے:

ینزلُ علی منارۃ البیضاء المشرقی دمشق (مشکوٰۃ)

دمشق کی مسجد کے مشرقی سفید مینارے پر اتریں گے۔

تو کیا جب تو پیدا ہوا تو اسوقت تیری ماں کسی منارہ پر چڑھی ہوئی تھی۔ یا جب تو عیسیٰ بنا اسوقت تو کسی منارہ پر تھا؟

مرزا نے کہا کہ اس چیز کی کمی رہ گئی۔ چلو اب مجھے چندہ دو میں منارہ بناتا ہوں۔ بے وقوف قوم نے چندہ دیا۔

یہ نہیں پوچھا کہ سچے مسیح کے تو اترنے سے پہلے منارہ ہونا ہے نہ کہ اترنے کے بعد اس نے بنانا ہے۔

مسیح نے خود تو نہیں بنانا۔

مرزا نے منارہ بنانا شروع کیا۔ ابھی تکمیل باقی تھی۔ کہ ہیضہ کی موت سے خود لاہور میں مرگیا اور منارۃ المسیح اسکے مرنے کے بعد بنا۔

حضرات محترم!

قادیانیوں کے رسالوں، پمفلٹوں پر اسی منارہ کا مونوگرام بنا ہوا ہے۔ تو آپ ان سے پوچھیں کہ قادیان میں جو منارۃ المسیح بنایا ہے۔ کیا یہ مرزا کی پیدائش سے پہلے کا ہے یا مرنے سے پہلے کا ہے یا مرنے کے بعد بنا ہے۔ جب کہیں گے کہ مرنے کے بعد بنا ہے تو پھر یہ مسیح کیسے بنا ہے؟

اور کیسا مہدی ہوا جو ''چندہ منارۃ المسیح'' کا اشتہار چھپوا کر مینار بنانے کیلئے چندہ جمع کر رہا ہے؟

امن کہاں؟

اصل میں تو وہ شعر سنا رہا تھا کہ مرزا نے قادیان کو دارالامان کہا۔ رب نے قادیان میں بھی اور یہاں پاکستان میں بھی ذلیل کیا۔ مرزا طاہر اب لندن میں بھی بغیر گارڈ کے نہیں چلتا۔ تو کیا یہ امن کا وقت ہے؟

میں نہیں کہتا تمہارا مرزا کہتا ہے۔

ے ہاں وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا

مرزا کو مرے ہوئے اب نوے (۹۰) سال ہو چکے ہیں۔ تو اسکے دعویٰ مہدیت سے لیکر اب تک کیا دنیا میں امن ہوا ہے؟

اکمل کی بقیہ کفریہ نظم

تو اکمل کہتا ہے کہ:

امام اپنا اس زماں میں
غلام احمد ہوا دارالاماں میں
غلام احمد ہے عرش رب اکرم
مقام اس کا ہے گویا لامکاں میں

کہا ہے؟

غلام احمد (العیاذ باللہ) رب اکرم کا عرش ہے

اور لامکان کون ہے؟ اللہ جو ہر جگہ ہے۔

اس شعر میں گویا کہ شاعر نے مرزا کو اللہ کہا ہے۔

ے غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس و جان

قادیانیو!

جو کہتے ہو کہ یہ مجدد و مہدی ہے۔ رسول اللہ نہیں ہے۔ اب سنو یہ تمہارے مرزا کا شاعر اسے کیا کہہ رہا ہے جسکو مرزا نے اپنی زندگی میں اپنے اخبار میں شائع کرایا۔

کہ (العیاذ باللہ) غلام احمد اللہ کا رسول برحق ہے اور سب انسانوں اور جنوں سے بڑا شرف پانیوالا ہے۔

غلام احمد مسیحا سے ہے افضل
بروزِ مصطفیٰ ہو کے جہاں میں
غلام احمد کا خادم جو ہے دل سے
بلاشک جائیگا باغ جناں میں
(اب پتا چل رہا ہوگا کہ جنت میں ہے یا جہنم میں)
تسلی دل کو ہو جاتی ہے حاصل
یہ ہے اعجاز احمد کی زبان میں
بھلا اس معجزہ سے بڑھ کر کیا ہو
خدا ایک قوم کا مارا جہاں میں

کہتا ہے کہ:

عیسائیوں کا خدا مار دیا تھا۔ اس سے بڑا کونسا معجزہ ہے۔ عیسیٰ کا معجزہ مردوں کو زندہ کرنا تھا۔ اس کا معجزہ زندوں کو مارنا تھا۔ یہ کیسا معجزہ ہے؟

آمد عیسیٰؑ پر یہودیوں کا خاتمہ:

مرزا نے یہ بھی لکھا ہے کہ:

عیسیٰ علیہ السلام کی آمد پر یہودیوں نے بڑا طاقتور ہونا ہے۔ یہودیوں اور مسلمانوں کی جنگ ہونی ہے یہودیوں کا سربراہ دجال ہوتا ہے۔ اور مسلمانوں کا سربراہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسکو

قتل کریں گے پھر ایک یہودی بھی نہیں رہے گا حتیٰ کہ درخت یا پہاڑ کی اوٹ میں اگر کوئی چھپا ہوگا تو درخت اور پہاڑ پکار کر کہے گا۔

یعنی ادھر یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کرو۔

مرزائیو!

اگر یہ سچا مسیح ہوتا تو یہودیوں کا نام ونشان نہ ہوتا۔ یہودی روزانہ طاقتور ہو رہے ہیں۔ امریکہ بھی اسکے تابع ہے۔ بیت المقدس بھی یہودیوں نے چھین لیا۔ اس سے پہلے بیت المقدس مسلمانوں کے پاس تھا۔ جب سے یہ آیا تو بیت المقدس یہودیوں کے پاس چلا گیا اور یہودی و عیسائی بڑھتے چلے گئے۔

اگر یہ مسیح ہوتا تو یہودی و عیسائی ختم ہو جاتے جبکہ وہ تو بڑھتے جا رہے ہیں۔ تو یہ کہاں کا مسیح ہے؟

تصنیف اور نبوت:

آگے اکمل کہتا ہے کہ:

قلم سے جو کام کر کے دکھلایا
کہاں وہ طاقت تھی سیف وسناں میں

یہ بات بھی سمجھ لو کہ مرزا نے قلم سے کتابیں لکھیں۔ نبی کتابیں لکھتے نہیں ہیں۔ ان پر لکھی ہوئی آتی ہیں۔ حضورؐ پر وحی آتی تھی۔ دوسروں سے وہ لکھواتے تھے خود نہیں لکھتے تھے۔ جو کتابیں لکھے وہ مصنف ہوتا ہے نبی نہیں ہوتا۔ (نبی نہیں)

جو نبی ہوتا ہے وہ مصنف نہیں۔

مرزائیوں نے کہا ہے کہ ہمارا نبی بڑا مصنف ہے ۸۴ کتابیں لکھی ہیں۔

اگر دعویٰ نبوت کثرت تصنیف پر منحصر ہوتا تو حضرت تھانویؒ اس سے زیادہ دعویٰ نبوت کے حقدار تھے۔ جنہوں نے ایک ہزار سے زائد کتب تصنیف کی ہیں۔

نظم کے آخری کفریہ اشعار:

آگے کہتا ہے کہ:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور پہلے سے بڑھ کر اپنی شان میں
(العیاذ باللہ)

ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو آمنہ کے گھر میں آئے پھر دوبارہ محمد چراغ بی بی کے گھر قادیان میں آئے۔ (نعوذ باللہ) اور جو چراغ بی بی کے گھر میں محمد آیا ہے یہ اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر آیا ہے جو پہلے آمنہ کے گھر آیا تھا۔

یہ کفر ہے یا نہیں؟۔۔۔۔ ہے

؎ محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

کہتا ہے کہ محمد ﷺ جس نے دیکھنے ہوں وہ غلام احمد کو اب دیکھ لے۔ بلکہ ساتھ یہ بھی کہا کہ کامل محمد علیہ السلام (العیاذ باللہ) پہلے ناقص تھے یہ کامل ہے (العیاذ باللہ)

؎ تیری مدح سرائی مجھ سے کیا ہو
سب کچھ لکھ دیا راز نہاں میں
؎ خدا سے تو اور خدا تجھ سے
واللہ تیرا رتبہ نہیں آتا بیان میں

کہ تو خدا سے ہے اور خدا تجھ سے ہے۔ (العیاذ باللہ)

ہم نماز میں کیا پڑھتے ہیں؟

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ

کہ نہ خدا نے کسی کو جنا اور نہ کوئی خدا سے جنا

اور مرزا کا مرید کیا کہہ رہا ہے؟ کتنا بڑا کفر ہے؟

پھر کہتا ہے کہ تیری تعریف مجھ سے ہو نہیں سکتی۔ میں کہتا ہوں کہ قادیانیوں کے سارے کفر چھوڑ دو۔ یہ نظم جو پوری دنیا میں شائع ہو رہی ہے انکے کفر کیلئے یہ کافی ہے۔ اس سے بڑا اور کفر کیا ہوگا؟

چودھویں صدی کا مغالطہ:

اب میں نے آپ کو ایک بات سمجھانی ہے۔ مرزائیوں نے یہ بات مشہور کی ہے کہ چودھویں صدی آخری صدی ہے۔ اسکے بعد کوئی صدی نہیں۔ میری جہاں بھی چودھویں صدی میں تقریریں ہوتی رہیں وہیں میں کہتا رہا کہ یہ جھوٹ ہے۔ چودھویں صدی کے آخری ہونے کا نہ قرآن میں ذکر ہے نہ حدیث میں۔ مرزا کا یہ بہتان ہے۔

اب بتلاؤ کہ پندرہویں صدی ہے کہ نہیں؟۔۔۔۔ ہے

لوگ استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتے:

میں پندرہویں صدی کے آغاز میں مکہ مکرمہ میں تھا۔

"کوئی حاجی ہے؟ (صرف چار یا پانچ آدمیوں کے ہاتھ کھڑا کرنے پر فرمایا)"

کہ اکثر لوگوں پر حج فرض ہوتا ہے لیکن حج نہیں کرتے۔ یاد رکھو!

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

عن علیؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من ملك زاداً وراحلة تبلغهٔ الیٰ بیت اللّٰہ ولم یحجّ فلا علیه ان یموت یهودیاً او نصرانیاً (مشکوٰۃ ص ۲۲۲ کتاب المناسك)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بیت اللہ تک سواری اور خرچ پر قادر ہیں اور اس نے حج نہ کیا پس یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر کوئی نقصان نہیں ہے۔

آج لوگوں کے پاس گاڑیاں ہیں، فرج ہیں، ٹریکٹر، T.V. ہیں، بیلوں بھینسوں کی بڑی تعداد ملکیت میں ہے۔ ہماری بہنوں اور ماؤں نے زیورات رکھے ہوئے ہیں۔ زیورات رکھنا فرض نہیں ہے۔ انکو بیچ کر حج کرنا فرض ہے۔ زیورات بعد میں بنانا۔ پلاٹ وغیرہ بعد میں خریدنا پہلے یہ اللہ کا فرض ادا کرو۔

اصلی مسیح ومہدی حج کرینگے:

اس ضمن میں یہاں یہ بات بھی سمجھ لیں کہ حدیث میں آتا ہے کہ مہدی ومسیح علیہ السلام جب آئیں گے تو وہ حج کریں گے۔ مرزائیوں سے پوچھو کہ کیا مرزا نے حج کیا ہے؟

سیرۃ المہدی میں اسکا بیٹا لکھتا ہے کہ: اس نے حج نہیں کیا، زکوۃ نہیں دی (کیونکہ وہ بیچارہ غریب تھا) ویسے تو اس نے جائیداد بنائی ہے۔

جب مرزا سے پوچھا گیا کہ حدیث شریف کے مطابق سچے مہدی ومسیح نے تو حج کرنا ہے اور تم میں کوئی نشانی نہیں چلو حج ہی کر لے۔

کہنے لگا کہ تم بڑے شرارتی ہو۔ میرے خلاف وہاں قتل ومرتد کے فتوے دیئے ہیں۔ مجھے وہاں بھیج کر قتل کرانا چاہتے ہو؟ لہٰذا مری جان کو خطرہ ہے۔ اور مجھ پر حج فرض ہی نہیں ہوا۔ کیونکہ راستہ کی حفاظت اور جان کی حفاظت حج کے لئے ضروری ہے۔ [1]

ان سے پوچھو کہ اگر یہ سچا مہدی ومسیح ہوتا تو اسکو جان کا خطرہ ہونا تھا؟۔۔۔ نہیں اسلئے کہ نبی کی بات تو پوری ہونی تھی۔ سچا مہدی ومسیح تو حج کریگا۔ انکو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ اسکو خطرہ اسلئے تھا کہ یہ جھوٹا بے ایمان تھا۔ مہدی ومسیح کے حج کرنے والی نشانی کو تو مرزا نے بھی مانا لیکن حج نہیں کیا۔

سو سالہ جھوٹ کا خاتمہ:

تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ جب چودہویں صدی ختم ہوئی اور پندرہویں شروع ہوئی تو ہم

[1] اخبار الفضل قادیانی، جلد نمبر ۱۷، نمبر ۲۱، ص ۷، مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۹ء

نے نئی صدی کا استقبال عمرہ سے کیا۔ مغرب کے بعد میں نے وہاں حرم مکی میں تقریر کی اور کہا کہ آج سو سالہ جھوٹ ختم ہو گیا۔ جو مرزائی کہتے تھے کہ چودہویں صدی آخری صدی ہے۔ اگر چودہویں صدی آخری صدی ہوتی تو پندرہویں کا سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہوتا۔

معلوم ہوا کہ چودہویں صدی آخری صدی نہیں ہے۔ تو میں نے ایک اشتہار ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر تقسیم کیا۔ کہ چودہویں صدی ختم ہوئی۔

مرزائیو! اب توبہ کرلو۔

سچ بتلاؤ اگر مرزائیوں میں کچھ خوف خدا ہوتا تو پندرہویں صدی کے آغاز ہی سے انکو توبہ کر لینی چاہیے تھی یا نہیں؟

مرزا پر لعنت بھیجنی چاہیے کہ نہیں؟

کیونکہ اگر مرزا سچا ہوتا تو پندرہویں صدی نہ آتی۔ پندرہویں صدی کا ہر مہینہ، ہر ہفتہ، ہر دن، ہر گھنٹہ ومنٹ مرزا کے جھوٹا ہونے کا اعلان کر رہا ہے۔

وظیفہ: ''پندرہویں صدی آگئی''

میں نے اکثر جگہ لڑکوں کو ایک وظیفہ بتلایا ہے۔ تمہیں بھی بتلا دوں کہ جہاں بھی کوئی قادیانی ملے تو سات دفعہ کہو کہ

''پندرہویں صدی آگئی'' ''پندرہویں صدی آگئی''

پڑھ کر اسکو اسکی طرف پھونک دو۔ یہ دم بلند آواز سے کرنا ہے۔ جب آپ یہ وظیفہ بار بار دہرائیں گے تو قادیانی سمجھ جائیں گے کہ یہ اعلان کر رہا ہے کہ

''مرزا جھوٹا ہے''

یہ بھی انکی خیر خواہی کیلئے ہے کہ شاید کسی راستے یہ جہنم کے ابدی عذاب سے بچ جائیں۔ اب میں تمہیں مرزا کے دو چار جھوٹ بتا کر بات ختم کرتا ہوں۔

حضور ﷺ کی پیش گوئی:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کذاب آئیں گے پرلے درجے کے جھوٹے۔

ایک ہوتا ہے کاذب ''جھوٹا''

ایک ہوتا ہے کذاب بڑا ''جھوٹا''

جیسے صادق کا معنی ہے سچا اور

صدیق کا معنی بہت بڑا سچا

تو حدیث ہے کہ میرے بعد تیس بڑے بڑے جھوٹے ہونے ہیں۔ وہ دعویٰ نبوت کرینگے فرمایا:

''کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد نبی کوئی نہیں''

میں کہتا ہوں مرزا سے بڑا جھوٹا کوئی نہیں۔

مرزائیوں کی عبادت گاہ کا نام:

نائیجیریا کے شہر ابدان میں مَیں اور علامہ خالد محمود صاحب گئے۔ وہاں بڑے مرزائی ہیں۔ مسلم علماء نے ہمیں دیکھ کر بڑی خوشیاں منائیں۔ اور ہم سے مشورہ کئے بغیر مرزائیوں سے مناظرہ کے موضوعات طے کر کے آگئے۔ یہ ان بچاروں نے عجلت سے کام لیا۔ اور مقامِ مناظرہ مرزائیوں کی عبادت گاہ جسکا ہم نے نام اسی سفر میں ''مرزاڑا'' رکھا۔ کیونکہ بعض لوگ اب بھی مرزائیوں کی عبادت گاہ کو مسجد کہتے ہیں۔

جبکہ مسجد مسلمانوں کی ہوتی ہے کافروں کی نہیں۔

عیسائیوں کے عبادت گاہ کو گرجا گھر

ہندوؤں کی عبادت گاہ کو مندر

سکھوں کی عبادت گاہ کو گوردوارا

شیعوں کی عبادت گاہ امام باڑا

مرزائیوں کی عبادت گاہ کو:

''مرزاڑا''.......... کہتے ہیں

نائیجیریا میں مناظرہ:

تو جب انہوں نے مناظرہ مرزاڑا کے اندر رکھا تو ہمیں اساتذہ کا ایک پڑھایا ہوا سبق یاد تھا کہ مخالفین کی جگہ پر جا کر مناظرہ نہیں کرنا۔ کیونکہ مناظرہ کے آخر میں لڑائی بھی ہو سکتی ہے۔ وہ کہیں گے کہ یہ از خود لڑنے آئے ہیں۔ تو ہم نے کہا کہ جگہ بدل دو ورنہ یہ تحریر لکھ کر دیں تا کہ ہمارے پاس ثبوت ہو۔ ابھی ربوہ کے ساتھ عنایت پور بھٹیاں میں مناظرہ ہوا ہے۔ وہاں میرے شاگرد نے (۵) گھنٹے مناظرہ کیا ہے۔ اب تک وہاں پچاس گھرانے مسلمان ہو گئے ہیں (الحمد للہ) ہدایت رب کے ہاتھ میں ہے۔ ویسے انشاء اللہ ہم روز روشن کی طرح واضح کر دینگے کہ مرزا جھوٹا اور جہنمی ہے۔

اگر چاہے تو ہدایت وہ نبی کے چچا کو بھی نہیں دیتا۔ اور دینے پر آئے تو بلال حبشی رضی اللہ عنہ، سلمان فارسی اور صہیب رومیؓ جیسے حضرات کو ہدایت دے کر مقتدا بنا دے یہ اسکی مرضی ہے۔

مناظرہ کا عمومی انداز:

پہلے حضرت علامہ خالد محمود صاحب مناظرہ کرتے رہے میری جب باری آئی تو موضوع تھا کہ مرزا مہدی ہے کہ نہیں؟

اس موضوع پر عام طریقہ یہ ہے مہدی کے متعلق احادیث نکال کر مہدی کی نشانیاں بتلائی جاتی ہیں۔ پھر ان سے سوال کیا جاتا ہے کہ کیا مرزا قادیانی کے اندر یہ نشانیاں ہیں؟ قادیانی کے اندر وہ نشانیاں موجود ہیں کہ نہیں؟

مثلاً مہدی کا نام محمد جبکہ مرزا کا نام غلام احمد اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ اسکے والد کا نام غلام مرتضیٰ ہے۔

مہدی کی ماں کا نام آمنہ ہوگا جبکہ مرزا کی ماں کا نام چراغ بی بی ہے۔ مہدی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوگا سید ہوگا۔ جبکہ مرزا مغل ہے۔ مہدی کے رخسار پر تل کا نشان ہوگا۔ زبان میں لکنت ہوگی۔ بات کرتے وقت ہاتھ ہلائیں گے۔ خانہ کعبہ کے سامنے بیٹھ کر لوگوں سے بیعت کرینگے۔

لیکن مرزا کے اندر یہ نشانیاں نہیں ہیں۔ مرزائی کہتے ہیں کہ اس میں کچھ ہیں ہم کہتے ہیں کہ نہیں ہیں۔ اس طریقہ سے مناظرہ طویل ہوجاتا ہے۔

نئے انداز سے مناظرہ میں دو سوالات:

اللہ پاک نے میرے ذہن میں ایک نیا طریقہ ڈال دیا وہ یہ کہ میں نے افریقی قادیانی مناظر سے کہا کہ مناظرہ سے پہلے میرے دو سوالوں کا جواب دے۔

۱) میں نے کہا کہ کیا دوزخی آدمی مہدی ہوسکتا ہے؟

اس نے کہا کہ۔۔۔۔نہیں

میں نے کہا کہ:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فلیتبو ا مقعده من النار

جو مجھ پر جھوٹ بولے اسکا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ①

کیا یہ حدیث ہے؟

اس نے کہا کہ "ہاں"

میں نے کہا کہ مسئلہ حل ہوگیا۔ میں ثابت کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولے ہیں۔ اگر ایک جھوٹ مرزا کا حضور علیہ السلام پر ثابت ہوگیا تو حدیث کی رو سے مرزا کیا بنا؟ جہنمی اور جہنمی مہدی نہیں ہوسکتا۔ (یہ ایک منٹ کا مختصر سا مناظرہ ہے)

① مشکوۃ شریف۔ ابن ماجہ

عامۃ الناس بھی مرزائیوں سے مناظرہ کر سکتے ہیں:

تمہیں بھی کوئی مرزائی ملے تو اسے کہو کیا جہنمی مہدی، مسیح نبی ہوسکتا ہے؟

وہ کہیگا کہ نہیں۔

اس سے پوچھو جو نبی پر جھوٹ بولے کیا وہ حدیث کی رو سے جہنمی ہوتا ہے یا نہیں۔ (وہ مانیگا کہ "ہے")

تو تم کہو کہ ہم حضور علیہ السلام پر مرزا کے جھوٹ ثابت کرتے ہیں۔ اگر جھوٹ ثابت ہو جائیں تو مرزا جہنمی بنا اور جہنمی نبی، مسیح، مہدی، مجدد نہیں بن سکتا۔

یہ بات یاد کرلو کوئی مرزائی تمہارے سامنے نہیں ٹھہر سکیگا۔ اگر وہ تبلیغ کرسکتے ہیں۔ تو آپ کیوں نہیں کرتے؟

مرزا قادیانی کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ:

تو میں نے ثابت کیا کہ مرزا نے حضور علیہ السلام پر جھوٹ بولا ہے۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے ضمیمہ کا ص ۱۸۷ نکالا (لطیفہ) اصل کتاب تو ۱۲۰ صفحہ کی ہے۔ اور ضمیمہ ماشاء اللہ ۲۳۵ صفحہ کا ہے۔

کو لیکی کے مرزائیو!

اپنے مہدی کا جھوٹ کان کھول کر ملاحظہ کرو! جس پر مرزا نے لکھا ہے کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ کہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئیگا۔ اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔

(یہ لفظ احادیث جمع کا ہے) ①

عربی میں جمع کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

۱) ایک جمع وہ ہوتی ہے جو تین سے دس تک ہوتی ہے اسکو جمع قلت کہتے ہیں۔

۲) ایک جمع وہ ہوتی ہے جو دس سے زائد اور سینکڑوں ہزاروں اور کروڑوں تک ہوتی ہے۔ یہ

① ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۱۸۷ ارخ ص ۳۵۹ جلد ۲۱

جمع کثرت ہوتی ہے۔

لفظ احادیث کا وزن جمع کثرت کا ہے۔ کہ دس سے اوپر حدیثیں ہیں۔

چیلنج

چودھویں صدی والی ایک حدیث دکھلاؤ

میرا چیلنج ہے کہ دس بھی نہیں، پانچ بھی نہیں، تین بھی نہیں صرف ایک حدیث نبوی کوئی مرزائی مجھے دکھلائے۔ جس میں فرمایا ہو کہ مہدی چودھویں صدی کے سر پر ہوگا۔ حدیث صحیح ہی نہ ہو کوئی ضعیف ہی دکھلا دو۔ اور میرا یہ چیلنج ۳۵ سالوں سے یورپ، امریکہ، کینیڈا، افریقہ گھانا تک میں چھپ رہا ہے اور اس پر ربوہ (چناب نگر) میں کئی لوگ مسلمان بھی ہو چکے ہیں۔

؎ میرا دعویٰ ہے کہ پہاڑ ٹوٹ سکتے ہیں
چاند سورج بے نور ہو سکتے ہیں

سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہو جائیگا۔

لیکن نبی کی کوئی حدیث نہیں دکھلا سکتے کہ جس میں ہو کہ مسیح علیہ السلام چودھویں صدی کے سر پر آئیں گے۔

یاد رکھو!

؎ نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

قیامت کی گیارھویں تو آجائیگی لیکن قیامت تک چودھویں صدی کی حدیث نہیں ملے گی۔

پوری دنیائے مرزائیت کو چیلنج ہے جو بھی یہ حدیث دکھلائیگا اسکو دس ہزار انعام دونگا۔ اور مرزائیت کا مبلغ بن جاؤنگا۔ ہے کوئی اپنے باپ کا حلالی بیٹا ہو تو میدان میں آکر اپنے مرزا کو سچا ثابت کر سکے۔

مسیح و مہدی جہنمی کیسے؟

تو مرزا نے احادیث صحیحہ والا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولا ہے یا نہیں؟ (بولا ہے)

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے والا کیا ہوا؟ ـــــ جہنمی

اور جہنمی مہدی و مسیح اور نبی نہیں ہو سکتا۔

مرزائیو!

وہ تو جہنمی بن گیا ہے۔ تم اسکے پیچھے کیوں جہنم میں جاتے ہو۔

گولیکی کے مرزائیو!

تم بھی حدیث ڈھونڈ لو۔ قیامت تک انشاء اللہ تمہیں نہیں ملے گی۔

تو آؤ ضد چھوڑ کر توبہ کر لو۔ اور آمنہ کے لال علیہ السلام کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ تم ہمارے بھائی ہو۔

شکست کا عجیب نظارہ:

تو اس افریقی کو جب میں نے مرزا کی کتاب کا مذکورہ بالا حوالہ سامنے کیا اور کہا کہ یہ حدیث ہے؟ تو وہ خاموش رہا۔ کیونکہ اگر کہتا کہ حدیث "ہے" تو وہ دکھلانی پڑتی۔ اور اگر کہتا کہ حدیث "نہیں" ہے۔ تو پھر مرزا کو جہنمی ماننا پڑتا۔

تو میں نے اسکے صدر کو کہا کہ اسکو کہو کہ کچھ جواب دے۔ یہ خاموش کیوں ہو گیا ہے؟

صدر نے اسے کچھ اشارہ دیا۔ تو قادیانی مناظر نے کہا کہ ہاں یہ حدیث ہے۔

میں نے کہا: کونسی کتاب میں۔

اسنے کہا: جواہر الاسرار میں۔

میں نے کہا: یہ کس کی کتاب ہے۔

اس نے کہا: کہ علامہ شعرانی کی

میں نے کہا کہ وہ تو ایک محدث نہیں ایک صوفی ہے۔ چلیں وہی کتاب دکھائیں۔ آخر انہوں نے کسی حدیث کی کتاب کا حوالہ تو دیا ہوگا۔

اس نے کہا: کہ کتاب ہمارے پاس اس وقت نہیں۔

میں نے کہا: کہ اسطرح تو بات نہیں بنے گی۔ یا حدیث پیش کرو یا جھوٹ مانو یا پھر تیسری صورت یہ ہے کہ مہلت مانگ لو ہم آپ کے ملک میں ہیں۔ کتاب جہاں سے بھی ملے اس مدت میں حاصل کرلو۔ مناظرہ اسی حوالہ پر ختم ہوگا۔ اگر آپ نے حدیث چودھویں صدی کی پیش کردی تو مرزا سچا مہدی۔ میں دس ہزار روپے انعام بھی دونگا اور تمہارا مذہب قبول کر کے تمہارے مذہب کا مفت کا مبلغ بن جاؤنگا۔ ورنہ مرزا جہنمی ثابت ہوگا۔ تو تمہیں اس پہ لعنت بھیج کر اسے چھوڑنا ہو گا۔

اب وہ بار بار کہتے کہ وہ کتاب ہمارے پاس نہیں ہے۔ میں نے پھر انکے صدر سے کہا کہ یا تو کتاب پیش کریں یا جھوٹا مانیں یا پھر مہلت لے لیں۔ ان کے مناظر نے کہا کہ کتاب موجود ہے۔

یہ اس نے جھوٹ بولا اور بڑی بے شرمی سے یہ بات کی۔

عیسائیوں نے جلوس کے موقعہ پر ایک نظم میں یہ کہا تھا کہ:

ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوئے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

تو اس صدر نے اپنے ایک ساتھی کو اشارہ کر کے کتاب منگوائی۔ تو میں بڑا خوش ہوگیا۔ کہ ایک جھوٹ تو ثابت ہوگیا وہ کونسا؟

کہ ابھی تو کہہ رہا تھا کہ کتاب کوئی نہیں اور ابھی کتاب کیسے آگئی۔ تو اس نے مجمع میں کتاب کھولکر لہرادی۔ ہم بڑے پریشان ہوئے۔

علامہ خالد صاحب نے کہا کہ آپ نے یہ کتاب دیکھی ہے؟

میں نے کہا کہ دیکھی چھوڑ اس سے پہلے سنی بھی نہیں ہے۔ لیکن انشاء اللہ اس کتاب میں وہ

حدیث نہیں ہوگی۔ کیونکہ میرا اشتہار ۳۵ سال سے شائع ہو رہا ہے۔ اگر ربوہ (چناب نگر) کے چوہوں کو یہ کتاب نہیں ملی تو افریقیوں کو کیسے مل سکتی ہے۔؟

تو جب میں نے یہ کتاب اس (قادیانی مناظر) سے لیکر دیکھی تو دونوں صفحات پر کسی صدی وغیرہ کا ذکر نہیں تھا۔

نہ چودھویں

نہ بارھویں

نہ تیرھویں

کس بے غیرتی سے انہوں نے پورے مجمع میں کتاب لہرادی؟

تو ہم نے وہ کتاب انکے صدر کے سامنے رکھی اور کہا کہ جناب آپ ہمیں ڈھونڈ کردیں۔

تو کوئی مرزائی ادھر سے اُدھر سے ورق الٹتا ہے۔ لیکن حدیث نہ ملی کیونکہ وہ ہوتی تو تب ملتی۔

مسلمان افریقی بڑے خوش تھے۔ آخر انکے صدر نے کھڑے ہوکر اعلان کیا کہ

''افسوس'' اس کتاب کے اندر چودھویں صدی والی حدیث نہیں ہے۔

نعرہ تکبیر : اللہ اکبر

تاج وتخت ختم نبوت : زندہ باد

وہ منظر قابل دید تھا جب انکے صدر نے اعلان کیا کہ ہمیں یہ حدیث نہیں ملی۔ جب حدیث نہیں ملی تو مرزا جھوٹا جہنمی ہوا۔ اور جھوٹا جہنمی مسیح، نبی، مہدی کیسے ہوا؟

مسلمان نوجوانوں نے مجھے کندھوں پر اٹھالیا اور نعرے لگاتے ہوئے آوازیں بلند کرنے لگے۔

جو پمفلٹ قادیانیوں نے دوران مناظرہ تقسیم کیے تھے۔ وہ پھاڑ پھاڑ کر ڈالتے رہے۔ عجیب منظر تھا سینکڑوں قادیانیوں کو اللہ تعالیٰ نے اس مناظرہ کے ذریعے ہدایت عطاء فرمائی۔

الحمدللہ علیٰ ذٰلک

مرزا کا دوسرا بین الاقوامی جھوٹ اور:

دوسرا جھوٹ بھی سن لو!

شاید انکو ہدایت آجائے۔ ❶

مرزا نے لکھا ہے۔ کہ انبیاء گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگادی۔ کہ مہدی چودھویں صدی کے سر پر آئیگا۔ اور نیز یہ کہ وہ پنجاب میں ہوگا۔

انبیاء گزشتہ۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء پر جھوٹ ہم نے کہا کہ ایک نبی بتلاؤ جس نے کہا ہو کہ مہدی یا مسیح چودھویں صدی کے سر پر آئیگا۔ اور نیز پنجاب میں ہوگا۔ لفظ پنجاب دکھلاؤ۔ (جو کہ بدترین خیانت ہے)

دوسرے ایڈیشن میں انبیاء کی جگہ اولیاء لکھ دیا تو میں نے کہا کہ چلو ۱۳۰۰ سال میں سے مرزا سے پہلے کوئی ایک ولی دکھلاؤ جس نے کہا ہو کہ مہدی چودھویں صدی میں آئیگا۔ اور نیز یہ کہ وہ پنجاب میں ہوگا۔

یہ میرا چیلنج ہے۔

ولی کا حوالہ تم دے دو

دس ہزار روپے انعام بھی دونگا اور مذہب بھی تمہارا قبول کرونگا۔

یاد رکھو!

کہ قیامت آسکتی ہے لیکن کسی ولی کا یہ حوالہ قیامت تک نہیں دکھا سکتے۔

عنایت پور بھٹیاں میں مرزائیوں کی بدترین شکست:

عنایت پور بھٹیاں میں بھی انہی دو جھوٹوں پر شرط لگی تھی۔ مرزائیوں نے ایک مہینہ کی مہلت مانگی۔ شیعہ ثالث تھا۔

ایک ماہ کی مدت جب گزر گئی۔ تو ایک ماہ کی مزید مہلت لی جب پھر بھی چودھویں

❶ اربعین نمبر ۲ ص ۲۳، روحانی خزائن ۳۷۱ جلد ۱۷ پر

صدی کی کوئی حدیث اور کسی نبی ولی سے پنجاب کا لفظ بھی ثابت نہ کر سکے تو شیعہ ثالث نے لکھ کر دے دیا۔

"کہ مرزا نے جھوٹ بولا ہے۔ کیونکہ نہ کسی نبی سے اور نہ کسی ولی سے چودھویں صدی والی روایت منقول ہے اور نہ ہی کسی سے پنجاب کا لفظ دکھا سکے ہیں۔

مرزائی مناظرہ ہار گئے اور مسلمانوں کو رب نے فتح عطاء فرمائی۔ تقریباً ۴۵ خاندان اس مناظرہ کی برکت سے مسلمان ہو گئے۔

(فالحمد اللہ علیٰ ذالک)

جھوٹ کے متعلق مرزا کے فتوے:

حضرات محترم!

مرزا نے خود لکھا ہے کہ جو کسی ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائیگا اسکا کسی بات میں بھی اعتبار نہیں۔ تو کیا مرزا جھوٹا ثابت ہوا ہے یا نہیں؟

اگر کوئی اب بھی جھوٹا نہیں مانتا تو وہ ثبوت دے۔ میں اسکو سچا مان لونگا۔

مرزا نے خود ضمیمہ تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن ص ۵۶ ج ۱۷ میں لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔

تو جب مرزا سے جھوٹ بولنا ثابت ہوا تو مرزا اپنے قول کے مطابق مرتد ہوا۔

مرزا حقیقۃ الوحی ص ۲۰۶، رخ ص ۴۵۹ ج ۲۲ پر لکھا ہے۔ کہ جھوٹ بولنا گوہ (پاخانہ) کھانے کے برابر ہے۔

تو اب مرزا نے جھوٹ بول کر خود اپنے تحریر کردہ اصول کے مطابق کیا کیا؟ ("گوہ" پاخانہ" کھایا)

تم مرزائیوں سے کہو کہ تمہارا نبی پاخانہ کھایا کرتا تھا۔ کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتا تھا اور مرا بھی پاخانہ میں ایک شعر پڑھا کرتے تھے۔

اگر مرزا ہوتا خدا کا نبی
تو ٹٹی میں ہرگز نہ مرتا کبھی

مرزائیوں سے کہو کہ تمہیں مرزا کی طرح موت آئے۔ مرزائی کہتے ہیں کہ وہ خدا کا نبی تھا۔ اچھی موت مرا ہے۔ مولوی جھوٹ بولتے ہیں وہ ٹٹی میں نہیں مرا۔

تم ان سے کہو کہ

اللہ تعالیٰ تم سب مرزائیوں کو اپنے نبی کی طرح موت دے۔ اگر یہ آمین کہیں تو ٹھیک ہے۔ اگر آمین نہ کہیں تو معلوم ہوا کہ دال میں کچھ کالا کالا ہے۔

اگر ہمیں کوئی کہے کہ تمہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم والی موت آئے تو ہمارا بچہ بچہ آمین کہیگا۔

نبی تو دور، ہمیں کوئی یہ کہے کہ تمہیں احمد علی لاہوریؒ جیسی موت آئے جسکی قبر سے اڑھائی مہینہ تک خوشبو آتی رہی تو آمین کہیں گے یا نہیں؟۔۔۔۔کہیں گے

ان کو کیسی اچھی دعا ہم دے رہے ہیں۔ کہ رب ان تمام مرزائیوں کو اپنے نبی والی موت دے۔ لیکن یہ اس پر آمین نہیں کہتے۔

مرزا طاہر کا دجل:

آخر میں مرزائیوں کو ایک چیلنج دینا چاہتا ہوں۔ ابھی لندن میں اگست 1995ء میں مرزا طاہر نے اپنی تقریر میں کہا کہ مولوی چنیوٹی مباہلہ سے بھاگتا رہا ہے۔

میں ان دنوں لندن میں تھا میں نے کہا کہ ابھی پتہ چل جاتا ہے۔ کہ مباہلہ سے کون بھاگتا رہا ہے تو یا میں؟

میں مرزا طاہر کو بھی اسکے بھائی ناصر اور اسکے باپ مرزا بشیر الدین محمود کو بھی مباہلہ کا چیلنج دیتا رہا۔ لیکن یہ بھاگتے رہے۔ میں نے لندن میں ہائیڈ پارک میں ٹائم دے دیا۔ میں اپنے علماء سمیت پہنچ گیا۔ انتظار کرتا رہا لیکن

نہ مرزا طاہر آیا اور نہ ہی اسکا کوئی نمائندہ

﴿دعوت مباہلہ﴾

گوتیکی کے مرزائیو!

میں مسجد میں باوضو ہوں، میں ملک کی چار بڑی دینی جماعتوں کا نمائندہ ہوں۔

۱) جمعیت علماء اسلام
۲) تنظیم اہلسنت
۳) اشاعۃ التوحید والسنۃ
۴) مجلس تحفظ ختم نبوت کا نمائندہ ہوں

میں مرزا کو دجال و کذاب، بے ایمان اور جہنمی اور مرزا کو ماننے والوں کو بھی جہنمی اور کافر سمجھتا ہوں۔ اور میں ہر جگہ مباہلہ کیلئے تیار ہوں۔ کوئی گوتیکی کا مربی یا مرزائیوں کا سربراہ مرزا طاہر سے یہ نمائندگی حاصل کرلے کہ یہ ہماری جماعت کا نمائندہ ہے اور چنیوٹی اس سے مباہلہ کر لے۔ تو میں اس سے بھی مباہلہ کیلئے تیار ہوں۔

مباہلہ اپنے آپ کو موت کیلئے تیار کرنا ہوتا ہے۔ دونوں فریقوں کو ایک میدان میں آ کر یوں دعا کرنا ہوتی ہے کہ

"اے اللہ جو جھوٹا ہو وہ برباد ہو"

یہ مباہلہ ہے، مباہلہ گھر بیٹھ کر نہیں ہوتا۔

مباہلہ گھر بیٹھ کر نہیں ہوتا:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں سے مناظرہ کیا وہ نہ سمجھے تو دعوت مباہلہ دی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیاری فرمائی تھی۔ اہلبیت عظام اور ساتھیوں کو میدان میں لے جانے کیلئے تیار کر لیا تھا۔ لیکن پادریوں نے عیسائیوں کو سمجھایا کہ خبردار! ان سے مباہلہ نہ کرنا ورنہ آسمانی عذاب تمہیں ختم کر دیگا۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ مباہلہ کیلئے میدان میں آ جائیں۔ تو ان پر ایسا عذاب

آتا۔ کہ انکے انسان تو انسان حیوان بھی زندہ نہ رہتے۔

مباہلہ گھر بیٹھ کر پمفلٹ شائع کرنے کا نام نہیں جسکا مرزا نے بھی خود اقرار کیا ہے۔ کہ مباہلہ فریقین کا ایک جگہ جمع ہو کر دعا کرنے کا نام ہے۔ ❶

مرزا قادیانی کی وصیت:

مرزا طاہر تو ویسے بھی اپنے دادا کی وصیت اور عہد کی وجہ سے مباہلہ کی دعوت دے بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اسکے دادا نے ۱۸۹۹ء میں ڈی۔ سی گورداسپور کی عدالت میں تحریر کر کے دیا تھا۔ کہ میں آئندہ کسی کو مباہلہ کی دعوت نہیں دونگا۔ اور میں اپنی اولاد و امتی اور زیر اثر لوگوں کو کہتا ہوں کہ وہ آئندہ مباہلہ نہیں کرینگے۔ ❷

تو اگر مرزا طاہر اپنے دادا کا پوتا ہے اور پیروکار ہے تو وہ مباہلہ کی دعوت نہیں دے سکتا۔ اگر دے گا تو وہ اپنے دادا کا پیروکار نہیں۔

مرزائی سربراہوں کی ’’پاک دامنی‘‘:

اسی طرح لندن میں میں نے ایک چیلنج دیا تھا۔ کہ مرزائیو! تمہارے سربراہ کا نام طاہر ہے۔ جسکی مجھے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ طاہر میرے نبی علیہ السلام کے صاحبزادے کا نام ہے۔ (طاہر کا معنی ہے پاک)

اور مرزا طاہر پاک نہیں ہے۔ بلکہ نجس ہے۔ اسکا بھائی، باپ، دادا سب ناپاک تھے:

ملک راحت گجرات والے نے ’’دور حاضر کے مذہبی آمر‘‘ نامی کتاب میں لکھا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود اپنی سگی بیٹی کیساتھ منہ کالا کیا کرتا تھا۔

تو میں نے کہا کہ مرزا طاہر تو چار قسمیں اٹھادے میں تجھے طاہر مان لونگا۔

۱) تو نے کبھی زنا نہیں کیا

---

❶ حاشیہ انجام آتھم ص ۳۰ رخ ص ۳۰ جلد ۱۱

❷ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء عدالت جے۔ ایم ڈوئی۔ ڈی۔ سی گورداسپور نمبر ۶

۲) شراب کبھی نہیں پی

۳) بدفعلی نہ کی ہو

۴) بدفعلی نہ کرائی ہو۔

مرزائیوں نے کہا کہ پہلے مولوی چنیوٹی ان چار عیبوں کی قسم اٹھائے۔ میں ہوں تو گنہگار۔ لیکن اسوقت تک مجھے اللہ نے ان چار عیبوں سے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ شاید اللہ نے مجھے مرزائیوں کے اسی چیلنج کے جواب کیلئے بچایا ہو۔ تو میں نے ویمبلے ہال لندن میں ہزاروں مسلمانوں کی موجودگی میں جھوٹے نبی کے پوتے کا حضور علیہ السلام کے پندرہویں صدی کے گنہگار امتی نے چیلنج قبول کرتے ہوئے باوضو ہو کر قرآن سر پر اٹھایا اور ہزاروں کے مجمع میں خدا کی قسم اٹھا کر کہا کہ الحمد للہ میرا دامن ان چار عیبوں سے محفوظ ہے۔

نعرہ تکبیر : اللہ اکبر

شان رسالت : زندہ باد

سفیر ختم نبوت مولانا چنیوٹی : زندہ باد

تو میں اب مرزا طاہر کو کہتا ہوں کہ:

وہ ان چاروں عیبوں کی نہیں ان میں سے ایک عیب کی قسم اٹھائے کہ اسکا دامن اس سے پاک ہے۔

گو لیکی کے مرزائیو!

میرا چیلنج مرزا طاہر نے قبول نہیں کیا۔ تم اپنے گاؤں کے مربی یا امیر کو کہو کہ وہ یہ قسم اٹھادے۔ کہ مرزا طاہر مرزا بشیر الدین محمود اور مرزا غلام احمد پاک تھے۔ یہ میرا چیلنج ہے۔ میں اپنی برأت دے کر جا رہا ہوں۔ میں تو نبی کا پوتا و نواسہ نہیں ہوں بلکہ نبی کا پندرہویں صدی کا گنہگار امتی ہوں۔ یہ میرے نبی کی ختم نبوت کا معجزہ ہے۔

انشاء اللہ انکو جرأت نہیں۔ کہ یہ مسجد میں آ کر انکی پاکی کی قسم اٹھائیں گے۔

تو مرزائیو! ایسے گندوں کے پیچھے لگ کر اپنی آخرت کو کیوں خراب کرتے ہو؟

سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1:۔ (مسئلہ افغانستان)

افغانستان میں مرزائی قتل ہوئے تھے۔ تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا نے بددعا کی تھی کہ اب افغانستان میں کبھی بھی امن نہیں ہوگا۔ اسکی حقیقت کیا ہے۔

انکی پیشگوئیاں ہوتی ہیں۔ جب کوئی واقعہ ہو جائے اسکے بعد۔ یہ بات ٹھیک ہے اسکے مبلغ افغانستان گئے تھے۔ وہاں کے علماء نے فتویٰ دیا کہ یہ مرتد ہیں انکو سنگسار کیا جائے تو انکو سنگسار کر دیا گیا۔

اور وہاں کے بادشاہ امان اللہ نے مرزا کو فارسی میں خط لکھا تھا جسکا ترجمہ وخلاصہ یہ ہے کہ

"اگر تو نبی ہے تو میرے پاس آ"

مرزائیوں نے ساری دنیا میں تبلیغ کی لیکن ادھر نہیں گئے کیوں نہیں گئے؟

باقی افغانستان اور کراچی میں فسادات نہیں ہو رہے۔ کیا تمہارے قادیان دارالامان میں امن ہے؟

وہاں کوئی فساد نہیں؟

یہ فساد کس کی بددعا سے ہو رہے ہیں؟

افغانستان کے فساد کیلئے مرزا غلام احمد اور مرزا بشیر الدین محمود کی بددعا پر مبنی تحریر دکھلاؤ کہ جس میں انہوں نے کہا ہو کہ افغانیوں نے ہمارے مبلغین کو قتل کیا ہے۔ لہٰذا اب امن نہیں ہوگا۔

تحریر دکھلاؤ زبانی بات کا اعتبار کیسے کیا جائے؟

ضیاء الحق کی شہادت کے بعد مرزا طاہر نے کہا کہ میں نے کہا تھا کہ یہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگا۔ مرزا طاہر نے یہ ضیاء الحق کے مرنے کے بعد کہا۔ میں نے لندن میں مرزا طاہر کا یہ پمفلٹ (مذکورہ بیان والا) صحافیوں کو دکھلایا اور چیلنج کیا کہ 10 جون 1988ء کو مرزا طاہر کے مباہلہ والا پمفلٹ میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ ضیاء الحق ٹکڑے ٹکڑے ہوگا۔ جنگ اخبار لندن میں جو مرزا طاہر

کے الفاظ چھپے ہیں ان میں یہ نہیں ہے۔ جب حادثہ ہو گیا تو پھر دعوے شروع کر دیتے ہیں۔

پیشگوئی لیکھرام کے متعلق:

اب اس پر آپ کو ایک اور واقعہ سناتا ہوں۔

پشاور کا ایک ہندو آریہ لیکھرام ہندو پنڈت تھا مرزا کا اس سے مناظرہ ہوتا رہا جس میں مرزا سے کچھ بھی نہ بن آیا تو پھر مرزا نے کہا کہ چھ سال میں یہ پنڈت خدائی ہیبت اور خرق عادت عذاب سے مر جائیگا۔ ❶

چھ مہینے بعد وہ قتل ہو گیا اس پیشگوئی کو سچا ثابت کرنے کیلئے ایک سازش کیساتھ ایک مرزائی ہندو مذہب قبول کر کے اس پنڈت کا مرید بن گیا۔ وہ مرزائی دن رات اسکے پاس رہتا تھا۔ اسکی خدمت کرتا تھا۔ جب اعتماد جم گیا تو اس مرزائی نے چھری سے اسکا پیٹ چاک کر دیا اور وہ قتل ہو گیا اور قاتل روپوش ہو گیا۔

مرزا نے کہا کہ ہماری پیشگوئی پوری ہو گئی ہے حالانکہ یہ پیشگوئی سراسر جھوٹی ثابت ہوئی کیونکہ پیشگوئی میں الفاظ ہیں 'خرق عادت' اور مرزا خود کہتا ہے کہ خرق عادت وہ ہوتا ہے جسکی دنیا میں نظیر نہ پائی جائے۔ ❷

اب چھری سے قتل ہونا اور قاتل کا بھاگ جانا ایسے واقعات دن رات ہوتے رہتے ہیں۔ میرے پاس مرزا کی یہ کتاب ہے۔ اسکے قتل ہونے سے پہلے مرزا نے اسکے بارے جو پیشگوئی کی ہے اس پورے پیشگوئی والے صفحہ پر لفظ چھری نہیں ہے۔ پوری پیشگوئی اسکے مرنے سے پہلے جو مرزا نے لکھی ہے۔

اس میں ہے کہ خارق عادت اور مصیبت الٰہی سے مرے گا۔ خارق عادت عذاب کا یہ معنی ہے کہ وہ عذاب جسکی دنیا میں کوئی نظیر نہ ہو کیا چھری سے قتل ہونے کی نظیریں کوئی نہیں؟

تو یہ خرق عادت کیسے ہوا؟

❶ تریاق القلوب ص ۱۰۷ رخ جلد ۱۵ ص ۳۸۱-۳۸۲ ❷ حقیقۃ الوحی ص ۱۹۷ رخ ص ۲۰۴ جلد ۲۲

اوراصل پیشگوئی کے اندر چھری کا لفظ نہیں۔

جب قتل ہوگیا تو مرزا نے اسکا فوٹو چھاپا۔ اسکی لاش کا فوٹو بھی بنایا۔ تو مرزا نے حاشیہ پر ہاتھ بنا کر لکھا ہے کہ یہ جسکی لاش دیکھ رہے ہو یہ ایک ہندو متعصب آریہ کی ہے۔ جس نے میری نسبت اپنی کتاب میں لکھا کہ یہ شخص تین برس میں ہیضہ سے مرجائیگا۔ میں نے بھی اسکی طرف نسبت کی تھی کہ چھ برس میں چھری سے مارا جائیگا۔ ❶

قتل ہونے کے بعد لفظ چھری لکھا۔

چیلنج

مرزائیو!

اپنے مرزا کی دیانت دیکھو میرا چیلنج ہے کہ لیکھ رام کے قتل ہونے سے پہلے پیشگوئی میں چھری کا لفظ دکھلاؤ اور منہ مانگا انعام پاؤ یہ اتنا بڑا دجال اور مکار ہے واقعہ ہونے کے بعد کہتا ہے کہ ہم نے یوں کہا تھا۔

سوال نمبر 2:

مرزائی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ میں جھوٹے نبی کو بائیں بازو سے پکڑ کر ہلاک کردونگا۔ اگر مرزا جھوٹا ہے تو خدا نے اسے ہلاک کیوں نہیں کیا؟

جواب:

قرآن پاک کی آیت ہے کہ:

''یہ قرآن اللہ کا کلام ہے''

وما ھو بقول شاعر

یہ کسی شاعر یا مجنوں کا کلام نہیں ہے۔

❶ نزول مسیح ص ۱۷۵، ر، خ جلد ۱۸ ص ۵۵۳

﴿ولو تقول علینا بعض الا قاویل لا خذ نا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین﴾ (الحاقه)

اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاس سے کوئی بات کہہ دیں تو ہم ان کا دائیں بازو پکڑ کر انکی شہہ رگ کاٹ دیں گے پھر انہیں بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔

اللہ نے نبی و قرآن کی صداقت بیان کی کہ قرآن میرا کلام ہے نبی اپنے پاس سے کلام نہیں کرتا اگر اپنے پاس سے بناتے تو میں انکی شہہ رگ کاٹ دیتا۔

اس آیت کا سیاق وسباق دیکھیں تو یہ بات واضح ہو جائیگی کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کسی قاعدہ کلیہ کے طور پر نہیں ہے۔ بلکہ یہ قضیہ شخصیہ ہے۔ اور صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بات کہی جارہی ہے اور یہ بھی اس بناء پر کہ بائبل میں موجود تھا کہ اگر آنے والا پیغمبر اپنی طرف سے کوئی جھوٹا الہام یا نبوت کا دعویٰ کرے وہ جلد مارا جائیگا۔ ❶

یہ کوئی عام قاعدہ بیان نہیں ہورہا۔

یہاں صرف قرآن و نبی کی بات ہورہی ہے۔ کہ اگر نبی ﷺ اپنے پاس سے بات ملائیگا تو میں اسکی شہ رگ کاٹ دونگا۔

تو قرآن عیسائیوں کے اعتراض کا جواب دے رہا ہے جو کہتے تھے کہ یہ نبی اپنے پاس سے کلام ملاتا ہے۔

تو قرآن بائبل میں بیان شدہ عبارت کی تائید کرتے ہوئے عیسائیوں کو چیلنج کر رہا ہے کہ اگر نبی اپنے پاس سے ملائیگا تو اسکی شہہ رگ کٹ جائیگی اور تمہارا جو اعتراض ہے اگر وہ صحیح ہے تو پھر انکی شہ رگ کیوں نہیں کٹتی؟

یہ دلیل انگوری

تو مرزا نے یہاں سے اپنی دلیل نکال لی۔

❶ بحوالہ انجیل مقدس عہد نامہ قدیم ص ۱۸۸ کتاب استثناء باب ۱۸ آیت ۱۸ تا ۲۱

مرزا قادیانی کا گمراہ کن اصول:

مرزا نے یہاں سے اپنی دلیل نکال لی کہ جو خدا پر جھوٹ بولیگا تو اسکو 23 سال میں ہلاک ہونا چاہیے۔ اسلئے کہ نبی علیہ السلام دعویٰ نبوت کے بعد 23 سال زندہ رہے۔

وہ کہتا ہے کہ جو 23 سال کے اندر ہلاک ہو وہ جھوٹا اور جو 23 سال میں ہلاک نہ ہو وہ سچا اور میری وحی کو 23 سال گزر گئے اور میں ہلاک نہیں ہوا۔ لہٰذا میں سچا ہوں۔

جوابات

مرزائی بھی بڑے جوش سے یہ بیان کرتے ہیں۔ اسکے تین جوابات ہیں۔

جواب نمبر 1:

یہ عام قاعدہ نہیں ہے اگر یہ عام قاعدہ ہو کہ جو جھوٹا ہو وہ تیئس سال کے اندر ہلاک ہوگا تو اس سے کئی سچے نبی جھوٹے نبی بن جاتے ہیں اور کئی جھوٹے نبی سچے بن جاتے ہیں۔

بنی اسرائیل میں ایک ایک دن میں ستر ستر نبی قتل ہوئے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا قرآن میں ذکر ہوا ہے وہ نبی تھے دعویٰ نبوت کے بعد تین سالوں میں شہید ہوگئے۔

تو مرزا کے اس قاعدہ کے مطابق کیا وہ (العیاذ باللہ) جھوٹے بنے۔

جواب نمبر 2:

کئی جھوٹے سچے بن جاتے ہیں جنہوں نے دعویٰ نبوت کیا اور تیئس سال سے زیادہ زندہ رہے۔ ایران میں بہاؤ اللہ مرزا کے دور میں نبوت کا دعویٰ کر کے چالیس سال زندہ رہے۔ اس نے نئی وحی بنائی۔ نیا قبلہ بنایا۔ انکی وحی کی کتاب کا نام ہے "البیان" انہوں نے قرآن کو منسوخ قرار دیا۔ اس نے خدا پر افتراء کیا اور وہ چالیس سال زندہ رہا۔

تو اب مرزائیوں کو اپنے مرزا کے بیان کردہ قاعدہ کے مطابق اسکو بھی نبی ماننا چاہیے۔

جواب نمبر 3:

اپنی اس دلیل سے بھی مرزا خود جھوٹا ثابت ہوتا ہے وہ اسطرح کہ مرزا کہتا ہے کہ:

جو 23 سال کے اندر مرے وہ جھوٹا۔ اب دیکھنا ہے کہ مرزا دعویٰ نبوت کے بعد کتنا عرصہ زندہ رہا ہے؟

۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ اسکا دعویٰ نبوت محل نزاع ہے کیونکہ اسکے مرزا کے ماننے والے دو پارٹیوں میں بٹ گئے۔ ایک لاہوری ایک قادیانی۔

لاہوری کہتے ہیں کہ اسکا دعویٰ نبوت بالکل ہے ہی نہیں۔ گو اسکا اپنا دعویٰ نبوت ہر شک سے باہر ہے۔

قادیانی کہتے ہیں کہ اسکا دعویٰ نبوت ہے۔ اور اس نے ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت کیا ہے۔

مرزا صاحب نے 1901ء میں دعویٰ نبوت کیا تھا۔ اور 1908ء میں یہ ہیضہ سے مرگیا۔

اب بتلاؤ کہ 23 سال کے اندر اندر رب نے ہیضہ سے مارا یا نہیں مارا؟ ۔ ۔ ۔ مارا

تو مرزا اپنی دلیل کیمطابق بھی جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ 23 سالوں کے اندر مرا۔

مرزا کی یہ من گھڑت دلیل ماننے سے سچے نبی جھوٹے اور جھوٹے سچے بن جاتے ہیں اور مرزا پھر بھی جھوٹے کا جھوٹا۔

جو کچھ عرض کیا ہے اس میں جو (غلطیاں) ہوئیں وہ خدا تعالیٰ معاف فرمائے اور مرزائیوں کو ان گزارشات کے ذریعہ راہ ہدایت اور مسلمانوں کو دین حق پر استقامت نصیب فرمائے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

﴿مرزا کی موت وحیات﴾

گوجرانوالہ

الحمد للّٰہ وَحدہ و نحمدہ و نستعینُہٗ وَ نستغفرہٗ و نو من بہٖ وَنتوکّل علیہ وَ نعوذ با للّٰہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدی اللّٰہ فلا مُضِلّ لہ ومن یضللہ فلا ھا دی لہ وَ نشھَدُ انّ سیدنا وَ سندنا وَ شفیعَنَا و مولٰنا مُحَمداً عَبدہٗ و رسولُہ امّا بعد فاعوذ با للّٰہ من الشیطٰن الرّجیم ۔بسم اللّٰہ الرحمن الرّحیم ۔ و من اظلم ممن افتریٰ علیٰ اللّٰہ کذباً و قال اللّٰہ تبارک مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَ کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًاo

قالَ النبی صلیّ اللّٰہ علیہ وسلم لا تقومُ السّاعۃ حتی یبعثوا کذّ ابون دجّالون کلّھم یز عَمُ انّہ نبی اللّٰہ و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ۔ صدق اللہ مولٰنا العَلی العظیم و صدقُ رسولُہ النبی الکریم و نحن عَلیٰ ذٰلِک لَمِنَ الشّھدین والشّٰکرین و الحمدللّٰہ رب العٰلمین اللّٰھُمّ صلِّ وَ سلّم دائِماً ابداً عَلیٰ حبیبک خیرالخلق کلّھِم اللّٰھُمّ صَلِّ عَلیٰ سیدنا و مولٰنا مُحَمّدٍوّ بارک وسلّمْ وَ صَلِّ علیہ ۔

واجب الاحترام یادگار اسلاف حضرت قبلہ مفتی صاحب صدر محترم اور دیگر حاضرین مکرم بزرگو، بھائیو، عزیزو!

۲۶ مئی کی مظلومیت:

آج ۲۶ چھبیس مئی کا دن ہے (جو گزر گیا ہے) اس دن کی مناسبت سے آج کا یہ پروگرام منعقد کیا گیا ہے۔ اس مسجد کا یہ پہلا پروگرام ہے جیسے مسجد خدا کے خطیب مولنا عبدالرحمٰن محمود صاحب نے اظہار کیا ہے۔ میرا جی تو یہ چاہتا تھا کہ چھبیس مئی کا دن کسی بڑی مرکزی جگہ (لاہور) میں منایا جاتا۔ (منایا نہیں تو بتایا جاتا) منانے کے ہم قائل نہیں ہیں۔ ہماری قوم کو آج یہ دن بھول چکا ہے آپ میں سے اکثر حضرات اس سے ناواقف ہیں کہ چھبیس مئی کا دن کتنا بڑا تاریخی دن ہے۔

26 مئی کا دن عظیم تاریخی دن ہے۔
مسلمانوں کی عظیم فتح اور خوشی کا دن ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس دن

ایک کذاب دجال
اور مسیلمہ پنجاب
مرزا غلام احمد قادیانی
کو ذلت سے موت دی تھی

اللہ کی کروڑ ہا لعنتیں ہوں اس پر جو وہ مسلمانوں پر بھیجتا رہا تو آج اس (ملعون) کی وفات کا دن ہے۔

لیکن افسوس یہ ہے کہ اس دن کی یاد نہ تو مسلمان مناتے ہیں اور نہ ہی مرزا کو ماننے والے اس دن کو یاد کرتے ہیں۔

مرزائی اور مرزا کا یوم مرگ:

بڑا تعجب تو یہی ہے کہ ہر قوم اپنے لیڈر کا دن مناتی ہے۔ اسکا تاریخ پیدائش اور موت یاد رکھتی ہے۔ بعض لوگ اپنے لیڈروں کی برسیاں مناتے ہیں۔

لیکن یہ ایسا "مظلوم" ہے کہ اسکے مخالف اور موافق دونوں اسکی وفات کا دن نہیں مناتے۔ مخالفوں کو تو چلو ضرورت نہیں ہوتی۔ موافقوں کو تو اپنے لیڈر کے دن منانے کا کچھ اہتمام ہوتا ہی ہے۔

لیکن مرزا کے موافق (مرزائی) بھی اسکا یہ دن نہیں مناتے۔
آج قائد اعظم کا دن منایا جاتا ہے
علامہ اقبال کا دن منایا جاتا ہے
برسیاں کی جاتی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاول کو اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ بعض لوگ آپ کا وہ دن مناتے ہیں جو شرعاً نا جائز ہے لیکن اسی دن یا اس کے علاوہ کسی اور دن سیرت تو بیان ہوتی ہے یا نہیں؟ (ہوتی ہے)

تو مرزا قادیانی کا آج وفات کا دن ہے کم از کم آج مرزائیوں کو تو اس کی سیرت بیان کرنی چاہیے یا نہیں؟ (کرنی چاہیے)

لیکن اسکی سیرت بیان کے لائق ہووے تو کوئی بیان کرے۔
اسکا کوئی قابل فخر کارنامہ ہو تو بیان کیا جائے۔

جب سے وہ مرا ہے کبھی بھی انہوں نے برسی نہیں منائی۔ کبھی اسکی سیرت کا ذکر نہیں کیا۔ ہم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پورا سال بیان کرتے ہیں۔
ہر مہینہ بیان کرتے ہیں
ہر جمعہ بیان کرتے ہیں

لیکن اسکی سیرت نہ تو قابل فخر ہے اور نہ ہی بیان کرتے ہیں۔ اور ہم مسلمانوں نے بھی بھلا دی ہے۔ اسکی موت جس ذلت سے ہوئی ہے اسکی تفصیل آج مسلمانوں کو معلوم نہیں ہے۔ صرف ایک شعر ہمارے لڑکے پڑھتے رہتے ہیں۔

؎ اگر ہوتا مرزا خدا کا نبی
تو ٹٹی میں ہرگز نہ مرتا کبھی

یہ شعر مختلف روایات سے بھی پڑھا جاتا ہے۔

؎ اگر ہوتا مرزا خدا کا پیغمبر
تو ٹٹی میں ہرگز نہ مرتا یہ کنجر

تو یہ اشعار یاد ہیں لیکن اسکی تفصیلات کا پتہ نہیں ہے۔ میں یہ چاہتا تھا کہ آج کا جلسہ لاہور میں ہوتا۔ جہاں یہ مرا تھا۔ اسکے قرب وجوار میں ہم جلسہ کرتے۔ برانڈرتھ روڈ پر ایک مکان تھا جہاں آج کل احمدیہ مارکیٹ بنی ہوئی ہے۔ وہاں یہ مرا تھا۔

اہم موضوع:

انشاءاللہ آئندہ سال بڑی ٹھاٹھ باٹھ سے وہاں جلسہ کرینگے۔

بہر حال 26 مئی منگل کا دن 1908ء کو مرا تھا۔

کیسے مرا تھا؟

اسنے کیا پیشگوئی کی تھی۔

مولانا ثناءاللہ امرتسری کے ساتھ اسنے خدا کا جو آخری فیصلہ لکھا تھا وہ کیا تھا؟ ڈاکٹر عبدالحکیم (جو اسکا بڑا گہرا مرید تھا پھر رب نے اسے ہدایت دی تھی) نے اسکے بارے میں کیا پیشگوئی کی تھی؟ اور پھر اسنے کونسی پیشگوئی کی تھی؟

مرزا نے اپنی عمر کتنی بتلائی تھی اور کہا تھا کہ

اگر میری اتنی عمر نہ ہو تو میں جھوٹا اور بے ایمان ہونگا؟

یہ عمر میری صداقت اور سچائی کا نشان ہوگا۔

پھر اسکی عمر کتنی ہوئی تھی؟

یہ ساری بحثیں وضاحت طلب ہیں لیکن آپ نے بیٹھنا نہیں ہے۔ (بیٹھیں گے مجمع سے آوازیں) تو ان تمام باتوں میں سے میں کوئی صرف ایک آدھ ہی بتلا سکونگا اور میرا کچھ یہ بھی خیال ہے کہ اسکی سیرت پر بھی روشنی ڈالی جائے۔

اسکا کچھ بچپن کچھ جوانی
کچھ بڑھاپا بتلایا جائے
پھر اسکی موت بتلائی جائے۔

پھر بتلایا جائے کہ بقول خود اسکی لاش دجال کے گدھے (ریل گاڑی پر) کیسے گئی؟ کیونکہ مرزا نے خود لکھا ہے کہ ریل گاڑی دجال کا گدھا ہے۔ پھر اسکی تدفین کرا کر واپس آنا چاہئے لیکن یہ تقریر بڑی لمبی ہے۔ ایک رات میں یہ تو پوری نہیں ہو سکتی کچھ چیدہ چیدہ باتیں عرض کرونگا۔

کذابوں کی آمد:

پہلے تمہیں اسکی پیدائش سناتا ہوں لیکن پیدائش سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سن لیں تاکہ دیکھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کیسے سچی ہو رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا تقومُ الساعة حتى يبعثو كذّابون دجّالون كلّهم يزعَمُ انه نبى اللّٰه آنا خاتم النبيين لا نبى بعدى

قیامت اس وقت تک نہیں آئی گی جب تک کہ دجال اور کذاب پیدا نہ ہوں ان میں سے ہر ایک دعویٰ کریگا کہ میں خدا کا نبی ہوں۔ فرمایا یاد رکھو میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا:

انه سيكون في امتي ثلاثون كذابون

کہ تیس بڑے بڑے کذاب میری امت میں سے ہونگے۔

لوگو! سن لو کہ وہ میری امت میں سے ہونگے۔

میرا کلمہ پڑھیں گے۔

قبلہ کی طرف منہ کر کے نمازیں بھی پڑھیں گے۔

قرآن بھی پڑھیں گے۔

چوری چوری حج بھی کر آئیں گے۔

لیکن ہونگے کیا؟

(کذاب اور دجال)

یہ پیارے نبی کا لقب دیا ہوا ہے۔

اس سے بڑھیا لقب کوئی اور ہو سکتا ہے؟۔۔۔نہیں

ہمیں کم از کم نبی کے دیئے گئے لقب سے کم تو کوئی نہیں دینا چاہیئے۔ لہٰذا مرزا کیلئے کاذب (جھوٹا) جھوٹا نہیں بلکہ مبالغہ کا صیغہ کذاب بڑا جھوٹا استعمال کرنا چاہیئے جو آمنہ کے لال محمد ﷺ لقب دے گئے ہیں۔

انگریزوں کی ضرورت:

اس تیرہ سو سال میں کئی کذاب گزرے ہیں۔

۔ سب سے پہلا مسیلمہ کذاب ہوا ہے

اس کے ساتھ اسود عنسی اور طلیحہ ہوا ہے

یہ سب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں گزرے ہیں بعد میں بھی کئی دجال آئے ہیں اور اپنے انجام کو پہنچتے رہے مسلمانوں کی حکومتیں ہوتی تھیں۔

علماء و مفتیان کرام موجود ہوتے تھے۔

وہ شرعی طور پر حکم بتلاتے اور انکی گردنیں اڑا دی جاتی تھیں۔

بد قسمتی ہماری کہ برصغیر میں انگریز کا زمانہ تھا اسکو اپنی حکومت مضبوط کرنے کیلئے حکومت کو طول دینے کیلئے ضرورت تھی کہ:

مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا جائے

ان میں لڑائی کرائی جائے۔

مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد ختم کیا جائے

کیونکہ جہاد سے انگریز بڑا لرزہ براندام تھا

آج بھی کفر لفظ جہاد سے کانپ اٹھتا ہے۔

آج روس جیسی عالمی طاقت چند افغان مجاہدین سے مقابلہ نہیں کر پا رہی (ان دنوں روس و افغانستان کے مابین جنگ جاری تھی)

یہ جہاد کا لفظ بڑوں بڑوں کے چھکے چھڑا دیتا ہے۔

جب جہاد کا نام سنکر مسلمان میدان میں آتا ہے تو پھر وہ موت کو اپنی محبوب ترین متاع سمجھتا ہے۔

سر پر کفن باندھ کر آتا ہے۔

موت کی تلاش میں آتا ہے۔

اور جو موت کو خود ڈھونڈ رہا ہو پھر اسکا کوئی مقابلہ کر سکتا ہے؟۔۔۔نہیں

اس واسطے انگریز کو ضرورت تھی کسی ایسے آدمی کی جو نبوت کا دعویٰ کرے اور اپنی امت علیحدہ بنائے۔

دعوئ نبوت کا اثر:

نیا نبی جب آتا ہے تو امت جدا ہو جاتی ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کی امت چلی آ رہی تھی جب عیسیٰ علیہ السلام آئے تو جن لوگوں نے انہیں مانا

تو انکی امت علیحدہ عیسائی بن گئی۔ عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے گئے اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو جنہوں نے آپکو مان لیا تو انکی امت علیحدہ ہو گئی۔

یہودیوں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔علیحدہ امت

عیسائیوں کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔علیحدہ امت

اور مسلمانوں کی۔۔۔۔۔۔۔علیحدہ امت ہو گئی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نعوذ باللہ اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو جو اسے مان لیں تو وہ علیحدہ امت بن گئی۔ گویا مسلمانوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے انگریز چاہتا تھا کہ مسلمان علیحدہ علیحدہ ہوں اسلئے بھی اسے دعویٰ نبوت کی ضرورت تھی اور دوسرا وہ جہاد کو ختم کرنا چاہتا تھا اور جہاد جیسے احکام صریحہ کو صرف نبی ہی منسوخ کر سکتا ہے تو اسلئے بھی اسے دعویٰ نبوت کی ضرورت تھی۔

(چٹ آگئی کہ اردو میں تقریر کریں اس سے پہلے حضرت پنجابی میں تقریر کر رہے تھے)

مرزا صاحب کی عظیم خدمت:

تو میں آپکو حدیث سنا رہا تھا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت سے دجال اور کذاب پیدا ہونگے جو نبوت کا دعویٰ کرینگے۔ آپکی بات سچی ہوئی۔ آپنے پیشگوئی کی تھی۔ آپ کے زمانہ وفات کے بعد متصل مسیلمہ کذاب وغیرہ دجال پیدا ہوئے۔ لیکن اس وقت اسلامی حکومتوں کی بدولت وہ مرتد قرار دیئے گئے اور قتل کر دیئے گئے۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ ہماری بد قسمتی کہ انگریز کا زمانہ تھا اسنے اپنے اقتدار کے تحفظ کیلئے مختلف تدبیریں اختیار کیں جن میں سے ایک تدبیر یہ بھی تھی کہ غلام احمد قادیانی سے دعویٰ نبوت کرایا اور جہاد کو حرام قرار دلوایا۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے بڑے فخر کیساتھ لکھا ہے کہ میں نے انگریز کی اطاعت اور جہاد کی حرمت میں اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ ان سے پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔ میں نے پچاس ہزار سے زائد کتابیں اور رسالے لکھ کر دنیا میں تقسیم کیے ہیں حتیٰ کہ میں نے مکہ اور مدینہ میں بھی پہنچا دیئے ہیں انگریز کی اطاعت فرض ہے اور اسکی بغاوت حرام ہے اور جہاد کرنا حرام ہے میں نے مسلمانوں کے دلوں

سے جہاد کے خیالات جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے انکے دلوں میں تھے وہ سب نکال دیئے ہیں۔

اور کہتا ہے کہ یہ ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی ہے جس پر مجھے فخر ہے کہ برٹش انڈیا میں کوئی اسکی نظیر نہیں دکھلا سکتا۔ ❶

فرمان رسول کی صداقت:

بہر حال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق امت میں کئی کذاب اور دجال ہو نگے جو ایک طرف امتی ہونے کا دعویٰ کرینگے اور دوسری طرف نبی ہونے کا دعویٰ کرینگے۔ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی اور حدیث کو سچا ثابت کر دیا۔

وہ کہتا ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی نبی ہوں۔ اسکی ایک چھوٹی سی کتاب ہے "ایک غلطی کا ازالہ" اس میں کہتا ہے کہ میں مستقل نبی نہیں ہوں بلکہ مجھے تو بروزی رنگ کی نبوت عطا کی گئی ہے۔ ❷

امتی نبی ہوں۔ اس نے یہ لکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو کیسے سچا ثابت کیا ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سَیَکُوْنُ فِی اُمَّتِی

کہ میری امت میں (وہ دجال) ہونگے۔

اگر یہ حضور کی امت میں سے نہ ہوتا یا امتی نبی ہونے کا دعویٰ نہ کرتا تو حدیث سے واضح مطابقت نہ ہوتی لیکن یہ کہتا ہے کہ میں امتی نبی ہوں۔ تو میرے آقا کی بات پوری ہو گئی یا نہیں؟

(پوری ہو گئی)

بہر حال یہ ان دجالوں میں سے ایک دجال ہے۔ ان تیس کذابوں میں سے ایک ہے اسکی پیدائش، جوانی، بڑھاپا اور موت سب عجائب میں سے ہیں۔

❶ ستارہ قیصریہ ص۳ ار خ ص۱۱۴ جلد ۱۵

❷ ایک غلطی کا ازالہ ص۱۱ ار خ ص۲۱۵ جلد ۱۸

لو آؤ اب میں تمہیں اسکی پیدائش سناؤں۔

مرزا کی پیدائش:

مرزا قادیانی نے اپنی پیدائش لکھی ہے کہتا ہے کہ میں اور میری بہن ہم اکٹھا جوڑا پیدا ہوئے تھے پہلے میری بہن نکلی پیچھے میں نکلا تھا۔ اسکے لفظ لکھے ہوئے ہیں میں اپنے پاس سے نہیں کہہ رہا۔ اسنے پیدا ہونے کو خود ''نکلنا'' لکھا ہے کہ پہلے میری بہن نکلی اور اسکا نام جنت تھا تو پہلے جنت نکلی (پھر دوزخ نکلا) اسکے بعد میں نکلا (پیدا نہیں ہوا) ''نکلنا'' تو ایسے ہے جیسے اب تم مسجد سے اپنے پاؤں کیساتھ باہر نکلو گے۔

آگے ایک فائدہ کی بات ہے جو آپکو بھی فائدہ دیگی کہتا ہے کہ میرے بعد میرے ماں باپ کے ہاں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا میں اپنے ماں، باپ کے ہاں ''خاتم الاولاد'' تھا۔ یہ (لفظ پکاؤ)۔ ❶

کہ میں اپنے ماں باپ کے ہاں خاتم الاولاد تھا کیا مطلب؟

کہ پہلے میری بہن نکلی (اور اس سے پہلے انکا بڑا بھائی غلام قادر نکلا تھا) اور اسکے بعد میں نکلا چلو پیدا ہوا۔

لطیفہ:۔

ایک جگہ سرگودھا میں تقریر کر رہا تھا تو میں نے یہی حوالہ سنایا کہ پہلے وہ ''نکلی پھر میں نکلا'' تو ایک قادیانی نے رقعہ دیا کہ مولنا آپ تہذیب کے دائرے میں تقریر کریں۔ یہ آپ نے کیا ''نکلی'' اور ''نکلا'' شروع کیا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ تہذیب اپنے اسی ''ابا'' کو جا کر سکھلاؤ۔ اگر یہ غیر مہذبانہ الفاظ ہیں تو میرے تو نہیں ہیں۔ میں تو صرف نقل کر رہا ہوں۔

تو بہرحال وہ لکھتا ہے کہ میں خاتم الاولاد تھا۔ اب اسکا معنی سمجھو۔

❶ تریاق القلوب رخ ص ۴۷۹ جلد ۱۵

آیت خاتم النبیین کا ترجمہ اور قادیانی:

آیت خاتم النبیین کی جو قرآن میں آتی ہے قادیانی اسکا ترجمہ کبھی کچھ اور کبھی کچھ کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ خاتم میں ''ت'' پر زبر ہے۔ تم معنی غلط کرتے ہو کہ ''ختم کرنے والا'' یہ اسم فاعل کا ترجمہ ہے جبکہ یہ خاتم اسم آلہ کا صیغہ ہے۔ لہٰذا تم جو اسم فاعل والا ترجمہ کرتے ہو یہ غلط ہے یہ تو ''آلہ'' ہے اسکا معنی تو ہے ''مہر'' یعنی مہر کا آلہ ''ختم'' کا آلہ۔ فاعل نہیں ہے مہر لگانے کا آلہ ہے۔

تو اسکا معنی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہیں یعنی اب جو نبی آئیں گے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے آئیں گے۔ یہ قادیانیوں نے ترجمہ کیا ہے۔

(کیسے الّو ہیں)

اگر خاتم کا معنی مہر بھی لیا جائے تو اسکا یہ مطلب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں پر مہر ہیں یعنی جب آپ آ گئے تو نبیوں کے آنے پر مہر لگ گئی جب خط لکھ کر لفافہ میں ڈال دیا جائے اور مہر لگ جائے تو اب اور کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا تو خاتم کا معنی مہر ہی سہی ہم بھی مانتے ہیں کہ خاتم کا معنی مہر ہے لیکن جب مہر لگ جائے تو آگے تو بات ختم ہے لیکن یہ کہتے ہیں کہ نہیں خاتم کا معنی یہ ہے کہ اب جو نبی آئیں گے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے آئیں گے۔

تو میں آپکو اس کے دو جواب سمجھاتا ہوں۔

پہلا جواب:

ایک تو جو یہ کہتے ہیں کہ یہ خاتم ''ت کی زبر والا'' ہے۔ اسکا ترجمہ خاتم ''ت کی زبر والا'' کرنا غلط ہے۔ تو انکو جواب دو کہ مرزا قادیانی کی کتاب ہے ''ازالہ اوہام'' اسکا ص ۲۵۲ ہے۔ اس پر یہی آیت لکھی ہوئی ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۝

یہ آیت لکھی ہے اور اسکا ترجمہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے۔ (لکھا نہیں میرے مولا نے لکھوایا ہے)

''نہیں ہیں محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام تم میں سے کسی مرد کے باپ لیکن وہ رسول ہیں اللہ کے اور ختم کرنے والے نبیوں کے'' ❶

سبحان اللہ

نعرہ تکبیر : اللہ اکبر

نعرہ تکبیر : اللہ اکبر

ختم نبوت : زندہ باد

ختم نبوت : زندہ باد

کیا ترجمہ لکھا ختم کرنے والا نبیوں کا

یہ فاعل والا ترجمہ مرزا نے خود لکھا ہے کہ نہیں؟۔۔۔۔لکھا ہے

اب اگر قادیانی کہے کہ یہ خاتم اسم آلہ کا صیغہ ہے۔ اسم فاعل نہیں ہے۔ تمہارے مولوی ختم کرنے والا اسکا ترجمہ غلط کرتے ہیں تو اسے کہو کہ جناب اپنے ابا کا ترجمہ دیکھیے! اسکو خاتم کی ت کے زبر اور زیر کا پتہ نہیں تھا۔ اس سے پوچھو کہ اسنے اسکا فاعل والا ترجمہ ''ختم کرنے والا'' کیوں کیا ہے؟

یہ بات سمجھ آگئی ہے؟۔۔۔۔جی ہاں

اب دوسری دلیل سنو!

دوسرا جواب:

اسنے اپنی پیدائش کے متعلق کیا لکھا؟

کہ پہلے میری بہن نکلی پھر میں نکلا اسکے بعد میرے ماں باپ کے ہاں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں اپنے ماں باپ کے ہاں خاتم الاولاد تھا۔

❶ ازالہ اوہام حصہ دوم ۳۳۱ روحانی خزائن ص ۳۳۱ ج ۳

تو قادیانیوں سے پوچھو کہ یہاں ''خاتم'' کا کیا معنی ہے؟

یہی معنی ہے کہ میں اپنے والدین کے ہاں اولاد میں سے آخری ہوں اولاد کو ختم کرکے آیا ہوں۔ ❶

میرے بعد نہ کوئی لڑکی نکلی اور نہ کوئی لڑکا۔

تو اب کیا یہاں مہر والا معنی ہوسکتا ہے جو مہر کا یہ معنی کرتے ہیں؟۔۔۔۔نہیں

ہاں ایک معنی جو مہر کا ہم مراد لیتے ہیں وہ ہوسکتا ہے کہ اب اولاد پر مہر لگ گئی اب کوئی اور اولاد نہیں ہوئی۔

لیکن جو مفہوم مرزائیوں نے خاتم النبیین کا کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہیں۔ اب جو نبی آئیں گے وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے آئینگے تو کیا خاتم الاولاد کا یہ معنی ہوگا کہ اب مرزا قادیانی کے ماں باپ کے ہاں جو اولاد ہوگی وہ مرزا کی مہر سے ہوگی؟۔۔۔۔نہیں

بلکہ یہاں خاتم الاولاد کا معنی آخری اور ختم کرنے والا ہے تو یہی لفظ جب حضور علیہ السلام کیلئے آیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔

آنا خاتم الانبیاءؑ و مسجدی خاتم مساجد الانبیاءؑ (کنز العمال)

کہ میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں اور میری مسجد نبیوں کی مساجد کو ختم کرنے والی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی مسجد کے بعد کروڑوں مسجدیں بنی ہیں لیکن مسجد نبوی تو وہی ہے کسی اور مسجد کو مسجد نبوی تو نہیں کہہ سکتے۔ مرزا قادیانی کی مسجد کو بھی یہ مسجد نبوی نہیں کہہ سکے تو خاتم کا معنی آخری اور ختم کرنے والا ہوگیا یا نہیں؟۔۔۔۔ہوگیا

پیدائش کی پیش گوئی:

خیر یہ تو مرزا کی پیدائش کے حوالہ کی مناسبت سے خاتم کا معنی واضح کردیا۔ پیدائش کے حوالہ سے ایک پیشگوئی کا ذکر کرتا ہے کہ آنے والا جو مہدی ہوگا وہ جڑواں پیدا ہوگا اور اس سے پہلے اسکی

❶ (تریاق القلوب ص ۸۹ روحانی خزائن ص ۴۱۷ جلد ۱۵

بہن ہو گی اور اسکے بعد وہ ہو گا اور اسکے پاؤں میں اسکا سر ہو گا۔ بہن کے پاؤں میں مہدی کا سر ''سبحان اللہ'' تو چونکہ میری بہن اور میں اکٹھے پیدا ہوئے ہیں آگے آگے وہ پیچھے پیچھے میں لہذا میں مہدی بن گیا۔

یہ ہے اسکے مہدی ہونے کی دلیل۔

آگے چل کر میں اس کے مہدی ہونے کی دلیلیں سناؤں گا کہ مہدی کیسے بنتا ہے؟ اب وہ پیدا ہو گیا ہے اب اسکے بچپن کی دو تین باتیں سنو!

تعلیم اور استاد:

پانچ، چھ سال کا ہو گیا، تو اب مرزا کہتا ہے کہ میری تعلیم کا بندوبست کیا گیا۔ کتاب سیرۃ المہدی جو مرزا کے بیٹے نے اپنے باپ (جعلی مہدی) کی سیرت لکھی ہے۔ اسکے تین حصے ہیں اسمیں اسکی تعلیم، بچپن، جوانی، بڑھاپا سب کچھ ہے تو اب مرزا اپنی تعلیم کے بارے کہتا ہے کہ جب میری عمر چھ، سات سال کی ہوئی تو میرے لئے ایک فارسی خواں معلم نوکر رکھا گیا۔ (استاذ نوکر ہوتا ہے؟ استاذ کا احترام ملاحظہ کریں یہ تفصیل اسنے کتاب البریہ ص ۱۴۶ پر لکھی ہے) جنہوں نے (اب ادب شروع ہو گیا ہے۔ پہلے نوکر اور اب جمع کا صیغہ ادب کیلئے لا رہے ہیں) مجھے قرآن مجید اور فارسی کی چند کتابیں پڑھائیں۔ اس بزرگ کا نام فضل الٰہی ہے۔ (پہلے نوکر تھا اب بزرگ بھی بن گیا ہے یہ اسکی اردو تحریر ہے جسکو سلطان القلم کہتے ہیں)۔ پھر جب میری عمر دس، بارہ سال ہوئی تو پھر میرے لئے ایک اور مولوی صاحب رکھے گئے انہوں نے مجھے صرف نحو کی کتابیں پڑھائیں اور اس مولوی کا نام فضل احمد تھا۔

کتنے استاذ ہو گئے؟۔۔۔۔ دو

آگے کہتا ہے کہ:

جب میری عمر سولہ، سترہ برس کی ہوئی تو پھر ایک اور مولوی میرے لئے نوکر رکھا گیا اسکا نام گل علیشاہ تھا (جو شیعہ تھا اسنے آکر بیڑا ہی ''گل'' کر دیا) اس سے میں نے منطق اور فلسفہ کی کتابیں پڑھیں پھر میں نے اپنے والد سے طب کی کتابیں پڑھیں۔ ❶

کتنے استاذ ہو گئے؟۔۔۔۔ چار

پھر جب یہ بھاگ کر سیالکوٹ گیا۔ (وہ حوالہ آگے چلکر سناتا ہوں) تو وہاں یہ کچہری میں ملازم ہو گیا تو وہاں ایک سید امیر شاہ تھے تو ان سے مرزا قادیانی نے انگریزی پڑھنی بھی شروع کی۔ ❷

تو انگریزی کس سے پڑھی؟۔۔۔۔ سید امیر شاہ سے۔

اور وہاں اسے شوق آیا مختاری کا امتحان دینے کا مختاری ایک وکالت کی چھوٹی سی قسم ہوتی تھی (آج کل نہیں ہے)

تو مرزا نے وہاں مختاری کا امتحان بھی دیا لیکن خدا کی قدرت کہ یہ فیل ہو گیا تو نبی صاحب مختاری کے امتحان میں فیل ہو گئے۔ ❸

تو اصل جو میں یہاں بات بتانا چاہتا تھا وہ یہ ہے کہ اسکے کل کتنے استاذ ہوئے؟ (پانچ)

۱) فضل احمد

۲) فضل الٰہی

۳) والد غلام مرتضٰی

۴) گل علیشاہ

۵) سید امیر شاہ

تو خدا کے ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش پیغمبر آئے انکا استاذ سوائے خدا کے اور کوئی نہیں تھا نبی کا استاذ سوائے خدا کے کوئی نہیں ہوتا جو کسی انسان سے لکھنا پڑھنا سیکھے وہ نبی نہیں ہوتا۔

---

❶ کتاب البریہ بر حاشیہ ص ۱۴۸ تا ۱۵۰ روحانی خزائن ص ۱۷۹ تا ۱۸۱ ج ۱۳ بر حاشیہ

❷ حوالہ سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۱۵۵ روایت نمبر ۱۵۰

❸ حوالہ سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۱۳۸ روایت نمبر ۱۵۶

مرزا قادیانی کا انبیاء علیہم السلام پر بہتان عظیم:

یہاں ایک اور بات بتاؤں مرزا قادیانی کی ایک کتاب ہے۔ ''ایام الصلح'' اسکے ص ۱۴۷ پر مرزا قادیانی نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر ایک بہتان باندھا ہے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مکتبوں میں بیٹھے تھے۔

'' اگر کوئی قادیانی بیٹھا ہے تو میری باتوں کو بڑے غور سے سنے اور ٹھنڈے دل سے سوچے اور جا کر اپنی کتابوں میں دیکھے میری باتیں اگر صحیح ہوں تو اسے ضد اور تعصب چھوڑ دینا چاہئے اور ایسے کذاب و دجال کو چھوڑ دے جو خود تو جہنم میں پہنچ گیا ہے جو اسکے پیچھے چل رہے ہیں وہ بھی جہنم کا ایندھن بن رہے ہیں''

خدا کے پیغمبروں پر کتنا بڑا بہتان ہے کہ وہ مکتبوں (چھوٹے سکولوں) میں بیٹھے تھے اور آگے لکھتا ہے کہ عیسیٰ (علیہ السلام) نے پوری توراۃ ایک یہودی عالم سے پڑھی تھی۔

(ان ھذا الا بھتان عظیم) ❶

بات لمبی ہو جائیگی اشارہ کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید میں دو مقام پر فرمایا:۔

ایک مقام پر پیدائش عیسیٰ سے قبل حضرت مریم کو بشارت کے طور پر بتلایا۔

وَیُعَلِّمُہ الکتاب والحکمۃ والتورۃ والانجیل

کہ اے مریم! تجھے میں بیٹا دونگا

کیسا؟

اسے قرآن میں پڑھاؤنگا توراۃ اور انجیل میں پڑھاؤنگا اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام سے احسان جتلائیں گے کہ اے عیسیٰ یاد کر

اذ عَلَّمتك الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل

❶ ایام الصلح ص ۱۴۷۔۱۴۸ ر خ ۳۹۴ ج ۱۴

جب تجھے قرآن وحکمت توراۃ اور انجیل میں نے پڑھائی تھی۔

عیسیٰ علیہ السلام کو توراۃ وانجیل کس نے پڑھائی؟ (اللہ نے)

قرآن کیا کہتا ہے کہ کس نے پڑھائی؟ (اللہ نے)

مرزا قادیانی کیا کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے توراۃ یہودی سے پڑھی۔

او قادیانیو! ضد اور تعصب کی عینک اتارو!

آؤ! قرآن کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو توراۃ خدا نے پڑھائی تمہارا مرزا کہتا ہے کہ توراۃ یہودی نے پڑھائی اگر خدا کا کلام سچا اور سچا ہے تو مرزا جھوٹا اور اگر خوانخواستہ مرزا قادیانی کو سچا تسلیم کر لیں تو قرآن کو جھوٹا ماننا پڑیگا۔

کسی ایک کو لے لو یا خدا کو مان لو یا مرزا کو مان لو!

اگر بقول مرزا کے عیسیٰ علیہ السلام نے توراۃ یہودی سے پڑھی تو خدا کی بات العیاذ باللہ غلط ہوئی کیونکہ خدا کہتا ہے کہ توراۃ میں نے پڑھائی ہے۔ ورنہ جب اللہ قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام پر احسان جتلائیں گے کہ عیسیٰ یاد کر! جب تجھے توراۃ میں نے پڑھائی تھی تو عیسیٰ علیہ السلام کہہ سکتے ہیں کہ اے اللہ! تو نے توراۃ کہاں پڑھائی تھی؟

وہ تو میں نے ایک یہودی سے پڑھی تھی۔

یہ تیرا کونسا احسان ہے؟

اگر عیسیٰ علیہ السلام نے توراۃ یہودی سے پڑھی ہو تو کیا اللہ تعالیٰ یہ احسان جتلا سکتے ہیں؟۔۔۔نہیں

کتنا بڑا جھوٹ اور بہتان ہے۔

خدا کے ایک پیغمبر کو یہودی کا شاگرد بنانا اسکی توہین ہے یا نہیں؟۔۔۔۔توہین ہے

اللہ کی کتاب قرآن کی تکذیب ہے یا نہیں؟۔۔۔۔ہے

جو خدا اور اسکی کتاب کو جھٹلاتا ہے اسکا ٹھکانہ جہنم ہے یا نہیں؟۔۔۔۔ہے

جب اسکا ٹھکانہ جہنم ہے تو جو اسکے پیچھے لگے گا اسکا ٹھکانہ جہنم ہے یا نہیں؟۔۔۔۔ہے

مرزا کا امّی ہونے کا دعویٰ:

آگے کہتا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہرا علم کسی سے نہیں پڑھا۔ (یہ تو اسنے ٹھیک کہا ہے)

آپکا کوئی انسان استاذ نہیں تھا۔ (یہ بات بھی ٹھیک ہے)

آگے ذرا غور سے سنیں!

سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال بھی یہی حال ہے (حضور علیہ السلام والا) میرا بھی کوئی استاذ نہیں۔ کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن، حدیث یا تفسیر کا کوئی ایک سبق بھی کسی سے پڑھا ہو۔ ❶

اتنا بڑا بھی کوئی کذاب وجھوٹا ہوگا۔

کتاب البریہ میں تو لکھ رہا ہے کہ میں نے مولوی فضل الٰہی سے قرآن پڑھا اور اسنے مجھے پڑھایا اور یہاں تو جھوٹی قسم کھا کر کہتا ہے کہ میرا حال حضور صلی اللہ علیہ وسلم والا حال ہے۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل الٰہی سے قرآن پڑھا تھا؟ (نہیں)

گل علیشاہ سے آپ نے منطق وفلسفہ پڑھا تھا؟ (نہیں)

کیا حضور کریمؐ نے غلام مرتضیٰ سے طب کی کتابیں پڑھی تھیں؟ (نہیں)

سید امیر شاہ سے کیا حضورؐ نے انگریزی پڑھی تھی؟ (نہیں)

تیرا حال حضور صلی اللہ علیہ وسلم والا کیسا ہے؟

کہاں تو دجال اور کہاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

أین الثریٰ وَ أین الثریّا

کہا ہے کہ میرا قرآن وحدیث اور تفسیر کا ایک سبق پڑھنا بھی کوئی ثابت نہیں کرسکتا تو چنیوٹی یہ تیری کتاب سے ثابت کر رہا ہے۔ (ثابت ہوا کہ نہیں؟۔۔۔۔ ہوا)

❶ ایام الصلح ص ۱۶۸،۱۴۷، ر خ ص ۳۹۴ ج ۱۴

اور ان دو باتوں میں سے ایک جھوٹ ہوا کہ نہیں؟۔۔۔۔ ہوا

اگر وہ کہتا ہے کہ میں نے قرآن وحدیث وغیرہ کے اسباق کسی سے نہیں پڑھے اور یہ بات سچی ہے تو پھر اسنے جو لکھا ہے کہ میں نے فضل الٰہی سے پڑھا ہے وہ جھوٹ!

اور اگر فضل الٰہی سے پڑھا ہے پھر جو قسم کھا کر کہہ رہا ہے کہ میں نے قرآن کا ایک سبق بھی کسی سے نہیں پڑھا یہ جھوٹ!

اور جھوٹا مہدی نہیں ہوسکتا تو کہتا ہے کہ سو آنے والا مہدی کا علم لدنی ہوگا۔ (وہ کسی سے لکھنا پڑھنا نہیں سیکھے گا) تو کہتا ہے۔

جھوٹ اور مرزا:

کہ میں مہدی ہوں میں نے کسی سے لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا میرا کوئی استاذ نہیں ہے جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی استاذ نہیں تھا۔ ❶

اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ جسکا کوئی استاذ نہ ہو مہدی اور نبی بن جائے۔

لیکن مرزا قادیانی کے میں نے کتنے استاذ گنوائے؟۔۔۔۔ پانچ

اسکے لکھے ہوئے یا اپنے پاس سے؟۔۔۔۔ اسکے لکھے ہوئے

تو مرزا جھوٹا ہوا کہ نہیں؟۔۔۔۔۔۔۔۔ جھوٹا ہوا

اور مرزا کہتا ہے کہ:

جھوٹ بولنا گوہ کھانے کے برابر ہے۔ ❷

تو بتلاؤ مرزا نے اب پاخانہ کھایا ہے یا نہیں؟۔۔۔ کھایا ہے۔

اسی لیے تو ٹٹی میں مرا ہے۔

اور مرزا کہتا ہے کہ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں ہے۔ ❸

❶ ایام الصلح ص ۱۴۷ روحانی خزائن ص ۳۹۴ ج ۱۴

❷ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن ص ۲۱۵ ج ۲۲ ضمیمہ انجام آتھم روحانی خزائن ص ۳۴۳ ج ۱۱

❸ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن ص ۵۶ ج ۱۷

تو مرزا نے جھوٹ بولا ہے یا نہیں؟۔۔۔۔بولا ہے

تو مرزا قادیانی کیا ثابت ہوا؟۔۔۔۔۔۔مرتد

اپنی کتاب کی رو سے کیا ثابت ہوا؟۔۔۔۔مرتد

اور ایک کتاب میں لکھتا ہے کہ وہ کنجر (کیسی پاکیزہ زبان ہے) جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔ ❶

(لیکن ہائے افسوس کہ قادیانی کو پھر بھی شرم نہیں آئی)

لیکن مرزا کو شرم آئی ہے؟ (نہیں)

تو پھر یہ کیا ہوا؟ (کنجر اور ولد الزنا)

اپنے خدا کے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام پر جھوٹ بولا

اپنے خدا کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام پر جھوٹ بولا

اپنے اپنے متعلق جھوٹ بولا

کہ ایک طرف کہتا ہے کہ میں نے فضل الٰہی سے قرآن پڑھا اور دوسری طرف کہتا ہے کہ میں نے کسی انسان سے قرآن کا ایک سبق بھی نہیں پڑھا۔

یہ تو میں نے مرزا کے چند استاذ بتلائے۔

واعظین کیلئے انتباہ:

ہمارے لیڈروں اور واعظین میں جو یہ مشہور ہے کہ وہ پرائمری یا مڈل فیل تھا یہ غلط ہے بات وہ کرو جو انکی کتابوں میں لکھی ہو۔ وہ سکول نہیں گیا۔ اسکو پرائمری یا مڈل فیل کہنے کا ثبوت ہمارے پاس نہیں ہے۔

بات وہ کرو جس سے ہم دشمن کو پکڑ سکیں ہم اسے دکھلا سکیں۔

ہاں اسنے مختاری کا امتحان دیا وہ فیل ہوا۔ ❷

❶ شحنہ الحق روحانی خزائن ص ۳۸۶ ج ۲

❷ سیرت المہدی ص ۱۵۶ ج اول روایت ۱۵۰

وہ ہم ثابت کر سکتے ہیں۔

بہر حال گھر مولوی نوکر رکھ کر وہ کتابیں پڑھتا رہا۔

تو جس سے وہ کتابیں پڑھتا رہا وہ اسکا استاذ تو بن جاتا ہے یا نہیں؟ (بن جاتا ہے)

نوکر کہنے سے استاذی تو ختم نہیں ہوتی؟

بہر حال ایک بات ثابت ہوگئی کہ نبی کا استاذ کوئی انسان نہیں ہوتا اور اپنے آپکو وہ حضورؐ کا ظل اور بروز کہتا ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ ہوں۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کسی فضل احمد یا گل علیشاہ سے کچھ بھی نہیں پڑھا۔

ہمارے پیغمبر کا استاذ کون؟ (اللہ تعالیٰ)

اور اسکے استاذ کون؟ (فضل احمد وغیرہ)

تو اسطرح مرزا نے بچپن میں تعلیم حاصل کی لو اب تمہیں مرزا کے بچپن کی ایک دو روایتیں سنا دوں۔

بچپن کی بات:

سیرۃ المہدی اول ص ۲۴۴ اور حدیث کا نمبر ۲۴۴ (یہ انکی حدیثوں کی کتاب ہے) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (یہ ہر روایت بسم اللہ سے شروع کرتے ہیں)

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے (راویہ حدیث کون ہیں؟ والدہ) مرزائیوں کی ماں نصرت جہاں بیگم کہ حضرت صاحب سناتے تھے کہ جب میں بچہ ہوتا تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ۔ میں گھر میں آیا اور بغیر کسی سے پوچھنے کے (چوری کرکے) ایک برتن سے سفید "بورا" (چینی) اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستے میں ایک مٹھی منہ میں ڈال لی بس پھر کیا تھا کہ میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر کھایا تھا وہ "بورا" نہیں بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔ (واہ)

جسے نمک اور چینی میں تمیز نہ ہو وہ بھی نبی ہے حالانکہ آج کل یہ امتیاز تین، چار سالہ بچہ بھی کر

سکتا ہے اور یہ مقابلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتا ہے۔

سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت حلیمہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دائیں جانب دودھ پلاتی تھی اور اپنے بیٹے کو بائیں جانب۔ وہ کہتی ہیں کہ اگر میں کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں جانب سے ہٹا کر بائیں جانب کر دیتی تو محمد مصطفیٰ ﷺ اس طرف منہ نہیں فرماتے تھے۔

ارے!

نبی تو گود میں بھی دائیں اور بائیں کا فرق کرے اور تجھے چینی اور نمک کے فرق کا بھی پتہ نہ چلے (فیاللعجب) اور یہ ساٹھ سال کی عمر تک جوتا دائیں پاؤں کا بائیں پاؤں میں اور بائیں پاؤں کا جوتا دائیں پاؤں میں ڈالتا تھا بیوی نے دائیں جوتے پر سرخ اور بائیں پر سبز نشان لگا دیا لیکن پھر بھی دائیں، بائیں کا کوئی پتہ نہیں چلتا تھا۔ ❶

بٹن لگانے لگا تو اوپر کا بٹن نیچے اور نیچے کا بٹن اوپر۔ ❷

لطیفہ:

ایک دفعہ ایک قادیانی سے میری بحث ہو رہی تھی گرمیوں کا موسم تھا۔ میں نے بٹن کھول کر نیچے کا اوپر لگا دیا تو وہ جھٹ مجھے ٹوکنے لگا اور کہا کہ مولوی صاحب! کیا تمہاری ہوش ہی ماری گئی ہے میں نے کہا کہ کیا ہوا؟

کہنے لگا کہ دیکھو! بٹن کیسے لگائے ہیں؟

میں نے کہا کہ یہ تو تمہارے حضرت کی سنت پر عمل کر رہا ہوں اگر میرا ایک دفعہ ایسے کرنے سے "مت" عقل ماری گئی ہے تو جو ہمیشہ ایسا کرتا تھا تو اسکی عقل کہاں رہی؟

مرزا کوٹ کے بٹن صدری میں اور صدری کے کوٹ میں لگاتا تھا۔

راکھ سے روٹی:

بچپن کی دوسری روایت سنو سیرۃ المہدی ص ۲۴۵ حدیث نمبر بھی ۲۴۵۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

❶ سیرت المہدی جلد ۱ ص ۶۷ روایت نمبر ۸۳ ❷ سیرت المہدی جلد ۲ ص ۸۵ روایت نمبر ۳۷۵

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے (راویہ کون؟ مرزائیوں کی ماں) کہ بعض بوڑھی عورتوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب نے بچپن میں اپنی والدہ صاحبہ سے روٹی کیساتھ کچھ کھانے کو مانگا ماں نے کہا کہ گڑ کھالے تو حضرت نے کہا کہ میں یہ نہیں لیتا (کیسی فرمانبرداری تھی)

انہوں نے کوئی اور چیز بتلائی۔ حضرت نے اس پر بھی وہی جواب دیا۔ وہ اس وقت کسی بات پر چڑی ہوئی بیٹھی تھیں اور سختی سے کہنے لگیں کہ جاؤ جا کر راکھ سے روٹی کھالو

مرزا صاحب گئے اور چولہے سے راکھ اٹھا کر روٹی پر ڈال کر بیٹھ گئے۔

کیسا فرمانبردار تھا

گڑ اور دیگر اشیاء تو نہ لیں

جب ماں نے تنگ آ کر راکھ کا کہا تو اسے قبول کر لیا

ایسے کو کیا کہا جائے؟

الو کا پٹھا:

ایک تقریر کا مقدمہ مولٰنا محمد علی جالندھریؒ پر چلا تھا۔ انہوں نے تقریر میں اسے "الو کا پٹھا" کہہ دیا۔ عدالت میں مقدمہ گیا۔ جج کے سامنے پیشگی ہوئی تو مولٰنا نے جب اس قسم کی باتیں اسکے سامنے رکھیں تو فرمایا کہ جج صاحب! اب ایسے آدمی کو ہم کیا کہیں؟ تو جج کہنے لگا ایسا آدمی تو الو کا پٹھا ہی ہوتا ہے۔ مولٰنا بڑے باعزت طور سے بری ہو گئے۔

جوانی کا واقعہ:

یہ میں نے اسکی پیدائش اور بچپن کی چند باتیں سنا دیں ہے۔ اب اسکی جوانی کا ایک واقعہ سنو! یہی کتاب سیرۃ المہدی ہے اسکا ص ۴۳ حصہ اول اور حدیث کا نمبر ۴۹۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے (اس حدیث کی راویہ بھی مرزا بشیر کی والدہ ہیں) کہ ایک دفعہ حضرت اپنی جوانی کے زمانے میں (دوسری روایات و حوالہ جات سے ملا کر اسکی عمر اسوقت ۲۴

سال فتی ہے) حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے (مرزا قادیانی اپنے باپ کی پنشن وصول کرنے گئے۔ یہ مرزا کی بیوی اپنے بیٹے کو سنا رہی ہے) اور پنشن انکی سات سو روپیہ تھی (آج سے ڈیڑھ سو سال قبل آج کے 7 لاکھ سے بھی زیادہ ہیں یہ پنشن کس صلہ میں ملتی تھی۔۔۔۔۔؟) تو پیچھے پیچھے (مرزا کا چچازاد بھائی) مرزا امام دین بھی چلا گیا جب آپ نے پنشن وصول کرلی تو اسنے آپکو پھسلا کر اور دھوکہ دیکر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا۔

(کیا مرزا قادیانی پانچ، چھ سال کا بچہ تھا جو پھسلاؤ اور دھوکہ میں آگیا؟)

یا اپنی مرضی سے گیا؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنی مرضی سے گیا

(باہر کہاں لے گیا؟ ۔۔۔۔۔۔۔۔)

اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔

(اب کوئی قادیانی ملے تو اس سے ادھر ادھر کی تشریح پوچھیں کہ وہ اسے کہاں کہاں لے گیا؟)

پھر جب اسنے سارا روپیہ اڑا کر ختم کردیا تو (کتنا روپیہ؟ سات سو روپیہ) پھر وہ آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا اور حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے اگر وہ پیسے اچھی جگہ خرچ ہوئے تھے تو شرم کی کوئی بات تھی؟

کسی مدرسہ، یتیم خانہ یا مسجد کو دیے تھے تو پھر تو کوئی شرم کی بات نہیں تھی۔

اور وہ پیسہ بھی اڑا کر ختم کردیا۔ اڑانا کہاں ہوتا ہے؟

شراب، کباب اور زنا پر

کنجر خانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گئے؟

کدھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔گئے؟

وہ سات سو روپیہ۔۔۔۔۔۔۔کہاں ختم کیا؟

میں قادیانیوں سے سات سو روپیہ کا حساب مانگتا ہوں۔

سات سو روپے کا ”مصرف“

آؤ! مجھے سات سو روپیہ کا حساب دو!

تمہارا ابا ادھر ادھر کدھر پھرتا رہا؟؟؟

ادھر ادھر کی تشریح بتلاؤ؟؟؟

ہمیں حساب دو!

میں نے سراغ لگایا ہوا ہے۔ (بات لمبی ہوجائیگی)

ٹانک وائن شراب پینا۔

کبھی کبھی زنا کرنا۔

وہ حوالے ہمارے پاس موجود ہیں۔

کہ جب سات سو روپیہ پنشن ملتا تھا تو کبھی

مائی بھاتو۔ ❶

کبھی فجو۔ ❷

کبھی زینب۔ ❸

اور کبھی پندرہ سال کی عائشہ کنواری۔ ❹

آتی تھیں اور خدمت کرتی تھیں۔ اور حضرت صاحب کا روپیہ ختم۔

جوانی کا زمانہ ہو (آج سے ڈیڑھ صدی قبل) سات سو روپیہ ہو اڑا کر ختم کردیا۔ شرم کے مارے گھر نہیں آیا۔

اور سیالکوٹ کچہری میں جا کر ملازم ہوگیا۔

---

❶ سیرت المہدی جلد ۳ ص ۲۱۰ روایت ۷۸۰

❷ سیرت المہدی جلد ۳ ص ۲۱۳ روایت ۷۸۶

❸ سیرت المہدی جلد ۳ ص ۲۷۲ روایت 915

❹ الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۲۸

پتہ چلا کہ سیالکوٹ کیوں فرار ہوا؟

کہاں گورداسپور اور کہاں سیالکوٹ؟

گورداسپور سے لیکر سیالکوٹ کے کہیں گردونواح میں آیا ہوگا پیسے ختم کر کے سیالکوٹ میں ملازم ہوگیا۔

اسکے بعد جب انگریز سے رابطہ ہوگیا تو پہلے پہل یہ مبلغ اسلام بنا۔ تبلیغ شروع کی پھر یہ مناظر اسلام بنا پھر آہستہ آہستہ یہ مجدد بنا۔ ❶

پھر مہدی بنا۔ ❷

اسکے بعد مسیح بنا۔ ❸

پھر العیاذ باللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بنا۔ ❹

پھر نعوذ باللہ خدا بنا۔

کہتا ہے: انی رأیت فی المنام

کہ خواب میں میں نے دیکھا کہ:

''میں خدا ہوں''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴ ر خ ص ایضاً جلد ۵ اخبار الحکم قادیان مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵)

پھر میں نے ------- آسمان بنایا

پھر ---------- زمین بنائی

پھر میں نے ------ آدم کو پیدا کیا ❺

تو انگریز کی پندرہ روپے کی قلیل تنخواہ کی ملازمت سے نکل کر خدائی تک پہنچا۔ یہ (لمبی کہانی

❶ ازالہ اوہام ص ۱۵۴/ر خ ص ۱۷۹ جلد ۳

❷ اتمام الحجہ ص ۳ ر خ ۸ ص ۲۱۵، ۲۱۶/۲۷۵

❸ ازالہ اوہام ص ۵۷۳/ر خ جلد ۳ ص ۴۰۹

❹ تذکرہ ص ۸۱ طبع ۳

❺ کتاب البریہ ص ۸۹،۸۰،۷/ر خ ص ۱۰۵،۱۰۳ جلد ۱۳

ہے) اسکو چھوڑتا ہوں۔

مرزا کی شاعری:

اب مرزا کی جوانی کے زمانہ کے کچھ اشعار ہیں۔

سناروں؟۔۔۔۔ سنادو

کہتا ہے کہ:

(یہ نبی کا کلام ہے)

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اسکی دوا؟
ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا مرے دل ابھی کچھ پاؤ گے
تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں مزا ہوتا ہے
ہائے کیوں ہجر کے الم میں پڑے
مفت بیٹھے بٹھائے غم میں پڑے
اسکے جانے سے صبر دل سے گیا
ذی ہوش بھی ورطۂ عدم میں پڑے
سبب کوئی خداوندا بنادے
کسی صورت سے وہ صورت دکھلادے
(محمدی بیگم والی)
کرم فرما کہ آ! او! میرے جانی
بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسادے
کبھی نکلے گا آخر تنگ ہوکر
ملا ایک بار شور وغل مچادے

نہ سر کی ہوش ہے تم کو نہ پا کی
سمجھ ایسی ہوتی قدرت خدا پاک کی
مِرے بت اب سے پردہ میرے ہو تم
کہ کافر ہو گئی خلقت خدا کی
نہیں منظور تھی گر تم کو مجھ سے الفت
تو یہ مجھ کو بھی جتلایا ہوتا
میری دلسوزیوں سے بے خبر ہو
میرا بھید بھی کچھ پایا تو ہوتا
دل اپنا اسکو دوں یا ہوش یا جام
کوئی اک حکم فرمایا تو ہوتا ❶

یہ اسکی جوانی کے زمانہ کے اشعار ہیں ذرا آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ نبی صاحب کے کیسے ''عمدہ'' و ''نرالے'' اشعار ہیں اسکے بعد اسکے قصیدے اور اشعار ہیں۔

نبی شاعر نہیں ہوتا:

چلتے چلتے ایک بات سن لو کہ اللہ کا نبی شاعر نہیں ہوتا۔ اللہ نے اپنے نبی کے بارے فرمایا:

وما علمناه الشعر وما ینبغی له. (یٰسین)

میرا پیارا پیغمبر شاعر نہیں تھا۔ شعر اسکے لائق ہی نہیں تھے۔ پتہ چلا کہ جو شاعر ہو وہ نبی نہیں ہوتا اور جو نبی ہو وہ شاعر نہیں ہوتا۔

تو مرزا قادیانی شاعر تھا۔ (اچھا یا برا)

تو نبی شاعر نہیں ہوتا۔

❶ سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۳۲،۲۳۳ روایت نمبر ۲۲۸

معیارِ نبوت:

اب تک میں نے مرزا قادیانی کے پیدا ہونے کے حالات اسکے بچپن کے حالات اور زمانہ جوانی کی چند جھلکیاں پیش کی ہیں۔

کیونکہ قادیانیو!

جب تم اسے نبی بنا کر پیش کرتے ہو تو ہم اسکا بچپن، جوانی اور بڑھاپا دیکھیں گے اسکا کردار قوم کے سامنے پیش کرینگے۔ جسکے اپنے مرید کہتے ہیں کہ حضرت (مرزا صاحب) تو ولی اللہ تھے اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے تھے اگر حضرت مسیح موعود نے زنا کیا تو کیا ہوا؟

ہمیں اعتراض حضرت مسیح موعود پر نہیں کیونکہ وہ تو کبھی کبھی زنا کرتے تھے ہمیں اعتراض (صاحبزادہ اول) مرزا بشیر الدین محمود (جانشین ثانی) پر ہے جو ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔ ❶

یہ تو اپنی بیٹی سے بھی زنا کرتا تھا۔ ❷

مرزائیو!

کیا ایسا شخص محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتا ہے؟

کیا یہ مہدی کے اوصاف ہیں؟

کیا مسیح علیہ السلام کا کردار ایسا ہی ہوتا ہے؟

مذکورہ اوصاف سے کیا مرزا قادیانی ایک شریف انسان کہلوانے کا بھی حقدار ہے؟ (نہیں)

مولانا ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ:

اب وقت کافی ہو گیا ہے۔ آپ بھی تھک گئے ہیں (میرا تو یہ موضوع پورے سال میں بھی بیان نہیں ہو سکتا) اب ذرا اسکی موت کی طرف آیئے۔ واقعہ تو لمبا ہے۔ چلو مختصر کر کے سناتا ہوں۔ مرزا قادیانی کے زمانہ میں اسکے مخالف تو بڑے بڑے علماء تھے اور یہ ان سے تنگ تھا۔ ان

❶ اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۸

❷ تاریخ محمودیت کے چند اہم مگر پوشیدہ اوراق حصہ اول ص ۵۳ بحوالہ ثبوت حاضر ہیں ص ۱۸۷

میں سے ایک اسکے بڑے مخالف مولنا ثناءُ اللہ امرتسری صاحب بھی تھے ۔ جو فاضل دارالعلوم دیوبند حضرت شیخ العالم مولنا محمود الحسنؒ کے شاگرد تھے ۔ مسلکاً غیر مقلد ہو گئے تھے ۔

تو مرزا قادیانی مولنا ثناءُ اللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ کے عنوان پر ایک دعا لکھتا ہے ۔

کہتا ہے کہ اے اللہ! مولوی ثناءُ اللہ نے مجھے بہت تنگ کر دیا ہے ۔ یہ کہتا ہے کہ

میں کذاب ۔۔۔۔ ہوں
ٹھگ ۔۔۔۔۔۔ ہوں
دجال ۔۔۔۔۔۔ ہوں
بے ایمان ۔۔۔۔۔ ہوں

اے اللہ! اگر میں تیری نظروں میں ایسا ہی ہوں

ٹھگ (دھوکے باز) ہوں
کذاب ۔۔۔۔۔ ہوں
دجال ۔۔۔۔۔۔ ہوں
بے ایمان ۔۔۔۔۔ ہوں تو

مجھے مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں ہیضہ یا طاعون کی موت میں سے کسی ایک موت سے مار دے اور مولوی ثناء اللہ اور اسکی جماعت کو خوش کر اور اے اللہ! اگر میں سچا ہوں جو کچھ کہتا ہوں تیری طرف سے سچ کہتا ہوں اور میں تیری طرف سے بھیجا گیا مسیح موعود ہوں ۔

تو پھر مولوی ثناء اللہ کو میری زندگی میں طاعون یا ہیضہ سے مار ۔ اے اللہ فیصلہ تیرے ہاتھ میں ہے ۔ یہ ایک دعا ہے ۔ چند الفاظ سن لیں ۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب!

السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

مدت سے آپکے پرچہ اہلحدیث میں میری تکذیب و تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ۔ آپ ہمیشہ اپنے پرچہ میں مجھے مردود، کذاب، دجال اور مفسد کے نام سے یاد کرتے ہیں ۔ میں نے آپ

سے بہت دکھ اٹھایا ہے اور صبر کرتا رہا ہوں اے میرے مالک! اگر یہ دعویٰ (مسیح موعود ہونے کا) محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظروں میں مفسد اور کذاب ہوں تو اے میرے پیارے مالک!

میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مجھے ہلاک کر ۔ اور میری موت سے انکو اور انکی جماعت کو خوش کر دے ۔ (آمین ۔ آمین)

اے میرے خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں ہے تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں انہیں نابود کر ۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون، ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے ۔ میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا! اے میرے بھیجنے والے! اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اسلئے اب تیری ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑتا ہوں ۔ تیری ہی جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور مولوی ثناء اللہ میں سچا ہو ۔

فیصلہ فرما! الخ ❶

یہ دعا ہے یا نہیں؟ ۔۔۔۔ دعا ہے

"خدائی فیصلہ"

دعا رب تعالیٰ شیطان کی بھی قبول کر لیتا ہے ۔

یہ دعا اللہ نے مرزا کی بھی قبول کر لی ۔

دعا کا خلاصہ کیا تھا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھے مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں ہیضہ یا طاعون سے مار دے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اسے میری زندگی میں طاعون یا ہیضے سے مار ۔ یہ دعا 15 اپریل 1907ء کو مرزا نے اللہ سے فیصلہ کیلئے مانگی ۔ آؤ اب اللہ کا فیصلہ دیکھیں کیا ہے؟

اس دعا کے ایک سال ایک مہینہ اور اکیس دن بعد چھبیس مئی 1908ء منگل کے دن مرزا

❶ مجموعہ اشتہارات جلد ۳ ص ۵۷۸ تبلیغ رسالت جلد ۱۰ ص ۱۱۸

قادیانی ہیضہ کی موت سے مر گیا۔

(وہ ابھی میں اسکی کتاب سے بتلاؤں گا)

اور مولوی ثناء اللہ زندہ سلامت رہے جب یہ مرا تو اسکے لکھنے کیمطابق بھی اور ویسے بھی مسلمانوں کو خوشی ہوئی انہوں نے اظہار مسرت کیا۔

26 مئی کا دن مسلمانوں کی خوشی کا دن تھا۔ اور آج چھبیس مئی 1980ء کا دن بھی مسلمانوں کے لیے خوشی کا دن ہے کہ اس دن اللہ نے سچے اور جھوٹے کے درمیان فیصلہ کر دیا مرزا قادیانی اور اس کی امت کو جھوٹا اور مسلمانوں کو سچا ثابت کیا تو آج کا دن مسلمانوں کی خوشی کا دن ہوا یا نہیں؟۔۔۔۔ہوا

اور مرزائیوں کیلئے ذلت ورسوائی کا دن ہوا یا کہ نہیں؟۔۔۔۔ہوا

مولٰنا ثناء اللہ امرتسری مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد ۴۰ سال زندہ رہے۔

(سب کہہ دو سبحان اللہ)

کتنے سال زندہ رہے؟۔۔۔۔۴۰ سال

مرزا قادیانی 1908ء میں مرا اور مولٰنا ثناء اللہ امرتسری 1948ء کو پاکستان بننے کے بعد سرگودھا آکر فوت ہوئے۔

تو کتنے سال زندہ رہے؟۔۔۔۔۴۲ سال

اب ہم کہتے ہیں کہ مرزا نے اللہ سے چاہا تھا کہ اے اللہ جھوٹے اور سچے میں فیصلہ کر اللہ نے فیصلہ کر دیا کہ مرزا قادیانی مولٰنا ثناء اللہ امرتسری کی زندگی میں ہلاک ہو گیا

تو ثابت ہوا کہ مرزا کذاب اور دجال تھا۔

مرزا خدا کی نظر میں مفسد تھا۔

بے ایمان تھا۔

اسلئے اللہ نے اسے سچے کی زندگی میں مار دیا جب وہ مر گیا تو مولٰنا ثناء اللہ اور سب مسلمان خوش ہوئے مرزائیوں کے تو ایک دفعہ طوطے اڑ گئے۔

حیات ناصر میں لکھا ہوا کہ ایک طرف تو ہمیں مرزا صاحب کی وفات کا غم تھا۔ ہم رو رہے تھے۔ اور دوسری طرف دشمنوں نے شور مچایا ہوا تھا۔ وہ خوشی کے شادیانے بجا رہے تھے کہ مرزا جھوٹا مر گیا تو ہمارے لئے دوہری مصیبت بن گئی۔

اب مولٰنا ثناء اللہ امرتسری نے مرزائیوں سے کہا کہ اب تو تم مرزا کو جھوٹا مانو!

اب تو توبہ کر لو

اب خدا نے فیصلہ کر دیا ہے۔

اب بھی کوئی شک ہے؟

اب بھی اس بے ایمان کے پیچھے لگے ہوئے ہو۔

مرزائیوں کی تاویل باطلہ کا جواب:

اب مرزائیوں نے کیا تاویل کی۔ اب وہ سنو!

انہوں نے کہا کہ جناب! بات یہ ہے کہ یہ بات تب تھی جب مولانا ثناؤ اللہ بھی آگے سے اسی طرح دعا کرتے اور کہتے کہ اے اللہ! مجھے بھی یہ منظور ہے اور جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرے۔ جب وہ بھی دعا کرتے پھر مرزا مولوی صاحب کی زندگی میں مرتا تو مرزا جھوٹا ہوتا تو چونکہ بالمقابل مولوی ثناؤ اللہ نے دعا نہیں کی۔ اس لیے مرزا صاحب کا مرنا انکے جھوٹا ہونے کی دلیل نہیں۔ یہ انہوں نے جواب بنایا۔ مولٰنا ثناؤ اللہ نے کہا کہ بھائی! اگر وہ مجھے مباہلہ دعوت کی دیتا اور کہتا کہ تو بھی آگے سے دعا کر۔ پھر میں بھی دعا کرتا۔ اسنے تو کہا ہے کہ میں نے اللہ سے اب فیصلہ کرایا ہے۔ اللہ سے دعا کر دی ہے۔ اب وہ فیصلہ کریگا اب اسکے نیچے مولوی ثناؤ اللہ کی مرضی ہے چاہے کچھ لکھے یا نہ لکھے۔

اسنے تو مجھے مباہلہ کی دعوت نہیں دی۔ میں نے مرزا کی ابھی دعا تمہیں پڑھ کر سنائی ہے۔ اس میں مباہلہ کا لفظ ہے؟۔۔۔نہیں

میں (مولٰنا چنیوٹی) نے مرزا کے بیٹے (محمود) کو مباہلہ کی دعوت تھی کہ آؤ! اگر تو سچا ہے تو

میرے ساتھ میدان میں دعا کر میں تیرے باپ کو کذاب

دجال

بے ایمان

اور جہنمی سمجھتا ہوں

اگر تو اسے سچا سمجھتا ہے تو مباہلہ کر۔

وہ نہیں آیا۔

تو مرزا نے مولوی ثناء اللہ کو مباہلہ کی دعوت نہیں دی یہ اسکی یکطرفہ دعا تھی۔ مباہلہ دونوں طرف سے آکر دعا کرنے کا نام ہے۔ مولٰنا ثناء اللہ نے کہا کہ یہ مباہلہ نہیں تھا۔ بلکہ یکطرفہ دعا تھی۔ اللہ نے اسکی دعا قبول کی لی اور وہ جھوٹا تھا لہٰذا مر گیا۔ (دعا قبول ہوگئی)

''تاریخی مناظرہ''

مرزائی کہتے ہیں کہ یہ دعا نہیں مباہلہ ہے۔ اس پر مرزائیوں کے اور مولٰنا ثناء اللہ کے مابین مناظرہ ہوا۔ (غور سے سنو یہ تاریخی بات ہے)

میر قاسم علی مرزائیوں کیطرف سے مناظر پیش ہوا۔

اور مولٰنا ثناء اللہ امرتسری بنفس نفیس پیش ہوئے۔ مناظرہ اس بات پر ہوا کہ مرزا نے جو "یہ آخری فیصلہ کے عنوان" سے لکھا ہے۔ یہ یکطرفہ دعا تھی یا مباہلہ تھا؟

میر قاسم علی نے ثابت کرنا تھا کہ یہ مباہلہ تھا اور مباہلہ تام نہیں ہوا تھا اسلئے مرزا کا مرنا جھوٹے ہونے کی دلیل نہیں۔

مولٰنا ثناء اللہ امرتسریؒ نے یہ ثابت کرنا تھا کہ یہ مباہلہ نہیں تھا۔ یکطرفہ دعا تھی۔ اللہ نے دعا کی قبولیت کی اسے خوشخبری دی تھی اور رب نے یکطرفہ دعا قبول کی اور وہ مر گیا۔ لہٰذا یہ اسکے جھوٹے ہونے کی دلیل ہے۔

سردار بچن سنگھ ایک وکیل تھا اسے جج مقرر کیا تین سو روپیہ مولٰنا ثناء اللہ نے اسکے پاس رکھا

اور تین سو میر قاسم نے رکھا کہ جسکے حق میں فیصلہ ہو۔ ساری رقم اسے مل جائے۔

ثالث : غیر مسلم

جھگڑنے والے : دو

ایک مسلمان : ایک مرزائی

لدھیانہ میں مناظرہ ہوا اور مناظرہ بھی تحریری ہوا پرچے لکھے گئے۔ جب تحریری مناظرہ (چھ، چھ پرچے) ختم ہوا تو سردار بچن سنگھ نے فیصلہ مولانا ثناء اللہ کے حق میں کر دیا۔ اپنے فیصلہ لکھا کہ مولٰنا ثناء اللہ نے اپنی بات ثابت کر دی ہے اور ثابت ہو گیا ہے کہ یہ دعا تھی اور مباہلہ نہیں تھا اور اللہ نے اسکی دعا قبول کی ہے اور وہ اس صلہ میں مرا ہے۔ لہٰذا وہ جھوٹا اور دجال ہے۔

یہ ایک غیر جانبدار اور غیر مسلم نے فیصلہ کیا ہے۔

مولٰنا ثناء اللہ کو اپنے بھی اور میر قاسم کے بھی تین سو روپیہ مل گئے۔ مولٰنا نے اس مناظرہ کو جمع کر کے سردار بچن سنگھ کے فیصلہ کے ساتھ چھاپ دیا اور اسکا نام رکھا ''فاتح قادیان'' اور آجکل بھی شاید مل جاتا ہے۔

اب اسکے بعد تو قادیانیوں کو کوئی حق نہیں کہ وہ کہیں کہ جناب!

یہ مباہلہ تھا؟

یہ کیا تھا؟

آخری فیصلہ دعا کے ذریعہ مانگا گیا تھا۔

''عبرت ناک موت''

اب مرزا قادیانی ہیضہ سے مرا ہے۔ ہیضہ کسے کہتے ہیں؟

اسکی دو علامتیں ہیں۔

۱) ایک قے کا آنا۔

۲) اسہال (دست) آنا۔

یہ دو چیزیں ہوں تو کیا ہوتا ہے؟۔۔۔۔ ہیضہ

25 مئی کو مرزا قادیانی ٹھیک ٹھاک تھا۔ لاہور آیا ہوا تھا۔ رات کو بیوی کے ہمراہ کھانا کھایا اور گپ شپ بھی لگائی۔ پھر ٹھیک ٹھاک سو گیا۔ (تو دعا کی قبولیت کا وقت آ گیا)

رات کے آخر میں مرزا کے پیٹ میں درد ہوا اور دست شروع ہو گئے ساتھ قے بھی شروع ہو گئی۔ اگلے دن جب دس بجے کا وقت ہوا تو مرزا واصل جہنم ہو گیا۔

دن منگل کا تھا مرزا اس دن منگل کو منحوس سمجھتا تھا حالانکہ شریعت میں کوئی دن منحوس نہیں ہے۔

مرزا لکھتا ہے کہ:

ایک دفعہ ہمارے گھر بچہ پیدا ہونے والا تھا اور دن منگل کا تھا۔ تو میں نے کہا کہ اے اللہ! یہ دن تو منحوس ہے اس دن تو بچہ پیدا نہ ہو۔ چنانچہ وہ ایک دن بعد بدھ کو پیدا ہوا۔ ❶

تو جس دن کو یہ منحوس کہتا تھا اللہ نے اسی دن اس منحوس کو موت دی۔

مرزائی کہتے ہیں کہ ہیضہ نہیں تھا بلکہ ویسے ہی مر گیا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ وہ ویسے ہی مر گیا ہو مولانا ثناء اللہ امرتسری کی زندگی میں تو مرا ہے کہ نہیں؟۔۔۔۔ مرا ہے

کہتے ہیں کہ:

اگر ہیضہ سے مرا ہے تو ریل گاڑی پر اسکی نعش لیجانے کی اجازت کیسے مل رہی ہے؟ حالانکہ وبائی ہیضہ سے مرنے والے کو ریل گاڑی پر محکمہ ریلوے کے قوانین کیمطابق نہیں لیجایا جا سکتا۔

حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ وہ انگریز کا زمانہ تھا یہ خود انگریزوں کا ایجنٹ تھا اسکی گاڑی پر لادنا مشکل تھا؟ (نہیں)

آج بھی ہو سکتا ہے۔ قائداعظم کے پانچ دس نوٹ دکھلاؤ۔ اس وقت بھی ہو جاتا تھا۔

یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ آؤ ہم مرزا کا ہیضہ مرزا کی زبانی بتلائیں۔

مرزا قادیانی اپنے سسر (میر ناصر نواب) کو کہتا ہے کہ میر صاحب!

❶ سیرۃ المہدی ج اول ص ۸ روایت نمبر ۱۱ ج دوم ص ۵۰ روایت ۳۶۰

مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ ❶

نعرہ تکبیر : اللہ اکبر

اسکے سسر میر ناصر کی سوانح حیات ہے "حیات ناصر" اس میں مرزا کا سسر خود کہتا ہے کہ جب حضرت کو دست آ رہے تھے اور مرزا صاحب کو شدت سے تکلیف تھی تو مجھے فوراً بلایا گیا اور مرزا صاحب نے مجھے کہا کہ میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ یہ مرزا کا اپنا قول ہے۔ اللہ نے دعا قبول فرمائی ہے۔ اور مرزا ہیضہ کی موت مر گیا۔

مقام مرگ:

اب ایک بات رہ گئی۔ (باتیں تو بہت رہ گئیں) جسکا میں نے وعدہ کیا تھا وہ یہ ہے کہ مرزا کے متعلق ہم کہتے ہیں کہ وہ ٹٹی میں مرا ہے۔

کہ مرزا ہوتا اگر خدا کا نبی
تو ٹٹی میں ہرگز نہ مرتا کبھی

مرزائی کہتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے وہ ٹٹی میں نہیں مرا۔ اب میں تمہیں مرزا کے بیٹے کے ہاتھ سے لکھی ہوئی کتاب سے ثابت کر دیتا ہوں کہ وہ ٹٹی میں مرا ہے۔ یہ کتاب سیرۃ المہدی کا حصہ اول ہے۔ مرزا کا بیٹا لکھتا ہے۔ عنوان ہے

"حضرت مسیح الموعود کی وفات کا ذکر"

والدہ صاحبہ (یعنی مرزا کی بیوی) نے بیان کیا (جو موت کے وقت ساتھ تھی) کہ حضرت موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔ مگر اسکے بعد تھوڑی دیر تک ہم آپکے پاؤں دباتے رہے پھر حضرت بھی سو گئے اور میں بھی سو گئی (رات کو بھی سوئے رہے اب صبح پھر یہ سو گئے) لیکن تھوڑی دیر کے بعد پھر آپکو حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کیلئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اسکے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے بیدار کیا۔ تو آپ میں اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں بھی سو گئی۔

❶ حیات ناصر ص ۱۴

لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کیلئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے بیدار کیا۔ میں اٹھی تو آپ میں اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چار پائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لیے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد حضرت نے مجھے کہا کہ سو جاؤ! میں نے کہا کہ نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپکو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہیں جاسکتے تھے۔

(یہاں غور کرنا)

(پہلے تو پاخانہ کیلئے چل کر جاتا تھا اب چل نہیں سکتا تھا)

اسلئے میں نے چار پائی کے پاس ہی انتظام کر دیا۔ (کہ ساتھ ہی اینٹیں رکھ کر پردہ کر دیا جیسا کہ عام طور پر گھروں میں ضرورت کیوقت کیا جاتا ہے)

اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے۔

(جہاں آدمی ایک دفعہ ٹی کر دے وہ ٹی خانہ بنتا ہے۔ یا نہیں؟ (بنتا ہے) لیکن مرزا نے یہاں ایک دفعہ سے زیادہ دست کئے ہیں)

اور پھر اٹھکر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اسکے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپکو ایک قے آئی۔

(دست تو پہلے آرہے تھے اب قے بھی آگئی)

جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل گر گئے اور آپ کا سر چار پائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور آپ کی حالت دگرگوں ہو گئی۔

اب میں پوچھتا ہوں کہ چار پائی کیساتھ جو انتظام کیا گیا تھا اسنے دو دست تو وہاں کئے ہیں؟ اور وہیں اٹھتے ہوئے گر گیا اور چار پائی سے سر ٹکرا گیا تو اب بتلاؤ وہ کہاں گرا؟؟ (انہیں اینٹوں پر)

اب ہم اسکو ”ٹی خانہ“ نہ کہیں تو قادیانیوں کی مسجد کہیں۔ اس جگہ کو کیا نام دیں؟

جس جگہ دو دست کئے ہیں۔ اسی جگہ گرا اور مرا اس کو کون سا نام دیں؟

چلو اتنا ہے کہ فلش سسٹم نہیں تھا عارضی ٹی خانہ تھا لیکن مرا تو ٹی میں ہے کہ نہیں؟ (جی مرا ہے)

اور یہ اسکا عبرت ناک انجام ہے

کذاب۔۔۔۔۔۔تھا

دجال۔۔۔۔۔۔۔۔تھا

دنیا کو گمراہ کیا۔۔۔۔۔تھا

اللہ نے فیصلہ کر کے دنیا کے سامنے عبرت بنا دیا کہ دیکھو! اس نے خود مجھ سے فیصلہ چاہا تھا کہ اے اللہ سچے اور جھوٹے میں فیصلہ کر تو اب میں نے فیصلہ کر دیا اور اس دعا کے ایک سال ایک مہینہ ۱۲ دن بعد ہیضہ کی موت سے مار دیا اور مولٰنا ثناء اللہ اسکے بعد ۴۰ سال زندہ رہے۔

نعش قادیان کی طرف کس طرح؟؟

اب اسکی نعش ریل گاڑی پر رکھی گئی جسکو مرزا نے دجال کا گدھا کہا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے قریب دجال آیگا جسکو تم کھر جنڈال کہتے ہو۔ اسکا ایک گدھا بھی ہوگا تو مرزا نے کہا کہ دجال انگریز ہیں اور گدھا یہ ریل گاڑی ہے اسی گدھے پر مرزا کی لاش لادی گئی اور اسکو قادیان پہنچایا گیا اور وہاں دفن کیا گیا۔

آخری بات کہہ کر ختم کرتا ہوں۔

نبی کی تدفین (دعوت فکر)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے آپکی قبر کا مسئلہ درپیش آیا کہ کہاں بنی چاہئے بعضوں نے کہاں کہ جنت البقیع میں بنی چاہئے۔ بعضوں نے کہا کہ مکہ لیجا کر بیت المعلی میں دفن کریں۔ بعضوں نے کہا کہ بیت المقدس پہنچائیں۔ وہاں دفن کریں جہاں اور نبی بھی دفن ہیں۔ تو اختلاف ہو گیا۔ موطأ امام مالک میں ہے کہ:

فجاء ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ فقال سمت رسول اللہ ﷺ

یقول ما دُفن نبی قط الا فی مکانه الذی توفی فِیْهِ (مؤطا امام مالک ص ۸۰)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ نبی جہاں فوت ہو وہیں دفن ہوتا ہے۔

صدیق اکبر نے فرمایا ہمارے نبی وہیں دفن ہونگے جہاں فوت ہوئے ہیں۔

نہ جنت البقیع میں

نہ جنت المعلیٰ میں

نہ بیت المقدس میں

کہیں بھی اور دفن نہیں ہونگے۔

لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے حجرہ میں فوت ہوئے ہیں لہٰذا دفن بھی وہیں ہونگے تو حضرت صدیق اکبر کی اس حدیث سنانے پر سب صحابہ مطمئن ہوگئے اور چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی حجرہ میں دفن کیا گیا جہاں آپ فوت ہوئے تھے۔

اب میں یہاں سے ایک دلیل بتلاتا ہوں (توجہ سے سنیں) قادیانیوں کے سامنے اور کوئی دلیل یاد نہ رہے تو صرف اسے ہی پیش کردو کہ نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے۔ اگر مرزا قادیانی خدا کا نبی تھا تو جہاں فوت ہوا تھا وہیں دفن ہوتا۔ جبکہ یہ مرا لاہور میں ہے اور دفن کہاں ہوا ہے؟۔۔۔۔قادیان میں

دو سو میل دور قادیان میں

میں قادیانیوں سے کہتا ہوں کہ تمہاری عقل ماری گئی ہے کہ مرزا میں اور تو کوئی انسانوں والی بات تھی نہیں، کبھی صرف اسی بات کو سوچ لیتے کہ جہاں مرا ہے دفن بھی وہیں کردیتے اور تم کہتے کہ دیکھو بھائیو! جہاں مرا ہے وہیں دفن کیا ہے یہ اسکے سچا ہونے کی دلیل ہے۔

حالانکہ یہ کوئی دلیل نہیں کہ جو جہاں مرے اور وہیں دفن ہوجائے تو وہ نبی بھی ہوجاتا ہے یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔

نبی کیلئے ہے کہ وہ جہاں مرے وہیں دفن ہوگا لیکن ہر آدمی کیلئے نہیں کہ جو جہاں مرے اور وہیں دفن ہو تو وہ نبی بھی ہوجائے۔ (یہ بات نہیں ہے)

لیکن اگر مرزائیوں کو عقل ہوتی تو کم از کم یہ جہاں مرا تھا وہیں دفن کردیتے تو کہتے کہ دیکھو! جہاں یہ مرا ہے وہیں دفن ہوا ہے۔ تو آخر اسکی موت بھی بتلا گئی کہ یہ جھوٹا ہے کہ مرا لاہور میں اور دفن قادیان میں ہوا تو یہ اسکا لاہور مرنا اور قادیان دفن ہونا اسکے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پوری ہوگئی کہ میری امت میں سے دجال و کذاب ہونگے جو دعویٰ نبوت کرینگے ان میں سے ایک انگریز کی سازش سے چودھویں صدی میں غلام احمد بھی ہوا۔ جو 26 مئی 1908ء بروز منگل بوقت دس بجے ہیضہ کی موت سے مرا۔ آؤ اب اس پر دعا کریں کہ اے اللہ اسکو جہنم کے سب سے نیچے خانہ میں جگہ عطا فرما۔

اللہ اس کو سخت سے سخت عذاب دے

جو امت کو فتنہ و آزمائش میں ڈال گیا

اور اسکے ماننے والوں کو ہدایت عطا فرما

اگر ان کے مقدر میں ہدایت نہیں تو انکو بھی تباہ و برباد فرما۔ (آمین)

ہماری حکومت کو خدا ختم نبوت کے تحفظ کی توفیق عطا فرمائے۔ اے اللہ امت کو قادیانی دجل و فریب سے محفوظ فرما۔ اے اللہ جو بھٹک چکے ہیں ہم انکے خیر خواہ ہیں۔ ہم نے مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کو اسکی تحریروں اور قرآن و حدیث سے ثابت کیا ہے۔ اسکے ذریعہ اللہ قادیانی امت کو ہدایت عطا فرما۔

اے اللہ انکے دلوں سے ضد اور تعصب کو دور فرما۔

اے اللہ ہمارا خاتمہ ایمان پر فرما۔

وما علینا الا البلاغ المبین

مرزا کا کردار

گولیکی

مرتب: محمود الحسن توحیدی

تعارف تقریر

یہ معمہ ہے نہ سمجھنے کا نہ سمجھانے کا

اَلْحمدُلِلّٰہِ وحْدَہٗ وَالصّلوٰۃُ والسّلام علیٰ مَن لا نبیَّ بَعْدَہ

اَمّا بعدہ! فاعُوْذُ بِاللّٰہِ مِن الشَّیْطٰنِ الرّجیم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَجَاھِدُ فِی اللّٰہِ حَقَّ جِہَادِہٖ ھُوَا جْتبٰکُمْ

محترم قارئین حضرات:

راقم (قاری محمود الحسن توحیدی) کا تعلق گولیکی ضلع گجرات سے ہے۔ گولیکی گجرات میں ثانی (ربوہ) چناب نگر تھا۔ یہاں کے مرزائی دنیاوی دولت سے مالا مال تھے۔ گاؤں میں کافی اثر و رسوخ تھا۔ گاؤں کے چوہدری لوگ ان کو ہر محفل میں مدعو کرتے تھے۔ یہاں 1903ء میں تقریباً مرزائیت آئی ہے۔ جامع مسجد کا پیش امام جسکا نام بھی امام دین ہی تھا۔ مرتد ہو گیا تھا۔

پھر کافی حد تک مقتدی بھی اسکے مرتد ہو گئے تھے۔ اس مسجد پر مرزائی قابض ہو گئے۔ مسلمان الگ ہو گئے۔ اس مسجد کو حافظ غلام محمد رسولدی نے تعمیر کروایا تھا۔ غالباً ایک اندازے کیمطابق 1935ء میں یہ مسجد تعمیر ہوئی۔ بہر حال مرزائیت خوب بڑھی پھلی پھولی۔ پھر نئے سرے سے 1991ء میں آ کر مرزائیوں نے اسکو تعمیر کروایا۔ اور 1994ء میں سپیکر لگا کر شعر پڑھنے شروع کر دیے۔ جس پر گولیکی کے مسلمان مشتعل ہو گئے۔ ہم نے اکٹھے ہو کر مرزائیوں کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور جمعیت نوجوانان توحید وسنت کے نام سے ایک تنظیم بنائی۔ اس تنظیم کے تحت سے مرزائیت کا مقابلہ ہوا اور مرزائیوں کو ہر میدان میں ذلت و رسوائی اٹھانا پڑی۔ جمعیت کے ساتھیوں کو میں نے ترغیب دی کہ میرے استاد محترم سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹی کی بڑی خواہش تھی کہ میں گولیکی جاؤں۔ اسلئے کہ گولیکی میں امام دین کا لڑکا ظہور دین اکمل تھا اس نے مرزا غلام احمد قادیانی کی شان میں انتہائی غلیظ اور کفریہ نظم تحریر کی تھی۔

جسکی وجہ سے حضرت چنیوٹی صاحب کی بڑی خواہش تھی کہ میں اکمل کے گاؤں میں

جاؤں۔ بہر حال پہلا جلسہ 1995ء میں ہوا۔ مولانا نے اس تقریر میں بہت جرأت سے مرزائیوں کو چیلنج دیے اور ایک تاریخی تقریر کی۔ (جو کہ پہلے گذر چکی ہے)

دوسری تقریر 1996ء میں ہوئی اسمیں زیادہ اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مسلمان علماء کو اور عوام کو کتنی غلیظ اور گندی گالی دی ہیں۔ تیسری تقریر 31 اکتوبر 1997ء میں ہوئی۔ ایک تاریخی اور ہر لحاظ سے مدلل لاجواب تقریر تھی۔ جو لفظ بلفظ میں نے لکھی ہے۔ اور آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ لیکن اس مرتبہ حالات بڑے عجیب تھے۔ کن حالات میں یہ تقریر ہوئی۔ اور کسطرح اللہ پاک نے مدد فرمائی۔ اور مرزائیت پورے علاقہ میں ذلیل و رسوا ہو گئی۔ اس تقریر کے بعد مرزائیوں کو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کے سلسلہ میں بات کر سکیں۔

جلسہ گاہ میں پہنچنے سے قبل کے وہ واقعات و حالات جو ہم کو پیش آئے اور مجاہدانہ انداز میں حضرت چنیوٹی کا گولیکی میں ورود مسعود ہوا۔

اس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی کی گولیکی میں جرأتمندانہ آمد:

میں نے لاہور میں مولانا سے میو ہسپتال میں ملاقات کی۔ ان دنوں اسمبلی کا اجلاس بھی تھا۔ حضرت چنیوٹی صاحب پنجاب اسمبلی کے ممبر تھے۔ اور زیر علاج بھی تھے۔ میں انکی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور گولیکی کیلئے تاریخ لے لی۔ میں نے درخواست کی کہ اسعد اللہ پور کیلئے آپ نے تاریخ دی ہے۔ اسکے آگے پیچھے تاریخ ہو جائے اسعد اللہ پور اور گولیکی قریب قریب ہیں تاریخ طے کرنے کے بعد میں نے گولیکی ٹیلیفون پر بتا دیا کہ تیاری کریں۔ 31 اکتوبر کو انشاء اللہ جلسہ ہو گا۔ جمعیت کے ساتھیوں نے تیاری شروع کر دی۔ اشتہار چھپ گئے۔ ادھر مسلمانوں نے جلسہ کروانے کی تیاری شروع کر دی۔ اور ادھر قادیانیوں نے جلسہ رکوانے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ تیاریاں ابھی شروع ہی تھیں۔ کہ گولیکی کے بظاہر ایک مسلمان چودھری نے (جو مرزائیوں کی

حمایت میں پیش پیش تھا) جامع مسجد کے سپیکر کی چابی مسجد کے موذن فضل الہی سے چھین لی اور سپیکر کا ایمپلی فائر اٹھا کر لے گیا اور اعلان کر گیا کہ اب کوئی جلسہ وغیرہ نہیں ہوگا۔ مسلمان مجاہدوں نے دوسرا سپیکر لگا کر اذان دی اور اعلان کیا کہ انشاء اللہ جمعیت کا اجلاس ہوگا۔ اجلاس میں طے ہوا کہ اس سے چابی اور ایمپلی فائر واپس لیا جائے۔ دو مجاہد گئے اس نے انکار کر دیا۔ پھر تمام جمعیت کے ساتھی نعرے لگاتے ہوئے:

مرزائی کا جو یار ہے۔
وہ نبی کا غدار ہے۔

مرزائی اکٹھی نہیں چلے گی۔

وہاں جب اس کے پاس گئے تو اسکے پاس کچھ اور لوگ بھی بیٹھے تھے۔ اسی موضوع پر بات ہو رہی تھی۔ جمعیت کے صدر سرفراز احمد نے کہا ہم نے ہر حال میں سپیکر لینا ہے۔ تجھ میں طاقت ہے تو میدان میں آجا۔ بس اتنے میں چوہدری صاحب حویلی سے باہر نکل گئے۔ اور اپنے حمایت یافتہ باقی مسلمان چودھریوں سے مدد مانگی، انہوں نے انکار کیا تو چوہدری اینڈ پٹواری نے آکر صدر جمعیت کی منت کی کہ واپس چلے جاؤ۔ صبح سپیکر میں خود رکھ آؤں گا۔ مسلمانوں میں کافی لوگ لالچ میں آکر مرزائیوں کی اکٹھی کر رہے تھے۔ لیکن سب ہی ذلیل ہوتے رہے یہی بات ہے۔ ننھے مجاہدوں کیساتھ رب کی مدد تھی۔

یہ منصوبہ قادیانیوں کا میرے اللہ نے ناکام کیا۔ بلکہ یہ شخص مسلمانوں کیخلاف تھانے میں بھی گیا۔ وہاں تھانیدار نیک تھا۔ اور سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کے رشتہ داروں میں سے تھا۔ اس نے خوب کھری کھری سنائیں۔

دوسرا منصوبہ یہ طے ہوا کہ مولانا کے داخلے پر پابندی لگوا دی جائے۔ ڈی۔سی خیر محمد ٹوانہ صاحب مرزائیوں کی باتوں میں آگئے۔ انہوں نے مولانا چنیوٹی پر دو ماہ کیلئے داخلہ پر پابندی لگا دی۔ لیکن یہ پابندی اتنی خفیہ تھی کہ اسکا پتہ کسی کو بھی نہیں تھا۔ اور قادیانیوں نے سازش کر کے 30 اکتوبر کو لیٹر نکلوایا۔ ادھر لاہور میں 26 اکتوبر کو میری ٹیلیفون پر مولانا کے ڈرائیور سے بات

ہوئی اور طے ہوا کہ میں جمعۃ المبارک پڑھا کر تین بجے میو ہسپتال پہنچ جاؤں گا اور انشاء اللہ ملکر جائیں گے۔ اسکے بعد تین دن تک فون پر رابطہ کرتا رہا لیکن ملاقات نہ ہوسکی بہر حال جمعہ کی نماز پڑھانے کے بعد میو ہسپتال حاضری ہوئی اور دل میں دعائیں مانگتا جا رہا تھا۔ کہ اللہ کرے ملاقات ہوجائے۔ مولانا کا کمرہ کھلا تھا۔ کافی لوگ وہاں بیٹھے تھے۔ میں نے جا کر سلام دیا اور مولانا نظر نہ آئے پریشانی ہوئی لیکن فوراً ایک آدمی بولا آپ کہاں سے آئے ہیں؟ میں نے کہا حضرت نے گوجرانوالہ کیلئے ٹائم دیا ہوا تھا۔ بس وہ سمجھ گیا اور کہنے لگا کہ بالکل حضرت نے گوجرانوالہ جانا ہے۔ وہ اسمبلی ہال میں خطاب کرنے کے بعد شادباغ میں جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرمانے گئے ہیں۔ بس تھوڑی دیر ہی گزری کہ کمرہ میں وہ ہستی پہنچ گئی جنکا سب کو انتظار تھا۔ آتے ہی حضرت نے فرمایا جلدی کرو گوجرانوالہ والے آئے ہوئے ہیں۔ ہم نے جانا ہے۔ تھوڑی دیر پہلے چنیوٹ سے ڈاک آئی تھی۔ وہ ساری ڈاک گاڑی میں رکھ لی۔ گاڑی میں بیٹھے اور چل پڑے۔ شکیل بھائی ڈرائیونگ کر رہے تھے۔ اور مولانا چنیوٹی نے ڈاک پڑھنی شروع کردی۔ جرنیل سپاہ صحابہ مولانا اعظم طارق کا خط پڑھنے کے بعد مجھے دیا اور پھر دوسرا لیٹر پکڑا

"اور کہنے لگے مولوی محمود الحسن توحیدی"

میں نے کہا! جی

فرمایا! یہ لیٹر دیکھ! مجھ پر دو ماہ کیلئے ضلع گجرات میں داخلہ پر پابندی کا آرڈر ہے۔

یہ بات سنکر دلی صدمہ ہوا۔ اور میں نے عرض کی استاد جی سنا تھا آپ بھی حلیہ بدل کر پہنچ جایا کرتے ہیں۔ فرمانے لگے انشاء اللہ جائیں گے لیکن یہ آرڈر مجھے بہت لیٹ ملے ہیں ورنہ میں انکا بندوبست کرسکتا تھا۔ پیر بنیامین اور حزب اختلاف کے لیڈر سعید منہیس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن رابطہ نہ ہوا۔ پھر چلتے رہے۔ گوجرانوالہ میں آکر فرمانے لگے۔ گجرات سید ضیاء اللہ شاہ بخاری سے فون پر رابطہ کرو۔ وہاں بھی بات نہ ہوسکی۔ ہاں گوجرانوالہ میں تھوڑا سا رابطہ ہوا صورتحال کا جائزہ لیا اور چلتے رہے۔

شاہین چوک گجرات پہنچے میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی یا اللہ کفر کے مقابلے میں ہماری مدد

فرما۔ اور یا اللہ مرزائیوں کو رسوا فرما۔ بس یہ دعا مانگتے مانگتے نہر اپر جہلم پر پہنچ گئے۔ جو کنجاہ سے تھوڑا پہلے آتی ہے۔ جونہی پل پر پہنچے آگے پولیس کا ناکہ لگا ہوا تھا۔ وہاں سے دو راستے تھے۔ جو راستہ منڈی بہاؤالدین کیطرف جا رہا تھا۔ اس پر ناکہ تھا۔ اور جو لوکل راستہ گوجرانوالہ کو جا رہا تھا۔ وہ وہاں سے خالی تھا۔ اور دور آگے جا کر ناکہ لگا ہوا تھا۔ پروردگار نے ہماری مدد فرمائی۔ کہ کنجاہ کیطرف جانے والی سڑک پر پولیس کے پاس جا کر گاڑی روکی پولیس والے نے پوچھا کون صاحب ہیں تعارف کروائیں ڈرائیور شکیل نے جواب دیا یہ صاحبزادہ ابو ادریس صاحب ہیں اب اسکے ذہن میں مولانا چنیوٹی کا نام تھا بہر حال چیک کرنے کے بعد اپنے سینئر افسر کو رپورٹ دی کہ یہ صاحبزادہ ابو ادریس ہیں، ہم دعائیں کر رہے تھے یا اللہ مدد فرما، پوچھا کہاں جانا ہے؟ جواب دیا پھالیہ کیجانب جا رہے ہیں وہاں سے چل پڑے کنجاہ سے ہوتے ہوئے ایک لوکل سڑک پر چڑھ گئے۔ اور راستے میں مختلف مشورے ہوتے رہے کہ کیسے پہنچیں۔ بہر حال گوجرانوالہ ہسپتال کے قریب پہنچ کر بائیں کو مڑ گئے۔ اور گوجرانوالہ اڈے کے اوپر نوجوانان توحید وسنت کے ساتھی اور پولیس والے سب جمع تھے ان سے کوئی دس فرلانگ دور ایک کچے پر کار کو ہم نے ڈال دیا۔ اور صدر جمعیت کا ڈیرہ قریب تھا۔ اس پر پہنچے اور گاؤں کے بالکل قریب آگئے ایک مرتبہ گاڑی کی لائٹیں بند کردیں۔ لیکن نظر کچھ بھی نہیں آ رہا تھا۔ جہاں لائٹیں بند کی تھیں وہاں بالکل ساتھ اکمل کے باپ کی قبر تھی اور ہمارے صدر کا ڈیرہ بھی یہیں تھا۔ لائٹیں آن کرلیں وہاں سے چلکر گاؤں کے قریب آئے۔ ایک آدمی باہر اپنے ڈیرہ پر ہی مل گیا۔ اسکو میں نے کہا آپ دو عدد چادریں لے کر آجائیں۔ کار اور ڈرائیور کو یہاں ہی ڈیرے پر رکھیں۔ آگے آگے میں درمیان میں مولانا چنیوٹی صاحب پیچھے انکا گن مین تھا۔ "ڈیرے" کے اوپر سے ہوتے ہوئے میرے گھر میں پہنچ گئے۔ میں نے حضرت کو بٹھایا۔ مجھے کہنے لگے۔ جلدی کریں۔ مسجد کا راستہ صاف کریں اور مجھے جلسہ گاہ میں پہنچائیں۔ گھر سے میں سیدھا جامع مسجد پہنچا۔ عشاء کی نماز کیلئے لوگ تیاری کر رہے تھے۔ اور کچھ باہر سے آئے ہوئے مہمان روٹی کھا رہے تھے۔ بڑی تعداد میں لوگ آئے تھے۔

اے۔ سی، مجسٹریٹ الیاس گل صاحب تھانیدار صاحب اور بہت زیادہ نفری پولیس کی بھی

آئی ہوئی تھی۔ اور سارے گاؤں میں گھیرا ڈالا ہوا تھا۔ گلیوں میں پولیس پھر رہی تھی۔ عصر سے نوجوان توحید وسنت کے کارکن مولانا کے انتظار میں کھڑے تھے۔ اور جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے۔ جب کوئی قادیانی نظر آتا۔ فوراً نعرے لگاتے۔ قادیانی ذلیل وخوار ہوکر سرنیچا کر کے آگے چلا جاتا تھا۔ مولانا کی گرفتاری کیلئے اعلیٰ افسر اڈے پر کھڑے تھے۔

عجیب منظر تھا۔ جوں جوں ٹائم زیادہ ہورہا تھا کارکن پریشان ہورہے تھے۔ مرزائی خوش ہو رہے تھے۔ مسلمانوں کے اندر مایوسی چھارہی تھی۔ ہر بندے کی زبان پر ایک ہی سوال تھا۔ کہ مولانا تشریف لائے ہیں یا نہیں؟

مسلمان کبھی چنیوٹ فون کرتے۔ کبھی لاہور مجھے فون کرتے کہیں سے جواب نہ ملتا تھا۔ صورتحال غیر تسلی بخش ہوتی جارہی تھی۔ عشاء کا ٹائم ہو چکا تھا۔ بعض لوگ گھروں میں بیٹھ کر کہہ رہے تھے۔ اتنی پولیس آئی ہوئی ہے۔

آج جلسہ نہیں ہوگا۔

اُدھر مولانا چنیوٹی صاحب کو مسجد میں پہنچانے کا انتظام کچھ یوں کیا۔

گن مین پر بھی چادر ڈالی اور حضرت استاد مکرم پر بھی چادر کی۔ عام ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ فیصل آفتاب کی میں نے ڈیوٹی لگائی۔ کہ حضرت چنیوٹی صاحب کو پچھلی جانب سے لیکر جانا اور میں مسجد کے مین گیٹ پر پہنچتا ہوں۔ اگر کوئی خطرہ ہوا میں اشارہ کروں گا۔ آپ مولانا کو روک لینا اور واپس مسجد کے ہمسائے عزیز احمد کے گھر لیجا کر ٹھہرانا۔ بہرحال راستے میں وقت پیش نہ آئی۔ عام آدمیوں کی طرح مولانا چنیوٹی ہجوم کے اندر سے ہوتے ہوئے مسجد میں داخل ہو گئے۔ اور جاتے ہی فوراً حضرت نے نماز کی نیت باندھ لی۔ کسی کو پتہ ہی نہ چلا اور نہ ہی کسی سے آپ نے سلام لیا۔ راستے میں اگر کوئی آگے ہوکر سلام لینے کی کوشش کرتا ہے تو میں اسکو روک دیتا نماز عشاء ادا ہوئی۔

نماز کے بعد اسٹیج پر کھڑے ہوکر میں نے اعلان کیا کہ ابھی فوراً انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ کی باقاعدہ کاروائی ہوگی۔ اور معزز مہمان تشریف لا چکے ہیں۔

انشاء اللہ تعالیٰ خطاب ہوگا

لیکن اس اعلان سے مرزائیوں کے حوصلے مزید بڑھے کہ محمود الحسن توحیدی بھی آ گیا ہے لیکن اسنے بھی مولانا کی آمد کا اعلان نہیں کیا۔

ادھر نعیم بھائی کو میں نے اڈے پر بھیج دیا تھا۔ کہ ان ساتھیوں کو اب لے آؤ۔ اور صرف صدر جمعیت کو صورتحال سے آگاہ کرنا۔ انہوں نے جا کر اطلاع دی۔ صدر جمعیت نے وہاں کارکنوں کو کہا:۔

چلو بھائی آج ہم سب ہی چنیوٹی بنیں گے

اس پر اے۔ سی صاحب نے کہا:۔

اچھا یار مولانا تو آئے نہیں میں اب چلتا ہوں

انہوں نے کہا ٹھیک ہے مجسٹریٹ الیاس گل صاحب ایک نیک سیرت انسان ہیں۔ پیچھے بڑے افسر وہی تھے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا۔ انہوں نے ڈی۔ سی کیساتھ رابطہ کیا ہوا تھا۔ وقفے وقفے سے انکو صورتحال سے آگاہ کر رہے تھے۔ پھر میں نے اسپیکر پر اعلان کیا۔

ے کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے
رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے

حضرات ایک ضروری اعلان سُنیئے!

جس شیر کی آمد پر ملت مرزائیت کے ایوانوں میں زلزلہ طاری تھا۔ اور انکی نیندیں حرام ہو چکی تھیں۔ اور ساری ضلعی انتظامیہ کئی گھنٹوں سے ناکے لگا کر کھڑی تھی۔ وہ مرد مجاہد سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی مدظلہ تمام ناکے توڑتے ہوئے بڑی جرأت کیساتھ گوکیکی کی جامع مسجد میں اسٹیج پر رونق افروز ہو چکے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ مفصل خطاب فرمائیں گے۔

بس اس اعلان کو سنتے ہی تمام پولیس مین مسجد کیطرف دوڑنے لگے۔ مسجد کے گرد گھیرا ڈال لیا۔ بلکہ ایک حوالدار نے خوش ہوکر کہا:

مجاہدوں کو کوئی ماں کا لال نہیں روک سکتا

مرزائیوں کی خوشیاں ایک دم تجسس اور غم میں بدل گئیں، منہ لٹک گئے
ذلت ورسوائی چہروں پر چھا گئی

مجسٹریٹ صاحب نے فوراً گجرات اطلاع کی۔ ڈی۔ سی ناراض ہوا کہ وہ کدھر سے آگئے ہیں۔ گل صاحب نے کہا سر تمام زمینی راستے بند ہیں۔ وہ شاید دریائے چناب کی جانب سے آئے ہیں۔ بہر حال مجسٹریٹ صاحب اور تھانیدار صاحب کر بھی کیا سکتے تھے؟ مجبور تھے جلسہ گاہ میں جا نہیں سکتے تھے۔ چونکہ مسلمان تھے۔ اندر سے خوش بھی تھے۔ بہر حال جلسہ بڑا کامیاب ہوا۔ اور آپ نے بڑی تاریخی تقریر کی رکاوٹوں کو توڑ کر آنے کی وجہ سے دنیا جلسہ گاہ میں سیلاب کیطرح الڈ آئی۔ باقی قرب وجوار کی بستیوں سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے۔ اور پھر مزے کی بات یہ ہے اس تقریر کے دوران سپیکر بھی چلتے رہے۔ تقریر کا رخ بدلنے کیلئے میں نے چند سوالوں کا ایک رقعہ بنا رکھا تھا۔ وہ بھی حضرت کو دے دیا۔

تقریر کے بعد پولیس حفاظت پر مامور ہوگئی۔ 12 بجے دن تک گو لیکی میں رہے اور پھر ساتھ گاؤں ہے سدو کی وہاں پہنچ گئے۔ سدو کی مرزائیوں کا مرکز ہے۔

وہاں بھی مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب نے ڈیڑھ گھنٹہ خطاب کیا۔ یہ خدا کی خاص مدد تھی۔ مسلسل خطاب کر رہے تھے۔ حالانکہ بیمار بھی تھے۔ اور پھر وہاں سے جلوس کی شکل میں سیدھے اسعد اللہ پور پہنچ گئے۔ پولیس کی گاڑی بھی ساتھ تھی اور اسعد اللہ پور گو لیکی والے رات کو بسوں ٹرالیوں پر بڑی تعداد میں گئے۔ اور بڑا کامیاب جلسہ ہوا۔ اس پٹی پر مرزائیوں کے تین ہی مرکز ہیں۔ تینوں جگہ الحمد للہ حضرت کا بیان ہوا۔ مرزائی اپنی موت آپ مرگئے۔

؎ تندیٔ باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کیلئے

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جنکی خدا پر ہو
طلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

(راقم حروف: محمود الحسن توحیدی، تحصیل وضلع گجرات، بمقام گو لیکی)

مرزا کا کردار

اَلْحَمدُ للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

الحمد اللہ نحمدہٗ ونستعینہٗ ونستغفرہٗ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذُ باللہ من شرور انفسنا ومن سیّاٰت اعمالنا من یھدی اللہ فلا مضلله ومن یضلله فلا ھادی له ونشھد ان لا الٰہ الا اللہ لا شریك له ونشھد ان سیّدنا ومولٰنا وشفیعنا محمد عبدہ ورسوله اما بعد!

فاعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم و اذ قال عیسیٰ بن مریم یابنی اسرائیل انّی رسولُ اللہ الیکم مصدقاً لّما بین یدیّ من التورۃ ومبشراً برسول یاتی من بعدِی اسمُه احمد فلمّا جاء ھم بالبیّنٰت قالو ا ھٰذا سِحر مّبین ومن اظلم مّمن افتریٰ علی اللہ الکذب وھو یُدعیٰ الی الا سلام واللہ لا یھدی القوم الظّالمین ۔ یریدون لیطفئو نور اللہ بافواھِهم واللہ متمّ نورہ ولو کرہ الکافرن ھوالذی ارسل رسوله بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الذین کله ولو کرہ المشرکون ۔

قال النبی ﷺ ان الرسالة والنّبوّ ۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی وقال النبی ﷺ لو کان بعدی نبیّ لکان عمرو قال النبی ﷺ انه سیکون فی امّتی ثلاثون کذابون و فی روایة دجالون کلھم یزعم انّهٗ نبی اللہ وا نا خاتم النبیین لا نبیّ بعدی وقال النبی والّذی نفسی

بیده لیوشکنّ ان ینزل فیکم ابنُ مریم حَکَمًا عَدلاً یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر ویضع الجزیه و یفید المال حتی لا یقبلهٔ احد وقال النبی ﷺ من ارتدَّ فاقتلو ! صدق اللّٰه العلی العظیم و صدق رسوله النبیَ الامی الکریم و نحن علی ذلك من الشاهدین والشاکرین والحمد للّٰه رب العَالمین ۔اللّٰهم صلی وسلم دائماً ابَداً عَلی حبیبك خیرالخلق کلّهم اللهم صلی عَلیٰ سید نا و مولانا محمدٍ وعلی الِ سیّدنا مولانا محمدٍ وبارك وسلم و صلّ علیه ۔

☆☆☆

مرزائیت سے تائب ہونے والے افراد کو مبارکباد:

حاضرین مکرم: بزرگو دوستو بھائیو عزیز و پیارے بچو قابل صد احترام ماؤ بہنو بیٹیو!

میں آج تیسری مرتبہ آپکی خدمت میں (گوٹیکی) حاضر ہوا ہوں۔ میں دو مرتبہ پہلے حاضر ہوا ہوں۔ الحمدللہ اسکے اثرات ہیں۔ اللہ پاک نے کچھ لوگوں کو ہدایت عطا فرمادی۔ قرآن و حدیث سنکر اور مرزا قادیانی کی عبارات اور اسکی باتیں سنکر ان لوگوں کو خدا نے توفیق عطا فرمائی۔ ان لوگوں نے باطل مذہب چھوڑ کر حق کو قبول کرلیا۔ میں انکو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں۔ اس وقت اعجاز نے تمہارے سامنے اعلان کیا۔ اللہ پاک اسکو استقامت عطا فرمائے۔

(بندہ محمود الحسن توحیدی نے حضرت چنیوٹی کو بتایا کہ ساری فیملی مسلمان ہوگئی) ماشاءاللہ ماشاءاللہ (مسکرا کر) اسی وجہ سے تو مرزائیوں کو تکلیف بہت ہو رہی ہے۔ کہ ہمارے آدمی کم ہوتے جارہے ہیں۔

حق بات سمجھ کر جنتی بنتے جارہے ہیں۔ میں مبارک دیتا ہوں۔ اس سارے خاندان کو اللہ نے ہدایت عطا فرمائی۔ یہ سب اللہ کا فضل و کرم ہے۔ وہ جسکو چاہے ہدایت عطا فرمادے۔ یہ کام بڑا مشکل ہوتا ہے کہ اپنے مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب میں آنا۔ جس مذہب پر زندگی گزاری ہو اسکو چھوڑنا انتہائی مشکل کام ہوتا ہے۔ بڑی مجبوریاں ہوتی ہیں۔ ان سب مجبوریوں کو چھوڑ کر صرف اپنے اللہ کی رضا کیلئے اور نجات کیلئے کہ میری عاقبت سنور جائے۔ اور جہنم سے بچ جاؤں۔ اس کے لئے سابقہ مذہب کو چھوڑ دینا۔ یہ اللہ پاک کسی کسی کو توفیق عطا کرتے ہیں۔ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو سمجھے بیٹھے ہیں کہ مرزائیت مذہب باطل ہے۔ جھوٹا مذہب ہے انکے پاس ہماری باتوں کا جواب نہیں۔ سمجھتے ہیں ہم جھوٹے ہیں لیکن مجبوریوں کی بنا پر جرأت نہیں کرتے۔ اور مرزائیت چھوڑتے نہیں۔ اللہ پاک انکو استقامت عطا فرمائے۔ اور جو اب مسلمان ہوگئے انکے جو پہلے گناہ تھے وہ سب معاف ہوگئے اور آج ایسے ہیں جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے

ہیں۔(سبحان اللہ)

ہم سے بہت اچھے ہیں۔مسئلہ تم کو سمجھاؤں جو قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہوئے وہ ہم سے کروڑ درجہ اچھے ہیں۔۔۔۔کیوں؟

نومسلم ہم سے بہتر ہے:

یہ آج پاک صاف ہیں۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:۔

اَلْاِسْلَامُ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهٗ

جسوقت ایک آدمی سچا مذہب اسلام قبول کرتا ہے۔اور اپنا مذہب چھوڑتا ہے۔اسکے اسلام کی برکت سے پچھلے سب گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔(سبحان اللہ)

اسوقت یہ گناہوں سے پاک صاف ہیں۔ ہم گناہگار ہیں ہم سے یہ اچھے ہیں۔انکی عزت کرو۔انکا احترام کرو۔اور انکی ہر مشکل میں مدد کرو۔یہ تمہارے بھائی ہیں۔اپنوں سے ہٹ کر تمہارے بھائی بن گئے۔

انکا ہر دکھ سکھ میں تعاون کروانکے بازو بنو

انکو ذرا برابر بھی پریشانی محسوس نہ ہو کہ ہم ادھر سے چھوڑ کر آئے ہیں تو یہ ہمارے بھائی ہیں۔اس واسطے اب تمہارا فرض بنتا ہے کہ انکے ساتھ ایسا خوبصورت سلوک کرو۔کہ دوسرے بھی جب دیکھیں۔انکو بھی ہمت ہو۔اور جرأت کر کے وہ بھی آجائیں۔

پاکستان میں تقریر کرنے سے ہمیں کوئی روک نہیں سکتا

حضرات محترم!

قادیانیوں کو مجھ سے بہت تکلیف ہے۔اس تقریر کو رکوانے کے لیے انہوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔میں ایک بات انکو کہنا چاہتا ہوں۔

مرد کا کام میدان میں آنا ہے

میری باتوں کا جواب دو

میں نے دو تقریریں کیں

ان میں کئی سوالات کیے

کئی چیلنج دیے

تمہارا فرض بنتا ہے کہ میری باتوں کا جواب دو

(مجمع سے آواز آئی بے شک بے شک)

یہ تو کوئی طریقہ نہیں چنیوٹی کو آنے سے روک دو۔آ گیا تو کوئی آسمان ٹوٹ پڑتا ہے یا کوئی زلزلہ آ جاتا ہے۔پہلے میں دو مرتبہ گولیکی میں آیا ہوں۔کوئی آسمان کا ٹکڑا گرا ہے،کوئی زلزلہ آیا ہے، کوئی قتل ہوا ہے،کوئی قتل و غارت ہوئی، کسی کے گھر کو آگ لگی، کچھ بھی نہیں ہوا۔اب بھی کچھ نہ ہو گا۔ان مرزائیوں نے سر پہ بازو رکھا ہوتا ہے اور شور ڈال رہے ہوتے ہیں کہ

چنیوٹی آ گیا۔چنیوٹی آ گیا۔

پتہ نہیں کیا قیامت آ گئی۔

ہمارے افسر اور ہماری انتظامیہ بھی کچھ نہیں سوچتی وہ کہنے میں آ کر پابندی لگا دیتے ہیں۔حالانکہ گولیکی پاکستان کا قصبہ ہے یہ کوئی قادیان یا ہندوستان کا شہر ہے؟۔۔۔۔۔۔۔۔بولو ناں؟(لوگوں نے کہا پاکستان کا)

پاکستان کا ہے نا۔اس جگہ مجھے کوئی مائی کا لال تقریر کرنے سے روک نہیں سکتا۔(اس پر نعرے لگے)

للکار ہے۔۔۔للکار ہے۔۔۔شیر کی للکار ہے۔۔۔

اوے اوے۔۔۔چنیوٹی اوے

مجھے کوئی روک کر دیکھے میں انشاء اللہ اسمبلی ہال میں بھی انکو ننگا کر دوں گا۔اسمبلی والے بھی ہاتھ جوڑ کر معافی مانگیں گے۔

(مولانا ان دنوں پنجاب اسمبلی کے ممبر تھے)

میرا بنیادی حق ہے۔ کہ میں اپنا مذہب بیان کروں

اپنے مذہب والوں کو سمجھاؤں میری تقریر پر کوئی پابندی نہیں لگا سکتا

(مجمع سے آواز آئی بے شک بے شک)

میری تقریروں پر لندن میں پابندی نہیں لگتی۔ میں اس وقت چھ ملکوں کا دورہ کر کے آ رہا ہوں۔

1) انگلینڈ 2) جرمنی

3) بلجیم 4) ڈنمارک

5) سپین 6) پرتگال ❶

جہاں زمین ختم ہو جاتی ہے۔ سمندر شروع ہو جاتا ہے۔

یہ آخری ملک ہے مجھے کسی ملک میں پابندی نہیں۔

کافروں کے ملک میں ہمیں کوئی ختم نبوت بیان کرنے سے منع نہیں کرتا۔

پاکستان میں کون پیدا ہوا ہے؟

ہمیں روکنے والا۔

مرزائیو! میدان میں آ کر بات کرو:

ختم نبوت ہمارا عقیدہ ہے۔ سولی کے تختہ پر چڑھ کر بیان کریں گے کوئی مائی کا لال ہمیں نہیں روک سکتا۔

نعرہ تکبیر۔۔۔ اللہ اکبر

مولانا منظور احمد چنیوٹی۔۔۔۔۔ زندہ باد

مجاہدین ختم نبوت۔۔۔۔۔۔۔ زندہ باد

مسلمانان علاقہ۔۔۔۔۔۔۔ زندہ باد

لندن انگریز کا شہر ہے۔ برطانیہ جس نے اس پودے کو لگایا۔ ہم ہر سال ختم نبوت کانفرنس

---

❶ یہ دنیا کا مغربی ملک ہے۔

وہاں بھی کرتے ہیں۔ ابھی ابھی میں وہاں ہو کر آیا ہوں اور اگلے مہینے نومبر کی 15 تاریخ کو میں پھر لندن جا رہا ہوں۔ دس دن کا میرا تربیتی کورس ہے۔ جرمن سے بلجیم ڈنمارک مختلف ممالک سے علماء اکٹھے ہو رہے ہیں۔ میں انگلو ٹریننگ دیا کرتا ہوں۔ دس دن کا کورس کراتا ہوں اس کے لیے اب میں جا رہا ہوں۔ اگر میں ان ملکوں میں نہیں رک سکتا۔

اور مجھے کوئی نہیں روک سکتا۔ کون ماں کا لال پیدا ہوا ہے جو مجھے پاکستان میں روکے گا۔

یہ بڑے کام ہیں یہ بڑے اور نکھے لوگوں کے کام ہیں۔ آؤ آمنے سامنے میدان میں بات کریں۔ ڈی۔ سی کو درمیان میں بٹھا لو۔ کوئی ہائی کورٹ کا جج بٹھا لیں۔ اگر میری بات غلط ہو تو

میری پھانسی سزا۔ مجھے پھانسی دے دو۔

کوئی جج مقرر کر لو۔

عدالتیں فیصلے کر چکی ہیں۔ تمہارے خلاف چھوٹی عدالت سے لیکر سپریم کورٹ تک تمہارے خلاف فیصلے ہو گئے۔ تم لوگوں نے بڑے بڑے وکیل کیے۔ تم لوگوں نے بڑا زور لگایا۔ اور عدالتوں نے فیصلے تمہارے خلاف سنائے۔ ابھی بھی ضد ہے۔ کوئی بات تو تسلیم کرو۔ نہ تم علماء کرام کے فتویٰ کو مانتے ہو مکہ میں 1974ء میں 104 ملکوں کے علماء اکٹھے ہوئے۔ اسمیں بڑے بڑے جید علماء جمع ہوئے تھے۔ ان میں تمہارا یہ خادم چنیوٹی بھی گیا ہوا تھا۔ میں انکی کتابیں لیکر گیا ہوا تھا۔ میں نے ان علماء کو انکے کفر دکھائے۔ تو آج بھی جو اس مجلس کا صدر ذکر کرتا ہے۔ کہ اگر منظور احمد چنیوٹی انکی کتابیں لیکر نہ آتا تو ہمیں کفر کا پتہ نہ چلتا۔

وہاں کے 104 ملکوں کے علماء نے اعلان کیا۔ مرکز اسلام میں بیٹھ کر اعلان کیا۔ کہ ہم مکہ مکرمہ میں بیٹھ کر اعلان کرتے ہیں۔ کہ قادیانی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ کوئی بات تو مانو۔

اب تمہارا داخلہ مکہ میں بند ہے۔

جا کر دیکھو نا؟

قادیانی داخلہ کھلا کے جا کر دیکھے تو سہی؟

مرزائیوں ضد چھوڑ دو!

ابھی مجھے پتہ چلا ہے کہ ڈلمیال چکوال کا ایک قادیانی حرم شریف منافق بنکر جھوٹ بول کر گیا ہوا ہے۔ وہ اپنے آپکو مسلمان کہہ کر گیا ہوا تھا۔ میں نے تحقیق کر کے اسکے متعلق چند معززین کی گواہیاں لیکر سعودی حکومت کو خط بھیجا ہے۔ انہوں نے فوراً کان سے پکڑ کر نکال دیا ہے۔ تم تو جا نہیں سکتے۔ تمہارے لیے مکہ اور مدینہ کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ جیسے دجال کیلئے بند ہو جائیں گے۔ دجال ساری دنیا پھرے گا۔ مکہ اور مدینہ داخل نہیں ہو سکے گا۔ قادیانی اس دجال کے پیروکار ہو۔ تم بھی مکہ مدینہ داخل نہیں ہو سکتے۔

جو جاتا ہے جھوٹ بول کر جاتا ہے۔

منافق بن کر جاتا ہے۔

ضد چھوڑ و اور عاقبت کی فکر کرو

میں کوئی تمہارا دشمن ہوں؟

خدا کی قسم میں تمہارا خیر خواہ ہوں قرآن پاک میرے ہاتھ میں ہے میں تمہارا دوست ہوں میں دیکھ رہا ہوں کہ قادیانی جہنم میں جل رہا ہے۔

تم میرے ساتھ مناظرے پہلے کر بیٹھے ہو۔ تمارے وڈیرے قاضی نذیر جیسے مناظرے کر بیٹھے ہیں تمہارے مناظروں کا وہ استاد تھا۔

بیالیس سال ہو چکے ہیں کہ میں مقابلے کا چیلنج کر رہا ہوں

تمہارے کسی خلیفہ کو جرأت نہ ہوئی میرے سامنے آنے کی۔ خدا سے فیصلہ کرانا ہے جو جھوٹا ہے اس پر عذاب نازل ہو۔

کیوں نہیں میدان میں آتے؟

کیوں نہیں فیصلہ کراتے؟

مرزائیوں سے نبٹنے کا آسان طریقہ:

میں پچھلی مرتبہ تم کو ایک آسان طریقہ بتا گیا تھا۔ میدان میں آمنے سامنے آنے کی وہ جرأت نہیں کر رہے۔ وہ اپنے گھر بیٹھ کر مرزا طاہر (مرزا نجس) اپنے عبادت خانہ میں بیٹھ کر قسم دے کہ:

میں نے آج تک زنا۔۔۔۔۔۔نہیں کیا

میں نے شراب۔۔۔۔۔۔نہیں پی

میں اتنا بڑا الزام لگاتا ہوں اسکا باپ بشیر الدین محمود بدمعاش تھا۔

زانی شرابی بدفعلی کرنے والا

اور بدفعلی کروانے والا تھا

میں نے انکی کتابیں اور رسالے اخبارات آپ کو پچھلی مرتبہ دکھائے تھے۔ آج بھی میرے پاس حوالے موجود ہیں۔

کسی مائی نے بیٹا نہیں جنا کہ جو میرے حوالے کا رد کر سکے۔

للکار ہے للکار ہے

شیر کی للکار ہے ❶

مرزا قادیانی ٹانک وائن شراب پیتا تھا۔ آؤ میدان میں ثابت کروں۔ اگر تم کہتے ہو وہ شراب نہیں پیتا تھا۔ تو تمہارا مربی اس گوکینا کی مسجد میں آجائے وہ وضو کر کے قرآن مجید سر پر رکھ کر کہے کہ مرزا قادیانی نے کبھی شراب نہیں پی۔

میں مان لیتا ہوں وہ سچا میں جھوٹا

وہ آکر کہے مرزا قادیانی نے کبھی زنا نہیں کیا

مرزا محمود نے کبھی زنا نہیں کیا

مرزا طاہر نے کبھی زنا نہیں کیا

---

❶ حوالہ خطوط امام بنام غلام ص ۱۵ از حکیم محمد حسین قریشی قادیانی

یہ پاک لوگ ہیں تم قسم اٹھا دو

تم بھی قسم نہیں اٹھا سکتے

تم کو بھی پتہ ہے کہ یہ گھرانہ کیسا ہے

؎ ایں خانہ ہمہ آفتاب است

شراب پینے والا، بدفعلی کرنے والا، کبھی شریف انسان نہیں ہو سکتا مذہب کا لبادہ اوڑھ کر شکار کرتا تھا۔ جج نے لکھا کہ موجودہ خلیفہ تقدس کے پردہ میں معصوم بچیوں اور لڑکوں کا شکار کھیلتا ہے۔

آؤ تو سہی میدان میں یہ بھی کوئی طریقہ ہے کہ مولوی چنیوٹی کا ضلع گجرات میں داخلہ بند کراؤ۔ یہ ہارے ہوئے لوگوں کی بات ہوتی ہے جنکے پلے کچھ نہیں ہوتا جن کے پاس جواب کوئی نہ ہو وہ یہ حرکت کرتے ہیں۔ یہی دلیل ہے تمہارے جھوٹے ہونے کی۔

یہی دلیل ہے کہ تمہارے پاس میری باتوں کا کوئی جواب نہیں اپنے ضمیر کی گواہی قبول کرلو اگر جواب ہے تو میدان میں آؤ۔

ضمیر کی آواز:

میری کیسٹیں ریکارڈ ہیں میری تقریریں ربوہ گئی ہیں۔ میری دنیا کی ہر تقریر ربوہ جاتی ہے میں ابھی پرتگال میں چیلنج کر آیا ڈنمارک اور ناروے میں چیلنج کر آیا ہوں میری ہر تقریر مرزا طاہر کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ اگر اسکو بھی جرأت نہیں بات کرنے کی اور تمہیں بھی جرأت نہیں تو پھر خدا کا خوف کرو ضد چھوڑو تمہارے دل جانتے ہیں۔ تمہارے ضمیر جانتے ہیں کہ یہ گندے انسان ہیں نبی تو کجا، مہدی تو کجا، مسیح موعود ہونا تو کجا، مجدد ہونا بھی کجا وہ تو شریف انسان بھی ثابت نہیں ہوتے۔ میں تو گنہگار امتی ہوں مجھے انہوں نے چیلنج دیا تھا۔

میرا دامن صاف تھا میں نے قسم دے دی یہاں گولیکی میں بھی قسم اٹھائی تھی۔

(مجمع سے آواز آئی۔ قسم دی تھی)

میں تو پندرھویں صدی کا حضور ﷺ کا امتی ہوں۔

میرا دامن زنا سے پاک

میرا دامن شراب سے پاک

میرا دامن بدفعلی سے پاک

آؤ تو سہی میدان میں

میرا مقابلہ کرتے ہو

میرے مقابلے میں تمہارا طاہر نجس پلید آ سکتا ہے۔

ان باتوں سے گھبراتے ہو کہ یہ نہ آئے یہ ایٹم بم ہے اگر آتا ہے تو ایٹم بم چھوڑ دیتا ہے۔

میرے پاس کوئی بم نہیں

میرے پاس یہی بم ہے

کہ یہ قرآن اللہ کی کتاب (سبحان اللہ) میں خدا کی کتاب پیش کرتا ہوں۔ دوسرا بم مرزے کی کتابیں پیش کرتا ہوں۔

تمہارا سر اور تمہارے جوتے

؎ انہیں کی مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی
انہیں کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی

میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔ آؤ تم کو ایک بات سناؤں عیسائیوں نے ایک کتاب لکھی ہمارے نبی پاک کی شان میں گستاخی کی ملک میں ہنگامے ہوئے انگریز کی حکومت تھی۔ انگریز نے سپورٹ کی تھی مسلمانوں نے کہا ہمارے نبی کی شان میں گستاخی پر کتاب لکھی گئی ہے۔ لہٰذا اس کتاب پر پابندی لگائی جائے۔ مرزا محمود نے خطبہ دیا جمعہ کے موقع پر۔ میرے پاس وہ خطبہ موجود ہے۔

ماں نے بیٹا نہیں جنا جو انکار کرے

مرزا محمود نے کہا کتاب کو ضبط کروانے کا مطالبہ صحیح نہیں

ہم کو ان اعتراضات کا جواب دینا چاہیے۔

اگر ہم ضبط کروائیں تو اس کا معنی یہ ہے کہ ہمارے پاس ان اعتراضات کا جواب نہیں۔

ایک لحاظ سے اس نے بات ٹھیک کی ہے۔

مرزا محمود ''تاریخ محمودیت'' کے آئینے میں:

لیکن مرزا کے خلاف کتاب چھپی، مظہر ملتانی نے چھاپی کتاب اسکی زنا کاریاں شراب نوشیاں مرزا محمود کے وہ واقعات لکھے اور شہادتیں پیش کیں۔ حتیٰ کہ اپنی بیٹی امۃ الرشید کے ساتھ منہ کالا کرتا تھا۔ اس نے وہ سارے واقعات لکھ کر چھاپ دیے۔ اس نے کہا تین طریقے ہیں ابھی بھی وہ کتاب چھپی ہوئی ہے میرے پاس موجود ہے اس نے کہا مرزا محمود تجھ پر میں نے بڑے بڑے الزام لگائے ہیں۔ میں نے شہادتیں نقل کی ہیں جن لڑکوں کے ساتھ تو نے بدفعلی کی۔ ان لڑکوں نے قسم اٹھا کر مجھے یہ شہادتیں لکھ کر دی ہیں وہ میں چھاپ رہا ہوں۔ اسکے اب تین طریقے ہیں۔

1) اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ واقعات غلط ہیں تو میرے خلاف عدالت میں مقدمہ کر میں سارے گواہ عدالت میں پیش کروں گا۔ عدالت ان گواہوں کی گواہیاں لے گی۔ اگر یہ گواہیاں صحیح ثابت ہوگئیں تو پھر میرا الزام سچا ہوگا۔ اگر عدالت یہ کہے کہ یہ گواہ غلط اور جھوٹے ہیں تو پھر جو سزا عدالت مجھے دینا چاہے مجھے منظور ہے۔

2) اگر تو عدالت میں نہیں جانا چاہتا۔ تو پھر تو خود ہی قسم اٹھا دے۔ مؤکد بعذاب قسم اٹھا کہ میرے اوپر الزام جھوٹے ہیں۔ میں ان الزاموں سے پاک ہوں۔ تجھے اپنی صفائی دینی چاہیے۔

3) اگر تو مندرجہ بالا دونوں کام نہیں کرتا تو پھر اپنی جماعت میں سے پانچ آدمیوں کا کمیشن بنا۔ میں اس انکوائری کے سامنے پیش ہوں گا اور تمام گواہ پیش کروں گا اگر جھوٹا ہوگیا۔

تو کمیشن جو مجھے سزا دے گا مجھے منظور ہے۔

اگر وہ کمیشن بھی تیرے خلاف فیصلہ دیوے تو پھر تیرا کیا علاج؟

مرزا بشیر الدین نے ان تینوں کاموں میں سے ایک کام بھی نہ کیا۔

بلکہ انگریز ماں باپ کو جا کر کہا۔

اس کتاب کو ضبط کرا دو۔

انگریز نے کتاب ضبط کر دی۔

اب میں پوچھتا ہوں کہ جب حضور اکرمؐ کے خلاف کتاب چھپے تو اس وقت تو کسی کتاب کی ضبطی کا مطالبہ صحیح نہیں۔ ہمیں جواب دینا چاہیے۔ جب تیرے خلاف چھپے تو تو ان اعتراضات کا جواب نہ دے۔ بلکہ ضبط کروا دے پتہ چلا کہ تیرے پاس ان الزامات کا کوئی جواب نہیں۔

حضرات محترم ضد کا کوئی علاج نہیں۔ مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ لوگ تائب ہو رہے ہیں۔ میں ابھی پرتگال گیا ہوں۔

زندگی میں پہلی دفعہ گیا ہوں۔ وہاں ہمارے کوئی عالم نہیں قادیانی دھڑا دھڑ تبلیغ کر رہے ہیں لوگوں کو مرتد کر رہے ہیں۔ الحمدللہ میرے جانے کے بعد چار پانچ خاندان وہاں بھی مسلمان ہو گئے ہیں اور میں نے وہاں جو اعلان اور چیلنج کیے ہیں وہ ان تک پہنچ رہے ہیں۔ نوجوان بھی قادیانیت سے متذبذب ہو گئے ہیں۔

کہ بھائی یا اس چنیوٹی کی باتوں کا جواب دو؟

ورنہ ہم چھوڑتے ہیں۔

ہم گالیاں نہیں دیتے:

میں نے آج آیت پڑھی ہے 28 پارے کی مجھے ایک پرچہ بھی محمود الحسن توحیدی نے دیا ہے۔ کہ میں مرزے کی بعض پیش گوئیاں سناؤں میرا اپنا دل بھی تھا۔ اب پرچہ بھی آگیا ہے۔ اس واسطے میں کچھ پیش گوئیاں بھی سناؤں گا۔ اور جو سوالات اسمیں کیے گئے ہیں میں کوشش کروں گا انکے جواب دوں۔

لیکن اس سے پہلے میں حضور اکرمؐ کی ختم نبوت پر ایک آیت سنانا چاہتا ہوں۔ میں پہلے بھی ایک دو آیتیں سنا گیا تھا۔ پہلے پارے کی آیت سنا گیا تھا۔

مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

اب توجہ کر کے سنو!

مرزائی یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمیں گالیاں نکالی جاتی ہیں میں نے ابھی تک کوئی گالی نہیں دی۔

لیکن اگر جو گالیاں مرزے نے ہمیں دی ہیں۔ وہ اگر دے لیں تو پھر جائز ہیں یا نہیں۔

جی۔۔۔۔

مرزا پر لعنت خدا بھیج رہا ہے:

اب بعض لڑکے نعرے لگاتے ہیں کہ مرزے پر لعنت بے شمار یہ بات مجھے اتنی اچھی نہیں لگتی۔ لیکن (جس نے بیشمار جھوٹ بولے ہوں) اس پر لعنتیں بھی بے شمار ہونی چاہئیں یا نہیں؟ ہونی چاہئیں۔

مرزا قادیانی نے جھوٹ بھی بے شمار بولے اس پر لعنتیں بھی بے شمار یہ میرے بچوں کا قصور نہیں۔ یہ تو رب نے کہا ہے۔ کہ

لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْن

جھوٹوں پہ خدا کی لعنت

جتنے بے شمار جھوٹ بولے اتنی بے شمار لعنتیں۔

ایک اور بات کہوں کہ قادیانیوں کو تکلیف تو بہت ہوتی ہے۔

مرزا قادیانی نے ایک کتاب لکھی ،نور الحق سبحان اللہ

"اکھوں انی تے ناں نور بھری" "آنکھوں سے تو نابینا ہے لیکن نام ہے نور سے بھری ہوئی"

اس کتاب میں ایک ہزار لعنت لکھی ہے۔ اور پانچ صفحے مکمل لکھے ہوئے ہیں۔

لعنت۔ لعنت۔ لعنت۔ لعنت۔

جیسی کہو ویسی سنو

تمہارا دادا قادیانی ہمیں یہ گالی نہ لکھ جاتا تو آج اس کو گالی نہ پڑتی۔ لیکن میں پھر بھی کہتا

ہوں کہ اسے گالی نہ دو اور لعنتی نہ کہو کیونکہ لعنت تو پڑ رہی ہے۔ اسکی اب کیا ضرورت ہے اس پر پھٹکار اور لعنتیں پڑ رہی ہیں۔ بلکہ دن رات پڑ رہی ہیں۔ تم نے کیا کرنی ہیں؟ وہ جہنم کے اندر پڑا ہوا ہے۔

مرزائی کہتے ہیں کہ میں گالی دیتا ہوں۔ گالی دیتا نہیں ہوں۔ بلکہ مرزے کی گالی بھی کبھی سنا دیا کرتا ہوں۔ اب وہ بھی چھوڑ دی ہیں۔ اب میں قرآن مجید کی کوئی آیت اور ساتھ کوئی حدیث سناؤں گا۔ پھر مرزا کی کتابوں کے واقعات بیان کروں گا۔ درود شریف پڑھ لو قادیانیوں کے ایک ایک شبہ کا جواب بھی دوں گا کہ چنیوٹی کی تقریر بند کروائیں۔ تو اعتراض ہوتا ہے۔ جبکہ ہماری تقریریں اور تبلیغ پر تم نے پابندی لگوائی ہے؟ مرزائی اب تبلیغ نہیں کر سکتا۔ اسکی کیا وجہ ہے۔ کہ ہمارے مولانا صاحب پر کیوں پابندی لگائی گئی ہے؟

قادیانیوں پر اسلامی شعائر کے استعمال پر پابندی کی وجوہات:

شبہ کا جواب۔ یہ ہے کہ تم جھوٹے نبی کے ماننے والے پاکستان ہے اسلامی ملک۔ اسلامی ملک میں جھوٹے نبی اور اسکے امتی کو تبلیغ کا حق نہیں۔

سن لیا تمہارے لیے اس وجہ سے پابندی ہے۔

دوسری اس وجہ سے پابندی ہے کہ عیسائیوں کو بھی تبلیغ کا حق تو نہیں ہونا چاہیے۔ اسلام میں تبلیغ کا حق نہیں قانون میں ہے۔ آئین پاکستان میں عیسائیوں کو تبلیغ کا حق ہے۔ مرزائیوں کو نہیں اس پر قادیانی بہت شور ڈالتے ہیں۔

فرق یہ ہے عیسائی جب اپنے مذہب کی تبلیغ کرتا ہے۔ اس پر لیبل عیسائیت کا لگاتا ہے۔ کسی کی مرضی مانے نہ مانے۔

لیکن جب مرزائی تبلیغ کرتا ہے تو وہ اپنے کفر پر اسلام کا لیبل لگاتا ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے خنزیر پر بکرے کا لیبل لگا دیا جائے۔

ہم لندن جاتے ہیں۔ وہاں ہر قسم کا گوشت پڑا ہوتا ہے۔ بکرے کا خنزیر کا گائے کا بھی۔ جسکی

مرضی بکرے کا خریدے یا خنزیر کا خریدے ۔ الگ الگ شوکیس پڑے ہوتے ہیں ۔ لیکن اگر گوشت ہو خنزیر کا اور لیبل لگا دو بکرے کا ۔

یہ دھوکا ہے یا نہیں ۔ جی ۔۔۔

او مرزائیو!

عیسائی خنزیر کو خنزیر کہہ کر بیچتا ہے ۔ اور تم خنزیر کو بکرا کہہ کر بیچتے ہو ۔ دھوکا دیتے ہو ۔

اس وجہ سے تم پر پابندی ہے ۔

تم اپنے گندے کفر پر اسلام کا لیبل لگاتے ہو ۔ جبکہ عیسائی عیسائیت کی ہی تبلیغ کرتا ہے ۔ اور لیبل بھی عیسائیت کا ہی لگاتا ہے ۔ تو تم پر تمہاری دھوکہ دہی کی وجہ سے اسلامی شعائر کے استعمال کرنے پر پابندی لگی ہے ۔ اب آیت کا ترجمہ سنو!

یہ 28 پارہ ہے سورۃ الصف ہے ۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی ایک خوشخبری دی ہے ۔ پہلے بھی تم نے سنی ہوئی ہوگی ۔

میں آج اسے دہرانا چاہتا ہوں ۔ تاکہ تم یاد رکھو ۔ اور قادیانیوں کو بھی دعوت دیتا ہوں خدا خوفی کر کے غور کریں ۔

میں پہلے بھی کہہ گیا تھا ۔ تم کو بھی اور قادیانیوں کو پھر کہتا ہوں ۔

کوئی سوال ، کوئی اعتراض ، کوئی شبہ ہو ، سب کو کھلے عام اجازت ہے ۔ کہ وہ لکھ کر میرے پاس بھیج دیا کریں ۔ تاکہ میں اسکا جواب دوں ۔

چنیوٹی تم کو سمجھانے کیلئے آیا بیٹھا ہے ۔ قیامت والے دن یہ بہانہ نہ چلے گا ۔ کہ ہمارا تو یہ شبہ تھا ۔ ہماری تو یہ دلیل تھی ۔ ہمارا تو یہ سوال تھا ۔ آؤ کھلے دل سے پیش کرو تاکہ قیامت والے دن کوئی عذر نہ پیش کر سکو ۔

حضرات محترم اللہ پاک فرماتا ہے ۔

اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ۔۔۔

یاد کرو اس وقت کو جب کہا عیسیٰ بن مریم نے ۔۔۔

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۔۔۔

اے بنی اسرائیل کے لوگو ۔۔۔

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ ۔۔۔

میں خدا کا رسول بنکر آیا ہوں تمہارے پاس

عیسیٰ صرف بنی اسرائیل کے لئے نبی بنکر آئے ۔

عیسائی ، پادریوں سے مسئلہ کفارہ پر گفتگو:

ہمارے چنیوٹ میں پادری آگئے تبلیغ کیلئے کالج کے لڑکے مجھے لے گئے کہ ان سے بات کروں ۔ بڑی پرانی بات ہے ۔

پادری تھے کالے بھی گورے بھی ۔ میں نے مسئلہ کفارہ پر ان سے گفتگو کی ۔ وہ لمبی بحث ہے ۔ میں نے انکو کہا تم مارے مارے پھر رہے ہو ۔ تمہارا عیسیٰ تو کہتا ہے کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کیلئے ہوں ۔

ہم کوئی بنی اسرائیلی ہیں ۔

ہمارے پاس تم کیوں آئے ہو؟

ہم کو کیوں تبلیغ کرتے ہو ۔

ہاں ہمارے نبی ﷺ ساری انسانیت کیلئے نبی بنکر آئے ہیں صرف عربوں کیلئے نبی بنکر نہیں آئے ۔ قرآن کہتا ہے ۔

كَآفَّةً لِّلنَّاسِ

قیامت تک آنیوالے ہر انسان کیلئے نبی بن کر آئے ہیں ۔

لہٰذا مسلمان کو تو حق حاصل ہے کہ وہ ہر قوم کو دعوت دے ۔ لیکن عیسائی کو سوائے بنی اسرائیل کے کسی کو دعوت دینے کا حق حاصل نہیں ۔ قرآن میں یہی ہے ۔

عیسیٰ فرماتے ہیں کہ

اے بنی اسرائیل میں تمہارے لیے رسول بنکر آیا ہوں۔ ساری دنیا کیلئے نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت

تو میں آپکو آیت سنا رہا تھا۔

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ

میں جو موسیٰ پر کتاب نازل ہوئی ''تورات'' میں اسکی تصدیق بھی کرتا ہوں کہ وہ سچی کتاب تھی اور موسیٰ خدا کا سچا نبی تھا۔

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ۔۔۔

پہلے نبیوں کی تصدیق کرتا ہوں۔ اور آگے ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوں۔

يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي ۔۔۔

ایک نبی کی خوشخبری جو میرے بعد آئے گا۔

اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ۔۔۔

اسکا نام بھی احمد ہوگا

یہ عیسیٰ نے بشارت دی ہر نبی نے آمنہ کے لال کی بشارت دی۔

عیسیٰ نے کہا میرے بعد نبی نے آنا ہے۔ پہلے انبیاء کہتے رہے کہ آخر میں ایک نبی نے آنا ہے۔ عیسیٰ نے فرمایا میرے بعد آئے گا۔ میرے اور اس نبی کے درمیان اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اسکا نام احمد ہوگا۔

آگے فرمایا:

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

جب وہ روشن دلائل لیکر آگیا۔

قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ

کفار نے کہا یہ جادوگر ہے۔

اس آیت سے دو باتوں کا پتہ چلا۔

1) عیسیٰ نے اپنے بعد احمد نامی ایک نبی کی بشارت دی۔

2) دوسرا پتہ یہ چلا یہ قرآن اترنے کے وقت وہ نبی آگیا تھا۔ اس نبی ﷺ نے آکر یہ کہا۔ کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبي بعدي

لو كان بعدی نبی لكان عمر

رسالت بھی ختم نبوت بھی ختم نہ میرے بعد کوئی نبی نہ رسول

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمرؓ نبی بنتا۔ (الحدیث)

لو كان بعدی نبی لعاش ابراهيم

اگر میرے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا۔ تو میرا بیٹا زندہ رہتا میرے بیٹے کو اللہ نے بڑا نہیں ہونے دیا۔ اسواسطے کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں۔ (الحدیث)

حضرات محترم!

یہ بڑی واضح آیت ہے کہ:

عیسیٰ کے بعد ایک نبی آنا ہے

وہ آمنہ کا لال آگیا، اسنے آکر کہا میرے بعد کوئی نبی نہیں

مرزا سچا ہے یا اسکا بیٹا؟

مرزا قادیانی خود لکھتا ہے یہ جو بشارت عیسیٰ نے دی ہے اسکا مصداق آمنہ کا لال محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

مرزا قادیانی نے خود یہ لکھا ہے۔

لیکن اسکے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے اپنی کتاب آئینہ صداقت صفحہ 35 پر لکھتا ہے۔

یہ بشارت میرے والد مرزا غلام احمد قادیانی کے حق میں ہے۔

پہلے تو مرزائیوں سے میں یہ پوچھتا ہوں۔ بتاؤ کہ باپ سچا ہے یا بیٹا؟

دونوں میں سے ایک تو جھوٹا ضرور ہے۔

پرانی ایک حکایت تم کو سنا دیتا ہوں دلچسپی کیلئے

ایک آدمی تھا اسکی دو بیٹیاں تھیں۔ ایک بیٹی کی اسنے کمہار کے گھر شادی کر دی دوسری کی زمیندار کے گھر۔ کچھ عرصہ بعد بیوی نے کہا کہ جا بیٹیوں کا حال پتہ کر کے آ۔ وہ پہلے کمہارن کے گھر گیا اور پوچھا بیٹی کیا حال ہے اسنے کہا۔ تیرے داماد نے بھٹی چڑھائی ہوئی ہے لیکن یہ کچھ بادل نظر آرہے ہیں ابا جی دعا کریں اللہ تعالیٰ بارش نہ دے۔

اسنے ہاتھ اٹھائے دعا کر دی۔

''یا اللہ بارش سے محفوظ فرما''

دوسری کے پاس گیا پوچھا کیا حال ہے۔ اسنے کہا دعا کریں ابا بارش ہو جائے۔ فصل کو سخت بارش کی ضرورت ہے۔ اگر بارش نہ ہوئی تو ہر چیز سڑ جائے گی۔ اسنے ہاتھ اٹھائے دعا کر دی یا اللہ بارش نازل کر!

تا کہ میری بیٹی کے ہاں سبزہ ہو جائے۔ گھر گیا بیوی نے پوچھا تا کیا حال ہے بیٹیوں کا؟

اسنے کہا دونوں میں سے ایک تو اجڑ جائے گی۔

اگر کمہارنی والی دعا لگ گئی۔ تو زمیندارو والی اجڑ جائے گی۔

اگر زمیندارنی والی دعا لگ گئی۔ تو کمہارنی اجڑ جائے گی۔

مرزائیو!

تمہارا تو بیڑہ غرق ہو گیا ہے۔

اگر باپ کو سچا مانو تو بیٹا جھوٹا ہے۔

اگر بیٹا سچا مانو تو باپ مرزا قادیانی جھوٹا۔

حضرات محترم!

یہ فیصلہ مرزائیوں پر چھوڑ دیں۔ ان سے پوچھنا کہ مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ اس کا مصداق محمد مصطفیٰ ہے۔

اگر کوئی قادیانی کہے کہاں لکھا ہے اسکا حوالہ میں دکھاؤں گا اور گولیکی آکر دکھاؤں گا۔

قادیانیوں پر فیصلہ میں چھوڑتا ہوں کہ مرزائیو! تم گولیکی کے مسلمانوں کو بتا دینا کہ ان میں جھوٹا کون ہے اور سچا کون؟

حضرات محترم!

اس بات میں ویسے اسکا بیٹا محمود ہی جھوٹا ہے باپ اس بات میں سچا ہے۔

میرے نبی پاکؐ نے آکر ارشاد فرمایا:

محمد علیہ السلام دعاءِ ابراہیمی کا ثمر ہیں:

اَنَا دَعْوَۃُ اَبِیْ اِبْرٰھِیْمَ و بِشَارَۃُ عِیْسٰی (الحدیث)

میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا کا ثمرہ ہوں۔

جب ابراہیم اور اسماعیل نے رب کا گھر بنایا تھا اور دعا کی تھی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

اے رب مانگتے ہیں ہم ایک رسول انہی میں سے

ایک عظیم الشان رسول مانگتے ہیں تیرے گھر کو آباد کرنے والا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے کوئی نبی نہیں ہوا۔ یاد رکھو حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق دونوں حقیقی بھائی تھے۔ حضرت ابراہیم انکے والد ہیں۔ سارے نبی حضرت اسحاق کی اولاد سے آئے ہیں حضرت اسحاق کے بیٹے حضرت یعقوبؑ انکے آگے بارہ بیٹے ان میں نبی آتے رہے

حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام آئے

وہ ایسے نبی آئے انکا باپ کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی بیٹا ہے۔ انہوں نے شادی ہی نہیں کی۔

اب آ کر شادی کریں گے۔ چالیس سال رہیں گے اور اولاد بھی ہوگی۔ [1]

خانہ کعبہ بناتے وقت حضرت اسحاقؑ اپنے والد کیساتھ شامل نہیں تھے۔ حضرت اسماعیلؑ شامل تھے۔ دونوں نے ملکر ایک رسول مانگا۔ اللہ نے دعا قبول فرمائی۔ وہ ایک رسول حضرت اسماعیل سے آ گیا۔ وہ آ گیا آمنہ کا لال جن کو باپ بیٹا نے مانگا تھا۔

حضور نے فرمایا تھا:

اَنَا دَعْوَۃُ اَبِی اِبْرَاھِیْم

میں ہوں اپنے باپ ابراہیم کی دعا

جو رسول انہوں نے مانگا تھا وہ میں آ گیا۔

حضور علیہ السلام ہی بشارت عیسیٰؑ کے مصداق:

نمبر 1:۔ اَنَا بَشَارَۃُ عِیْسیٰ (الحدیث)

اور عیسیٰ جس رسول کی خوشخبری دے گیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا میں وہی رسول ہوں عیسیٰ علیہ السلام جس رسول کی بشارت دی تھی۔ مرزا محمود کہتا ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ میرا باپ ہے۔

اور زیادہ غور کریں۔

قرآن پاک میں ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہتے

یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی

میرے بعد آوے گا

اب دیکھیں مرزا قادیانی عیسیٰؑ کے بعد آیا ہے یا محمد مصطفیٰؐ کے بعد آیا۔

مرزا قادیانی ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد آیا ہے۔ عیسیٰؑ کے بعد محمد مصطفیٰ ﷺ آئے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان اور نبی کوئی نہیں جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مرزا

[1] مسلم شریف

قادیانی کے درمیان نبی ہے۔ اور وہ ہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

لہٰذا انہوں نے یہ کہا کہ میرے بعد مراد محمد مصطفیٰ ہیں۔

نمبر 2:۔ ایک رسول آوے گا۔ اب اگر قادیانی محمد مصطفیٰ کو بھی رسول مانتے ہیں اور قادیانی کو بھی رسول مانتے ہیں۔ پھر ایک نہ ہوا دو بن گئے۔ عیسیٰ کے بعد آنا ایک نے تھا۔ بن دو گئے۔ ایک ہم سب مانتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ سچے اور آخری رسول ہیں۔ پھر دوسرا کدھر سے آ گیا۔ ہوا بنا سچی یا نہیں۔

نمبر 3:۔ عیسیٰؑ نے کہا۔ اِسْمُہٗ اَحْمَدُ اس کا نام احمد ہوگا۔

جبکہ مرزے کا نام غلام احمد ہے۔ خدا احمد کی جگہ پر غلام احمد ہی کہہ دیتا۔ تاکہ کوئی اعتراض ہی نہ رہتا۔ ایک لفظ سے قرآن کوئی بڑا ہو رہا تھا۔

غلام کا لفظ پہلے کئی مرتبہ قرآن پاک میں آیا ہوا بھی ہے۔ یہ کوئی برا لفظ بھی نہیں۔ غلام احمد کیوں نہ کہا۔ کیسی مت ماری ہوئی ہے مرزا محمود کی۔ اور پھر مت ماری گئی ان چیلوں کی۔ یہ نہیں سوچتے کہ باپ کیا لکھ گیا ہے۔ اور بیٹا کیا لکھتا ہے؟

سچے نبی کی ہر پیشگوئی سچی:

فَلَمَّا جَآءَ ھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ

جب وہ روشن دلائل لیکر آ گیا

پتہ چلا نزول قرآن کے وقت وہ نبی آ گیا تھا۔ اس نبی نے آ کر کہا نبوت ختم اور اب میرے بعد نبی کوئی نہیں ہاں میری امت میں سے جھوٹے نبی پیدا ہوں گے۔ میرا کلمہ پڑھیں گے۔ اذانیں دیں گے۔ نماز پڑھیں گے قرآن پڑھیں اور چھاپیں گے۔ لیکن نبوت کا دعویٰ کر کے کافر اور بے ایمان بن جائیں گے۔

اَنَّہٗ سَیَکُوْنَ فِی اُمَّتِی (الحدیث)

میرے نبی کی ایک بھی پیشگوئی جھوٹی نہیں اور مرزے قادیانی کی ایک بھی پیش گوئی سچی

نہیں۔

چیلنج:

میں چیلنج کرتا ہوں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بے شمار پیش گوئیاں کی ہیں۔ پیشگوئی اسے کہتے ہیں جو وقت سے پہلے بات کی جاوے۔ یہ نبی ہی کر سکتا ہے۔ اور خدا کے بتانے سے کرتا ہے۔ اور نبی کے سوا جو کوئی پیشگوئی کرے گا۔ وہ انگل پچو مارے گا لگ گیا تو لگ گیا نہ لگا تو نہ سہی حضور کی کوئی ایک پیشگوئی غلط ثابت کرو؟؟؟

''نجومی'' ایمانی ڈاکو:

یہ جو نجومی بیٹھے ہیں۔ ہاتھ دیکھ کر قسمتیں بتاتے ہیں۔ یہ سب بے ایمان ہیں۔ اگر قانون ہو اسلامی تو حکومت انکی گردنیں اڑا دیں

یہ خدائی کا دعویٰ ہے ''جو چاہو وہ پوچھو''

خدا کا نبی بھی نہیں کہہ سکتا۔

اللہ اپنے نبی اکرم ﷺ کو فرماتا ہے۔

لَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّی فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰه

مگر یہ کہا کریں انشاء اللہ اگر میرا خدا چاہے گا۔ تو میں کل یوں کروں گا۔ یہ خدا ہیں کہتے ہیں ''جو چاہو سو پوچھو''

باتیں کرتے ہیں چالاکی والی جو آدمی جائے گا اس سے پیسے پہلے لے لیتے ہیں۔

اور باتیں ایسی کریں گے جسمیں مایوسی نہ ہو بڑے چالاک ہیں، ڈاکو چور ہیں انکے پاس مت جاؤ۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''جو آدمی کسی نجومی کے پاس جا کر اپنی قسمت معلوم کرے گا
انکی چالیس دن کی عبادت قبول نہ ہوگی''

مسجد میں ہاتھ کھڑے کر کے وعدہ کریں کبھی کسی نجومی کے پاس نہیں جائیں گے۔ یہ ٹھگ ہیں۔ جھوٹے بے ایمان، کسی کے پاس مت جاؤ۔

جعلی پیر کا واقعہ:

ایک پیر صاحب تھے۔ اسکے پاس لوگ جاتے کہ ہمارے ہاں اولاد نہیں اولاد دو (مت ماری ہوئی ہے)

اولاد۔۔۔۔خدا کے پاس ہے

کسی پیر کے پاس اولاد تو نہیں ہے

رب دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔اولاد

جسکو چاہے بیٹا دے یا بیٹی دے

جسکو چاہے۔۔۔۔بانجھ کر دے

فرعون ساری عمر بادشاہ رہا۔ لیکن اولاد نہ پیدا کر سکا۔

اور خدائی کا دعویٰ بھی تھا اپنے ہاں اولاد نہ پیدا کر سکا۔

بہر حال پیر کے پاس عورتیں جائیں۔ وہ انکو تعویذ لکھ دیتا تھا اور حکم کرتا تھا کہ اسکو کھولنا نہیں جب پیدا ہوگا پھر مجھے بتانا اور میں خود آ کر یہ تعویذ کھولوں گا۔ شیرینی لوں گا۔

لکھتا تھا تعویذ میں تین لفظ

لڑکا نہ لڑکی

جب کسی کے ہاں پیدائش ہوتی تو پیر صاحب جاتے۔۔۔100 آدمی کو تعویذ دیا جائے تو کچھ نہ کچھ لڑکے پیدا ہوتے ہی ہیں۔ جو تعویذ نہیں لیتے انکے بھی اولاد تو ہوتی ہے بہر حال مریدوں کے ہاں جاتا۔ رجسٹر بنایا ہوا تھا۔ نام وغیرہ لکھا ہوتا تھا جا کر کہتا اب کھولو تعویذ۔ جب تعویذ کھولتا۔ اگر لڑکا ہوتا تو کہتا دیکھو تعویذ کے مطابق لڑکا ہوا ہے۔ دیکھو نہ لکھا ہوا ہے۔

لڑکا۔۔۔۔نہ لڑکی

میری شرینی لے آؤ۔ جب لڑکی پیدا ہو پھر بھی جاوے۔ اور کہتا تعویذ کھولو۔ پھر کہتا تعویذ میں لکھا ہے۔

لڑکا نہ۔ لڑکی

اب "نہ" پیچھے لگا دیا۔ لہٰذا میری شرینی لے آؤ۔

میری شرینی کھری ہے خدا کی حکمت اگر کوئی کھسرا (ہجڑا) پیدا ہو پڑے پھر بھی جاتا تھا۔ جا کر کہتا کھولو تعویذ۔ پھر کہتا میں نے پہلے ہی لکھ دیا ہے۔

لڑکا نہ لڑکی۔۔۔ لڑکا نہ لڑکی

پیشگوئی کی سچائی "علامت نبوت" نہیں:

یہ بے ایمان ٹھگ ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے سچے نبی کی کوئی پیش گوئی جھوٹی نہیں ہوئی۔ اور جسکی پیشگوئی جھوٹی ہو جائے۔ وہ نبی نہیں ہوتا۔ بعض اوقات کسی کی بات یا پیشگوئی سچی ہو جائے وہ نبی نہیں ہوتا۔

بعض نجومیوں کی بعض پیشگوئیاں سچی ہو جاتی ہیں۔

کافروں کی بعض پیشگوئیاں سچی ہو جاتی ہیں۔

میری پیش گوئیاں سچی ہوتی رہتی ہیں۔

میں جو بھی مرزائیوں کے بارے میں پیشگوئی کرتا ہوں وہ سچی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا میں کوئی نبی تو نہیں لکھی ہوئی ہیں۔ گولیکی میں پیشگوئی کرنے لگا ہوں میں پیشگوئی کرتا ہوں کہ گولیکی کے مربی اور امیر جماعت گولیکی کی جامع مسجد میں آ کر قرآن مجید سر پر رکھ کر قسم نہیں اٹھائیں گے کہ ہمارے حضرت صاحب پاک ہیں۔

میں پیشگوئی کر رہا ہوں۔

گولیکی کے مرزائی کبھی بھی قسم نہیں اٹھائیں گے۔

چلو کرو جھوٹی، میں تو کہتا ہوں کرو جھوٹی۔

جھوٹی کرو۔ لیکن جھوٹی ہوگی نہیں۔ میری پیشگوئی انشاء اللہ تعالیٰ۔۔۔ سچی ہے۔

تو کیا اب میں نبی بن گیا کیونکہ میری پیشگوئی سچی ہوگئی ہے

تو بھائیو! ایسا ہرگز نہیں ہے

چیلنج:

مرزائیوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ آئیں میدان میں اور آ کر قسم اٹھائیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کبھی زنا نہیں کیا۔ کبھی شراب نہیں پی۔ اسکا بیٹا مرزا محمود بھی پاک تھا۔

مرزا ناصر اور مرزا طاہر بھی پاک ہے انہوں نے بھی زنا نہیں کیا۔

کبھی شراب نہیں پی، میرے چیلنج کو قبول کرو۔

دنیا میں ابھی تک کوئی مرزائی پیدا نہیں ہوا۔ جو میرے اس چیلنج کو قبول کرے۔ سورج ختم ہو سکتا ہے قیامت کی صبح آسکتی ہے لیکن مرزائی صفائی نہیں دے سکتے۔

(راقم کہتا ہے واقعی ایسا ہی ہے۔ یہ تقریر 31 اکتوبر 1997ء کو ہوئی تھی اور آج 15 جنوری 2000ء ہو گیا ہے۔ ابھی تک کسی نے جواب نہیں دیا۔ تو پیشگوئیاں سچیاں۔۔۔ ہوئی)

بات یہ سمجھا رہا ہوں کہ اگر کسی کی پیشگوئیاں سچی ثابت ہو جائیں تو وہ نبی نہیں بن جاتا۔

مرزے قادیانی کے بارے میں کہتے ہیں۔ فلاں پیشگوئی اسکی سچی نکل آئی۔

حالانکہ ایک بھی پیشگوئی مرزے کی سچی ثابت نہیں ہوئی۔

چلو مان ہی لو اگر دو چار سچی ثابت ہوگئی ہیں۔ اس سے وہ نبی تو نہیں بن سکتا اگر دس پیشگوئیاں سچی ثابت ہو جائیں۔ لیکن اگر ایک جھوٹی نکل آئی تو وہ جھوٹا ہوا یا نہیں؟ اگر خدا کا نبی ہے تو ایک پیشگوئی بھی جھوٹی نہیں نکلنی چاہیے۔ خدا کے سچے نبی ﷺ کی ایک بھی پیشگوئی جھوٹی نہیں ہوئی۔ ہم عیسائیوں اور باقی کافروں کو بھی چیلنج کرتے ہیں کہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی دکھاؤ جسکا وقت گذر گیا ہو اور وہ سچی نہ نکلی ہو۔ ایک پیشگوئی بھی پیش نہیں کر سکتے۔

مرزا قادیانی کی ایک پیشگوئی بھی سچی نہیں ہوئی:

میں دعوے سے کہتا ہوں۔ جو پیشگوئیاں مرزے قادیانی کی ہیں۔ اور انکو اپنی صداقت کا معیار ٹھہرایا۔ اسمیں سے ایک بھی سچی نہیں۔ آؤ میدان میں کوئی سپریم کورٹ کا جج بٹھالو ہائی کورٹ کا جج بٹھالو۔ میں بحث کروں گا تم ثابت کرنا کہ یہ پیشگوئی سچی ہے۔ میں ثابت کرتا ہوں سب جھوٹی ہیں۔ جو جج فیصلہ کرے گا مجھے منظور ہے۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ میری امت میں سے جھوٹے دعویدار پیدا ہوں گے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی یا نہ۔ کئی پیدا ہوئے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ بھی پڑھتے ہیں اور نبوت کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے کہا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتا ہوں۔ آپ کا غلام ہوں۔ آپ کا امتی ہوں۔ دوسری طرف دعویٰ کرتا ہے میں رسول اور نبی ہوں۔ ❶

دونوں دعوے کر کے اس نے ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی تصدیق کر دی ہے یا نہیں۔ کر دی نا۔۔۔۔جی

لہٰذا ہمارے نبی کی ہر پیشگوئی سچی۔ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ساریاں پیشگوئیاں سچیاں۔ اور مرزے کی ایک بھی سچی نہیں۔

اگر ایک دو جھوٹی ثابت ہو گئیں تو پھر جھوٹا ثابت ہو گیا۔ مرزا قادیانی نے لکھا ہے ہمارے صدق اور کذب کو جانچنے کیلئے ہماری پیشگوئیوں سے بڑھ کر اور کوئی امتحان نہیں ہے۔ ❷

اب میں پیشگوئیاں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اگر قادیانیو! تم میں ہمت ہے جرأت ہے۔ ڈی۔سی کو مقرر کر لو۔ جس نے پابندی لگوائی ہے میں پیشگوئیاں ثابت کرتا ہوں۔ تمہارے ڈی۔سی گجرات کا فیصلہ مجھے منظور۔ گجرات کے سیشن جج کا فیصلہ مجھے قبول۔

ہائی کورٹ کا کوئی جج رکھو فیصلہ قبول

❶ اعجاز احمدی ص ۷، رخ ص ۱۱۳ جلد ۱۹ ❷ آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۸، رخ جلد ۵ ص ۲۸۸

میں پیشگوئیاں پیش کرتا ہوں۔

اب نمبروار پیشگوئیاں سنتے جائیں۔

مرزا قادیانی کی پیشگوئیاں اور انکا انجام:

پیش گوئی نمبر 1:۔ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں ❶

مرزے کی کتاب تذکرہ جو مرزائیوں کا قرآن ہے۔ اسمیں یہ لکھا ہوا ہے اب پیشگوئی عجیب ہے۔

خدا کے ذمہ لگایا۔ جھوٹا ذمہ لگاتا ہے۔

اب مرزائیوں سے میں پوچھتا ہوں کہ مرزا قادیانی کہاں مرا ہے؟

مکہ یا مدینہ؟ بتاؤ پیشگوئی سچی نکلی یا جھوٹی؟۔۔۔۔۔۔۔جھوٹی

سارے کہو

لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ

اگر خدا نے کہا ہوتا تو پھر ضرور مکہ میں مرتا یا مدینہ میں۔

مرا لاہور میں۔

اور قادیان میں دفن ہوا مرا لاہور میں (ٹٹی کے اندر برانڈرتھ روڈ پر احمدیہ بلڈنگ میں مرا) مرزا دست کر رہا تھا وہاں اسکی موت آئی بچپن میں کہا کرتے تھے۔

اگر مرزا ہوتا خدا کا نبی
تو ٹٹی میں ہرگز یہ مرتا نہ کبھی
''دو لکڑیاں دو کانے
مرزا موبا ٹٹی خانے''

کسی مرزائی کو کہو میرے ساتھ بات کرے۔

❶ تذکرہ ص ۵۸۴

میں ثابت کروں گا کہ وہ ٹٹی میں مرا ہے۔

جہاں دست کر رہا تھا وہاں ہی مرا ہے۔

لیکن اگر کوئی مرزائی کہے نہیں یہ منظور چنیوٹی تو جھوٹ بولتا ہے۔ ہمارے حضرت صاحب تو رب کے بڑے پیارے تھے اور نیک تھے ان کو رب نے بری پیاری موت دی تھی تو پھر اس مرزائی سے کہیں اچھا آپ ہاتھ اٹھائیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ یا اللہ سارے مرزائیوں کو موت دے جیسے انکے حضرت کو دی تھی۔ اس پر تو آمین کہے۔ کبھی کوئی مرزائی آمین نہ کہے گا۔

ہم دعا کرتے ہیں۔ ہمارے نبی پاک ﷺ جیسی موت ہم کو نصیب فرما۔ نبی تو نبی تھا۔ ہمارا تو دل کرتا ہے۔ احمد علی لاہوری جیسی ہی موت ہم کو نصیب فرما۔ جس کی قبر سے اڑھائی ماہ تک خوشبو آتی رہی۔

ہمیں موت شہادت کی آئے مولانا حق نواز جھنگوی کی طرح۔ ہم دعا کریں گے ہمیں موت شہادت کی آئے۔

آؤ میں دعا کرتا ہوں تم سب مرزائی آمین کہو۔

یا اللہ سب مرزائیوں اور مرزیوں کو موت دے جیسے انکے حضرت کو آئی کہو آمین

کوئی بھی دعا نہیں کرتا نہ آمین کہتا ہے۔ پتہ چلا کوئی کالا کالا ہے۔ مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

سب کہو۔

لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ

پیشگوئی نمبر 2:۔

مرزا قادیانی نے لکھا ہے۔ مہدی کی نشانی ہے کہ مکہ اور مدینہ میں مہدی کے زمانے میں ریل گاڑی چلے گی۔ اس وقت ترکی کی حکومت نے شام کے ملک سے مدینہ تک ریل گاڑی چلا دی تھی۔ لائن بچھ گئی۔ اسٹیشن بن گئے۔ گاڑی چل رہی تھی مدینہ تک آگے انکا پروگرام بنا کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان بھی ریل گاڑی چلائی جائے۔ صحرائی علاقہ ہے۔ اسمیں بڑی محنت کی ضرورت

ہے راستے میں پہاڑ بھی آجاتے ہیں۔ چندہ کیا گیا ریل گاڑی کیلئے۔ اس وقت سعودی عرب میں سونے کی کانیں نہیں نکلی تھی۔ غریب ملک تھا۔ ہندوستان میں بھی چندہ ہوا۔ مسلمانوں نے اس ریل گاڑی کیلئے چندہ کیا۔ پروگرام بن گیا ریل گاڑی کا۔ مرزا نے سوچا۔ چلو پروگرام تو بنا ہوا ہے۔ لہذا اپنی پیشگوئی کر دوں۔

مرزا نے کہا یہ ریل گاڑی میری صداقت کا نشان ہے۔

اللہ نے فرمایا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا تھا۔ مہدی کے زمانے میں اونٹ بیکار ہو جائیں گے۔ اب گاڑی چلے گی۔ جو حاجی حضرات پہلے اونٹوں پر جاتے تھے۔ مکہ سے مدینہ راستے میں بدو لوگ حاجیوں کو لوٹ لیتے تھے۔ اب وہ ریل گاڑی پر جائیں گے۔ اور فروٹ وغیرہ کھاتے جائیں گے۔ اگر مرزا قادیانی یہاں تک ہی رکھتا۔ شاید کوئی بات بن جاتی کبھی نہ کبھی گاڑی چل جاتی۔

مرزے نے کہا۔ یہ گاڑی تین سالوں کے اندر چلنی ہے۔

یہ مرزے کی کتاب تحفہ گولڑویہ ہے۔ ❶

یہ کتاب مرزا نے لکھی 1902ء میں ریل گاڑی 1905ء تک چلنی چاہیے تھی۔

اب میں تم سے پوچھتا ہوں۔ اب 1997ء ہو گیا ہے۔ 92 سال اوپر گزر گئے ہیں۔ ابھی تک ریل گاڑی نہیں چلی۔ جو پہلے چلتی تھی شام سے مدینہ تک وہ بھی اس منحوس کی نحوست کی وجہ سے بند ہو گئی۔ اس کی لائنیں بھی ختم ہو گئیں۔

نہ یہ جھوٹی پیشگوئی کرتا۔ وہ گاڑی چل گئی تھی۔ اس نے بھی چل جانا تھا۔ اس نے ضرور چلنا تھا۔ رب نے اسلئے نہ چلنے دی کہ یہ جھوٹا سچا نہ بن جائے۔ یہ جھوٹا ثابت ہو جائے۔ چیلنج کرتا ہوں گولیکی کے مرزائیو! ریل گاڑی دکھاؤ۔ مکہ مدینہ میں چلتی ہوئی۔ 92 سال ہو گئے وہ نہ چلی جھوٹا ہوا کہ نہیں؟ ہو گیا۔۔۔ جی

❶ تحفہ گولڑویہ رخ جلد ۱۷ ص ۱۹۵

پھر کہو

لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ

جھوٹوں پر خدا کی لعنت

پیشگوئی نمبر 3:۔

مرزے نے پیشگوئی کی مجھے الہام ہوا ہے۔

بکر وثیبت ❶

ایک مجھے بیوی کنواری ملنی ہے اور ایک بیوہ "کنواری" تو مرزے کو ایک مل گئی۔ نصرت جہاں بیگم۔ مرزا محمود کی ماں، کنواری ملی۔ وہ اسکو کیسے ملی۔ یہ بھی ایک لمبی کہانی ہے۔

پھر کبھی سناؤں گا۔ کیسے ملی؟

یہ پچاس سال کا بوڑھا وہ 15 سال کی۔ وہ جس طریقہ سے اس نے پھنسائی وہ میں اس وقت بیان نہیں کرتا۔ بہر حال وہ آ گئی۔ اولاد بھی ہو گئی۔ مرزے نے کہا میری آدھی پیشگوئی پوری ہو گئی۔

کنوری آ گئی بکر والا الہام پورا ہو گیا۔

اور دوسرا حصہ ہے بیوہ ملے گی۔ لہٰذا بیوہ کا انتظار کرو وہ کونسی آئے گی۔ وہ محمدی بیگم تھی۔ پہلے محمدی بیگم کنواری نے ہی آنا تھا۔ جب اسکا نکاح ہو گیا۔ اب کہنے لگا یہی بیوہ بنکر آ جائے گی۔ الہام پورا ہو جائے گا۔

محمدی بیگم کا قصہ۔ بنیادی طور پر تھوڑا سا سن لو۔

یہ نبی تھا یا بازاری آدمی تھا۔

ذلیل انسان تھا۔

---

❶ ستارہ قیصریہ ص ۳۷ رخ ص ۲۰۱ جلد ۱۵

محمدی بیگم کا قصہ:

محمدی بیگم کا والد احمد بیگ مرزا قادیانی کے پاس آیا۔ اور ایک درخواست لے آیا۔ کہ میری بہن اپنی جائداد میرے بیٹے کے نام ہبہ کرنا چاہتی ہے۔ اسکی بہن مرزا قادیانی کے چچازاد بھائی کی بیوی تھی۔ چچازاد بھائی غلام حسین تھا۔ وہ لاپتہ ہو گیا۔ اسکا کچھ عرصہ سے کچھ نہ پتہ چل رہا تھا۔ انگریز کے قانون کے مطابق وہ جائیداد غلام حسین کی بیوی کے نام لگ گئی۔ غلام حسین کی اولاد وغیرہ کوئی نہ تھی۔

غلام حسین کی بیوی مرزا قادیانی کی (بھابھی) لگی۔ اس نے ارادہ کیا کہ میری اولاد نہیں ہے۔ لہٰذا میں اپنی جائداد اپنے بھتیجے کے نام ہبہ کر دیتی ہوں۔ لیکن ہبہ تو تب مکمل ہونا تھا۔ جب مرزا قادیانی بھی دستخط کرتا۔ اس لیے کہ آخر مرزا نے وارث بننا تھا۔

اس واسطے محمدی بیگم کا والد آیا۔ اس نے کہا مرزا صاحب آپ بھی مہربانی کر کے اس پر دستخط کر دیں۔ مرزا صاحب نے فرمایا۔

اچھا میں خدا سے مشورہ کر لوں۔ میں تو رب کے مشورے کے بغیر کوئی کام کرتا نہیں ہوں۔ مرزے کو موقع مل گیا۔ رشوت کا اور بہت موقع مل گیا۔ ہفتہ گزر گیا محمدی بیگم کا باپ پھر آیا۔ اس نے پوچھا حضرت صاحب پھر کیا رائے بنی ہے۔ دستخط کرتے ہیں یا نہیں۔ کوئی استخارہ ہوا ہے یا نہیں۔ مرزے نے کہا میں نے رب سے مشورہ کیا ہے۔

رب نے مجھے کہا ہے جو تیری لڑکی ہے محمدی بیگم اسکا نکاح کر کے مجھے دے دے تو میں ہبہ نامے پر دستخط کر کے دے دوں گا۔۔۔

ایمان سے بتائیں کسی شریف آدمی کا یہ کام ہے۔

کوئی شریف انسان ہو وہ کسی کے پاس جائے گواہی کیلئے یا دستخط کیلئے وہ کہے مجھے رشتہ دے تب میں دستخط کرتا ہوں۔

کتنی بے غیرتی اور بے حیائی ہے۔

مرزا قادیانی کی عمر پچاس سال اور محمدی بیگم 14 یا 15 سال کی تھی۔ احمد بیگ نے کہا۔

حضرت صاحب کوئی اور بات کریں۔

جائداد کے پیچھے میں آپکو رشتہ دوں تو لوگ مجھے کیا کہیں گے۔

جائداد کے لالچ میں آ کر بوڑھے قادیانی کو بیٹی دے دی۔

مرزے نے کہا نہیں مجھے تو رب نے کہا ہے۔ یہ شادی اگر میرے ساتھ ہوگئی۔ بڑی برکتیں آئیں گی۔ اللہ کی رحمتیں آئیں گی۔ اس نے کہا میں نے رشتہ نہیں دینا۔ مرزے قادیانی نے کہا اگر کسی اور کو رشتہ دیا تو تیرے اوپر بھی عذاب آئے گا اور جسکو رشتہ دیا اس پر بھی عذاب آئیگا۔ اسنے کہا عذاب آتا ہے تو آئے تجھے ہم رشتہ کسی صورت میں نہیں دیں گے۔

فراڈی جہاں کا

دنیا مجھے کیا کہے گی؟

احمد بیگ نے محمدی بیگم کی منگنی کر دی۔ انکی برادری کا ایک فوجی نوجوان سلطان بیگ تھا۔ اسکے ساتھ منگنی ہوگئی۔

مرزے نے کہا خبردار۔ یہ میری بیوی ہے اسکے ساتھ نکاح نہ کرنا۔ مجھے رب نے کہا ہے۔

اے مرزا

زَوَّجْنٰکَھَا ❶

میں نے تیرا نکاح آسمانوں پر محمدی بیگم کے ساتھ پڑھ دیا ہے۔ اب یہ میری بیوی بن گئی ہے جس طرح ہمارے نبی پاک کا ایک نکاح آسمانوں پر ہوا تھا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن تھی حضرت زینب (رضی اللہ عنہا) اُن کا نکاح حضرت زید کے ساتھ کیا تھا۔ زیدؓ نے طلاق دیدی۔ زید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ بولا بیٹا تھا۔ حضرت زینب کا دل رنجیدہ ہوا۔ اللہ نے انکی دلجوائی فرمائی۔ اور عرش پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح زینبؓ سے کر دیا۔ وہ حضور کی بیوی بن گئی۔ ہماری ماں بن گئی۔ جب امہات

---

❶ انجام آتھم روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۶۰

المومنین آپس میں چشمک تھیں۔ تو حضرت زینبؓ فرمایا کرتی تھیں۔ تم میرا مقابلہ کیسے کر سکتی ہو۔ میرا نکاح عرش پر پڑھا گیا۔ اور تمہارا نکاح فرش پر پڑھا گیا۔

میرا نکاح اللہ نے پڑھایا۔ تمہارا نکاح انسانوں نے پڑھایا۔

یہ آیت ہے۔

زَوَّجْنٰکَھَا

مرزے نے کہا یہ آیت مجھ پر بھی آئی ہے اے مرزا تیرا نکاح ہم نے محمدی بیگم کے ساتھ عرش پر کر دیا۔ ہو گیا۔ محمدی بیگم کا نکاح مرزے سے ہو گیا۔

”حسرت“ اور ”غیرت“

مرزا نے کہا خبردار یہ میری بیوی ہے۔

کسی اور جگہ نہ کرنا اگر تو نے نکاح کر دیا تو پھر تیرا داماد ڈھائی سال کے اندر مر جائے گا۔ تیری بیٹی بیوہ ہو جائے گی۔ پھر بیوہ ہو کر میرے پاس آئے گی۔ اور پھر تین سال کے بعد تو مر جائے گا۔ پہلے تیرا داماد مرے گا۔

یہ بیوہ ہوگی۔ یہ میرے گھر آئے گی۔ ❶ پھر تو مرے گا۔

احمد بیگ نے کہا ہم سارے مر جائیں تجھے نہیں دیں گے۔

مرتے ہیں تو مرنے دے۔ اس نے شادی کی تاریخ مقرر کر دی۔ اس نے کہا دیکھتے ہیں کہ تیرا عرشوں والا نکاح غالب آتا ہے یا میرا نکاح طاقتور ہوتا ہے۔

اس نے نکاح خواں بلوایا۔

اپنی بیٹی کا نکاح پڑھوایا۔

سلطان محمد پٹی والے کو ڈولی میں ڈالکر دے دی۔

سلطان محمد اپنی بیوی لے کر چلا گیا اور مرزا قادیانی منہ دیکھتا رہ گیا۔ اور سارے قادیانی منہ

---

❶ مجموعہ اشتہارات جلد ا ص ۱۵۸

دیکھتے رہ گئے۔۔جی۔۔۔

مرزے نے کہا صبر کرو۔ کوئی بات نہیں۔ بیوی تو میری ہے۔ لے گیا ہے صبر کرو۔ آخر اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا۔ صبر کرو میں پوچھتا ہوں۔ یہ صبر ہے یا بے غیرتی ہے۔

بیوی تیری لے گیا کوئی۔

او مرزائیو! ڈنڈے نکال کر میدان میں آ جانا چاہیے تھا تمہیں۔

سر زخمی کروا لیتے تھے لیکن عزت تو نہ جانے دیتے۔

مرزے نے کہا اپنی جماعت کو تم بھی صبر کرو۔ یہ صبر ہے یا بے غیرتی ہے۔

اڑھائی سال وہ موجیں کرے اور تم منہ دیکھتے رہو۔ جی۔۔۔

اور تمہیں مر جانا چاہیے تھا۔ اور اپنی عزت تمہیں چھوڑنی چاہیے تھی مرزے کی بیوی تمہاری کیا لگی ماں۔۔۔

جب خدا نے مرزے کے مطابق نکاح پڑھا دیا۔ تو وہ مرزے کی کیا لگی؟ بیوی۔

اور مرزائیوں کی کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لگی؟ ماں

مرزائیوں کی ماں کو کون لے گیا۔۔۔ سلطان محمد

سلطان محمد لے گیا اور بیٹھے رہے بے غیرت

تمہاری ماں کو لے کر جا رہا ہے مر جاؤ سر کٹا دو۔ ماں کو تو نہ جانے دو۔

او جی۔ صبر کرو۔ اڑھائی سال گزر گئے۔

اچھا محمدی بیگم کا باپ چھ ماہ بعد مر گیا۔

مرزے نے کہا۔ دیکھو خدا کا عذاب آیا ہے ناں۔

اسنے ضد کی تھی عذاب میں تباہ ہو گیا ہے ناں۔

حالانکہ اس نے بعد میں مرنا تھا۔ پہلے داماد نے مرنا تھا۔

اسنے بیوہ ہونا تھا۔ پھر اسنے تیرے گھر آنا تھا۔

اگر دوسرے بھی سارے مر جاتے۔ تیری بیوی تو آزاد نہیں ہو رہی تھی۔ محمدی بیگم کے باپ

کے مرنے سے وہ تو بیوہ نہیں ہوئی نا۔ چلو وہ مر گیا۔

سلطان محمد:

مرزے نے کہا وہ مر گیا ہے۔ اب یہ بھی اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا۔ یہ ڈر گیا۔ کہ میرا سسر مر گیا ہے۔ میں نے بھی مر جانا ہے۔ مرزے نے کہا۔ اچھا ہے مرنے سے پہلے طلاق دیدے۔ ورنہ تو مر جائے گا۔

وہ بھی تھا ضدی فوجی جوان۔ اسنے کہا اگر موت آئی ہوئی ہے تو وہ ٹل نہیں سکتی۔ میں نے چھوڑنی نہیں۔ تجھے میں نہیں دوں گا۔

آتی ہے موت آوے۔ قدرت خدا کی اڑھائی سال گزر گئے۔ وہ کوئی نہ مرا۔ لوگوں نے کہا مرزا صاحب آپکی پیشگوئی جھوٹی ہوگئی۔ اسنے اڑھائی سال کے اندر مرنا تھا۔ وہ نہیں مرا۔ کہنے لگا صبر کرو۔ رب کے دن لمبے ہوتے ہیں۔ پتہ نہیں اڑھائی سال سے مراد کتنے سال ہیں مرے گا ضرور

چلو پانچ سال یا دس سال کے اندر اندر مر جائے گا۔ اور مرے گا میری زندگی میں اور یہ بیوہ ہو کر میرے گھر آئے گی۔ کیونکہ رب نے مجھے کہا ہے۔

بکرہ و ثیب

ایکلواری مل گئی ہے بیوہ محمدی بیگم ہوگئی تو ملے گی۔ جب تک سلطان محمد زندہ رہا۔ مرزائی آس لگا کر بیٹھے رہے۔

کہ ابھی مرتا ہے۔۔۔

ابھی مرتا ہے۔۔۔۔

ابھی مرتا ہے۔۔۔۔

اور یہ بیوہ ہوتی ہے۔

اور ہمارے حضرت صاحب کے گھر آتی ہے۔

مرزا قادیانی 26 مئی 1908 کو مر گیا۔ بیٹے کی موت سے مرا تھا۔ اور سلطان محمد پھر بھی کوئی نہ مرا۔ نہ وہ بیوہ ہوئی اور وہ مرزے کے مرنے کے بعد چالیس سال تک زندہ رہا 1948ء میں جا کر فوت ہوا۔

مرزے کی زندگی میں اس کے سینے پر مونگ دلتا رہا۔

بیوی تیری نکاح آسمان پر تیرا ہوا اور ہے میرے پاس۔ لگا لے زور نہیں دیتا میں۔

سارے مرزائی زور لگا لو

بیوہ کا الہام:

اور اب میں پوچھتا ہوں۔ ویسے تو یہ پیشگوئی بڑی لمبی ہے لیکن اتنی جز بِکر و ثیب کو دیکھیں چلو محمدی بیگم تو نہ بنی بیوہ کوئی اور ہی بیوہ لے آتا۔

کوئی اور اگر بیوہ کر لیتا تو تب بھی الہام تو پورا ہو جاتا۔ اور بھی کوئی نہ ملی۔ رنڈیا تو بہت ہوتی ہیں۔ لیکن اسکو کوئی نہ ملی۔ اگر مل جاتی کوئی بیوہ تو چلو ہم بھول جاتے اور چھوڑ دیتے۔

او مرزائیو! وہ بیوہ کدھر گئی۔

کوئی بیوہ نہ آئی۔ پیشگوئی جھوٹی ہوئی
مرزا رسوا ہوا کہ نہیں۔ مرزے پر لعنتیں پڑیں کہ نا
او مرزائیو محمدی بیگم نہ ملی تھی تو کوئی اور ہی کر لیتا
آدھا الہام پورا ہوا۔ آدھا کدھر گیا وہ کب پورا ہوگا
وہ کہتے ہیں۔ وہ جنت میں پورا ہوگا وہ کیسے
نبی پاک نے فرمایا تھا
واہ کہاں نبی پاک اور کہاں قادیانی
''ذات'' دی کوڑ کرلی
تے چھتیراں نوں جپھے''

حضورؐ نے فرمایا۔ مائی آسیہ فرعون کی بیوی۔ فرعون کافر تھا۔ آسیہ مسلمان تھی۔ وہ تو جنت میں جائے گی۔ حضرت مریم کا خاوند نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ دونوں میری بیویاں ہوں گی۔ جنت میں۔ مرزائیوں نے کہا جیسے نبی پاک ﷺ کو جنت میں دونوں ملیں گی۔ ایسے ہی مرزا غلام احمد قادیانی کو جنت میں محمدی بیگم ملے گی۔ الہام پورا ہو جائے گا۔

''جنت'' اور ''جہنم'' کے باراتی:

میں کہتا ہوں یہ کام بڑا مشکل ہے اس نے آنا تو تھا دنیا میں۔ چلو آخرت کا ہی مان لیتے ہیں۔ جوڑ کیسے ملے گا مرزائیوں کے خیال کیمطابق مرزا صاحب جنت میں ہونگے۔ محمدی بیگم اسکا خاوند اور اسکا باپ جہنم میں ہونگے۔ کیونکہ وہ تو مرزے پر ایمان نہیں لائے۔ محمد اور مرزا صاحب کی بارات چلے گی جنت سے اور سارے مرزائی باراتی ہوں گے۔ کہ ڈولی لینے جارہے ہیں۔ اپنے نبی کی، دولہے کے ساتھ یہ بارات جنت سے نکل کر کدھر جائے گی؟ جہنم میں جوڑ کیسے جڑے گا۔

اور اگر بھی مرزائی جہنم میں ہوئے۔ اور وہ جنت میں ہوئی پھر جوڑ کیسے جڑے گا۔

مسئلہ:۔

جنت والے جہنم میں نہیں جائیں گے
بلکہ کئی ایک جہنمی جنت جائیں گے
لہٰذا قیامت میں جوڑ نہیں جڑے گا

شرمناک تاویل:

دوسری تاویل۔ حکیم نور دین انکے خلیفہ اول نے بھی کی ہے۔ اسنے کہا بعض اوقات پیشگوئیاں والدین کرتے ہیں اور وہ پوری ہوتی ہیں۔ اولاد کے حق میں۔ بیشک کرتے ماں باپ ہیں۔ کوئی حرج نہیں۔ اگر محمدی بیگم مرزا صاحب کو نہیں ملی تو کوئی بات نہیں ہو سکتا ہے محمدی بیگم کی بیٹی کا نکاح مرزا صاحب کے بیٹے سے ہو جائے تب بھی پیش گوئی پوری ہو جائے گی۔ کمال ہے

جی۔ ادھر مرزے کیساتھ آسمانوں پر نکاح ہو رہا ہے۔ اور ادھر بیٹی بیٹا مل رہے ہیں۔ اچھا پھر کہتا ہے۔ اگر یہ بھی نہ ہوا تو پھر مرزا صاحب کے بیٹے کے بیٹا کا نکاح محمدی بیگم کی بیٹی کی بیٹی سے ہو جائے گا۔

اگر یہ بھی نہ ہوا

تو پھر مرزا صاحب کے بیٹے کا بیٹا کا بیٹا کا بیٹا کا بیٹا اور محمدی بیگم کی بیٹی کی بیٹی کی بیٹی کی بیٹی کی بیٹی جہاں جا کر جوڑ لگ گیا۔ وہاں ہی ہماری پیشگوئی پوری ہو گئی۔ سب کہو سبحان اللہ۔ کیسی پیاری تاویل ہے۔

مرزائیو! میں تم سے محمدی بیگم کا سوال نہیں کرتا۔ اگرچہ کر سکتا ہوں۔ وہ جس نے آنا تھا۔ چلو اسکو میں چھوڑ دیتا ہوں۔ کوئی اور ہی بیوہ دکھا دو۔ جو مرزے کے نکاح میں آئی ہو۔ الہام تو سچا ہوتا۔ لہٰذا مرزے کی پیشگوئی سچی ہے یا جھوٹی۔ جھوٹی تو پھر ملکر کہو۔

لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ

جھوٹوں پر خدا کی لعنت

مرزا کی زندگی کا اخلاقی معیار:

پیر محمد منظور لدھیانوی تھا۔ اسکی بیوی کا نام بھی محمدی بیگم تھا۔ یہ تھا مرزے کا مرید۔ اور مرزے کا کاروبار عورتوں کے ساتھ بہت تھا۔ ہر وقت مرزے کے ساتھ رہتی۔

اور گھر بہت آنا جانا تھا۔ مٹھی بھرتی تھیں، بدن دباتیں تھیں۔ پنکھے جھلتیں خدمتیں بہت کرتی تھیں۔ عائشہ نامی لڑکی 15 سال عمر دو سال تک حضرت کی خدمت میں رہی۔ مٹھیاں بھرتی تھیں۔ لکھتا ہے حضور کو مرحومہ کے پاؤں دبانے کی خدمت بہت پسند تھی۔ کیوں نہ ہو وے 15 سال کی لڑکی پاؤں دبائے تو پسند تو آتی ہے۔ اور مائی گوجرانوالہ کی غشیانی۔ اہلیہ بابو شاہ دین یہ رات کو پہرہ دیا کرتی تھیں۔ ماشاء اللہ مرد مر گئے تھے۔ مرد کوئی نہ تھے پہرہ دینے کیلئے۔ عورتیں رکھی تھیں۔ میرا سوال ہے یہ عورتیں مرزے نے کیوں رکھی ہوئی تھیں؟

”مرزا صاحب کا انتخاب حسن“

گول اور لمبا منہ

پھر ایک گول منہ والی اور ایک لمبے والی یہ دونوں گھر میں رکھی ہوئی ہیں۔ یہ پہلے واقعہ سنا ہو گا

(مجمع سے آواز آئی۔ نہیں۔ نہیں۔ نہیں)

اچھا اب سنا دیتا ہوں۔

ظفر احمد کپورتھلوی مرزے کا مرید تھا۔ اسکی بیوی مر گئی۔ مرزے نے کہا تیری شادی کر دیتے ہیں۔ تو رنڈوا ہو گیا ہے مرزے نے شادیاں کرانے کا بڑا کاروبار کر رکھا تھا۔ اب بھی چھوکری اور نوکری کا بڑا کاروبار ہے۔

مرزا صاحب نے کہا تو میرے گھر آنا۔ لہٰذا میں تجھے لڑکی دکھاؤں گا۔ اب اسکولڑکی کنواری مل رہی ہے۔ وہ کب چھوڑتا ہے وہ تو فوراً تیار ہو گیا کہ میں آؤں گا اور پسند کر لوں گا۔ اسنے کہا حضرت بڑی مہربانی اب ظفر احمد مرزے کے گھر چلا گیا۔ اور مرزا صاحب نے دو جوان لڑکیاں گھر سے منگوائیں۔ اور یہ بیٹھک میں بیٹھ گئے۔ دروازے کے آگے چک لگی ہوئی تھی۔ یہ اندر بیٹھ گئے۔ اور وہ چک کے سامنے باہر کھڑی ہو گئیں۔ مرزے نے کہا انکو دیکھ کونسی تجھے پسند ہے۔

”یہ نبیوں کے کام ہیں۔ یہ نبیوں کے کارنامے ہیں“

وہ لڑکیاں کون تھیں۔

او کوئیکی کے مرزائیو! مجھے انکا رشتہ بتاؤ۔ وہ کون تھیں۔ وہ مرزے کی بیٹیاں تھیں یا بھتیجیاں تھیں یا بھانجیاں تھیں۔ یا کوئی محرم اور رشتہ دار تھیں۔ وہ کون تھیں۔ وہ گھر کیوں رکھی ہوئی تھیں؟ میرا حق پہنچتا ہے کہ میں سوال کروں یہ سب کچھ مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا بشیر احمد نے (سیرت المہدی میں لکھا ہوا ہے) ظفر احمد نے ایک لڑکی پسند کی۔ مرزا صاحب نے کہا۔ ظفر دوسری لڑکی ٹھیک ہے۔ وہ اس سے بہتر ہے۔ اسکی وجہ بھی مرزا صاحب نے بیان کی۔

مرزا صاحب نے کہا جسکو تو نے پسند کیا ہے۔ اسکا منہ ذرا لمبا ہے۔ اور لمبے منہ والی جب بیمار ہوجائے تو حسن برقرار نہیں رہتا۔ اسکے حسن اور جمال میں کمی آ جاتی ہے۔

مثلاً پیچش لگ جائیں تو کمزوری واقع ہوجاتی ہے۔

دوسری گول منہ والی ہے وہ ٹھیک ہے۔ اس وجہ سے کہ جب یہ بیمار ہوگئی۔ تو اسکا حسن برقرار رہے گا۔ اسمیں لمبوتراپن نہیں آئے گا۔ ❶

سبحان اللہ کیسا نکتہ حضرت صاحب نے نکالا ہے۔

اومرزائیو! ذرا چھوٹی پوچھتا ہے کہ وہ لمبے منہ والی اور گول منہ والی کون تھیں۔ اگر حضرت صاحب کا نکتہ اور پسند ہو تو پھر جس بیچاری کا منہ لمبا ہو وہ کدھر جائے؟

مولانا لال حسین اختر کا ”مقولہ“

ہمارے مولانا لال حسین اختر صاحبؒ (سابقہ قادیانی مبلغ) فرمایا کرتے تھے۔ کہ چلو جن مرزائی عورتوں کا منہ لمبا ہو وہ ہمیں دے دیا کریں۔ تم نے تو گول منہ والی ہی تلاش کرنی ہیں لمبے والی ہمیں دے دو۔ عورتوں کا کاروبار کرتا تھا۔

یاد خدا میں استغراق؟؟؟

مرزائیو!

اگر مرزا خدا کی یاد میں مست تھا تو گول منہ اور لمبے منہ کا کیسے پتہ چل گیا ویسے کہتے ہیں او جی حضرت خدا کی یاد میں اتنے مست ہوتے تھے۔ کہ حضرت دائیں اور بائیں جوتے کی تمیز نہ کرتے تھے۔ دایاں پاؤں بائیں میں اور بایاں پاؤں دائیں میں ڈال لیتے تھے۔ ❷

حضرت صاحب خدا کی یاد میں ایسے مستغرق رہتے تھے کہ اوپر والا بٹن نیچے والے سوراخ میں اور نیچے والا اوپر والے سوراخ میں ڈال لیتے تھے۔ ❸

❶ سیرت المہدی ص ۲۵۹ روایت نمبر ۲۶۸ ❷ سیرۃ المہدی ص ۵۸ ج ۲ روایت نمبر ۳۷۵

❸ سیرۃ المہدی ص ۱۲۶ روایت نمبر ۴۴۲ ج ۲

اومرزائیو! جو اتنا ہی مستغرق رہتا تھا۔ اسکو گول منہ اور لمبے منہ کا کیسے پتہ چل جاتا ہے۔

جوتی کا پتہ نہیں گول منہ کا بڑا پتہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو آدمی شراب پیتا ہو نشئی ہو اسکو پھر دائیں بائیں کا پتہ نہیں چلتا۔ اور بٹن وغیرہ کی تمیز نہیں رہتی۔ عقلمند عاقل بالغ اور سمجھدار تو یہ کام نہیں کرتا۔ چار سال کا بچہ ہو تو وہ دایاں بایاں دیکھ لیتا ہے اور مرزے کی عمر 60 سال ہوگئی ہے اس دجال کو ابھی بھی دائیں بائیں کی کوئی تمیز نہیں ہے۔

دایاں پاؤں بائیں اور بایاں دائیں میں ڈال لیتا تھا۔

”ذات دی کوڑ کرلی تے چھتیراں نوں جپھے“

اور مقابلہ آمنہ کے لال کا۔

حضرت حلیمہ سعدیہ بیان کرتی ہیں۔ نبی پاک ﷺ کو میں دائیں جانب دودھ پلاتی تھی اور اپنے بیٹے کو بائیں جانب سے۔ اگر کسی دن جلدی میں یاد نہ رہے تو میں حضور اکرم ﷺ کو بائیں جانب دودھ کیلئے کرتی تو حضور ﷺ منہ نہیں لگاتے تھے۔ سبحان اللہ

حضرت آمنہ کا بیٹا تو ماں کی گود میں دائیں اور بائیں کی تمیز کرے۔ اور چراغ بی بی کا بیٹا اس دجال کی عمر 60 سال ہوگئی پھر بھی دائیں بائیں کا پتہ نہیں۔

یہ نبی ہے۔ شرابی نشئی ہر وقت نشہ میں رہتا تھا۔

عورتوں کا بڑا ماہر تھا۔

پیش گوئی نمبر 4:

بات کر رہا تھا پیر محمد منظور کی۔ مرزے کو پتہ چلا کہ اسکی بیوی۔ جسکا نام محمدی بیگم تھا۔ اسکو حمل ہوگیا۔ وہ عورتیں گھر آتی تھیں نا۔ حضرت صاحب نظر رکھتے تھے۔ بوقت ضرورت استعمال بھی کرتے تھے۔ خدمت بھی لیتے تھے۔ سارے پتے ہوتے تھے۔ کہ فلانی حاملہ ہوگئی ہے۔

فلانی کے ہاں بچہ پیدا ہونے والا ہے

فلانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خالی ہے

مرزا نے کہا پیر محمد منظور کے ہاں لڑکا ہوگا۔ ❶

یعنی اس حمل سے لڑکا پیدا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے اسکی ہر پیشگوئی جھوٹی ثابت کرنی تھی۔

شاید لڑکا بھی پیدا ہو جاتا۔ لیکن وہ لڑکی پیدا ہوئی۔

لڑکا پیدا نہ ہوا

لوگوں نے کہا حضرت صاحب آپ نے تو کہا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا۔ یہ تو لڑکی پیدا ہوگئی ہے۔ اب مرزا چالاک بہت تھا۔ کہنے لگا میں نے کب کہا ہے کہ اس حمل سے لڑکا پیدا ہوگا۔؟ پھر بھی لڑکا پیدا ہو جائے۔ چلو اب اگر لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ تو آئندہ لڑکا ہوگا۔

قدرت خدا کی اسکے بعد اسکو حمل ہی کوئی نہ ہوا اور بغیر بیٹا جنے وہ مرگئی۔ ❷

او مرزائیو!

پیر منظور کے ہاں بیٹا کب پیدا ہوا۔ کہاں پیدا ہوا۔ جو پیدا ہوئی وہ لڑکی پیدا ہوئی لڑکا کوئی نہ پیدا ہوا۔ کہاں گئی پیشگوئی۔ کافی تو ایک بھی ہے۔

کیونکہ ایک پیشگوئی جھوٹی تو مرزا جھوٹا۔

عبداللہ آتھم والی پیشگوئی:

پیش گوئی نمبر 5:۔

عبداللہ آتھم والی پیشگوئی۔ مرزا ہر ایک کیلئے پیشگوئیاں بناتا تھا۔ کبھی ہندوؤں کیلئے اور کبھی سکھوں کیلئے کبھی عیسائیوں کیلئے کرتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر پیشگوئی جھوٹی کرتا تھا۔ عبداللہ آتھم ایک عیسائی پادری تھا۔ پندرہ دن مرزا نے اسکے ساتھ مناظرہ کیا پندرہ دن بھی کوئی مناظرہ ہوتا ہے۔ مناظرہ تو ہوا ایک گھنٹہ یا دو گھنٹے یا ایک دن پندرہ دن بھی کوئی مناظرہ ہوتا ہے؟

❶ حقیقۃ الوحی حاشیہ رخ ۲۲ ص ۱۰۳

❷ تذکرہ مجموعہ الہامات طبع دوم ص ۵۹۱، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۲۰، ۶۵۱

اور اس مناظرہ میں شکست کھا گیا۔ مرزا ہمیشہ ہار جاتا تھا۔

لیکن پھر اس ہار کو کسی طریقے سے کور کرتا تھا۔

پندرہ دن کے بعد مرزا صاحب نے کہا کہ رات کو میں نے اللہ کے سامنے دعائیں کی ہیں اور میں نے اللہ سے کہا ہے یا اللہ کوئی نشانی دکھا۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

کہ جتنے دن مناظرہ رہا ہے۔ اتنے مہینوں کے اندر عبداللہ آتھم ہلاک ہو جائے گا۔

یعنی پندرہ ماہ میں حاویہ میں گرے گا۔ ہلاک ہوگا۔

اگر یہ پیشگوئی نہ ہوتی تو میرے پندرہ دن ضائع گئے تھے۔ اگر مرزا مناظرہ میں کامیاب تھا تو پھر پندرہ دن ضائع تو نہیں ہوئے۔ بہر حال پندرہ ماہ میں مرجائے گا۔ عبداللہ ہلاک ہوگا۔ دنیا کی کوئی طاقت اسکو بچا نہیں سکتی۔ پیشگوئی لکھ کر چھاپ دی اگر عبداللہ نہ مرے اگر میری یہ پیشگوئی جھوٹی نکلے تو میرا منہ کالا کرنا میرے گلے میں جوتوں کا ہار ڈالنا۔

مجھے گلیوں میں گھسیٹنا۔

مجھے سولی چڑھا دینا ❶

عبداللہ آتھم نے پیشگوئی سن لی۔ وہ بھی بڑا چالاک تھا۔ اسنے احتیاط شروع کردی۔ وہ کھانا خود اپنے ہاتھوں سے پکا کر کھائے تاکہ مرزا کہیں مجھے زہر ہی نہ دے دے۔ گھر بھی بدلتا رہا۔ کبھی کسی گھر کبھی کسی گھر تاکہ مرزا مجھے قتل نہ کروادے۔ جیسے اسنے لیکھ رام کو قتل کروایا تھا۔ اپنا ایک مرید ہندو بنایا وہ ہندو بن گیا۔ اور لیکھ رام کو قتل کردیا۔ عیسائی سمجھدار تھا۔ وہ ایک ایک دن گن کر گزارتا رہا۔ آخر وہ پندرہ ماہ کا طویل عرصہ بخیر وخوبی گزار گیا۔ وہ کوئی نہ مرا۔ پندرہ ماہ گزر گئے۔

آخری دن 5 ستمبر تھا غالباً ۱۸۹۵ء تھا۔ تاریخ ختم ہوگئی۔ عیسائیوں نے اس تاریخ کے ختم ہونے کے بعد ایک ہاتھی لائے۔ اور بٹالہ شہر میں ایک بہت بڑا جلوس نکالا۔ مرزے قادیانی کا پتلا بنایا۔ اور اسکا منہ کالا کیا اسکے گلے میں جوتوں کا ہار ڈالا۔ اور اسکی ٹانگ کیساتھ رسہ باندھا اور

❶ جنگ مقدس ص ۲۰۹ تا ۲۱۱ روحانی خزائن جلد ۶ ص ۲۹۱ تا ۲۹۳

سارے بٹالے شہر میں اسکو پھیرایا۔

عبداللہ آتھم کو ہاتھی پر چڑھایا۔ اسکے گلے میں پھولوں کا ہار ڈالا۔ اور اسکے آگے ڈھول والے ڈھول کوٹنے لگے۔ جلوس نکالا بڑا بھاری۔ اور مرزے کے پتلے کو بہت جوتے مارے سارے شہر میں پھرانے کے بعد۔ مرزے کے پتلے کو سولی پر چڑھا کر آگ لگا کر جلا کر راکھ کر دیا۔

حضرات محترم یہ بتاؤ یہ پیشگوئی سچی ہوئی یا جھوٹی۔

پندرہ ماہ گزر گئے عبداللہ آتھم کوئی نہ فوت ہوا۔

مرزائیوں کی تاویلات اور انکا جواب:

مرزائیوں کا جواب:۔

مرزے نے کہا یہ اندر اندر سے ڈر گیا تھا۔ جو نبی پاک کی شان میں گستاخی خیال کرتا تھا۔ وہ چھوڑ گیا۔ پیشگوئی سنکر ڈر گیا تھا۔

عبداللہ آتھم نے کہا میں تو کوئی نہیں ڈرا اگر میں ڈر جاتا تو میں عیسائی مذہب چھوڑ کر مسلمان ہو جاتا۔ میں تو اپنے مذہب پر قائم ہوں۔ اب مرزا کہے کہ نہیں تو ڈر گیا ہے۔

عیسائی کہے میں نہیں ڈرا۔ اب اسکا کیا علاج؟ جی۔۔۔

آخر مرزے نے ایک داؤ کھیلا۔ اسنے کہا اچھا اگر تو نہیں ڈرا تو اب تو پھر قسم اٹھا اب وہ عیسائی مذہب سے جاتا ہے۔ اگر قسم نہیں اٹھاتا تو مرزا کہتا ہے کہ تو جھوٹا ہے۔ وہ بیچارہ پھنس گیا۔

(کیونکہ عیسائی مذہب میں قسم اٹھانا جائز نہیں)

اب اسنے بھی ایک داؤ سوچا۔ کہتے ہیں۔

"نہلے پے دہلا"

عبداللہ آتھم نے کہا کہ مرزا صاحب تم کہتے ہو کہ مسلمان ہوں۔ اور مسلمانوں کا نمائندہ ہوں۔ مسلمان کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کافر ہیں۔ لہذا اب مجھے یقین دلانے کیلئے تو ایک کام کر کر تو میرے سامنے خنزیر کا گوشت کھاؤ۔

ورنہ میں یقین نہیں کروں گا۔

اب اگر مرزا خنزیر کھائے تو مسلمان رہتا ہے؟

لہذا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا نے خنزیر کوئی نہ کھایا۔

اور عبداللہ آتھم نے قسم کوئی نہ اٹھائی۔

آتھم نے کہا:

"جیسے تجھکو خنزیر کھانا مشکل ہے تیرے مذہب میں اسکی اجازت نہیں"

اسی طرح قسم اٹھانی میرے لیے مشکل ہے۔ کیونکہ قسم اٹھانی میرے مذہب میں جائز نہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ مرزائی کہتے ہیں۔ او جی ڈر گیا تھا۔ عذاب نہ آیا۔

ہم سوال کرتے ہیں۔ وہ کب ڈرا تھا۔ وہ تاریخ بتاؤ جب وہ ڈر گیا تھا۔ تم نے کوئی اشتہار یا اعلان کیا تھا۔ مرزا قادیانی تو آخری وقت تک دعائیں کرتا رہا۔

حکیم نور الدین کی بیوی کا خواب:

ایک دن رہتا تھا۔ حکیم نوردین کی بیوی کو خواب آیا۔ خواب میں ایک بزرگ آئے۔ انہوں نے کہا

ایک ہزار چنے کے دانے لے لو اور اس پر الم تر کیف کی آیت پڑھو

پڑھنے کے بعد یہ دانے کسی ویران کنویں میں پھینک آنا۔ یہ خواب سویرے حکیم نوردین کی بیوی نے سنایا۔ حکیم نوردین صاحب نے فوراً مرزا صاحب کو سنایا۔ اور کہا مرزا صاحب یہ کام بھی کریں تاکہ عبداللہ "مرجائے جان چھوٹے مرزا صاحب" نے کہا جلدی کرو۔ عبداللہ سنوری صوفی کو بلاؤ۔ ایک اور صوفی ہے۔ اسکو بھی بلاؤ دونوں کو بلایا اور حکم دیا۔ جلدی کرو ایک ہزار دانہ چنے کا لے لو اور جلدی جلدی جنگل میں جاؤ۔ وہاں پڑھ کر فلاں جگہ پر کنواں ہے ویران اسمیں پھینک آنا۔ اور خبردار پیچھے مڑ کر نہ دیکھنا۔ عذاب آتا ہے جلدی دونوں صوفی گئے۔ وظیفہ پڑھتے رہے اور پڑھ کر کنویں میں پھینک کر جلدی جلدی بغیر پیچھے دیکھے دوڑ کر آ گئے۔ کہ عذاب آ رہا ہے۔ عبداللہ آتھم پھر بھی نہ مرا۔ ❶

❶ سیرۃ المہدی ص ۱۵۹ جلد ۱ ص ۱۲۱ جلد ۲

چنیوٹی پوچھتا ہے او مرزائیو! اگر وہ ڈر گیا تھا۔ تو آخری دن وظیفے کیوں پڑھائے؟

مرزے نے کیوں نہ کہا کہ اب وہ ڈر گیا ہے۔ اب وہ نہیں مرے گا۔ جی

مرزائیوں کی تاویلات کا تیسرا جواب:

تیسرا جواب :۔

مرزا بشیر الدین محمود پر اعتراض ہوا کہ خلیفہ صاحب آپ دعائیں کرتے ہیں۔ وہ قبول کیوں نہیں ہوتی۔ آپ کیسے خلیفہ ہیں؟ مرزا محمود قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ تھا۔ 1914ء میں بنا تھا۔ خلیفہ جس قسم کا تھا وہ میں نے بتایا ہے۔ کہ اسنے نہ بیٹی چھوڑی نہ بیٹا اس نے کہا یہ بھی کوئی اعتراض ہے۔

حضرت مرزا صاحب قادیانی کی دعائیں قبول نہ ہوتی تھیں۔ مرزا محمود کہتا ہے۔ میں چھوٹا سا تھا۔ عبداللہ آتھم والی تاریخ ختم ہو رہی تھی۔ آخری رات تھی۔ ہماری مسجد لوگوں سے بھری ہوئی تھی اور سارے مرزائی رو رو کر دعا کر رہے تھے۔

یا اللہ عبداللہ آتھم مرجائے
یا اللہ عبداللہ آتھم مرجائے
یا اللہ مر جائے مرجائے
مرجائے ہائے مرجائے
ہائے اللہ جی
عبداللہ مر جائے (1)

اور حضرت مرزا صاحب بھی مسجد کے ایک کونے میں بیٹھکر دعا کر رہے تھے اور فجر تک دعا کرتے رہے۔ اور انکی دعا قبول نہ ہوئی۔ جب وہ کوئی نہ مرا۔ پھر اب تاویلیں کرنے شروع ہو گئے لہذا عبداللہ آتھم والی پیشگوئی جھوٹی ہوئی یا نہ؟ (جھوٹی ہوئی جی)

پھر کہو

(1) اخبار الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۴۰

لعنت اللہ عَلَی الْکَاذِبِیْن

جھوٹوں پر خدا کی لعنت

اب آگے عمر والی پیشگوئی لکھی ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے عمر والی پیشگوئی کل پر چھوڑ دیتے ہیں باقی باتیں چھوڑ دیتے ہیں۔ مرزا قادیانی پنشن لینے گیا تھا اور امام دین بھی ساتھ تھا۔ جو بھلا پھسلا کرلے گیا تھا۔ اور ساری رقم اڑا کر ختم کر دی تھی رقم اس وقت 700 روپیہ تھی۔ (1)

یہ انشاء اللہ کل سناؤں گا۔

عمر والی پیشگوئی کل سنائیں گے مائی فجو اور باقی عورتوں کا بھی ذکر ہو گیا ہے۔ ایک سوال ہے قادیانی امت کے کتنے فرقے ہیں۔

مرزائی جماعتیں (گروپ)

اور انکے کیا اختلافات ہیں۔ یہ ایک سوال۔ جسکا میں جواب دوں گا۔ کل بھی پروگرام ہے نا۔

(جی ہاں)

ہر نبی کے زمانے میں دو پارٹیاں بنی ہیں۔ ایک ماننے والی اور ایک نہ ماننے والی۔ مرزے کے بارے میں یا زمانے میں کتنی پارٹیاں ہیں۔ ایک ہم ہوئے نہ ماننے والے اور دوسرے جو ماننے والے ہیں۔ انکی تین چار پارٹیاں بن گئیں۔ دو بڑی جماعتیں ہیں۔

1) محمودی گروپ جسکو قادیانی گروپ بھی کہتے ہیں۔

2) لاہوری گروپ یہ محمد علی لاہوری کا گروپ ہے۔

حقیقت پسند پارٹی وغیرہ اور بھی ہیں۔

لیکن بڑی دو ہی پارٹیاں ہیں۔

کیوں بنی ہیں۔ یہ جھگڑا مسئلہ کا کوئی نہ تھا۔ یہ جھگڑا اقتدار اور کرسی کا تھا۔ جب حکیم نور دین مرا۔ 1914ء میں مرزا بشیر الدین محمود مرزا غلام احمد کا بیٹا تھا۔ وہ بھی خلافت کا امیدوار بن گیا۔

(1) سیرۃ المہدی ص ۴۳ ج اول روایت نمبر ۴۹

اور محمد علی لاہوری پڑھا لکھا آدمی تھا۔ وہ بھی امیدوار بن گیا۔ پڑھے لکھے لوگ محمد علی کے ساتھ تھے۔ اور چھچھ گیر صاحبزادہ پرست مرزا محمود کے ساتھ تھے۔ مرزا محمود کی ماں نصرت جہاں بیگم بھی ادھر ہی یعنی بیٹے کے ساتھ تھی تو مرزا محمود کا پلہ بھاری ہو گیا۔ اسکی بیعت ہو گئی۔ اسکو دوسرا خلیفہ مان لیا گیا۔ محمد علی لاہوری اور اسکے ساتھیوں نے بیعت نہ کی۔ لیکن یہ رہے قادیان ہی میں۔ کام جماعت کا کرتے رہے۔ انکا نام رکھا گیا۔ (غیر مبایعین) 1920ء تک 6 سال تک یہ وہاں رہے۔ کام کرتے رہے اس وقت تک اور کوئی اختلاف نہیں تھا۔ جب محمد علی لاہوری نے دیکھا۔ اب میرا کام بنتا تو نظر نہیں آتا۔ اب یہ قابض ہو گیا ہے میں اب اپنی الگ دکان کھولوں تب کام چلے گا۔ لہٰذا محمد علی لاہوری جماعت چھوڑ کر لاہور آ گیا۔ اپنے جماعتی ساتھی بھی لاہور لے آیا۔

اور لاہور آ کر اپنی الگ جماعت بنائی۔ اسکا نام رکھا۔ ❶

قادیانیوں کا اختلاف حقیقی نہیں:

جب دو کانیں دو ہو جائیں اور جماعتیں دو بن جائیں تو پھر کچھ نہ کچھ عقیدہ الگ بنانا پڑتا ہے۔ تاکہ دوکان چل سکے اگر فرق کوئی نہ ہو تو پھر ادھر کون آئے۔

اب محمد علی نے کہا کہ مرزا صاحب مہدی بھی تھے اور مسیح بھی تھے۔ مجدد بھی تھے۔ لیکن نبی نہیں تھے۔ مرزا محمود نے کہا نہیں مرزا غلام احمد قادیانی نبی تھا۔ اور جو اس پر ایمان نہ لائے وہ نبی کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ محمد علی نے کہا نہیں وہ کافر نہیں ہے۔

کیوں اس لئے وہ نبی نہیں ہے۔

لہٰذا اب لاہوری گروپ کہتا ہے کہ وہ مہدی۔ مجدد اور مسیح موعود تو ہے۔ لیکن نبی نہیں ہے۔ جبکہ دوسرا قادیانی گروپ کہتا ہے۔ وہ مہدی بھی ہے۔ مسیح موعود بھی ہے۔ مجدد بھی ہے اور نبی اور رسول بھی ہے۔

حضرات محترم یہ اختلاف حقیقی اختلاف نہیں۔

---

❶ انجمن اشاعت اسلام احمدیہ

یہ ایک ہی درخت کے پتے ہیں۔

یہ ہاتھی کے دانت ہیں۔ دکھانے کے اور کھانے کے اور

اندر سے دونوں پارٹیاں ایک ہی ہیں۔

جھگڑا صرف کرسی کا ہے۔ خلافت دونوں فریق لینا چاہتے ہیں۔ سوچو ذرا بات کو۔ اگر مرزا غلام احمد قادیانی نبی تھے۔ اور لاہوری پارٹی اسکو نبی نہیں مانتی تو نبی کا انکار کرنا کفر ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔۔ کفر ہے نا۔

تو پھر قادیانی جماعت کو لاہوریوں کو کافر کہنا چاہیے یا نہیں لیکن قادیانی انکو کافر نہیں کہتے۔

میرا سوال ہے۔ جب لاہوری نبوت کے منکر ہیں۔ تو پھر جس طرح قادیانی ہمیں کافر کہتے ہیں۔ اسطرح لاہوریوں کو کافر کیوں نہیں کہتے

دوسرا جواب:۔

لاہوری کہتے ہیں مرزا نبی نہیں جو نبی نہ ہوا۔ اسکو کوئی شخص نبی مانے (یعنی جھوٹے کو نبی مانے) وہ کافر ہے یا نہیں کافر ہے۔ پھر چاہیے نا اب لاہوری پارٹی قادیانیوں کو کافر کہے۔ کیوں کہ وہ غیر نبی کو نبی مان رہے ہیں۔ قادیانی لاہوریوں کو کافر نہیں کہتے اور لاہوری قادیانیوں کو کافر نہیں کہتے۔

ایک ہی چھتے کے بنے ہیں۔ جھگڑا کرسی اور اقتدار کا ہے۔

حضرات محترم!

دو گھنٹے ہو گئے۔ کل بھی میں نے بیان کرنا ہے۔

مرزائیو! چنیوٹی تمہارا خیر خواہ ہے:

کچھ میں نے تمہاری فرمائش پوری کی ہے۔ اور کچھ میں نے اپنی باتیں کی ہیں۔ اب بھی تمہارا اگر کوئی سوال ہے بے شک ابھی لکھ کر بھیج دو۔ کل تمہارے پڑوس میں ہی ہوں۔ اتنا کوئی زیادہ فاصلہ تو نہیں۔ مرزائی دوستوں کو بھی کہوں گا۔ اگر تمہارا کوئی سوال ہے اسکو لکھ کر اپنا نام و پتہ

نیچے لکھ کر بھی بھیج دو تو بھیج دو۔ رات بھی ادھر ہوں کل کا آدھا دن بھی ادھر ہی ہوں۔

اگر کوئی میرے پاس آکر تسلی کرنا چاہتا ہے۔ تو آئے میں دعوت دیتا ہوں۔ اگر شک وشبہ ہے میرے پاس آجائے۔ ماروں گا نہیں' گالی نہیں دوں گا۔ پیار و محبت سے سمجھاؤں گا اس واسطے کہ میرے دل میں درد ہے۔ تم لوگ بھٹکے ہوئے ہو۔ تم غلط راستے پر ہو۔ میں چاہتا ہوں تم راہِ راست پر آجاؤ۔ جہنم سے بچ جاؤ۔ اس واسطے میں دعوت دیتا ہوں۔ کہ کوئی لکھ کر سوال کرنا چاہے تب بھی حاضر اگر میرے پاس آکر سوال کرنا چاہے تب بھی حاضر۔ اگر ادھر نہیں تو کل میں اسعد اللہ پور ہونگا وہاں آجاؤ۔ اگر انکا کوئی سوال ہے تو مسلمانو تم لے آؤ۔ قیامت والے دن یہ نہ کہیں۔

مَا جَآءَ نَا مِنْ نَذِیر

ہمیں کوئی سمجھانے والا نہ آیا

الحمد للہ چنیوٹی آیا ہے اور تم کو سمجھایا ہے۔ اس جھوٹے کذاب کو چھوڑو۔ وہ جہنم کا ایندھن بن گیا ہے۔ تم بچ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے دعا کر کے جاؤ بھائی۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ [1]

[1] راقم الحروف محمود الحسن توحیدی آف گونیکی گجرات ۲۰۰۰۔۱۔۲۰

﴿لا اکراہ فی الدین﴾

کا مطلب اور مرتد کی سزا

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

اما بعد! فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغیّ (سورہ بقرہ)

وقال النبی ﷺ من ارتد فاقتلوہ

صدق اللّٰہ مولٰنا العلی العظیم

حضرات محترم!

یہ تیسرے پارے کی ابتدائی آیات ہیں جو کہ سورۃ بقرہ سے تلاوت کی گئی ہیں۔ آیۃ الکرسی جہاں ختم ہوتی ہے اسکے آگے آیت ہے لا اکراہ فی الدین۔ یہ بڑی مشہور آیت ہے لیکن اسکو غلط مفہوم اور غلط معنی میں لیکر پڑھا جاتا ہے۔

تعلیم یافتہ طبقہ کی جہالت:

ہمارے ملک کا وہ طبقہ جو اپنے آپکو پڑھا لکھا تصور کرتا ہے۔ جبکہ ہمارے ہاں (دیندار طبقہ کے ہاں) تو پڑھا لکھا اسکو کہتے ہیں کہ جو قرآن وحدیث کو جانتا ہو اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو قرآن وحدیث سے جاہل ہو چاہے وہ P.H.D ہو یا L.L.B. ہو لیکن اللہ اور اسکے رسول کی نظروں میں جاہل ہے۔

لیکن آجکل اکثر لوگ دنیوی علوم والوکو دانشور اور پڑھا لکھا کہتے ہیں اور قرآن وحدیث کا جو عالم دنیوی علم نہیں رکھتا وہ جاہل سمجھا جاتا ہے۔ الٹی ہی گنگا بہ رہی ہے۔

تو ہمارے یہ دین سے جاہل دانشور حضرات ''لا اکراہ فی الدین'' کا غلط معنی لیتے ہیں حتی کہ ہائیکورٹ کے بڑے بڑے ججوں نے بھی اس کا غلط معنی لیا اور کہتے ہیں کہ ''لا اکراہ فی الدین'' کہ دین میں جبر نہیں ہے لہذا مرتد کو قتل کرنا یہ آیت مذکورہ کے خلاف ہے۔ پچھلے جمعہ مجھے تراشہ ملا تھا جس میں مرزائیوں کے نئے سربراہ کی اسکے سالانہ جلسہ پر تقریر کی ہیڈ لائن یہ تھی۔

''کہ مرتد کو قتل کی سزا دینے کا عقیدہ اسلام کے منافی ہے''

ابھی جو کل ہفت روزہ ''چٹان'' شائع ہوا ہے۔

اس میں پاکستان کے مشہور صحافی م۔ش (محمد شفیع) کا خط شائع ہوا ہے۔

اور اسکے دین کا کوئی پتہ نہیں کہ وہ کیا ہے؟

لیکن اسکی رگ ہمیشہ قادیانیوں کے لئے پھڑکتی رہتی ہے۔

ہمارے حضرت ہزارویؒ اسے (م۔ش) کو ''مجسم شیطان'' کہتے تھے۔ کیونکہ م۔ش تو ہر کوئی لکھتا ہے ہر کوئی اسکا اپنا ترجمہ کرسکتا ہے۔

یا تو واضح محمد شفیع لکھے۔

اسلامی مطالبات کے خلاف ہرزہ سرائی:

اب ملک میں مسلمانوں کیطرف سے مطالبہ چل رہا ہے کہ قادیانی مسلمانوں کی اصطلاحات اذان، کلمہ وغیرہ استعمال نہ کریں کیونکہ جب یہ کافر ہیں تو پھر یہ بھی مسلمانوں والی اصطلاحات استعمال کریں اور مسلمان بھی وہی کریں تو مسلمانوں اور مرزائیوں میں کوئی فرق نہیں رہنا۔ لہٰذا قادیانی ان اصطلاحات کو استعمال نہ کریں۔

م۔ش کہتا ہے کہ یہ مطالبہ غلط ہے اور یہ لا اکراہ فی الدین کے خلاف ہے۔ یہ تو جبر ہے۔ مرزائیوں کا ایک مذہب ہے۔ انکا ایک نبی ہے۔ چاہے وہ تمہارے خیال میں جھوٹا تھا وہ تو اسے سچا نبی مانتے ہیں اب وہ قادیانیوں کو جو بتاتا ہے تو وہ اس دین کے پابند ہیں اور پاکستان میں مذہبی آزادی ہے۔

ہندو، سکھ، عیسائی اگر اپنے مذہب کیمطابق عبادت کرسکتا ہے تو قادیانیوں کو بھی آزادی ہونی چاہئے کہ وہ اپنے مذہب کے مطابق عمل کریں اور انکے مذہب کے مطابق نماز اذان ہے تو انکو اسکی اجازت ہونی چاہئے تو یہ مطالبہ غلط ہے۔

تین عنوان:

اسلئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آج کے جمعہ میں اس غلط فہمی کو دور کردیا جائے۔ تین باتوں کی وضاحت کرنی ہے۔

1﴿ لا اکراہ فی الدین کا کیا معنی ہے؟

2﴿ ہم قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات سے منع کرنے والا مطالبہ کیوں کررہے ہیں؟

3﴿ آیا مرتد کی سزا قتل ہے یا نہیں؟ کیا یہ سزا اسلام کے مطابق ہے یا نہیں؟

لا اکراہ فی الدین (دین میں جبر نہیں) کی تشریح:

پہلی بات تو یہ ہے کہ لا اکراہ فی الدین کا کیا معنی ہے؟۔۔۔۔ بڑی توجہ سے سنیں

لا اکراہ فی الدین

دین میں جبر نہیں۔

''قَدْ تَبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ''

ہدایت گمراہی سے واضح ہوچکی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ:

آپ کا کام تھا کہ آپ نے حق کو واضح طور پر بیان کردیا اور باطل کو بھی واضح کردیا۔ اب کسی کو دین میں داخل کرنے کیلئے جبر کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ آپ نے دونوں راستے واضح کردیئے کہ یہ حق ہے اور یہ باطل۔

یہ جنت کا راستہ ہے۔

یہ جہنم کا راستہ ہے۔

یہ ہلاکت کا راستہ ہے۔

یہ نجات کا راستہ ہے۔

قَدْ تَبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ

اب جو کوئی جونسا بھی راستہ اختیار کرتا ہے تو اسکو اپنی مرضی سے کرنے دو۔ اب آپ تلوار یا ڈنڈے کے زور پر کسی کو مسلمان کریں تو آپ کو اس کا حق نہیں ہے۔ لہٰذا جو غیر مسلم ہے اس پر جبر نہیں ایمان لے آئے اپنی مرضی سے ایمان نہ لے آئے اپنی مرضی۔

''لا اکراہ فی الدین''

کہ دین میں کوئی جبر نہیں

یہ ہے اس آیت کا معنی۔

لوگوں کو جہنم سے بچانا جبر نہیں:

بعض حضرات نے اسکا ایک اور معنی بھی کیا ہے کہ دین میں لانے کیلئے اگر کسی پر جبر بھی کیا جائے تب بھی یہ جبر اور زبردستی نہیں ہے۔ کیوں؟

وہ اس لیے کہ ایک آدمی کو ہلاکت و بربادی سے بچانا چاہیئے اگرچہ زبردستی ہی کیوں نہ ہو۔ بظاہر تو وہ زبردستی ہوگی لیکن حقیقت میں تو اسکا فائدہ ہے۔ جیسے ایک آدمی کنوئیں میں گر رہا ہے۔ آپ اسکو زبردستی کھینچ رہے ہیں تاکہ اسکو بچادیں یا اسی طرح ایک آدمی خودکشی کرنا چاہتا ہے۔ گاڑی کے نیچے سر دینا چاہتا ہے۔ آپ اسکو کھینچ کر زبردستی کر کے ،ڈانٹ ڈپٹ کر کے کچھ مکے وغیرہ بھی لگا کر تشدد کر کے خودکشی یا گاڑی کے نیچے سر نہیں دینے دیتے۔

تو بظاہر دیکھنے والا اسکو جبر ،تشدد تصور کریگا لیکن عقلمند یہ کہیگا کہ یہ جبر نہیں ،ظلم نہیں۔

بلکہ اس کو موت سے بچا کر اس پر احسان کر رہے ہیں۔

تو اسی طرح اگر کسی کو جہنم سے۔۔۔۔۔ بچانے کیلئے

اسلام میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لانے کیلئے

جنت میں داخلہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دلانے کیلئے

اس پر زبردستی کی جائے تو یہ زبردستی نہیں ہے۔

یہ "اکراہ" نہیں ہے۔

لیکن چلو ہم اس معنی کو نہیں لیتے بلکہ پہلے ہی معنی کو لیتے ہیں کہ کسی کو دین میں لانے کیلئے جبر نہ کرو۔ کوئی اپنی مرضی سے آتا ہے تو آئے ورنہ نہ آئے۔ یہ ہے معنی اس آیت کا۔

مذہبی ذمہ داریاں:

جو دین میں خود بخود آجائے اور اپنی رضامندی سے اسے قبول کرے۔

کلمہ پڑھ لے تو پھر اسنے دین کی ساری پابندیوں کو قبول کرلیا ہے یا نہیں؟۔۔۔۔ کرلیا ہے

ہم نے مجبور تو نہیں کیا؟۔۔۔۔ نہیں

جب وہ مسلمان ہوا تو اسنے اس بات کو قبول کیا یا نہیں کہ اگر میں چوری کروں تو میرا ہاتھ کاٹ دینا؟۔۔۔۔ قبول کیا ہے

اسنے یہ بات قبول کی ہے یا نہیں کہ اگر میں زنا کروں تو سنگسار کردینا؟۔۔۔۔ قبول کی اس نے یہ بات اسلام قبول کرتے ہوئے اس نے یہ بات مانی یا نہ مانی کہ اگر میں اب اسلام سے پھروں تو مجھے قتل کردینا؟۔۔۔۔ مانی

اسلام میں لانے کیلئے تو ہم نے جبر نہیں کیا لیکن اسکو اسلام میں رکھنے کیلئے اسبات کا پابند کیا جائیگا کہ اب وہ بغاوت نہ کرے۔

اب ہم اس پر ڈنڈے سے عمل کرائیں گے۔

یہ اکراہ نہیں ہے۔

"لا اکراہ فی الدّین" کا خلافِ اصل معنی:

لا اکراہ فی الدّین کا یہ معنی نہیں ہے کہ مرضی سے دین قبول کرلیا۔ اب وہ جو چاہے کرتا رہے۔

زنا کرتا رہے

چوری کرتا رہے

قتل کرتا رہے

جھوٹ بولتا رہے

کیا اب اسکو اسکی عام اجازت دی جائے یا نہیں؟۔۔۔۔ نہیں

اب اگر اسکو کچھ کہا جائے تو پھر یہ کہے کہ:

لا اکراہ فی الدّین

کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔

اب میری مرضی ہے جیسے کروں۔

کیا اسکی کوئی اجازت ہوگی یا نہیں؟۔۔۔۔نہیں

جب تک تم مسلمان نہیں تھے تو تم آزاد تھے لیکن کلمہ اسلام پڑھ کر تم نے تمام پابندیاں اپنے گلے میں ڈال لیں ہیں۔ اب ان تمام پابندیوں کو نبھانا ہوگا۔ اگر اب کسی حد کو توڑو گے تو تم پر حد آئیگی۔

بہترین مثال:

اسکی مثال کچھ یوں ہے کہ آپ فوج میں داخل نہیں تو جو فوجیوں کے قوانین ہیں وہ آپ پر لاگو نہیں ہوتے لیکن جب آپ فوج میں بھرتی ہو جائیں اور فوجی بن جائیں۔ وردی پہن لیں تو اب فوج جو حکم کرے گی وہ آپ کو ماننا پڑیگا۔ چاہے وہ حکم آپ کی مرضی کے موافق ہو یا مخالف جو فوجی نہیں بنا اس کیلئے فوجی افسر کا حکم ماننا ضروری نہیں ہے۔ لیکن جو اپنی مرضی سے بھرتی ہوا ہے اب اس کیلئے تو پابندی ضروری ہوگئی اگر وہ پابندی نہیں کرتا تو اس کو سزا ملے گی۔

بعینہ یہی مثال ہے کہ کہ لا اکراہ فی الدین کی۔ کہ دین میں لانے کیلئے کسی پر جبر نہیں ہے لیکن وہ جب دین کو قبول کرتا ہے تو دین کے تمام احکام کو قبول کرتا ہے۔ اگر قبول کرنے کے بعد بغاوت کرے تو اسکو بغاوت کی سزا ملے گی۔

جو لوگ ہر جگہ ”لا اکراہ فی الدین“ پڑھ دیتے ہیں تو یہ انکی جہالت و نادانی ہے۔

دین تماشا نہیں:

اب لا اکراہ کا معنی سمجھ میں آیا ہے یا نہیں؟۔۔۔۔آیا ہے

اسکے کیا معنی ہیں کہ کسی جگہ پر بھی جبر نہیں ہے؟۔۔۔نہیں

کیا باپ بیٹے پر بھی جبر نہیں کر سکے گا؟

بیٹا جو بھی کرتا رہے۔

جو اسلام میں آ کر بغاوت کرتا ہے اس پر کوئی جبر نہیں ہے؟۔۔۔۔جبر ہے

نماز نہ پڑھے تو کچھ نہ کہو؟

روزہ نہ رکھے تو کچھ نہ کہو؟

چوری کرے تو کچھ نہ کہو؟

زنا کرتا رہے تو کچھ نہ کہو؟

کیونکہ ”لا اکراہ فی الدین“

دین میں جبر نہیں ہے۔

اگر دین ایسا ہوا تو پھر یہ تو تماشہ ہوا دین تو نہ ہوا۔ تو اس آیت کو غلط سمجھا جاتا ہے۔ اور غلط معنی لیا جاتا ہے۔

مرتد کون؟

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ مرتد کون ہے؟ مرتد کی سزا کیا ہے؟

اگر مرتد کی سزا قتل ہے تو کیوں ہے؟

کیا یہ سزا اسلام کے مطابق ہے؟

مرتد وہ ہے جو اپنی مرضی سے اسلام میں داخل ہوا۔ اسکے بعد سارے اسلام کو چھوڑ جائے یا اسلام کے کسی رکن کا انکار کردے تو اسکو مرتد کہتے ہیں۔

سارے اسلام کو چھوڑ دیا تب بھی مرتد۔ اسلام کے کسی عقیدہ کو چھوڑ دیا تو تب بھی مرتد۔ اسلام کے کسی رکن کا انکار کردیا تب بھی مرتد۔

مسلمان تھا عیسائی بن گیا تو مرتد ہوا کیونکہ سارا دین چھوڑ گیا۔

ایک آدمی پورے قرآن کا انکار کردے تو بھی کافر

سارا قرآن مانے مگر ایک آیت کا انکار کردے تو بھی کافر

ایک انسان سارے نبیوں کو نہ مانے وہ بھی کافر

ایک انسان سارے نبیوں کو مانے مگر ایک کو نہ مانے

تو وہ بھی کافر۔

تو دونوں میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔۔کوئی فرق نہیں

تو ایک آدمی مسلمان ہو کر سارے دین کو چھوڑ دے وہ بھی مرتد

اگر سارے دین کو نہ چھوڑے ایک رکن کو چھوڑ دے تو بھی مرتد

مرتد کی سزا بزبان نبوت:

مرتد کی سزا حضور علیہ السلام نے بتلائی ہے۔

من ارتدّ فاقتلوہ (بخاری شریف)

کہ جو مرتد ہو جائے اسے قتل کردو۔

مرزا طاہر نے جھوٹ کہا ہے کہ

''مرتد کی سزا قتل نہیں ہے اور جو قتل کہتا ہو وہ سزا اسلام کے خلاف ہے۔''

اب حضور علیہ السلام مرتد کی سزا قتل بتلا رہے ہیں تو کیا وہ غلط بتلا رہے ہیں؟۔۔۔۔نہیں

بخاری کی روایت ہے کہ جو مرتد ہو اسے قتل کردو۔ یہ نبی کا ارشاد ہے۔

تو کیا یہ اسلام کے مطابق ہے یا اسلام کے خلاف ہے؟۔۔۔۔مطابق ہے

خلافت صدیقی کا پہلا اجماع:

سیدنا صدیق اکبرؓ کے زمانہ میں زکوۃ اور ختم نبوت کے منکر کلمہ پڑھتے تھے۔ نمازیں پڑھتے تھے لیکن پھر بھی انکو قتل کرایا گیا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میں پہلا اجماع دو مسئلوں پر ہوا۔

1﴿ مرتد کون ہے؟

2﴿ مرتد کی سزا کیا ہے؟

3﴿ کسی عقیدہ یا اسلام کے کسی رکن کا انکار کردیگا تو مرتد ہو جائیگا۔

زکوۃ کا انکار کیا تو مرتد

ختم نبوۃ کا انکار کیا تو مرتد

دوسرا یہ فیصلہ کہ مرتد کی سزا قتل ہے۔

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا اتفاق ہے کسی ایک صحابیؓ کا اختلاف نہیں ہے۔

کیا یہ سارے صحابہ رضی اللہ عنہم اسلام کو نہیں سمجھتے تھے؟۔۔۔۔نہیں

کیا انہوں نے اسلام کے خلاف کیا تھا؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نہیں

کیا یہ لا اکراہ فی الدین کا معنی نہیں سمجھتے تھے؟۔۔۔۔سمجھتے تھے۔

کیا لا اکراہ فی الدین کا معنی صرف ۱۴سو سال بعد مرزا طاہر کی سمجھ میں آیا ہے؟۔۔نہیں

فہم قرآن کی ضرورت:

جدید پڑھے لکھے حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے زیادہ قرآن وسنت جانتے ہیں؟ جنہوں نے انگریزی پڑھ کر ایل ایل بی (L.L.B.) یا کوئی اور ڈگری حاصل کرلی انکو قرآن زیادہ سمجھ آیا ہے۔ یا جنہوں نے قرآن خود تاجدار رسالت علیہ السلام سے براہ راست سنا تھا۔ انکو سمجھ میں نہیں آیا؟ (انکی سمجھ میں آیا تھا)

جن شخصیات کیلئے خود رب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا تھا کہ

''آپ علیہ السلام انکو قرآن پڑھائیں اور سمجھائیں''

جنکا استاد خود محمد مصطفیٰ علیہ السلام ہو انہوں نے تو مرتد کو قتل کیا۔

22000 بائیس ہزار مرتد قتل کئے۔

وہ مرتد کلمہ پڑھتے تھے

نمازیں پڑھتے تھے

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انکو کیوں قتل کرایا؟ کیونکہ وہ مرتد تھے۔

تو کیا ابوبکر اسلام کے خلاف کر رہے تھے؟۔۔۔۔نہیں

صحابہ رضی اللہ عنہم اسلام کے خلاف تھے؟۔۔۔۔نہیں

تو م۔ش۔(بقول حضرت ہزاروی مجسم شیطان) کہتا ہے کہ

مرتد کی سزا قتل" لا اکراہ فی الدین " کے خلاف ہے۔تو کیا یہ (م۔ش) زیادہ جانتا ہے یا ابوبکر صدیقؓ زیادہ جانتے تھے؟۔۔۔۔"ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ"

اس جاہل کو "لا اکراہ فی الدین" کی تفسیر کا کیا پتہ؟

کسی عالم کے پاس آ کر بیٹھتا اور پڑھتا پھر تجھے پتہ چلتا۔

حضرت درخواستی، حضرت بنوریؒ اور مفتی محمود رحمۃ اللہ جیسے کسی عالم کے پاس آ کر قرآن و حدیث پڑھتا پھر تجھے عقل آتی؟

تیرا علم کیا ہے؟ کہ

تو" لا اکراہ فی الدین " کی تفسیر علماء کو بتلاتا ہے۔

کیا صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین اور اور رائمہ مجتہدین نہ سمجھے؟

اسلام میں داخل ہو کر اسلام سے بغاوت وارتداد ہے اور اسکی سزا قتل اور پھانسی ہے۔ہم نے اسے اسلام میں داخل ہونے کیلئے مجبور نہیں کیا تھا لیکن جواب اسلام میں داخل ہو چکا ہے۔

اب اس پر پابندی ضروری ہے تو میں عرض کر رہا ہوں کہ صحابہؓ کا پہلا اجماع سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر ہوا اور خلافت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں سب سے پہلا اجماع ہوا۔

مرتد کون ہے؟ اور اسکی سزا کیا ہے۔ پر ہوا ہے۔ کسی ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا اس میں اختلاف نہیں ہے۔تمام منکرین ختم نبوت اور منکرین زکوۃ کو مرتد قرار دیکر انکے خلاف جہاد کیا گیا۔

مرتد کو تین دن کی مہلت:

مرتد کو تین دن کی پھر بھی مہلت دیں گے کہ ان تین دنوں میں عقل و ہوش سے کام لو بغاوت سے باز آ جائے ورنہ چوتھے دن انکی گردن اڑا دی جائیگی۔۔

یہ تو اسکو بغاوت کی سزا دی جارہی ہے جبر نہیں ہے۔

جس طرح چور کو سزا دیجاتی ہے۔

شادی شدہ زانی کو سنگسار کیا جاتا ہے۔

قاتل کی اسکے جرم کے بدلے گردن اڑا دی جاتی ہے۔

مرتد کی جو گردن اتر رہی ہے وہ اسکو بغاوت کی سزا مل رہی ہے۔

یہ "اکراہ وجبر" نہیں ہے۔

قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روکنے کی وجوہات:

باقی رہا یہ مسئلہ کہ قادیانیوں کے مذہب میں نماز، اذان، مسجدیں ہیں تو آپ انکو کیسے روک سکتے ہیں؟ تو اصل بات یہ ہے کہ قادیانی شرعی طور پر اور قانونا کافر ہیں۔

کافر مسجد نہیں بنا سکتا

کافر اذان نہیں دے سکتا

اسکا ہمارے پاس قرآن سے ثبوت موجود ہے۔

وجہ نمبر 1

منافقوں کی مسجد گرادی گئی:

حضور علیہ السلام کے زمانہ میں بستی "قبا" میں رہنے والے منافق قادیانیوں کی طرح کلمہ پڑھتے تھے۔

نمازیں بھی پڑھتے تھے لیکن اندر کفر رکھتے تھے۔

کافر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تھے

منافق۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تھے

زمانہ آنحضرت علیہ السلام کا تھا۔

انہوں نے مسجد کے نام سے ایک عمارت بھی بنائی تھی۔اور حضور علیہ السلام سے آ کر کہا کہ حضور! آپ تشریف لائیں

مسجد کا افتتاح فرمائیں

حضور علیہ السلام نے وعدہ فرمادیا کہ میں غزوہ تبوک سے واپس آ کر نماز پڑھادونگا۔ جب آپ واپس آئے اور وعدہ کیمطابق جانے کا ارادہ بھی کرلیا تو فوراً آیت نازل ہوئی۔

لا تقم فیه ابدًا

کہ اے پیغمبر! آپ مسجد میں کھڑے بھی نہیں ہوسکتے۔

یعنی آپ ادھر جا بھی نہیں سکتے۔

نبی کو رب نے اجازت نہیں دی پھر اسی پر اکتفا نہیں فرمایا۔ کہ نماز سے روک دیا بلکہ مسجد کو گرا دیا گیا۔

۱﴾ اسکو آگ لگادی گئی۔

۲﴾ اسکا نام ونشان مٹادیا گیا۔

معلوم ہوا کہ وہ کافر ومنافق جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ قادیانیوں کی طرح وہ مسجد کے نام سے عمارت نہیں بناسکتا۔ اگر بناوے تو وہ قائم رکھنا جائز نہیں ہے تو ہم اسے کیسے اجازت دے دیں؟

اگر کافر قادیانی بھی مسجد بنائے وہ بھی اذان دے

وہ بھی اسلامی شعائر استعمال کرے

اور ہم بھی کریں تو دونوں میں فرق وامتیاز کیا ہوگا؟

وجہ نمبر 2

مرزائی اور دیگر کافروں کا فرق:

اچھا وہ جو کر رہا ہے وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اور ہمیں کافر سمجھتا ہے۔ اور حقیقت ہی میں وہ اپنے آپ ہی کو مسلمان کہتا ہے۔

ہمیں وہ کافر کہتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ:

حقیقی اذان ہماری ہے

حقیقی مسجدیں ہماری ہیں

حقیقی نماز ہماری ہے

یہ دوسرے سب جھوٹے اور بے ایمان ہیں۔

تو جب وہ غیر مسلم ہیں تو پھر انکو اسلامی اصطلاحات سے روکنا ہوگا اور اگر مسلمان ہیں تو بے شک کریں۔

تیسری بات یہ ہے کہ ہم مسلمان لوگ کلمہ پڑھتے ہیں۔

مسجدیں بناتے ہیں لیکن ہمیں بھی وہ کافر اور جہنمی کہتے ہیں۔

کنجریوں کی اولاد کہتے ہیں اور انکا وہ لٹریچر اب بھی بدستور چھپتا ہے۔

انہوں نے اپنے لٹریچر سے رجوع کر کے اسے جلایا نہیں۔

اسے بند نہیں کیا۔

اگر وہ ہمیں کافر اور کنجریوں کی اولاد کہتے ہیں۔ ❶

اور وہ لٹریچر بھی چھپتا رہتا ہے تو کیا ہمیں یہ حق نہیں کہ ہم یہ مطالبہ کریں یا تو قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کریں؟ یا پھر انکا لٹریچر مت شائع ہو۔

جب وہ اپنے آپکو مسلمان کہتے ہیں تو اب کیا حکم رکھتے ہیں؟ اگر اپنے آپ کو کافر نہیں مانتے بلکہ مسلمان کہتے ہیں تو اب انکا حکم معلوم کرنا ہے کیونکہ کافروں کی کئی اقسام ہیں یہ کس قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔

کفار کی اقسام:

اب یہ کس قسم کے ہیں۔

❶ آئینہ صداقت ص ۳۵ مصنفہ مرزا محمود ۲۔ آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷

ایک کافر ہوتے ہیں ذمی۔

ذمی:۔ ذمی وہ کافر ہوتا ہے جو مسلمانوں کے ملک میں رہتا ہے اور اسکی جان، آبرو، مال کی حفاظت مسلمانوں کے ذمہ ہے لیکن وہ اپنے آپ کو کافر مانتا ہے۔ اور اسلامی ملک کے آئین کو تسلیم کرتا ہے اور جزیہ ٹیکس دیتا ہے۔ جو غیر مسلم دیا کرتے ہیں۔

عیسائی، ہندو، پارسی یہ ذمی ہیں۔ یہ اپنے آپ کو کافر کہتے ہیں۔ ہمیں ٹیکس دیتے ہیں، ہم انکی جان، مال اور آبرو کے محافظ ہیں۔

لیکن قادیانی!

یہ ذمی نہیں کہلوانے کیونکہ جبتک قادیانی اپنے آپ کو کافر نہ مانیں اس وقت تک یہ ذمی نہیں کہلا سکتے۔

یہ تو اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہیں۔

کافروں کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک کافر مرتد ہوتا ہے اسکی سزا قتل ہے۔ عیسائی، یہودی بھی کافر ہیں۔

لیکن انکے ہاتھ کا ذبیحہ اور انکی عورتوں سے نکاح حلال ہے تو یہ فرق ہوا ہے یا نہیں؟۔۔۔۔ فرق ہوا ہے

حربی:

اسی طرح ایک کافر وہ ہوتے ہیں جو کافروں کے ملک میں رہتے ہیں انکو حربی کافر کہتے ہیں اور ایک کافر وہ ہوتے ہیں جو اسلامی ملک میں رہتے ہیں۔ انکو ذمی کہتے ہیں۔ انکا حکم اور ہے۔ حربیوں کا حکم اور ہے۔

کافروں کے احکام میں فرق کی مثال:

باپ ہندو پاکستان میں رہتا ہو۔ اسکے بیٹے اور بیٹیاں ہندوستان میں رہتے ہوں۔

باپ ہماری رعایا ہے۔ اسکی جان مال کی حفاظت ہمارے ذمہ ہے وہ ہم کرینگے لیکن جو اسکی

اولاد ہندوستان میں رہتی ہے اسکی حفاظت ہمارے ذمہ نہیں ہے بلکہ انکی جان مال ہم پر حلال ہو گیا۔ تو دونوں میں فرق ہو گیا۔

یہ بھی کافر
وہ بھی کافر

مذہب بھی ایک یہ اسلامی ملک میں رہتا ہے وہ کافروں کے ملک میں رہتا ہے۔

اسکا حکم اور اس کا حکم اور

تو کافروں کی بہت سی قسمیں ہیں اور ہر قسم کا علیحدہ حکم ہے۔

مرزائیت کا حکم:

اب یہ دیکھنا ہے کہ قادیانی کس قسم کے کافر ہیں۔ قادیانی حکومتی سطح پر تو کافر ہو گئے۔ اب ان پر حکم کیا لگے گا؟ میں اس سلسلہ میں پاکستان و سعودی عرب کے مفتیوں سے بھی مشورے کر چکا ہوں اور اس پر ان کے ساتھ بحث بھی کر چکا ہوں۔

اصل میں قادیانیوں کی دو قسمیں ہیں۔

ایک وہ ہیں کہ جو خود مرزائی ہو رہے ہیں وہ تو مرتد ہیں۔ انکا مسئلہ تو آسان ہے۔ دوسرے وہ مرزائی ہیں جو نسلی ہیں جنکا باپ مرزائی ہوا تھا۔ یا دادا مرزائی ہوا تھا جو خود نہیں ہوئے بلکہ نسلی اولاد در اولاد مرزائی ہیں وہ مرتد نہیں لیکن کافر ہیں اس بات پر تمام علماء متفق ہیں کہ یہ محارب کافر ہیں۔

قادیانی ''محارب'' کافر ہیں:

محارب کافر وہ ہیں جو اسلامی ملک میں رہ کر بغاوت کرتا ہو تو یہ قادیانی جب تک اپنے آپ کو کافر تسلیم نہ کرلیں وہ محارب کافر ہیں۔ انکا حکم بھی مرتد والا ہے۔

انکی خیر خواہی اس میں ہے کہ یہ اس قانون کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے آپکو غیر مسلم سمجھ لیں اور حکومت کا بھی اسی میں بھلا ہے کہ وہ اس ملک میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کرے جو سیدنا صدیق اکبرؓ نے جاری کی ہے اور جس سزا کی سفارش اسلامی مشاورتی کونسل نے بھی کی ہے کہ انہوں نے

کی کہ انکا علاج سزاء مرتد کے اور کوئی نہیں۔

مرتد کی سزا نافذ کی جائے:

ہمارا بھی پرزور مطالبہ ہے کہ مرتد کی سزا قتل جو قرآن، حدیث اور اجماع صحابہؓ سے ثابت ہے اور آپ کی مشاورتی کونسل بھی سفارش کر چکی ہے اسکو نافذ کرو۔ جو عمل سیدنا صدیق اکبرؓ نے ختم نبوت کی حفاظت کیلئے کیا تھا حکمرانو! وہ جرأت ایمانی سے تم بھی کر دو۔ خدا کی غیبی مدد تمہارے ساتھ ہوگی۔

جس کے ساتھ خدا کی مدد ہو! امریکہ و روس کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

☆☆☆

الميزان

الميزان